إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

(محمد ۱۸)

أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ

عَقائدِ اہلِ السنّت والجماعت

علاماتِ قیامت

مؤلف

حضرت مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی غفرلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

دارالنّعیم

عمر ناور حق سٹریٹ چیٹرجی روڈ اردو بازار لاہور

فون: ۰۳۰۱-۴۴۴۱۸۰۵

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران)

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنّٰى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ

(محمد ۱۸)

أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِي تَوْضِيحِ الْعَقَائِدِ

عقائد اہل السنّت والجماعت

علامات قیامت

مؤلف

حضرت مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی غفرلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

دار النعیم

مرکز علوم حق سٹریٹ جنبی روڈ اردو بازار لاہور۔ فون: ۰۳۰۱-۳۳۲۱۸۰۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں)

نام کتاب	أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيحِ الْعَقَائِدِ عقائد اہلِ السنت والجماعت (3) **علامات قیامت**
مصنف	مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ
صفحات	592
طبع اول	ربیع الاول 1442ھ / نومبر 2020ء
باہتمام	اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، امامِ اہل سنت، مُحيِ السُّنَّةِ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۴۳۰ھ)

کے نام

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے بلندیٔ درجات کا باعث بنائے۔ آمین!

اعجاز احمد اشرفی

1 صفاتِ باری تعالیٰ اور عقائد کے بارے میں مفید کتابیں

1:۔اِیْضَاحُ الدَّلِیْلِ فِیْ بَیَانِ صِفَاتِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ (صفاتِ باری تعالیٰ اور مسلکِ اہلِ السنت والجماعت)
2:۔صفاتِ باری تعالیٰ اور اکابر علمائے اُمت کے عقائد
3:۔اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی اَھْلِ التَّشْبِیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی "استواء علی العرش"
4:۔اَحْسَنُ الْبَیَانِ فِیْ تَنْزِیْهِ اللّٰهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَکَانِ "اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں"
5:۔اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی عَقَائِدِ اَھْلِ التَّجْسِیْمِ وَالتَّشْبِیْهِ (صفاتِ متشابہات اور صحیح اسلامی عقیدہ)
6:۔روشن حقائق اردو ترجمہ: اَلْحَقَائِقُ الْجَلِیَّةُ فِی الرَّدِّ عَلَی ابْنِ تَیْمِیَّةَ فِیْ مَا اَوْرَدَهٗ فِی الْفَتْوَی الْحَمَوِیَّةِ (مصنف علامہ ابن جہبلؒ)
7:۔عِقْدُ الْجِیْدِ فِیْ عَقِیْدَةِ التَّوْحِیْدِ ("لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا مفہوم ومطلب)
8:۔اَزْھَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ: عقائدِ اہلِ السنت والجماعت

2 نماز کے بارے میں چند مفید کتابیں

1:۔اِیْضَاحُ الْمَرَامِ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ (ترکِ قراءتِ مقتدی)
2:۔رَاحَةُ الْعَیْنَیْنِ فِیْ تَرْكِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ (ترکِ رفعِ یدین)
3:۔اَلدُّرُّ الثَّمِیْنُ فِی الْاِخْفَاءِ بِآمِیْنَ (اخفاءِ آمین) 4:۔خواتین کا مسنون طریقۂ نماز
5:۔اَلسُّنَّةُ الْغُرَّةُ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ (نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ)
6:۔اَلْحَبْلُ الْمَتِیْنُ فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ (رحمۃ للعالمین ﷺ کا طریقۂ نماز)
7:۔اَنْوَارُ الْمَصَابِیْحِ فِیْ صَلٰوةِ التَّرَاوِیْحِ (نمازِ تراویح)

3 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مفید کتابیں

1:۔شانِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم 2:۔فضائلِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم 3:۔فضائلِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
4 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصۂ اول: اہلِ بیت اور ان کی محبت وعظمت
5 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ دوم: فضائلِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن
6 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ سوم: فضائلِ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
7 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ چہارم: فضائلِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
8 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ پنجم: فضائلِ ذریتِ طاہرہ نبویہ رضی اللہ عنہم
9 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ششم: فضائلِ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
10 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ہفتم: فضائلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
11 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ہشتم: فضائلِ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما

فہرست

باب5 خروجِ دجال 290

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ. (محمد:۱۸)۔ صدق اللہ العظیم

دین کے بنیادی اصول تین ہیں، جن کو لے کر تمام پیغمبر آئے، اور جن پر انسان کی سعادت کا مدار ہے، یعنی توحید ورسالت اور قیامت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تمام عالم گمراہی میں بتلا تھا۔ قرآن مجید آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، اور من جانب اللہ ہدایات اور اصلاحات کو لے کر اُترا۔ اصول اور فروع کی تمام گمراہیوں کی اصلاح کی، اور سب سے پہلے دین کی ان تین بنیادی اصولوں میں جو گمراہیاں پھیل گئی تھیں، ان کی اصلاح کی۔

انہی تین اصولوں کے بارے میں عقائد کو اس کتاب کا موضوع بنایا گیا ہے۔ اس کتاب کا نام:

"أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ (عقائدِ اہلِ سنت والجماعت)"

تجویز کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو چھ (6) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں توحید وصفاتِ باری تعالیٰ، دوسرے میں رسالت، تیسرے میں علامات قیامت اور چوتھے میں برزخ، پانچویں میں قیامت اور چھٹے حصہ میں مسئلہ تقدیر کا بیان ہے۔

وقوعِ قیامت برحق ہے۔ اس سے پہلے علاماتِ قیامت بھی برحق ہیں۔ ان کو "أَشْرَاط

السَّاعَةِ'' کہتے ہیں۔ ''اَلْأَشْرَاطُ'': یہ شرط کی جمع ہے۔ ''شرط'' کے معنی علامت کے ہوتے ہیں۔ ''أَشْرَاطُ السَّاعَةِ'' کا مطلب ہے: قیامت کی علامات اور اُس کے اسباب، یعنی یہ وہ علامات ہیں جن کے بعد قیامت واقع ہوجائے گی۔

''السَّاعَةُ'': اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں قیامت واقع ہوگی۔ اس کا نام ''السَّاعَةُ'' یعنی ''گھڑی'' اس لیے رکھا گیا کہ یہ گھڑی اچانک لوگوں کے سر پر آ کھڑی ہوگی اور ساری مخلوق ایک ہی چیخ کے ذریعے مرجائے گی۔ ان علاماتِ قیامت کی بنیاد اُن آیات واحادیث پر ہے، جن میں مستقبل کے ان واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو علاماتِ قیامت سے متعلق ہیں۔

اس حصے میں علاماتِ قیامت کا بیان ہے۔ اس میں آٹھ (9) ابواب ہیں۔

باب1 علاماتِ قیامت کی اہمیت

باب2 قیامت کی علاماتِ صغریٰ

باب3 قیامت کی علامات کبریٰ

باب4 حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور

باب5 خروج دجال

باب6 نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

باب7 یاجوج ماجوج کا خروج

باب8 قیامت کی بقیہ علامات کبریٰ

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے ذریعۂ نجات اُخروی بنائے۔ آمین ثم آمین!

اعجاز احمد اشرفی

بدھ۔ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۲۰۱۸ء

نظر ثانی جمعہ، 6 شوال المکرم 1441ھ/ 29 مئی 2020ء

باب 1

علاماتِ قیامت کی اہمیت

1.1 :۔ قیامت حق ہے

1 قیامت ایک یقینی حقیقت ہے جو ایمانیات کی بنیاد میں سے ہے۔ قیامت کا منکر کافر ہے۔ قرآن وحدیث اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں سے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ اور علماء سلف رحمہم اللہ کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کا واقع ہونا ایک یقینی حقیقت ہے۔ جس ذات نے اپنی قدرت سے اس عالم کو پیدا فرمایا ہے، وہ اس کو ختم بھی کرسکتا ہے، اور ختم کر کے دوبارہ زندہ بھی کرسکتا ہے۔ اسی کا نام قیامت ہے۔

قیامت کے بارے میں بے شمار دلائل ہیں۔

آیت 1 :۔ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

(الحج:۷)

ترجمہ اور یہ (اس بات کی دلیل ہے) کہ قیامت کی گھڑی آکر رہے گی، اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، اور اللہ ضرور اُن لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں جاچکے ہیں۔

1.2 :۔ قیامت کا وقوع نفخِ صور سے ہوگا

ایک دن یہ جہان حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے سے ختم ہوجائے گا۔ پھر حق تعالیٰ

ایک دائمی جہان بسائیں گے جس کے ایک حصے کا نام جنت ہے اور دوسرے کا نام جہنم ہے، قیامت کے وجود کے یقینی ہونے کے بعد اگر کوئی اس کا انکار کرے، تو وہ لاشک اور لاریب کافر و مرتد ہے اور آیات و احادیث قیامت کی ایسی تفسیر و تشریح کرنے والا بھی زندیق اور کافر ہے جو تشریح مزاج شریعت اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی تشریح کے خلاف ہو۔

آیت 2:۔ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ (ص:۱۵)

ترجمہ یہ لوگ بھی بس ایک دھماکے کے منتظر ہیں جس کے بعد کوئی دوسرا دھماکہ نہ ہوگا۔

آیت 3:۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ (الزمر:٦٨)

ترجمہ اور اُس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

1.3:۔ قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے

قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے، اس کا صحیح وقت اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلایا، اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن ہوگا کہ اچانک قیامت برپا ہو جائے گی۔

آیت 4:۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(الاعراف:۱۸۷)

ترجمہ یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب نازل ہوگی؟ کہو: ''اس کا علم میرے ربّ ہی کے پاس ہے۔ اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا۔ آسمانوں اور زمین میں وہ بڑا سخت وقت ہوگا۔ وہ تم پر اچانک آجائے گا''۔ یہ لوگ اس کے متعلق تم سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہو۔ کہو: ''اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں''۔

آیت 5:۔ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ○ (طٰهٰ: ۱۵)

ترجمہ قیامت کی گھڑی ضرور آنے والی ہے، میں اُس کا وقت مخفی رکھنا چاہتا ہوں، تاکہ ہر متنفس اپنی سعی کے مطابق بدلہ پائے۔

آیت 6:۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۖ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ (لقمان: ۳۴)

ترجمہ قیامت کی گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پارہا ہے، کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کو موت آنی ہے، اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

آیت 7:۔ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ○ (الاحزاب: ۶۳)

ترجمہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ کہو، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ تمھیں کیا خبر! شاید کہ وہ قریب ہی آ لگی ہو۔

آیت 8:۔ وَتَبٰرَكَ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (الزخرف: ۸۵)

ترجمہ بہت بالا و برتر ہے وہ جس کے قبضے میں زمین اور آسمانوں اور ہر اُس چیز کی بادشاہی ہے جو زمین و آسمان کے درمیان پائی جاتی ہے۔ اور وہی قیامت کی گھڑی کا علم رکھتا ہے، اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔

حدیث 1:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ"۔

(مسلم رقم 18-854؛ ترمذی رقم 488)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، جمعہ کے دن ہی وہ جنت میں داخل کیے گئے، جمعہ کے ہی میں اُن کو جنت سے نکالا گیا۔ قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم کی جائے گا"۔

1.4:۔نفخۂ ثانیہ سے مردے زندہ ہوجائیں گے

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت برپا ہونے کے چالیس (۴۰) سال بعد دوبارہ صور پھونکیں گے، اِس سے سب زندہ ہوجائیں گے۔ قبروں میں پڑے ہوئے لوگ قبروں سے نکل کر میدانِ محشر میں جمع ہونا شروع ہوجائیں گے۔ پہلے صور پھونکنے کا نام نفخۂ اُولیٰ یا نفخۂ اماتت ہے، اور دوسرے صور پھونکنے کا نام نفخۂ ثانیہ یا نفخۂ احیاء ہے۔ اس سے لوگ دوبارہ زندہ ہوکر کھڑے ہوجائیں گے۔

آیت 9:۔وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ (الزمر:۶۸)

ترجمہ اور اُس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

آیت 10:۔وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○ (یٰس:۵۱)

ترجمہ پھر ایک صُور پھُونکا جائے گا اور یکا یک یہ اپنے ربّ کے حضور پیش ہونے کے لیے اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔

آیت 11:۔وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ○ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ○ (ق:۴۱،۴۲)

ترجمہ اور سنو، جس دن منادی کرنے والا (ہر شخص کے) قریب ہی پکارے گا۔ جس دن سب لوگ آوازۂ حشر کو ٹھیک ٹھیک سن رہے ہوں گے، وہ زمین سے مردوں کے نکلنے کا دن ہوگا۔

حدیث 2: ۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ". قَالُوا: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". قَالُوا: "أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". قَالُوا: "أَرْبَعُونَ سَنَةً؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". "ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ، كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ". قَالَ: "وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(مسلم رقم 141 -2955؛ بخاری رقم 4814، 4935؛ کتاب الفتن لعنیم بن حماد رقم 1829؛ مسند بزار رقم 9174؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2188؛ شرح السنۃ بغوی رقم 4300)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی''۔ لوگوں نے کہا: ''اے ابوہریرہ! کیا چالیس دن کی مدت ہوگی؟''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں: ''میں نے نہیں جانتا''۔ لوگوں نے پھر پوچھا: ''کیا چالیس ماہ کی مدت ہوگی؟''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں: ''میں نے نہیں جانتا''۔ لوگوں نے پھر پوچھا: ''کیا چالیس سال کی مدت ہوگی؟''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے نہیں جانتا''۔ (اتنی مدت گزر جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اس طرح (زمین سے) اُگ پڑیں گے جس طرح سبزی اُگتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''انسان کے جسم میں ایک ہڈی کے علاوہ باقی سارا جسم ختم ہوجاتا ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا کیے جائیں گے''۔

تنبیہ صحیح مسلم کی اس روایت کے علاوہ دوسری روایات میں چالیس سال کا ذکر ہے۔

مُجْمَلَةٌ وَقَدْ جَاءَتْ مُفَسَّرَةً مِنْ رِوَايَةِ غَيْرِهِ فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ أَرْبَعُونَ سَنَةً.

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج المعروف نووی رحمہ اللہ شرح مسلم ج ۱۸ ص ۹۲)

حدیث 3:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: "تُبْعَثُ الْخَلَائِقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَتَطِشُّ بِالْمَطَرِ، وَذَٰلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَمَرَ إِسْرَافِيلَ أَنْ يَنْفُخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةَ الصَّعْقِ وَهِيَ النَّفْخَةُ الْأُولَى، فَيَمُوتُ أَهْلُ السماوات السَّبْعِ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ، ثُمَّ يَمُوتُ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ، فَتَمْكُثُ الْخَلَائِقُ مَوْتَى مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ عَامًا"۔

(المجالسة وجواهر العلم للدينوری، ج٦ ص ٣٥٣، ٣٥٤ رقم 2759)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن تمام مخلوقات کو زندہ کیا جائے گا۔آسمان سے بہت زیادہ بارش برسے گی۔یہ اس وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دیں گے۔یہ نفخہ صعق (موت) ہو گا، یہ نفخہ اولیٰ (پہلا صور پھونکنا) ہے۔پھر سات آسمانوں اور سات زمینوں اور ان کے درمیان موجود تمام مخلوق مرجائے گی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) پر بھی موت طاری ہو جائے گی۔پھر اسی طرح تمام مخلوقات موت طاری رہے گی (پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا)۔ان دونوں نفخوں کے درمیانی مدت چالیس سال ہو گی''۔

حدیث 4:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، عَنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ، الْأُولَى يُمِيتُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا كُلَّ حَيٍّ، وَالْأُخْرَى يُحْيِي اللهُ تَعَالَى بِهَا كُلَّ مَيِّتٍ"۔

(السنن الواردة فی الفتن وغوائلها لأبی عمرو الدانی، ج٦ ص ١٢٨٥ رقم 721)۔

ترجمہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دونوں نفخوں کی درمیانی مدت چالیس ہے۔ پہلا نفخے پر اللہ تعالیٰ ہر زندہ چیز کو موت دے دیں گے۔ دوسرے نفخہ پر اللہ تعالیٰ ہر مردہ چیز کو زندہ کر دیں گے''۔

1.5:۔وقوعِ قیامت کی حکمت

قیامت کا مقصد یہ ہے کہ جولوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پرعمل کرتے رہے ہوں گے اورانبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات کوانہوں نے اپنایا ہوگا، ان کوانعام سے نوازا جائے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں او انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیماتِ سے انحراف کرنے والوں کوسزا دی جائے ،ظالم سے انتقام لیا جائے اور مظلوم کی دادرسی کی جائے ، دنیا میں جن لوگوں پرظلم ہوا،ا نہیں انصاف فراہم کیا جائے ، ہرحق والے کواس کا حق دیا جائے اور ہرظالم کوظلم کا بدلہ دیا جائے۔

آیت12:۔اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡیَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡكُمُوۡنَ. (الجاثیۃ:۲۱)

ترجمہ کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا اِرتکاب کیا ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم اُنہیں اور ایمان لانے والوں اورنیک عمل کرنے والوں کوایک جیسا کردیں گے کہ ان کا جینااورمرنا یکساں ہو جائے؟ بہت برے حکم ہیں جو یہ لوگ لگاتے ہیں۔

1.6:۔قیامت کا زمانہ

نفخۂ اولیٰ سے لے کر جنت اور جہنم میں داخل ہونے تک کے سارے زمانے کوقیامت کہا جاتا ہے۔

وإنما كانت هذه السور الثلاث أخص بالقيامة لما فيها من انشقاق السماء وانفطارها وتكور شمسها وانكدار نجومها وتناثر كواكبها إلى غير ذلك من أفزاعها وأهوالها. وخروج الخلق من قبورهم إلى سجونهم أو قصورهم بعد نشر صحفهم وقراء كتبهم وأخذها بأيمانهم وشمائلهم أو من وراء ظهورهم في موقفهم.

(التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة ج١ص٥٣٨، ٥٣٩)۔المؤلف: أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي رحمه الله

(المتوفی:۶۷۱ھ). تحقیق ودراسة: الدکتور: الصادق بن محمد بن إبراهیم.
الناشر: مکتبة دار المنهاج للنشر والتوزیع. الریاض. الطبعة: الأولی ۱۴۲۵ھ)

واختلف في تسمیتها (القیامة) بذلك علی أربعة أقوال:

الأول: لوجود هذه الأمور فیها.

الثاني: لقیام الخلق من قبورهم إلیها.
قال الله تعالی: یوم یخرجون من الأجداث سراعاً.

الثالث: لقیام الناس لرب العالمین کما روی مسلم: عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلی الله علیه وسلم: "یوم یقوم الناس لرب العالمین. قال: یوم یقوم أحدکم في رشحه إلی نصف أذنیه" قال ابن عمر رضي الله عنهما: "یقومون مائة سنة".
ویروی عن کعب: "یقومون ثلاثمائة سنة".

الرابع: لقیام الروح والملائکة صفاً.
قال الله تعالی: "یوم یقوم الروح والملائکة صفاً".

(التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة ج۱ ص۵۴۷)

یوم القیامة: یوم البعث، وفي التهذیب: القیامة یوم البعث یقوم فیه الخلق بین یدي الحي القیوم. (لسان العرب: ج۱۲ ص۵۹۷)

1.7:۔علاماتِ قیامت کی اہمیت

قیامت کی علامات انبیائے سابقین علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی اُمتوں کو بتلائی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہ تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی علامات سب سے زیادہ تفصیل سے ارشاد فرمائیں، تاکہ لوگ یومِ آخرت کی تیاری کریں۔ اعمال کی اصلاح کر لیں اور نفسانی خواہشات ولذّات میں انہماک سے باز آجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انفراداً اور اجتماعاً کبھی اختصار اور کبھی تفصیل سے ان علامات کی تعلیم فرماتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تبلیغ کا کتنا

اہتمام فرمایا، اس کا اندازہ صحیح مسلم کی ان روایتوں سے ہوگا۔

حدیث 5:۔حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ، حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ، قَالَ: "صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ". فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا۔ (مسلم رقم 25-2892)

ترجمہ حضرت ابوزید (عَمْرُو بْنُ أَخْطَب) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتر کر نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں (اس خطبہ میں) اُن (اہم) واقعات کی خبر دی جو ہو چکے اور جو آئندہ ہونے والے ہیں۔ پس ہم میں سے جس کا حافظہ زیادہ قوی تھا، وہی (ان واقعات کو) زیادہ جاننے والا ہے۔

حدیث 6:۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا، وقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: "قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ". حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔ (مسلم رقم 23-2891)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے

۔اس قیام میں آپ ﷺ نے قیامت تک ہونے والا کوئی (اہم) واقعہ نہیں چھوڑا جو ہمیں نہ بتلایا ہو، جس نے یاد رکھا، یاد رکھا، جو بھول گیا، سو بھول گیا۔ میرے یہ ساتھی بھی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں جن واقعات کی خبر دی، اُن میں سے جو میں بھول گیا ہوں، وہ بھی جب رُونما ہوتا ہے تو مجھے یاد آجاتا ہے، جیسے کوئی آدمی جب غائب ہو، تو آدمی اُس کا چہرہ بھول جاتا ہے، پھر جب وہ نظر پڑتا ہے، تو یاد آجاتا ہے۔

اُمت نے حضور اکرم ﷺ کی دیگر احادیث کی طرح علاماتِ قیامت کی حدیثیں بھی محفوظ رکھنے اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا بڑا اہتمام کیا ہے، یہاں تک کہ بچوں کو ابتدائے عمر ہی سے یہ احادیث یاد کرائی جاتی تھیں۔ کتب احادیث میں اس باب کی احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ محفوظ ہے جو نسلاً بعد نسلٍ حفظ وروایت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

یُوں تو حدیث کی کوئی جامع کتاب ان احادیث سے خالی نہیں، مگر اکابر محدثین رحمہم اللہ نے اس موضوع پر مستقل تصانیف چھوڑی ہیں۔ ایک ایک علامت پر بھی مستقل تصانیف موجود ہیں۔

1.8:۔علاماتِ قیامت کے جاننے سے انسان کی عملی زندگی میں فوائد وثمرات

قرآن مجید اور سنتِ مطہرہ میں علاماتِ قیامت کا ذکر بڑی تفصیل سے موجود ہے۔ انسان کی عملی زندگی میں اس کے متعدد فوائد وثمرات ظاہر ہوتے ہیں۔

1 ایمان بالغیب کی مضبوطی، یہ عقیدہ ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک ہے۔

آیت 13:۔الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ (البقرۃ:۲)

ترجمہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

حدیث 7:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، ح وحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي، وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ".

(مسلم رقم 34-21)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں لوگوں سے قتال کروں گا، یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، مجھ پر اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لے آئیں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کرلیں گے، سوائے ان کے حق کے۔ اوران کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا''۔

ایمان بالغیب کے معنی یہ ہیں کہ ہر اس چیز پر کامل ایمان ویقین رکھا جائے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یا اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہو، اور وہ خبر صحیح طریق سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو، چاہے اس کا مشاہدہ ہم نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ ہم اس بات کا یقین رکھیں کہ یہ بات سچ اور حق ہے۔ انہی چیزوں میں سے علاماتِ قیامت بھی ہیں۔ مثلاً: نزول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، یاجوج وماجوج کا نکلنا، خروجِ دَآبَّۃ (عجیب وغریب خلقت والے جانور) کا نکلنا۔ مغرب سے طلوعِ آفتاب وغیرہ۔

2 انسان اپنے نفس کو مسلسل اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر آمادہ کرتا ہے اور روزِ قیامت کے لیے اپنے آپ کو تیار کرتا ہے۔ ان کے ذکر سے غافل لوگ بیدار اور توبہ پر آمادہ ہوتے ہیں۔ یہ چیز انھیں دنیا کی طرف مائل نہیں ہونے دیتی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں علاماتِ قیامت میں سے جب بھی کسی نشانی کا مشاہدہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی انداز پر تیار کیا۔

حدیث 8:۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ سُفْيَانُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ - قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَهُوَ

يَقُولُ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ. فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ" وَحَلَّقَ. قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟". قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، رقم27413، 27414، 27416؛ الحميدي رقم308؛ ابن أبي شيبة 42/15؛ مسلم رقم 1 - 2880؛ ترمذي رقم2187؛ النسائي في "الكبرى" رقم11311؛ ابن ماجه رقم3953؛ يعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 722/2؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم3092؛ أبو يعلى رقم 7159،7155؛ الطبراني في "الكبير" 24/ رقم(137)، (138)، (142)؛ أبو عمرو الداني في "الفتن وغوائلها" رقم51؛ البيهقي في "السنن" 93/10؛ دلائل النبوة 406/6؛ شعب الإيمان رقم7598؛ ابن عبد البر في "التمهيد" 24/304-305)

ترجمہ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نیند سے بیدار ہوئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ سرخ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ عرب اس شر سے ہلاک ہو گئے جو قریب آپہنچا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ حلقہ بنائے ہوئے فرمایا: ''آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس حلقے کے برابر سوراخ ہو گیا ہے''۔ یہ سن کر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ''کیا ہم تباہ ہو جائیں گے جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہیں؟''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! جب خباثت زیادہ ہو جائے گی''۔

3 علاماتِ قیامت میں متعدد شرعی احکام اور فقہی مسائل بھی بیان ہوئے ہیں۔ دجّال کے زمین میں ٹھہرنے کے واقعہ میں بیان ہوا ہے۔

حدیث 9:۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے:

قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟". قَالَ: "أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ". قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟".

قَالَ: "لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ". (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دجال زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا۔ اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر، تیسرا دن ایک جمعہ کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد والے دن تمھارے عام دنوں کے برابر ہوں گے''۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا سال کے برابر دن میں ایک دن کی (پانچ) نمازیں ہمارے لیے کافی ہوں گی؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم ہر نماز کے لیے وقت کا اندازہ کر لینا''۔

تشریح علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ومعنى "أقدروا له قدره": أَنَّهُ إِذَا مَضٰى بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَدْرَ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الظُّهْرِ كُلَّ يَوْمٍ فَصَلُّوا الظُّهْرَ ثُمَّ إِذَا مَضٰى بَعْدَهُ قَدْرُ مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَصْرِ فَصَلُّوا الْعَصْرَ وَإِذَا مَضٰى بَعْدَ هٰذَا قَدْرُ مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ فَصَلُّوا الْمَغْرِبَ وَكَذَا الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ ثُمَّ الْمَغْرِبَ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ. وَقَدْ وَقَعَ فِيهِ صَلَوَاتُ سَنَةٍ فَرَائِضُ كُلُّهَا مُؤَدَّاةٌ فِي وَقْتِهَا. وَأَمَّا الثَّانِي الَّذِي كَشَهْرٍ وَالثَّالِثُ الَّذِي كَجُمُعَةٍ فَقِيَاسُ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ أَنْ يُقَدَّرَ لَهُمَا كَالْيَوْمِ الْأَوَّلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ. وَاللهُ أَعْلَمُ. (شرح مسلم ج١٨ ص٦٦)

ترجمہ ''تم اندازہ کر لینا'' کے معنی یہ ہیں: اس طویل دن میں جب طلوع فجر کے بعد اتنا وقت گزر جائے جتنا عام دنوں میں فجر اور ظہر کے درمیان ہوتا ہے، تو اس وقت تم ظہر کی نماز ادا کر لینا۔ پھر جب ظہر کے بعد اتنا وقت گزر جائے جتنا ظہر اور عصر کے درمیان ہوتا ہے، تو اس وقت عصر کی نماز ادا کر لینا۔ پھر جب اتنا وقت گزر جائے جتنا عصر اور مغرب کے درمیان ہوتا ہے، تو اس وقت مغرب کی نماز پڑھ لینا۔ اسی طریق پر عشاء اور فجر کی نمازیں بھی وقت کا اندازہ کر کے ادا کرنا، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب۔۔۔۔ اسی طرح پڑھتے رہنا یہاں تک کہ وہ دن اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔ اسی طرح مہینہ اور جمعہ کے دنوں کے برابر نماز ادا کرتے رہنا۔

استنباط ہمیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمانِ گرامی قدر سے معلوم ہوا کہ وہ مسلمان جو ایسے ممالک میں رہائش پذیر ہوں، جہاں دن اور رات کئی مہینوں پر محیط ہوتے ہیں، وہ نمازیں کس طرح ادا کریں۔

4 نبی اکرم ﷺ نے تمام علاماتِ قیامت کے بارے میں اُمّت کو آگاہ فرما دیا، حالانکہ یہ تمام اُمور غیبی ہیں۔ انھیں محض ظن وتخمین سے معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح یہ اُمور نبی اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت کی صداقت کی بھی دلیل ہیں۔

آیت 14:۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ (الجن:۲۶،۲۷)

ترجمہ وہ عالم الغیب ہے، اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ سوائے اُس رسول کے جسے اُس نے (غیب کا علم دینے کے لیے) پسند کرلیا ہو، تو اس کے آگے اور پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے۔

5 ہم جان لیتے ہیں کہ ان واقعات کا سامنا شرعی طریقے سے کیسے حاصل کرنا ہے اور اس طرح معاملے کے خلط ملط ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ مثلاً: ہمیں دجال کے بارے میں تفصیل کے ساتھ خبر دی گئی ہے، یہاں تک کہ اس کی آنکھوں، اس کی پیشانی اور اُن چیزوں کے بارے میں بھی جو اس کے پاس ہوں گی، آگاہ کر دیا گیا کہ وہ کیسی ہوں گی تاکہ ہم کسی فتنے میں مبتلا نہ ہوں اور اسے پہچان لیں کہ یہ دجّال ہے۔

6 ہم مستقبل میں پیش آمدہ واقعات کا سامنا کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہیں گے کیونکہ اگر کوئی چیز اچانک سامنے آجائے، تو آدمی فطری طور پر گھبرا جاتا ہے اور حیرت واستعجاب کا شکار ہو جاتا ہے۔

7 ان علامات کا علم حاصل ہونے پر اُمید کی ایک کرن ہر وقت ہمارے سامنے روشن رہتی ہے۔ اس لیے کہ علاماتِ قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ قربِ قیامت اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا، اور وہ ساری زمین پر پھیل جائے گا۔ یہود ونصاریٰ کا دین زوال پذیر ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے بشارتیں دی ہیں کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور یہ تمام ادیان پر غالب آجائے گا، خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔

8 اس سے انسان کی فطری خواہش کی تسکین ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت پوشیدہ اشیاء کے

متعلق انکشافات اور مستقبل کے واقعات وحوادث کے بارے میں جاننے کا خواہش مند رہتا ہے۔شارع نے اس سلسلے میں ہمیں سچی خبریں فراہم کردی ہیں۔اسلام نے ان تمام دجّالوں کا راستہ بند کر دیا ہے، جو مستقبل کے واقعات جاننے کے دعوے دار ہیں، مثلاً: نجومی، عامل، کاہن اور ان جیسے دیگر لوگ۔البتہ ہمیں وحی الٰہی کے ذریعہ مستقبل کے ان بہت سے واقعات کے بارے میں بتلا دیا گیا ہے، جو علامات قیامت میں سے ہیں۔

9 علاماتِ قیامت پر ایمان رکھنے سے آدمی کا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے۔ایمان ویقین میں اضافہ ہوتا ہے۔جب کبھی ان میں سے کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے، تو جس دین پر آپ چل رہے ہیں، اس کی صداقت وحقانیت آپ پر مزید روشن اور واضح ہو جاتی ہے۔

1.9:۔علاماتِ قیامت کی کیفیت

علاماتِ قیامت میں بعض واقعات کی تو اتنی تفصیلات ملتی ہیں کہ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کی نشان دہی بھی موجود ہے۔مثلاً فتنۂ دجّال اور نزول حضرت عیسیٰ کے دور کی اتنی تفصیلات بیان فرمادی گئی ہیں کہ کسی دوسری علامت میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔وجہ یہ ہے کہ فتنۂ دجّال مؤمنین کے ایمان کی نہایت کڑی آزمائش ہو گا۔اگر اس کی تفصیلات لوگوں کے سامنے نہ ہوں، تو دجّال کے دامِ فریب میں پھنس جانے کا قوی اندیشہ تھا۔حضرت عیسیٰ کا حلیہ اور دیگر تفصیلات بھی اس لیے ضروری تھیں کہ کوئی بوالہوس اگر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے، تو اُس کے مکروفریب کا پردہ چاک کیا جا سکے۔اور جب وہ تشریف لائیں تو اُن کو بآسانی پہچان کر مسلمان اُن کے جھنڈے تلے دجّال کے خلاف جہاد کر سکیں۔

اتنی کثیر علامات اور اُن کی تفصیلات سے بعض اوقات قاری یہ توقع بھی کرنے لگتا ہے کہ واقعات کی کڑیاں ملا کر وہ قیامت کا ٹھیک ٹھیک زمانہ متعین کرنے میں کامیاب ہو جائے گا، لیکن نہ ایسا ہوا ہے، نہ ہو سکے گا۔قرآن حکیم کا واضح ارشاد ہے:

آیت 15:۔ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً (الاعراف:۱۸۷)

ترجمہ وہ (قیامت) تم پر اچانک آجائے گی۔

وجہ یہ ہے کہ اوّل تو بہت سی علامتوں میں ترتیب ہی کا ادراک نہیں ہوتا کہ کون سا واقعہ پہلے اور کون سا بعد میں ہوگا۔ جن واقعات کی ترتیب احادیث میں بیان کر دی گئی ہے، اُن میں بھی متعدد مقامات پر یہ پتہ نہیں چلتا کہ دونوں واقعات کے درمیان کتنے زمانہ کا فاصلہ ہے۔ پھر بہت سی احادیث میں ایسا اجمال ہے کہ اُن کی مراد یقینی طور پر متعین نہیں ہوتی، یہاں تک بعض مقامات پر پڑھنے والے کو تعارض کا شبہ ہونے لگتا ہے، حالانکہ وہاں اجمال ہے، تعارض نہیں۔

1.10:۔ علاماتِ قیامت کی احادیث میں تعارض کیوں نظر آتا ہے؟

علاماتِ قیامت کی بعض احادیث میں سرسری نظر سے جو کہیں تعارض محسوس ہوتا ہے، اس کی چند وجوہ ہیں:

1 اس موضوع کی بعض احادیث میں اختصار ہے، اگر مفصل حدیث سامنے نہ ہو، تو اختصار کے باعث دو حدیثیں باہم متعارض محسوس ہوتی ہیں۔ مثلاً: صحیح احادیث میں ہے کہ دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ مگر صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ دونوں حدیثیں بظاہر متضاد معلوم ہوتی ہیں، لیکن پوری حقیقت مسند احمد کی ایک اور روایت سے سامنے آتی ہے کہ اُس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ بائیں آنکھ بے نور ہوگی اور دائیں آنکھ موٹی پھلی ہوگی۔

2 قیامت کے لیے قرآن وسنّت میں عموماً لفظ ''السَّاعَةُ'' اور ''الْقِيَامَةُ'' استعمال ہوا ہے، مگر بعض احادیث میں یہ دونوں لفظ دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ مطلق موت کو بھی قیامت کہا گیا ہے۔ اور قیامت کی کسی بڑی اور قریبی علامت کے طور پر بھی لفظ قیامت کا اطلاق کیا گیا ہے۔ جس کا ذہن ان معانی کی طرف نہ

جائے گا، وہ کئی احادیث میں تعارض محسوس کرے گا۔ مثلاً صحیح مسلم میں روایت ہے:

حدیث 10:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟"، وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ، فَعَسٰى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ"۔ (مسلم رقم 137-2953)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''قیامت کب آئے گی؟''۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا، جس کا نام ''محمد'' تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ زندہ رہا، تو ہو سکتا ہے کہ اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت آجائے''۔

حدیث 11:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ: "مَتَى السَّاعَةُ؟"۔ فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: "إِنْ يَعِشْ هٰذَا، لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ، قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ"۔ (مسلم رقم 136-2952)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اعرابی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھتے: ''قیامت کب آئے گی؟''۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے سب سے کم سن (کم عمر) انسان پر نظر ڈالتے اور فرماتے: ''اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تمھاری قیامت آجائے گی''۔

3 اسی طرح مندرجہ ذیل احادیث میں بھی اگر تحقیق سے کام نہ لیا جائے، تو تعارض نظر آتا ہے۔ پہلی حدیث صحیح مسلم میں ہے:

حدیث 12:۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ". الحديث (مسلم رقم 247-156)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری اُمّت میں ایک جماعت یوم قیامت تک سر بلندی کے ساتھ حق کے لیے برسرِ پیکار رہے گی''۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمنین کی ایک ایسی جماعت یومِ قیامت تک زندہ رہے گی، مگر مندرجہ ذیل احادیث میں صراحت ہے کہ قیامت سے پہلے تمام مؤمنین کو موت آجائے گی اور قیامت کے دن کوئی مؤمن زندہ نہ ہوگا۔

حدیث 13:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ - قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ، وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ". (مسلم رقم 185-117)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی۔ پس جس کے دل میں ایک دانہ یا ایک ذرّہ کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ اسے نہ چھوڑے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی''۔

حدیث 14:۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللهُ، اللهُ". (مسلم رقم 234-148)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت نہ آئے گی جب تک یہ کیفیت نہ ہو جائے کہ زمین میں اللہ، اللہ نہ کہا جائے''۔

حدیث 15:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللهُ، اللهُ". (مسلم رقم 234-148)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کسی ایسے شخص پر نہیں آئے گی، جو اللہُ، اللہُ کہتا ہو''۔

حدیث 16:۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ". الحديث (مسلم رقم 176-1924)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی مگر صرف بدترین لوگوں پر''۔

دونوں قسم کی احادیث میں بظاہر تعارض ہے۔ پہلی حدیث باقی چاروں احادیث سے معارض نظر آتی ہے۔ لیکن پہلی حدیث جو یہاں مسلم سے نقل کی گئی ہے، مختلف کتب حدیث میں متعدد سندوں اور مختلف الفاظ سے آئی ہے۔ ان میں ''إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ'' کی بجائے ''حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ'' یا ''حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ'' کے الفاظ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مؤمنین کی ایک جماعت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے تک باقی رہے گی۔ معلوم ہوا کہ اوپر مسلم کی پہلی روایت میں جو ''إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ'' ہے۔ وہاں یوم قیامت سے قیامت کبریٰ مراد نہیں بلکہ قیامت کی ایک بڑی علامت یعنی نزول حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مراد ہے۔ لہٰذا پہلی حدیث اور باقی چار حدیثوں میں جو تعارض نظر آرہا تھا، ختم ہوگیا۔

حدیث 17:۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "لَا يَزَالُ لِهَذَا الْأَمْرِ - أَوْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ - عِصَابَةٌ عَلَى الْحَقِّ، وَلَا يَضُرُّهُمْ خِلَافُ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ".

(مسند أحمد رقم8274، 8484، 8930؛ البزار رقم3320- کشف الأستار؛ اللالکائی فی "أصول الاعتقاد" رقم171؛ ابن راھویه فی "مسنده" رقم455؛ ابن ماجه رقم7، یعقوب بن أبی سفیان فی "المعرفة والتاریخ" 2/296-297؛ أبو نعیم فی "الحلیة" 9/307؛ الطبرانی فی "مسند الشامیین" رقم1563، 2496؛ أبو یعلی رقم6417؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم47)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(میری امت میں سے) ایک گروہ ہمیشہ حق پر ڈٹا رہے گا۔ کسی کی مخالفت اُن کو نقصان دہ نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا''۔

حدیث18: ۔حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، وَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ"۔

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، ج ٣٣ ص ٨٣ رقم19851؛ أبو داود رقم2484؛ الحاکم 2/71، 4/450؛ الطبرانی فی "الکبیر" 18/ رقم(228)؛ الخطیب فی "شرف أصحاب الحدیث" رقم46؛ اللالکائی فی "أصول الاعتقاد" رقم168، 169؛ البزار فی "مسنده" رقم3524)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں ایک جماعت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حق پر مسلسل ڈٹی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت قریب) آپہنچے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوجائیں''۔

حدیث19: ۔حَدَّثَنَا حَفْصٌ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُهْلُولُ بْنُ مُوَرِّقٍ الشَّامِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ"۔ الحدیث

(مسند أبی یعلی، ج ٤ ص ٥٩ رقم2078؛ السنن الواردة فی الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها، لأبی عمرو الدانی رحمه الله، ج ٦ ص ١٢٣٦، ١٢٣٧ رقم686)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں ایک جماعت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حق پر مسلسل ڈٹی رہے گی، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوجائیں''۔

4 کہیں دو حدیثوں میں تعارض اس لیے ہوتا ہے کہ اُن میں سے ایک ضعیف یا موضوع ہوتی ہے۔ اگر حدیث موضوع ہے، تو اس کا تو اعتبار ہی نہیں، وہ کالعدم ہے۔ اگر ضعیف حدیث ہے اور وہ قوی حدیث پر منطبق نہیں ہوتی، تو ظاہر ہے کہ حدیثِ ضعیف کا اعتبار نہ ہوگا بلکہ اعتماد حدیثِ قوی پر ہی کیا جائے گا۔

5 کبھی علاماتِ قیامت کی دو حدیثوں میں تعارض اس لیے محسوس ہوتا ہے کہ دو الگ الگ علامتوں کو ایک سمجھ لیا جاتا ہے۔ مثلاً قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عدن (یمن) سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر ملکِ شام میں جمع کر دے گی۔ کئی دوسری حدیثوں میں ہے: ''آگ حجاز سے نکلے گی''۔ سرسری نظر سے دونوں باتیں متضاد معلوم ہوتی ہیں، لیکن درحقیقت یہ دو الگ الگ علامتیں ہیں۔ حجاز کی آگ بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے اور وہ نکل چکی ہے، اور عدن کی آگ ابھی نہیں نکلی، وہ بالکل قربِ قیامت میں نکلے گی۔

1.11:۔علاماتِ قیامت کی اقسام

قیامت کی علامات دو طرح کی ہیں:

1 علاماتِ صغریٰ: یعنی چھوٹی علامتیں: وہ علامتیں ہیں جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے تک وقوع پذیر ہوں گی۔

2 علامات کبریٰ: یعنی بڑی علامتیں: وہ علامتیں ہیں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے لے کر نفخۂ اولیٰ تک ظہور میں آئیں گی۔

اشراط الساعة: هي علامات تدل على قربها۔ فمنها صغار موجودة منذ عهد طويل.... ومنها كبار تنذر بقربها كالمهدي، وعيسى، والدجال، ويأجوج ومأجوج، والدخان، ودآبّة الأرض، وطلوع الشمس من

مغربها، ونار تحشر الناس الی العرب، والخسوف۔

(مرام الکلام فی عقائد الاسلام، ص ۱۰۵۔ المؤلف: محمد عبد العزیز بن أحمد بن الحامد القرشی الفریهاری الملتانی أبو عبد الرحمن رحمہ اللہ (المتوفی: بعد ۱۲۳۹ھ)۔ الناشر: مکتبہ امدادیہ ملتان)

یہاں انہی دو قسموں کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے

قرآن مجید میں جو علامات ارشاد فرمائی گئی ہیں، وہ زیادہ تر ایسی علامات ہیں جو بالکل قُربِ قیامت میں ظاہر ہوں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں قریب اور دور کی چھوٹی اور بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائی ہیں۔ علّامہ محمد بن عبد الرسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۰۳ھ) نے اپنی کتاب ''الإشاعة لأشراط الساعة'' میں علاماتِ قیامت کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

۱ علامات بعیدہ

علاماتِ بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے۔ ان کو بعیدہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان نسبۃً زیادہ فاصلہ ہے۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، شق القمر کا واقعہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات، جنگِ صفین۔ یہ سب واقعات از روئے قرآن وحدیث علاماتِ قیامت میں سے ہیں، اور ظاہر ہو چکے ہیں۔ انہی میں سے فتنۂ تاتار ہے اور نار الحجاز ہے۔

۲ علامات متوسطہ، جن کو علاماتِ صغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

قیامت کی علاماتِ متوسطہ وہ ہیں جو ظاہر تو ہو گئی ہیں مگر ابھی انتہاء کو نہیں پہنچیں۔ ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا، یہاں تک کہ تیسری قسم کی علامات ظاہر ہونے لگیں گی۔ علاماتِ متوسطہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔

۳ علاماتِ قریبہ، جن کو علاماتِ کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ علامات بالکل قربِ قیامت میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گی۔ یہ بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں گے۔ لہٰذا ان کو ''علاماتِ کبریٰ'' بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً ظہورِ مہدی علیہ السلام، خروجِ دجّال، نزولِ عیسیٰ علیہ السلام، یاجوج وماجوج، آفتاب کا مغرب سے

طلوع، دابۃ الارض اور یمن سے نکلنے والی آگ وغیرہ۔ جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہوچکیں گی، تو کسی وقت بھی اچانک قیامت آجائے گی۔

(الإشاعة لأشراط الساعة ص ۲۲۵ تا ۳۸۴)

(علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح علیہ السلام، ص ۱۲۸ تا ۱۳۹۔ المؤلف: مولانا محمد رفیع عثمانی ﷾۔ الناشر: مکتبہ دار العلوم، کراچی، ۱۴۲۱ھ)

1.12:۔علاماتِ قیامت کے بارے میں جامع احادیث

آیت16:۔فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ۔ (محمد:۱۸)

ترجمہ اب کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک اِن پر آجائے؟ اُس کی علامات تو آچکی ہیں۔ جب وہ خود آجائے گی تو اُن کے لیے نصیحت قبول کرنے کا کون سا موقع باقی رہ جائے گا؟۔

حدیث20:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُمَيْحٍ الْجُذَامِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ".

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ. (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب مالِ غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے، امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے، جب زکوۃ کو

تاوان سمجھا جانے لگے، جب علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سکھایا جانے لگے، جب مرد بیوی کی اطاعت کرنے لگے، جب ماں کی نافرمانی کی جانے لگے، جب دوستوں کو تو قریب اور باپ کو دور کیا جانے لگے، جب مسجد میں شور وغل مچایا جانے لگے، جب قوم وجماعت کی سرداری اس قوم وجماعت کے فاسق شخص کرنے لگیں، جب قوم وجماعت کے لیڈر وسربراہ اس قوم وجماعت کے کمینہ اور رذیل شخص ہونے لگیں، جب آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر سے کی جانے لگے، جب لوگوں میں گانے والیوں اور ساز وباجوں کا دور دورہ ہو جائے، جب شرابیں پی جانے لگیں، جب اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اور ان پر لعنت بھیجنے لگیں۔ تو اس وقت تم ان چیزوں کے جلدی ظاہر ہونے کا انتظار کرو: سرخ یعنی تیز وتند اور شدید ترین طوفانی آندھی کا، زلزلہ کا، زمین میں دھنس جانے کا، صورتوں کے مسخ وتبدیل ہو جانے کا، پتھروں کے برسنے کا، نیز ان چیزوں کے علاوہ قیامت کی اور تمام نشانیوں اور علامتوں کا انتظار کرو جو اس طرح پے در پے وقوع پذیر ہوں گی، جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پے در پے گرنے لگیں''۔

حدیث 21:۔حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ أَبُو فَضَالَةَ الشَّامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا البَلَاءُ"۔ فَقِيلَ: "وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ؟"۔ قَالَ: "إِذَا كَانَ المَغْنَمُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ فِي المَسَاجِدِ. وَكَانَ زَعِيمُ القَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ. وَلُبِسَ الحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا"۔ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. (ترمذی رقم 2210)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میری اُمت پندرہ

(۱۵) کام کرے گی، تو اس پر بلا اور مصیبت اُترے گی۔ پوچھا گیا: ''یارسول اللہ! وہ پندرہ کام کیا ہیں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱ جب غنیمت کا مال دولت سمجھا جائے (یعنی بادشاہ اور رئیس اس کو اپنے باپ کا مال سمجھیں، اور غریب مسلمانوں پر شرع کے موافق تقسیم نہ کریں)۔

۲ امانت کا مال لوٹ کا مال سمجھا جائے (لوگ امانتوں کو کھا جائیں، اور صاحب مال کو واپس نہ کریں)۔

۳ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے (جب زکوٰۃ کے بارے میں یہ تصور ہو جائے گا تو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ اگر کریں گے تو بس برائے نام ادا کریں گے۔ رضا ور غبت سے ادا نہیں کریں گے)۔

۴ آدمی اپنی بیوی کا کہنا مانے (یعنی اس کا ہر جائز، ناجائز مطالبہ پورا کرے، اور اس کی غلط سلط باتیں سُن کر خاندان سے بگاڑ لے)۔

۵ اپنی ماں کی نافرمانی کرے (یعنی ماں کے مقابلہ میں بیوی کو ترجیح دے، اس کی باتیں سنے، اور ماں کے ساتھ بدسلوکی کرے)۔

۶ اپنے دوست کے ساتھ حسنِ سلوک کرے (اس کے ساتھ نرم مزاجی سے پیش آئے)۔

۷ اور اپنے باپ کے ساتھ ظلم رَوا رکھے (اس پر ظلم وستم ڈھائے)۔

۸ مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں (یعنی ان پاک جگہوں کا احترامِ دل سے نکل جائے۔ وہاں لوگ باتیں اور شور وشغب کرنے لگیں)۔

۹ قوم کا ذلیل اُن کا سردار بن جائے (یعنی کمینوں کا راج ہو جائے)۔

۱۰ آدمی کی عزّت اُس کی برائی کے ڈر سے کی جائے (یعنی اس کی شرافت کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس کی شرارت کی وجہ سے لوگ اس کا اکرام کریں)۔

۱۱ شرابیں پی جائیں (یعنی شراب نوشی عام ہو جائے)۔

۱۲ ریشم پہنا جائے (یعنی مردوں میں ریشم پہننے کا رواج چل پڑے)۔

۱۳ گانے والی باندیاں رکھی جائیں (یعنی گانے کے اسباب فراہم کیے جائیں)۔

۱۴ آلاتِ لہو (باجہ، ساز، آلہ موسیقی، سارنگی وغیرہ) اختیار کیے جائیں۔

۱۵ اس اُمت کے پچھلے، پہلے لوگوں پر لعنت بھیجیں (یعنی لوگ سلفِ صالحین رحمہم اللہ: محدثین ومجتہدین رحمہم اللہ کی برائی کرنے لگیں)۔

تو چاہیے کہ لوگ اس وقت سرخ آندھی کا، یا زمین میں دھنسنے کا، یا شکلوں کے بگڑنے کا انتظار کریں (یعنی جب یہ پندرہ باتیں عام ہوں گی، تو قیامت قریب آجائے گی۔ یہی پندرہ باتیں آخری زمانے کے فتنے ہیں)۔

حدیث 22:۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم قال: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دجالون كذابون قريب مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَيظهر الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ: وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ، حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يعرضه عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ، وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَالَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذٰلِكَ حِينَ: "لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا". وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يطعمها". مُتَّفَق عَلَيْهِ. (مشکوۃ رقم 5410)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی:

۱ جب تک دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ ان دونوں گروہوں کے درمیان زبردست قتل وقتال ہوگا، اور دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا۔

۲ جب تک بڑے زبردست، مکّار، فریبی اور فسادی لوگ پیدا نہ ہوجائیں گے، جو اللہ

تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولیں گے۔ ان کی تعداد تیس (۳۰) کے قریب ہو گی۔ ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے۔

۳ جب تک علم اُٹھا نہ لیا جائے گا۔

۴ جب تک زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی۔

۵ جب تک زمانہ قریب نہ ہو جائے گا۔

۶ فتنوں کا ظہور نہیں ہونے لگے گا۔

۷ ہرج یعنی قتل وقتال اور لوٹ مار کے واقعات میں اضافہ نہ جائے گا۔

۸ جب تک تمہارے پاس مال ودولت کی اتنی کثرت نہیں ہو جائے گی کہ مال دار شخص خیرات لینے والے کی وجہ سے قلق اور پریشانی میں مبتلا ہو جائے گا، یہاں تک کہ وہ مال دار جس شخص کے سامنے صدقہ خیرات کا مال پیش کرے گا، وہ یہ کہے گا: مجھے تمہارے مال کی حاجت نہیں ہے۔

۹ جب تک لوگ وسیع اور لمبی چوڑی عمارتوں کے بنانے پر فخر نہ کرنے لگیں گے۔

۱۰ جب تک آدمی کسی قبر والے کے پاس سے گزرتا ہوا یہ نہ کہنے لگے گا: کاش! میں اس کی جگہ ہوتا۔

۱۱ جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوگا۔ جب آفتاب مغرب کی طرف سے نکلے گا اور لوگ اس کو دیکھیں گے۔ تو سب ایمان لے آئیں گے۔ پس یہ وہ وقت ہوگا جب کسی بھی ایسے شخص کو اس وقت اس کا ایمان نفع نہ دے گا جس نے اس دن سے پہلے ایمان قبول نہیں کیا ہوگا، اور نہ کسی شخص کو اس وقت اپنے ایمان کی حالت میں نیک کام کرنا فائدہ پہنچائے گا، اگر اس نے اس دن سے پہلے نیک کام نہیں کیا ہوگا۔

اسی کا بیان اس آیت میں ہے:

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○ (الانعام:۱۵۸)

ترجمہ کیا اب لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے سامنے فرشتے آ کھڑے ہوں، یا تمہارا ربّ خود آجائے، یا تمہارے ربّ کی بعض صریح نشانیاں نمودار ہو جائیں؟ جس روز تمہارے

ربّ کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہو جائیں گی پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ان سے کہہ دو کہ اچھا تم انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

۱۲ اس میں شک نہیں کہ قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ دو شخصوں نے (اپنا کپڑا خرید وفروخت کے لیے) کھول رکھا ہوگا، اور وہ نہ اس کی خرید وفروخت کر چکے ہوں گے، اور نہ اس کو لپیٹ کر رکھ سکے ہوں گے کہ اسی حالت میں قیامت آجائے گی

۱۳ بلاشبہ قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کے دودھ کے ساتھ واپس آیا ہوگا، اور اس دودھ کو پینے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

۱۴ بلاشبہ قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کو لیپتا اور پوتا ہوگا، اور وہ اپنے جانوروں کو اس حوض سے پانی نہ پلانے پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

۱۵ بلاشبہ قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک شخص نے منہ میں رکھنے کے لیے لقمہ اُٹھایا ہوگا، اور وہ اس لقمہ کو کھانے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

حدیث23:۔حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ حَمْزَةَ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَا: ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ خَصْلَةً: إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ أَمَاتُوا الصَّلَاةَ، وَأَضَاعُوا الْأَمَانَةَ، وَأَكَلُوا الرِّبَا، وَاسْتَحَلُّوا الْكَذِبَ، وَاسْتَخَفُّوا الدِّمَاءَ، وَاسْتَعْلَوُا الْبِنَاءَ، وَبَاعُوا الدِّينَ بِالدُّنْيَا، وَتَقَطَّعَتِ الْأَرْحَامُ، وَيَكُونُ الْحُكْمُ ضَعْفًا، وَالْكَذِبُ صِدْقًا، وَالْحَرِيرُ لِبَاسًا، وَظَهَرَ الْجَوْرُ، وَكَثُرَ الطَّلَاقُ، وَمَوْتُ الْفُجَاءَةِ، وَائْتُمِنَ الْخَائِنُ، وَخُوِّنَ الْأَمِينُ، وَصُدِّقَ الْكَاذِبُ، وَكُذِّبَ الصَّادِقُ، وَكَثُرَ الْقَذْفُ، وَكَانَ الْمَطَرُ قَيْظًا، وَالْوَلَدُ غَيْظًا، وَفَاضَ اللِّئَامُ فَيْضًا، وَغَاضَ الْكِرَامُ غَيْضًا، وَكَانَ الْأُمَرَاءُ فَجَرَةً، وَالْوُزَرَاءُ كَذَبَةً، وَالْأُمَنَاءُ خَوَنَةً،

وَالْعُرَفَاءُ ظَلَمَةً، وَالْقُرَّاءُ فَسَقَةً، وَإِذَا لَبِسُوا مُسُوكَ الضَّأْنِ، قُلُوبُهُمْ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ، وَأَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ، يُغَشِّيهِمُ اللهُ فِتْنَةً، يَتَهَاوَكُونَ فِيهَا تَهَاوُكَ الْيَهُودِ الظَّلَمَةِ، وَتَظْهَرُ الصَّفْرَاءُ، يَعْنِي الدَّنَانِيرَ، وَتُطْلَبُ الْبَيْضَاءُ، يَعْنِي الدَّرَاهِمَ، وَتَكْثُرُ الْخَطَايَا، وَتَغُلُّ الْأُمَرَاءُ، وَحُلِّيَتِ الْمَصَاحِفُ، وَصُوِّرَتِ الْمَسَاجِدُ، وَطُوِّلَتِ الْمَنَائِرُ، وَخُرِّبَتِ الْقُلُوبُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَعُطِّلَتِ الْحُدُودُ، وَوَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَتَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ وَقَدْ صَارُوا مُلُوكًا، وَشَارَكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي التِّجَارَةِ، وَتَشَبَّهَ الرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ وَالنِّسَاءُ بِالرِّجَالِ، وَحُلِفَ بِاللهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، وَشَهِدَ الْمَرْءُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، وَسُلِّمَ لِلْمَعْرِفَةِ، وَتُفِقِّهَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَطُلِبَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، وَاتُّخِذَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَعَقَّ الرَّجُلُ أَبَاهُ، وَجَفَا أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَأَطَاعَ زَوْجَتَهُ، وَعَلَتْ أَصْوَاتُ الْفَسَقَةِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ فِي الطُّرُقِ، وَاتُّخِذَ الظُّلْمُ فَخْرًا، وَبِيعَ الْحُكْمُ، وَكَثُرَتِ الشُّرَطُ، وَاتُّخِذَ الْقُرْآنُ مَزَامِيرَ، وَجُلُودُ السِّبَاعِ صِفَاقًا، وَالْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَتَّقُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَخَسْفًا، وَمَسْخًا، وَآيَاتٍ".

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج ۳ ص ۳۵۸، ۳۵۹)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے قریب آجانے کی بہتر (72) نشانیاں ہیں: جب تم دیکھو:

(۱) لوگ نماز کا ضائع کرنے لگیں، (۲) امانتوں کو ضائع کرنے لگیں، (۳) سود کھانے لگیں، (۴) جھوٹ بولنے کو جائز سمجھنے لگیں، (۵) خون بہانے (قتل کرنے) کو بالکل ہلکا سمجھنے لگیں، (۶) (لمبی لمبی) عمارتیں بنانے لگیں، (۷) دین کو دنیا کے عوض فروخت کرنے لگیں، (۸) قطع رحمی کرنے لگیں، (۹) حکم الٰہی کے پورا کرنے

میں کمزوری آنے لگے، (۱۰) جھوٹ کو سچ سمجھنے لگیں، (۱۱) ریشم کا لباس پہننے لگیں، (۱۲) ظلم وزیادتی عام ہوجائے، (۱۳) طلاق کی کثرت ہو جائے، (۱۴) ناگہانی اموات واقع ہونے لگے، (۱۵) خائن کو امین سمجھا جائے، (۱۶) امین کو خائن سمجھا جائے، (۱۷) جھوٹے کو سچا سمجھا جائے، (۱۸) سچے کو جھوٹا سمجھا جائے، (۱۹) قذف (تہمت لگانے) کی کثرت ہو جائے، (۲۰) بارش بہت زیادہ برسنے لگے، (۲۱) اولاد غیظ وغضب کا سبب بن جائے، (۲۲) کمینے شخص کو سرداری مل جائے، (۲۳) عزت دار کو نیچے گرادیا جائے، (۲۴) امراء اور حکمران فاسق وفاجر ہوجائیں، (۲۵) وزیر اور مشیر بہت زیادہ جھوٹے ہو جائیں، (۲۶) امانت دار بہت زیادہ خائن ہو جائیں، (۲۷) عریف یعنی حکمران ظالم ہوجائیں، (۲۸) قرآن کے قاری فاسق ہو جائیں، (۲۹) جب بھیڑوں کی کھالوں کو پہننا شروع کردیا جائے، (۳۰) اُن کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہو جائیں، (۳۱) ایلوا سے زیادہ کڑوے ہو جائیں، (۳۲) اللہ تعالیٰ ان کو فتنوں سے ڈھانپ دے، (۳۳) وہ ان فتنوں میں ظالم یہودیوں کی طرح گھس جائیں، (۳۴) دینار بہت زیادہ ہوجائیں، (۳۵) دراہم کی طلب بڑھ جائے، (۳۶) گناہوں کی بہت زیادہ کثرت ہوجائے، (۳۷) امراء اور حکمران مال میں خیانت کرنے لگیں، (۳۸) قرآنی مصاحف کو آراستہ پیراستہ کیا جانے لگے، (۳۹) مساجد کی آرائش وزیبائش کی جائے، (۴۰) میناروں کو بہت طویل بنایا جائے، (۴۱) دلوں کو خراب وبرباد کردیا جائے، (۴۲) شرابیں کثرت سے پی جانے لگیں، (۴۳) اللہ تعالیٰ کی حدود کو معطل کردیا جائے، (۴۴) لونڈیاں اپنی مالکہ کو جننے لگیں، (۴۵) تو ننگے پاؤں، ننگے بدن والوں کو بادشاہ بنتا دیکھے، (۴۶) تجارت میں عورت خاوند سے شراکت کرنے لگے، (۴۷) مرد عورتوں کی مشابہت کرنے لگیں، (۴۸) عورتیں مردوں کی مشابہت کرنے لگیں، (۴۹) قسم طلب کیے جانے کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسمیں اُٹھائی جانے لگیں، (۵۰) گواہی طلب کیے جانے کے بغیر ہی آدمی کا گواہی دیتا پھرے، (۵۱) جان پہچان والوں کو ہی سلام کرے، (۵۲) علم دین غیر دینی مقاصد کے لیے حاصل کیا جائے، (۵۳)

آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنے لگ جائے، (۵۴) مالِ غنیمت کی بندر بانٹ کی جانے لگے، (۵۵) امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے، (۵۶) زکوٰۃ کو جرمانہ خیال کیا جائے، (۵۷) گھٹیا ترین انسان قوم کا سردار بن جائے، (۵۸) آدمی اپنے باپ کی نافرمانی کرے، (۵۹) اپنی ماں پر زیادتی کرنے لگے، (۶۰) اپنے دوست کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرے، (۶۱) اپنی بیوی کی اطاعت کرے، (۶۲) مساجد میں فاسق لوگ آوازیں بلند کرنے لگیں، (۶۳) ناچنے گانے والیاں اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں، (۶۴) راستوں میں شرابیں پی جانے لگیں، (۶۵) ظلم و زیادتی فخر و غرور سے کی جانے لگے، (۶۶) فیصلوں کو بیچا جانے لگے، (۶۷) پولیس کے سپاہیوں کی کثرت ہو جائے، (۶۸) قرآن کو گانے کے انداز سے پڑھا جانے لگے، (۶۹) درندوں کی کھالیں پہننے لگیں، (۷۰) مساجد کو راہ گزر بنا لیا جائے، (۷۱) اُمّت کے آخری زمانے کے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں، (۷۲) تو اس وقت لوگوں کو سرخ ہواؤں، زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور دوسری نشانیوں کے آنے سے ڈرتے رہنا چاہیے"۔

حدیث 24:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: نا أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خُرُوجُ الْآيَاتِ بَعْضِهَا عَلَى إِثْرِ بَعْضٍ، يَتَتَابَعْنَ كَمَا تَتَتَابَعُ الْخَرَزُ فِي النِّظَامِ"۔

(صحیح: المعجم الأوسط، ج ۴ ص ۳۰۴، ۳۰۵ رقم 4271؛ صحیح ابن حبان رقم 6833؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَدَاوُدَ الزَّهْرَانِيِّ وَكِلَاهُمَا ثِقَةٌ: مجمع الزوائد رقم 12429؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج ۷ ص ۶۳۷، ۶۳۸ رقم 3210)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "(قیامت کی) نشانیوں کا ظہور ایک دوسرے کے بعد ہوگا، وہ نشانیاں پے در پے اس طرح آئیں گی جس طرح لڑی کے موتی گرتے ہیں"۔

باب 2

قیامت کی علاماتِ صغریٰ

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت

قیامت کی علامات صغریٰ میں سے سب سے پہلی علامت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہے۔

حدیث 1:۔حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ"، يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

(بخاری رقم ٦٥٠٥)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی مانند بھیجے گئے ہیں''۔

حدیث 2:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا، بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ: "بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ". (بخاری رقم 4936؛ مسلم رقم 132-2950)

ترجمہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''مجھے

اور قیامت کو اس طرح ایک ساتھ بھیجا گیا ہے جس طرح یہ دو انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں"۔

حدیث 3:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ". قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ: "كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ". فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ.

(مسلم رقم 133 - 2951، 135 - 2951؛ مسند أحمد رقم 12245، 12322، 13010، 13287، 13908، 14014، 12334، 13319، 13950، 13336، 13483؛ عبد بن حميد رقم 1167؛ ترمذی رقم 2214؛ أبو یعلی رقم 2925، 3146، 3263؛ البغوی فی "الجعدیات" رقم 1457؛ الخطیب 281/6)

ترجمہ: حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اور قیامت اِن دو اُنگلیوں کی مانند بھیجے گئے ہیں"۔ حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے، انھوں نے اپنے وعظ میں کہا: "جس طرح ان دونوں میں سے ایک اُنگلی دوسری اُنگلی سے بڑھی ہوئی ہے"۔ بہر حال (حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) مجھے معلوم نہیں کہ یہ مراد حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود بیان کی ہے، یا انھوں نے اس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

حدیث 4:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَرْحَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ، رَوَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ لِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَىٰ". هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

(ترمذی رقم 2213)

ترجمہ حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں قیامت کے قریب ہی مبعوث کیا گیا ہوں۔ پھر میں قیامت سے اس طرح سبقت لے گیا جیسا کہ درمیانی انگلی شہادت کی انگلی سے سبقت لے گئی ہے''۔

حدیث 5:۔عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا - وَجَمَعَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى - فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ". رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وَرَوَاهُ عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ أَشْيَاخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهٗ. وَرِجَالُ هٰذِهِ الطَّرِيقِ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ شِبْلٍ، أَوْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

وَرَوَى الْبَزَّارُ مِنْهُ: "بُعِثْتُ فِي نَسَمِ السَّاعَةِ" فَقَطْ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۱۰ ص۳۱۲ رقم 18230، 18231)

ترجمہ حضرت ابو جبیرہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ پھر میں قیامت سے کچھ دیر پہلے آیا ہوں جیسے کہ یہ انگلی اس انگلی سے پہلے ہے''۔
''مجھے قیامت کی قریبی گھڑی میں بھیجا گیا ہے''۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات

حدیث 6:۔حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: "اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي

الأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا". (بخاری رقم 3176)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے خیمہ میں قیام فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت سے پہلے چھ نشانیاں واقع ہوں گی:

(۱) میرا وصال ہوگا۔ (۲) بیت المقدس فتح ہوگا۔ (۳) موت کی بیماری تمہیں آ پکڑے گی، جیسے بکریوں میں بیماری پڑتی ہے (طاعون)۔ (۴) مال کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ آدمی سو (۱۰۰) اشرفیاں لے کر بھی خوش نہ ہوگا۔ (۵) ایک بلا جو عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گی۔ (۶) تمھارے اور نصاریٰ کے درمیان صلح ہو گی، پھر نصاریٰ عہد شکنی اور غداری کریں گے، اور اسی (۸۰) جھنڈے لے کر تمہارے ساتھ لڑائی کرنے آئیں گے، اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) فوج ہوگی۔ (کل فوج نو لاکھ ساٹھ ہزار: 960000)

حدیث 7:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرْبُهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطَهَا، وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ فَيَسِيرُونَ فِي ثَمَانِينَ بَنْدًا، تَحْتَ كُلِّ بَنْدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا".

(صحیح لغیرہ: مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۶ ص۳۱۸ رقم 21992؛ ابن أبي شيبة 15/104-105؛ الطبرانی 20/ رقم (244)؛ الطبرانی 20/ رقم (368))

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "چھ چیزیں قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں: (۱): میری موت، (۲) بیت المقدس کی فتح، (۳) ایسی موت جو لوگوں کو بکری کے ریوڑ کی طرح پکڑ لے گی، (۴) ایسا فتنہ جس کی گرمی ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو جائے گی، (۵) آدمی کو ایک ہزار دینار دیئے

جائیں تب بھی ناراض ہو گا، اور (۶) رومی لوگ دھوکہ کریں گے، اور اسی (۸۰) جھنڈوں کے نیچے چلے جائیں گے، پھر ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) لوگ ہوں گے''۔

3 چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

آیت 1:۔اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ○ (القمر:۱،۲)

ترجمہ قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ (مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے) کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں، منہ موڑ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔

حدیث 8:۔حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً. فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔ (بخاری رقم 3637؛ مسلم رقم 46,47-2802)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کوئی نشانی دکھائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چاند کا دو ٹکڑوں میں بٹ جانا دکھلایا''۔

حدیث 3:۔حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "انْشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اشْهَدُوا".

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -

أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ، فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ، وَفِلْقَةٌ دُونَهُ. فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اشْهَدُوا".

(بخاری رقم 3636؛ مسلم رقم 43، 44، 45-2800)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک چاند پھٹا، اور وہ دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے جا گرا، اور دوسرا آ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: "گواہ رہنا"۔

4 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دنیا سے رخصت ہو جانا

حدیث 9:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ فَجَلَسْنَا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: "مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا؟". قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ. قَالَ: "أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ". قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: "النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ". (مسلم رقم 207-2531)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آسمان کے ستارے آسمان کے لیے امن وسلامتی (کی ضمانت) ہیں۔ جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو وہ (قیامت) آ جائے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے، اور میں

اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے امن وسلامتی ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر وہ حالت آجائے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُمت کے لیے امن وسلامتی کی ضمانت ہیں۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے، تو اُمت کو وہ (اختلاف وانتشار) پیش آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے"۔

5 فتح بیت المقدس

حدیث 10:۔حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: "اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ". الحدیث۔ (بخاری رقم 3176)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے خیمہ میں قیام فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت سے پہلے چھ نشانیاں واقع ہوں گی:
(۱) میرا وصال ہوگا۔ (۲) بیت المقدس فتح ہوگا۔ (۳) موت کی بیماری تمہیں آپکڑے گی، جیسے بکریوں میں بیماری پڑتی ہے (طاعون)۔

حدیث 11:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ". (صحیح لغیرہ: مسند أحمد رقم 21992)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "چھ چیزیں قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں: (۱): میری موت، (۲) بیت المقدس کی فتح، (۳) ایسی موت جو لوگوں کو بکری کے ریوڑ کی طرح پکڑ لے گی"۔

تنبیہ بیت المقدس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ۱۶ھ میں فتح ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کفر سے پاک کر دیا اور اس میں ایک مسجد بنا دی۔
دوسری بار سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے عہدِ حکومت ۵۸۳ھ میں فتح ہوا۔

6 بکریوں کی قُعاص جیسی بیماری سے لوگوں کی بکثرت موت

حدیث 12:۔حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: "اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ". الحدیث۔ (بخاری رقم 3176)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوۂ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے خیمہ میں قیام فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ نشانیاں واقع ہوں گی:
(۱) میرا وصال ہوگا۔ (۲) بیت المقدس فتح ہوگا۔ (۳) موت کی بیماری تمہیں آ پکڑے گی، جیسے بکریوں میں بیماری پڑتی ہے (طاعون)۔

حدیث 13:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ". (صحیح لغیرہ: مسند أحمد رقم 21992)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چھ چیزیں قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں: (۱): میری وفات، (۲) بیت المقدس کی فتح، (۳) ایسی موت جو لوگوں کو بکری کے ریوڑ کی طرح پکڑ لے گی''۔

تنبیہ وبائی امراض سے کثرت اموات ہوں گی جس طرح سے بکریوں کے ریوڑ کے ریوڑ

متعدی بیاری کی نذر ہو جاتے ہیں، اسی طرح انسانوں کی اموات ہوں گی۔

اُمّت اسلامیہ میں یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں فتح بیت المقدس کے بعد ۱۸ھ میں واقع ہو چکا ہے۔ اس وقت سرزمینِ شام میں طاعون کا مرض پھوٹ پڑا۔ اللہ کی مخلوق بڑی کثرت سے موت کے منہ میں چلی گئی۔ ان میں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے حضرات بھی شامل تھے۔

7 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگِ صفین کے بارے میں پیشین گوئی

حدیث 14:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ"۔

(مسلم رقم 17-157 بعد 2888؛ بخاری رقم 7121)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں آپس میں لڑائی نہ کرلیں۔ ان کے درمیان قتل و خون ریزی کا ایک عظیم معرکہ بپا ہوگا، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا''۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

(فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصہ 7(2): فضائلِ حضرت علی رضی اللہ عنہ)

8 خوارج کا ظہور

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُمّت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج اور طریقے کے خلاف کچھ فرقے پیدا ہو جائیں گے۔ انہی میں سے ایک

فرقہ خوارج بھی ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت کے لوگ تھے جو اُن کے ساتھ مل کر لڑائیوں میں شریک ہوتے تھے۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ''تحکیم'' کا معاملہ پیش آیا، تو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت سے منحرف ہو گئے، اور کوفہ کے قریب ''حروراء'' نامی بستی میں آباد ہو گئے۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

(فضائلِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، حصہ 7(2): فضائلِ حضرت علی رضی اللہ عنہ)

حدیث 15:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا قَالَ: "لَا أَدْرِي مَنِ الْحَرُورِيَّةُ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ-وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا-قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، فَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ". (مسلم رقم 147-1064)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ''کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ''حروریہ'' کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون ہیں؟ مگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اس اُمت میں ایک قوم نکلے گی''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْهَا (اس اُمت سے ہوگی) نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے سامنے حقیر جانو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے، ان کے حلقوں سے یا گلوں سے نیچے نہ اُترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے، کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی کو، اور اس کی پھال کو

اور اس کی پَرکو۔ اور غور کرتا ہے اس کے کنارۂ اخیر کو جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں اس کی کسی چیز میں کچھ خون بھرا ہے (تو دیکھتا ہے کہیں کچھ بھی نہیں بھرا ہے)۔

حدیث 16: - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ"۔ (بخاری رقم 3611، 5057، 6930)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤں تو مجھے گوارا ہے کہ آسمان سے پھینک دیا جاؤں، لیکن یہ گوارا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور جب آپس کی باتیں کروں تو یہ جنگ چالبازی کا نام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''آخری زمانہ میں ایک قوم نوجوانوں اور کم عقلوں کی پیدا ہوگی۔ یہ لوگ بہترین کلام پڑھیں گے (یعنی قرآن کی تلاوت کریں گے)، لیکن وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ، قتل کر دو، کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعثِ اجر ہوگا جو انھیں قتل کرے گا''۔

حدیث 17: - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي -

قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ". فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ، أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ، قُلْتُ: مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ: كَذَا وَكَذَا؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(مسلم رقم 158-1067)

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت سے، یا میرے بعد میری اُمت میں ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور وہ اس کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ دین سے ایسے ہی نکل جائے گی جیسے تیر کمان سے۔ پھر وہ لوٹ کر دین میں نہ آئے گی۔ وہ ساری مخلوق میں سب سے بدتر قوم ہے''۔

حدیث 18:- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ". (مسلم رقم 150-1064)

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ، فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ، يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ". (مسلم رقم 151-1064)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری اُمت میں دو فرقے ہوں گے۔ ان دونوں فرقوں میں سے ایک فرقہ حق سے نکل جانے والا ہوگا۔ انھیں دو گروہوں میں سے وہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہوگا''۔

9 تیس کذاب، دجال، مدعی نبوت کا ظہور

قیامت سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے تیس بڑے بڑے کذاب اور

دجال آئیں گے، ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک کئی لوگوں نے یہاں تک کہ عورتوں تک نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں: اسود عنسی، طلیحہ بن خویلد الاسدی، مسیلمہ کذاب، سجاح بنت حارث، مختار ثقفی، حارث بن سعید، مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ۔

حدیث 19:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ"۔

(صحيح على شرط الشيخين. مسند أحمد رقم 7228، 8137، 10865؛ مسلم ص 2239 رقم 84؛ البخاری رقم 3609، 7121؛ ابن وضاح فی "البدع" ص 86؛ الخطیب فی "تاریخه" 34/3؛ ترمذی رقم 2218؛ البغوی رقم 4244)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک تیس (۳۰) کے قریب جھوٹے دجال نبوت کے دعوے دار بن کر ظاہر نہیں ہوں گے''۔

حدیث 20:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "... وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"۔ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

(صحیح: ترمذی رقم 2219؛ سنن أبي داود رقم 4252؛ مسلم رقم: (2889)، ترمذی رقم 2317، 2379؛ ابن ماجه رقم 395210؛ مسند أحمد رقم 22394؛ صحیح ابن حبان رقم 6714، 7238)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں''۔

حدیث 21:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ: مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ"۔

(صحیح: مسند أحمد رقم 23358؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 3026؛ الطحاوی فی "شرح المشکل" رقم 2953؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم 5446؛ البزار رقم 2888)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت میں ستائیس (۲۷) جھوٹے پیدا ہوں گے، ان میں چار (۴) عورتیں ہوں گی، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔

حدیث 22:۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وَإِنَّهُ وَاللهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ. الحدیث. (مسند أحمد، ج ۳۳ ص ۳۴۸، ۳۴۹ رقم 20178)

ترجمہ: اللہ کی قسم! قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس جھوٹے دجال ظاہر نہ ہو جائیں۔ اس سلسلے کی آخری کڑی کانا مسیح دجال ہوگا"۔

تنبیہ: مسیح دجال پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے بعد خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

10 انواع واقسام کے فتنوں کا کثرت سے ظہور

حدیث 23:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ"۔

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 8030، 8848، 10772؛ ترمذی رقم 2195؛

الفریابی فی "صفة المنافق" رقم101، 103؛أبو عوانة 50/1؛ابن حبان رقم6704؛ الذہبی فی "السیر" 24/11؛ابن أبی عاصم فی "الزھد" رقم218؛الآجری فی "الشریعة" ص44-45)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اندھیری شب جیسے فتنوں کے سیلاب سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو۔ آدمی صبح کے وقت تو مؤمن ہوگا لیکن شام ہونے سے پہلے کافر ہو جائے گا، یا شام کے وقت تو مؤمن ہوگا مگر صبح ہونے سے پہلے وہ کافر ہو چکا ہوگا۔ آدمی معمولی سے دنیاوی فائدے کے عوض اپنا دین فروخت کردے گا''۔

حدیث24: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ:.........

قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا. الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي". قَالُوا: "فَمَا تَأْمُرُنَا؟". قَالَ: "كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ".

(صحیح:مسند أحمد رقم19662، 19660، 19730؛أبو داود رقم4262؛ الحاکم 440/4؛البیھقی فی "الشعب" رقم752؛ ابن أبی شیبة 11/15موقوفاً؛ھناد فی "الزھد" رقم1237موقوفاً)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمھارے سامنے اندھیری شب جیسے فتنے آئیں گے۔ آدمی صبح کے وقت تو مؤمن ہوگا لیکن شام ہونے سے پہلے کافر ہو جائے گا، یا شام کے وقت تو مؤمن ہوگا مگر صبح ہونے سے پہلے وہ کافر ہو چکا ہوگا۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم

دیتے ہیں؟"۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے گھروں کے فرشوں پر بیٹھنے کو لازم پکڑ لو"۔

11 امن وخوشحالی کی کثرت

حدیث 25:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا، وَحَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ، لَا يَخَافُ إِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيقِ، وَحَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ". قَالُوا: "وَمَا الْهَرْجُ، يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "الْقَتْلُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، ج ۱۴ ص ۲۲۷ رقم 8833)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ سرزمین عرب میں دوبارہ باغات اور نہروں کی کثرت نہ ہوجائے، اور یہاں تک کہ ایک سوار عراق سے چل کر مکہ پہنچے گا۔ دورانِ سفر اُسے راستہ بھولنے کے سوا کوئی خوف نہ ہوگا۔ البتہ "ہرج" کی کثرت ہوجائے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! یہ فرمایئے کہ ہرج کیا چیز ہے؟"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قتل وخون ریزی"۔

حدیث 26:۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: "يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟". قُلْتُ: "لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا". قَالَ: "فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ، حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ -. قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ -. وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى". قُلْتُ: "كِسْرَى بْنِ

هُرْمُزَ؟"۔ قَالَ: "كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلاَ يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ"۔ الحدیث (بخاری رقم 3595)

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ کی شکایت کرنے لگا۔ پھر ایک دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راہزنی کی شکایت کرنے لگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عدی! کیا تو نے حیرہ دیکھا ہے؟''۔ میں نے عرض کیا: ''میں نے دیکھا تو نہیں، البتہ اس کے بارے میں سن ضرور رکھا ہے''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمھاری عمر نے وفا کی، تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت ''حیرہ'' سے اپنی سواری پر بیٹھے گی اور کعبہ پہنچ کر طواف کرے گی۔ اس سفر میں اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا''۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دل میں یہ کشمکش جاری تھی کہ قبیلہ طی کے وہ ڈاکو کہاں جائیں گے (جنھوں نے ملک میں آگ لگا رکھی ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تیری عمر نے وفا کی، تو ضرور کسریٰ کے خزانے بھی فتح ہوں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''کسریٰ بن ہرمز؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسریٰ بن ہرمز۔ اگر تیری عمر نے وفا کی، تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا، یا چاندی لے کر گھر سے نکلے گا، اور اس کے طلب گار کو تلاش کرتا پھرے گا، مگر اس کو کوئی نہ ملے گا''۔

فائدہ ''حیرہ'' عراق کا شہر ہے جو کوفہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔

12 حجاز سے ایک بڑی آگ کا ظہور

حدیث 27:۔حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى"۔ (بخاری رقم 7118؛ مسلم رقم 42-2902)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ (یہ واقعہ نہ ہو جائے کہ) حجاز کی سرزمین سے ایک (غیر معمولی قسم کی) آگ اُٹھے گی، جو (شام کے شہر) بصریٰ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی"۔

تنبیہ بعض علماء رحمہم اللہ کے نزدیک یہ آگ ۶۵۴ھ میں ظاہر ہو چکی ہے۔

13 ترکوں سے جنگ

حدیث 28:۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الأَعْيُنِ، حُمْرَ الوُجُوهِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ"۔ (بخاری رقم 2928؛ مسلم رقم 62-2912)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم چھوٹی آنکھوں والے، سرخ چہروں والے، چپٹی ناک والے ترکوں سے قتال نہ کر لو۔ ان کے چہرے گویا ایسی ڈھالیں ہوں گی جن پر چمڑا لگایا گیا ہوتا ہے۔ قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے قتال نہ کر لو جن کے جوتے بالوں والی جلد سے بنے ہوں گے"۔

فائدہ ترکوں سے پہلا معرکہ عہدِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں خلافت بنی اُمیہ کے اوائل میں ہو چکا ہے۔ اس میں فرزندانِ اسلام نے ترکوں کو نہ صرف شکست دی بلکہ اُن سے مالِ غنیمت بھی حاصل کیا۔

سب سے خطرناک معرکہ ۶۵۶ھ بہ مطابق ۱۲۵۸ء میں سقوطِ بغداد کی صورت میں ہوا۔ ترکوں نے متعدد اسلامی ممالک میں تباہی پھیلا دی۔ بے شمار لوگوں کو خاک وخون مین تڑپا دیا، مگر بالآخر حکمتِ الٰہی کا تقاضا یہ ہوا کہ یہ لوگ اسلام قبول کر کے اُمتِ اسلامیہ کا حصہ بن گئے۔

14 کوڑے برسانے والے ظالم حکمرانوں کا ظہور

حدیث29:۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا". (مسلم رقم125-2128؛52-2128)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جنھیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: ایک تو وہ (ظالم) لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے، ان سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی نظر آئیں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود بھی لوگوں کی طرف مائل ہونے والی، ان کے سر (کے بال) بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ایک جانب کو ڈھلکے ہوئے ہوں گے۔ یہ جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے آرہی ہوگی''۔

حدیث30:۔حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ، شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قُبَاءٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنْ طَالَتْ بِكُمْ مُدَّةٌ أَوْشَكَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللهِ، وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ، فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم8073، 8293؛ مسلم رقم53 - 2857، 54 - 2857؛ البزار رقم1628- كشف الأستار؛ الحاكم 4/435-436؛ البيهقي في "دلائل النبوة" 6/532)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمھاری

عمر نے وفا کی، تو بہت ممکن ہے کہ تم ایک ایسی قوم دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی حالت میں صبح کرے گی اور اس کی لعنت کی حالت میں شام کرے گی۔ ان کے ہاتھوں میں گائے کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے"۔

حدیث 31:۔حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَحِيرٍ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ: أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ذَكَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُونُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ، أَوْ قَالَ: يَخْرُجُ رِجَالٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ أَسْيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي غَضَبِهِ"۔

(صحیح لغیرہ: مسند أحمد رقم 22150؛ ابن الأعرابي في "المعجم" رقم 2149؛ الطبراني في "الكبير" رقم 7616، 8000؛ "معجم الأوسط" رقم 5247؛ أبو عمرو الداني في "الفتن" رقم 434؛ الحاكم 436/4؛ "مسند الشاميين" رقم 542)

ترجمہ: حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس گائیوں کی دُموں جیسے کوڑے ہوں گے۔ یہ (ظالم) اللہ کی ناراضی میں صبح کریں گے اور اس کے غضب کی حالت میں ہی شام کریں گے"۔

15 قتل وخون ریزی کی کثرت

حدیث 32:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: "عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ، وَلٰكِنْ أُخْبِرُكُمْ بِمَشَارِيطِهَا وَمَا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهَا، إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةً وَهَرْجًا"۔ قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَالْهَرْجُ مَا هُوَ؟"۔ قَالَ: بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ: "الْقَتْلُ"، وَيُلْقَى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا"۔ (صحیح لغیرہ: مسند أحمد ج ۳۸ ص ۳۳۵ رقم 23306)

ترجمہ	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آیت 2:۔ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ‌ۚ لَا يُجَلِّيۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ‌ۘ (الاعراف:۱۸۷)

ترجمہ	اس کا علم میرے ربّ ہی کے پاس ہے۔ اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا۔

لیکن میں تمہیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ اس سے پہلے فتنہ اور ''ہرج'' ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! فتنہ کے بارے میں تو ہمیں معلوم ہے، یہ ہرج کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حبشہ کی زبان میں ''ہرج'' قتل عام کو کہتے ہیں۔ لوگوں کے درمیان اجنبیت ڈال دی جائے گی۔ قریب ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو نہ پہچانے''۔

حدیث 33:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ السِّلَاحَ، فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيعًا"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم 20424، 20439، 20519، 20472، 20518، 20493؛ علقه البخاري بإثر الحديث رقم 7083؛ ابن أبي شيبة 106/15؛ مسلم رقم 16 – 2888؛ ابن ماجه رقم 3965؛ الطيالسي رقم 884؛ النسائي 124/7؛ الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" رقم 4086؛ أبو عمرو الداني في "الفتن وغوائلها" رقم 91)

ترجمہ	حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب دو مسلمان ایک دوسرے پر اسلحہ تان لیں، تو وہ دونوں جہنم کے گڑھے پر ہیں۔ پھر جب ایک دوسرے کو قتل کردے، تو دونوں اکٹھے ہی جہنم میں جائیں گے''۔

حدیث 34:۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٣٨ ص٣٣٣ رقم 23302؛ البيهقي في "دلائل النبوة" 392/6، البغوي في "شرح السنة" بإثر رقم 4154؛ ابن ماجه رقم 4043؛ ترمذي رقم 2170 و قال: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، المزي في ترجمة عبد الله ابن عبد الرحمن الأشهلي من "تهذيب الكمال" 234/15؛ الطيالسي رقم 439؛ البيهقي 391/6)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو، اور باہم ایک دوسرے پر تلواریں چلاؤ، اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے بدترین لوگ بن جائیں''۔

16 امانت میں خیانت کا عام ہو جانا

حدیث 35:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، ح وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: "مَتَى السَّاعَةُ؟"۔ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: "سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ"۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: "بَلْ لَمْ يَسْمَعْ"، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: "أَيْنَ - أُرَاهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ"۔ قَالَ: "هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ!"۔ قَالَ: "فَإِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ"۔ قَالَ: "كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟"۔ قَالَ: "إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ"۔ (بخاری رقم 59)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دوران کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے، ایک اعرابی (بدوی) آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''قیامت کب

آ ئے گی؟‘‘۔آپ ﷺ نے فرمایا:’’جب (وہ وقت آجائے کہ) امانت ضائع کی جانے لگے،تو اس وقت قیامت کا انتظار کرو‘‘۔اس اعرابی نے عرض کیا:’’امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟‘‘۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:’’جب معاملات نااہلوں کے سپرد کیے جانے لگیں،تو قیامت کا انتظار کرو‘‘۔

حدیث36:۔حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، حَدَّثَنَا: "أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ". ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ: "يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ تَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ". قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ، قَالَ: "فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، حَتَّى يُقَالَ: "إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ، وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ، وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا، وَفُلَانًا".

(صحيح على شرط الشيخين:مسند أحمد رقم 23255، 23256، 23257، 23431؛ مسلم رقم 230 – 143؛ ترمذی رقم 2179؛ الطيالسی رقم 424؛ عبد الرزاق رقم 20193؛ الحميدی رقم 446؛ بخاری رقم 6497، 7086، 7276؛ أبو عوانة رقم 141، 142؛ ابن حبان رقم 6762؛ أبو نعيم فی "الحلية" 1/271، 8/258-259؛ البيهقی فی "السنن" 10/122؛ "شعب الايمان" رقم 5271)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو احادیث ارشاد فرمائی تھیں۔ ان میں سے ایک کو میں مشاہدہ کر چکا ہوں، اور دوسری کا منتظر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیان کیا: ''امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں نازل ہوئی تھی۔ پھر قرآن نازل ہوا، اور لوگوں نے امانت کی اہمیت قرآن سے اور سنت سے معلوم کی''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتلایا: ''ایک وقت آئے گا جب امانت لوگوں کے دلوں سے نکال لی جائے گی''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی رات کو سوئے گا تو اچانک اُس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی، مگر امانت کا کچھ نہ کچھ اثر ایک نقطے کی مانند دل میں باقی رہ جائے گا۔ پھر اگلی رات وہ سوئے گا تو باقی امانت بھی قبض کر لی جائے گی یہاں تک کہ اس کا معمولی سا اثر باریک چھلکے کی طرح باقی رہ جائے گا، جس طرح آپ دہکتے ہوئے انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکا دیں، تو اس پر چھالا پڑ جاتا ہے۔ امانت کا یہ اثر اس چھالے کے بیرونی چھلکے کی طرح نہایت کمزور ہوگا۔ آپ کو پاؤں کا چھالا ابھرا ہوا نظر آتا ہے، حالانکہ حقیقت کے اعتبار سے وہ کچھ بھی نہیں ہوتا''۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات سمجھانے کے لیے ایک کنکری پکڑ کر اپنے پاؤں پر لڑھکا دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک وقت آئے گا لوگ خرید و فروخت کے لیے نکلیں گے، لیکن ڈھونڈنے کے باوجود انھیں کوئی امانت دار آدمی نہیں ملے گا، یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے۔ یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں لوگوں کی رائے یہ ہوگی کہ دیکھو! وہ شخص کتنا بہادر ہے! کتنا خوش مزاج ہے! کتنا عقل مند ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا''۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھ پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں خرید و فروخت کرتے وقت اس بات کی پروا نہیں کرتا تھا کہ میں جس سے خریداری کر رہا ہوں، اس کا دین کیا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوگا تو میرا حق ادا کرے گا، اور اگر عیسائی یا یہودی ہوگا تو بھی اپنے وکیل کے ذریعے میرا حق ادا کر دے گا۔ مگر آج میں فلاں اور فلاں آدمی کے سوا کسی اور سے خرید و فروخت نہیں کرتا''۔

17 سابقہ اُمتوں کے طریقوں کی پیروی

حدیث 37:۔حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي مَا أَخَذَ الْأُمَمُ وَالْقُرُونَ قَبْلَهَا، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ"۔ قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! كَمَا فَعَلَتْ فَارِسُ وَالرُّومُ؟"۔ قَالَ: "وَهَلِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ؟"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 8308، 8340، 8433، 8805، 8806؛ بخاری رقم 7319)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری اُمت پہلے لوگوں کے راستے پر مِن وعَن قدم بقدم نہ چلنے لگے‘‘۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ’’یارسول اللہ! جیسا کہ فارس اور روم کے لوگوں نے کیا؟‘‘۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’لوگوں سے مراد یہی لوگ ہیں‘‘۔

حدیث 38:۔حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ، لَتَبِعْتُمُوهُمْ"۔ قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟"۔ قَالَ: "فَمَنْ؟"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 11800، 11897، 11843؛ الطیالسی رقم 2178؛ بخاری رقم 3456، 7320؛ مسلم رقم 6-2669؛ ابن أبی عاصم فی السنۃ رقم 74؛ ابن حبان رقم 6703؛ الخطیب فی الفقیہ والمتفقہ 155/1؛ البغوی فی شرح السنۃ رقم 4196)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی اس طرح پوری پوری پیروی کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ

سانڈے کی بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ضرور اُن کی پیری کرو گے"۔ ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو اور کون؟"۔

تشریح قَالَ عِيَاضٌ: الشِّبْرُ وَالذِّرَاعُ وَالطَّرِيقُ وَدُخُولُ الْجُحْرِ تَمْثِيلٌ لِلِاقْتِدَاءِ بِهِمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا نَهَى الشَّرْعُ عَنْهُ وَذَمَّهُ۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳ ص ۳۰۱)

ترجمہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بالشت، ہاتھ اور سانڈے کے بل کی تشبیہ ان اقوام کی مکمل اقتداء اور اندھی تقلید کو واضح کرنے کے لیے دی گئی ہے"۔

18 لونڈی کا اپنی مالکہ کو جنم دینا

حدیث 39:۔ قَالَ: "مَتَى السَّاعَةُ؟"۔ قَالَ: "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ"۔ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ"۔ (لقمان: ۳۴) الآيَةَ۔ (بخاری رقم: 50)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سائل (حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: "قیامت کب قائم ہوگی؟"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس سے سوال پوچھا گیا ہے، وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتلاتا ہوں: جب لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔ جب کالے اونٹوں کو چرانے والے عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے"۔

19 لباس پہننے کے باوجود ننگی عورتوں کا ظہور

حدیث 40:۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ،

وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَ كَذَا"۔ (مسلم رقم 125-2128؛ 52-2128)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جنھیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: ایک تو وہ (ظالم) لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے، ان سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی نظر آئیں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود بھی لوگوں کی طرف مائل ہونے والی، ان کے سر (کے بال) بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ایک جانب کو ڈھلکے ہوئے ہوں گے۔ یہ جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے آرہی ہوگی''۔

20 برہنہ پا، ننگے بدن چرواہوں کا بلند و بالا عمارتیں بنانا

حدیث 41:۔ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: "إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا"۔ (بخاری رقم: 4777)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتلاتا ہوں: جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی۔ تو یہ قربِ قیامت کی علامت ہوگی۔ اور جب برہنہ پا، ننگے بدن لوگوں کے سردار بن جائیں گے، تو یہ بھی قربِ قیامت کی علامت ہوگی''۔

حدیث 42:۔ قَالَ: "أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ"۔

(مسلم رقم 1-8؛ مسند احمد رقم 367؛ ابن مندہ فی "الإیمان" رقم 1، 3، 4، 6، 7، 8، 9، 11، 12، 13، 14، 186؛ البغوی رقم 2؛ أبو داود رقم 4695؛ النسائی 8 / 97؛ ابن خزیمۃ رقم 2504؛ ابن حبان رقم 168، 173؛ الطیالسی رقم 21؛ بخاری فی "خلق أفعال العباد" رقم 190؛ البیہقی فی "شعب الإیمان" رقم 3973)

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بتلاتے ہوئے فرمایا: ”جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی۔ اور تو دیکھے گا کہ برہنہ پا، ننگے بدن فاقہ زدہ چرواہے (اس قدر دولت مند ہو جائیں گے کہ) بلند و بالا عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کریں گے“۔

حدیث 43:۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَأَيْتَ الْأَمَةَ وَلَدَتْ رَبَّتَهَا أَوْ رَبَّهَا، وَرَأَيْتَ أَصْحَابَ الشَّاءِ تَطَاوَلُوا بِالْبُنْيَانِ، وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْجِيَاعَ الْعَالَةَ كَانُوا رُؤُوسَ النَّاسِ، فَذٰلِكَ مِنْ مَعَالِمِ السَّاعَةِ وَأَشْرَاطِهَا". قَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَنْ أَصْحَابُ الشَّاءِ وَالْحُفَاةُ الْجِيَاعُ الْعَالَةُ؟". قَالَ: "الْعَرَبُ".

(حسن: مسند أحمد رقم 2924؛ البزار رقم 24- كشف الأستار)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تو دیکھے کہ لونڈی اپنی مالکہ یا اپنے مالک کو جنم دے۔ اور جب برہنہ پا، بھوکے اور فاقہ کشوں کو لوگوں کے سردار بنتے دیکھے، تو سمجھ لینا کہ یہ قیامت کے آثار اور علامات میں سے ہے“۔ سائل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ”یا رسول اللہ! یہ بھوکے، ننگے اور فاقہ کش بکریوں والے کون لوگ ہوں گے؟“۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عرب“۔

21 خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا

حدیث 44:۔حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْنَا نَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَلَمَّا رَكَعَ النَّاسُ، رَكَعَ عَبْدُ اللهِ وَرَكَعْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ نَمْشِي، فَمَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ!". فَقَالَ عَبْدُ اللهِ، وَهُوَ رَاكِعٌ: "صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ". فَلَمَّا انْصَرَفَ، سَأَلَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: "لِمَ قُلْتَ حِينَ سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟". قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، إِذَا كَانَتِ التَّحِيَّةُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ".

(حسن:مسند أحمد رقم3664، 3848، 3870، 3982؛الطبرانی فی "الکبیر" رقم9489، 9490، 9491؛ موقوفاً9486؛الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" 5/2. 385/4 ؛ابن عدی فی "الکامل" 2407/6؛ابن خزیمۃ رقم1326؛البیھقی فی "شعب الإیمان" رقم8778؛بنحوہ عبد الرزاق رقم5137 موقوفاً؛موقوفاً أیضاً الشاشی رقم400)

ترجمہ حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجد میں اقامت کہہ دی گئی۔ تو ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل کر مسجد آئے۔ پھر جب لوگوں نے رکوع کیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی رکوع میں چلے گئے، اور ہم بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رکوع میں چلے گئے۔ اس وقت کہ ہم چل رہے تھے، ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرا، تو اس نے کہا: ''اے ابو عبد الرحمٰن! تم پر سلام ہو''۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رکوع کی حالت میں ہی فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا''۔ پھر جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے، تو ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''جب اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کیوں کہا تھا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا؟''۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص سلام صرف اسی کو کہے گا جس سے اس کی واقفیت ہوگی''۔

حدیث45:۔حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ، لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ"۔(حسن:مسند أحمد رقم3848، 3664)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص سلام صرف اسی کو کہے گا جس سے اس کی واقفیت ہوگی''۔

حدیث46:۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ يُوسُفُ: ابْنِ الْمُسَيَّبِ الْبَجَلِيُّ، وَقَالَا: قَالَ: ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِيَ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا ابْنَ مَسْعُودٍ!". فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: "صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ لَا يُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى مَنْ يَعْرِفُ، وَأَنْ يُبَرِّدَ الصَّبِيَّ الشَّيْخُ".

(صحیح ابن خُزیمۃ، ج۱ص۶۴۹ رقم1326)

ترجمہ: حضرت ابوالجعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ تو اس نے کہا: ''اے ابن مسعود! تم پر سلام ہو''۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد میں داخل ہوگا، مگر اس میں دو رکعت ادا نہیں کرے گا اور یہ بھی کہ ایک شخص سلام صرف اسی کو کہے گا جس سے اس کی واقفیت ہوگی''۔

نوٹ: ابتدائے اسلام نماز کے اندر سلام وکلام جائز تھا، بعد میں منسوخ ہوگیا۔

22 تجارت کا پھیلنا، خاوند کی تجارت میں عورت کی شراکت اور بعض تجّار کا مارکیٹ پر قبضہ

حدیث 47:۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ، جُلُوسًا، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: "قَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ". فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، رَأَيْنَا النَّاسَ رُكُوعًا، فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ، وَرَكَعْنَا ثُمَّ مَشَيْنَا، وَصَنَعْنَا مِثْلَ الَّذِي صَنَعَ، فَمَرَّ رَجُلٌ يُسْرِعُ، فَقَالَ: "عَلَيْكَ السَّلَامُ، يَا أَبَا عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ!". فَقَالَ: "صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ". فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَرَجَعْنَا، دَخَلَ إِلٰى أَهْلِهِ، جَلَسْنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: "أَمَا سَمِعْتُمْ رَدَّهُ عَلَى الرَّجُلِ: صَدَقَ اللهُ، وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ، أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟". فَقَالَ طَارِقٌ: "أَنَا أَسْأَلُهُ". فَسَأَلَهُ حِينَ خَرَجَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ، حَتّٰى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعَ الْأَرْحَامِ، وَشَهَادَةَ الزُّورِ، وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ، وَظُهُورَ الْقَلَمِ".

(حسن: مسند أحمد رقم 3870؛ "الأدب المفرد" رقم 1049؛ الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" 4/2-4.5/385؛ الحاكم 4/445-446؛ مختصر البزار رقم 3407)

ترجمہ حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ''نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی ہے''۔ وہ کھڑے ہوئے، تو ہم بھی اُن کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب ہم مسجد میں داخل ہوئے، تو ہم نے مسجد کے اگلے حصہ میں لوگوں کو رکوع کی حالت میں دیکھا۔ انھوں نے اللہ اکبر کہا اور رکوع میں چلے گئے۔ ہم بھی رکوع میں چلے گئے۔ پھر ہم چلنے لگے اور جو وہ کرتے، ہم بھی اسی طرح کرتے۔ ایک آدمی تیزی سے گزرا، اور کہنے لگا: ''اے ابوعبد الرحمٰن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت)! السلام علیکم!''۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا''۔ جب ہم نے نماز پڑھ لی اور واپس آنے لگے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ ہم بیٹھ گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے: ''تم نے سنا نہیں کہ انھوں نے اس آدمی کو کیا جواب دیا کہ اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسولوں نے پیغام پہنچا دیا۔ تم میں سے کون ان سے سوال کرے گا؟''۔ حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''میں ان سے سوال کروں گا''۔ جب وہ باہر نکلے تو حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے اس بارے میں پوچھا۔ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا: ''قیامت کے قریب خاص لوگوں کو سلام کرنا رہ جائے گا۔ تجارت عام ہو جائے گی، یہاں تک کہ بیوی تجارتی کاموں میں اپنے شوہر کی مدد کرے گی، رشتہ

داریاں ختم ہو جائیں گی۔ جھوٹی گواہی عام ہو جائے گی، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا، اور قلمی تحریروں کا دور دورہ ہوگا''۔

حدیث 48:۔حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ يَفِيضَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ، وَيَظْهَرَ الْقَلَمُ، وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ". قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: "فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَبِيعُ الْبَيْعَ فَيَقُولُ: حَتَّى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ، وَيَلْتَمِسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبَ، وَلَا يُوجَدُ".

(صحیح: مسند أحمد ج ۳۹ ص ۵۱۹، ۵۲۰ رقم ... / 78؛ مستدرک حاکم رقم 2147: وصححه ووافقه الذهبي؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" 1664؛ سنن نسائی رقم 4456)

ترجمہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مال عام اور کثرت سے ہو جائے گا، قلم ظاہر جائے گا، اور تجارت پھیل جائے گی''۔

23 جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی کو چھپانا

حدیث 49:۔حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ عن عَبْدِاللهِ.......فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ بِالزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ". (صحیح: الأدب المفرد ص ۳۶۰ رقم 1049)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ''قیامت کے قریب خاص لوگوں کو سلام کرنا رہ جائے گا۔ تجارت عام ہو جائے گی، یہاں تک کہ بیوی تجارتی کاموں میں اپنے شوہر کی مدد کرے گی، رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی، قلمی تحریروں کا دور دورہ ہوگا، جھوٹی گواہی عام ہو جائے گی اور سچی گواہی کو چھپایا جائے گا''۔

24 دین پر قائم رہنا جیسے ہاتھ میں انگارہ پکڑنا

ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ دین پر قائم رہنے والے کی وہ حالت ہوگی جو ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی ہوتی ہے۔

حدیث 50:۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ". (صحیح: ترمذی رقم 2260)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین اسلام پر ثابت قدم ایسا ہی مشکل ہوگا جیسے آگ کے انگارے کو مٹھی میں پکڑنا''۔

حدیث 51:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَسَنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، يَبِيعُ قَوْمٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ، الْمُتَمَسِّكُ يَوْمَئِذٍ بِدِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ - أَوْ قَالَ: عَلَى الشَّوْكِ -". قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ: "خَبَطِ الشَّوْكِ".

(مسند أحمد، ج ۱۵ ص ۳۳، ۳۴ رقم 9073؛ الفريابي في "صفة المنافق" رقم 100)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عرب کے لیے بربادی ہو! برائی کس قدر اُن کے قریب آگئی ہے، اندھیری شب کے ٹکڑوں جیسے فتنے قریب آگئے ہیں۔ آدمی صبح کے وقت تو مؤمن ہوگا لیکن شام ہونے سے پہلے کافر ہو جائے گا، یا شام کے وقت تو مؤمن ہوگا مگر صبح ہونے سے پہلے کافر ہو چکا ہوگا۔ آدمی معمولی سے فائدے کے عوض اپنا دین فروخت کر دے گا۔

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین اسلام پر ثابت قدم ایسا ہی مشکل ہوگا جیسے آگ کے انگارے کو، یا کانٹوں کو، مٹھی میں پکڑنا"۔

حدیث52:۔حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، فَقُلْتُ: "يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ! كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: "عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ" [المائدة: 105]؟"۔ قَالَ: "أَمَا وَاللَّهِ! لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ -يَعْنِي- بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ"، وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟"۔ قَالَ: "أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ"۔

(حسن: سنن أبي داود، ج٦ ص٣٩٦ رقم 4341؛ السنۃ للمروزی رقم 31؛ شرح مشکل الآثار رقم 1171؛ ابن حبان رقم 385؛ معجم کبیر طبرانی 22/(587)؛ مسند الشامیین رقم 753؛ مستدرک حاکم رقم 7912؛ ترمذی رقم 3058؛ ابن ماجہ رقم 4014؛ مشکوۃ رقم 5144؛ البدع والنھی عنھا لإبن وضاح رقم 218؛ الإبانۃ الکبری لابن بطۃ رقم 746؛ السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلھا والساعۃ وأشراطھا لأبی عمرو الدانی رقم 295؛ صَحِيحِ الْجَامِعِ: رقم 2234، الصَّحِيحَة: رقم 494؛ صَحِيحِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ: رقم 3172)

ترجمہ حضرت أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:

آیت3:۔يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (المائدہ:۱۰۵)

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنی فکر کرو کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا

،اگرتم خود راہِ راست پر ہو، اللہ کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔تو حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو نے اس بارے میں (صحیح) خبر رکھنے والے سے سوال کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو۔ لیکن جب دیکھو کہ لوگ بخل کی تابع داری کرتے ہیں اور خواہش نفس کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ اور ہر شخص دین میں اپنی ہی رائے پر عجب کرتا ہے۔ تو پھر اپنا بچاؤ کرو اور عوام کو چھوڑ دو۔ (ان کو تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا)۔ پھر تمہارے بعد صبر و آزمائش کا زمانہ آئے گا۔ پھر جس نے اس زمانہ میں آزمائشوں میں صبر کیا، تو وہ ایسا مشکل ہوگا جیسا کہ آگ کے انگارہ کو مٹھی میں پکڑنا۔ اُس زمانہ میں نیکی پر عمل کرنے والے کا اجر تم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا''۔

حدیث53:۔قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ اخْتِلَافِ أُمَّتِي كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ". حَدَّثَنَاهُ خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ح حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: ح حُمَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَخْتَرِيُّ، قَالَ: ح جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ح أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار، (ص ۳۷۴)۔ المؤلف: أبو بكر محمد بن أبي إسحاق بن إبراهيم بن يعقوب الكلاباذي البخاري الحنفي رحمه الله (المتوفى:380ھ)۔ المحقق: محمد حسن محمد حسن إسماعيل - أحمد فريد المزيدي ۔الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان۔الطبعة: الأولى، 1420ھ - 1999م؛(حسن) [الحكيم] عن ابن مسعود. الصحيحة 957: الكلاباذي:صحيح الجامع الصغير وزياداته رقم6676)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمّت میں اختلاف کے وقت میری سنّت کو تھامے رکھنا ایسا ہی مشکل ہوگا جیسے آگ کے انگارے کو مٹھی میں پکڑنا''۔

25 جہالت کا چار سُو پھیل جانا

حدیث 54:۔حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ وَيَثْبُتَ الجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا"۔ (بخاری رقم 80؛ مسلم رقم 8-2671)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، شراب نوشی بہت ہوگی اور زنا عام ہوجائے گا''۔

حدیث 55:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ"۔ قَالَ: قُلْنَا: "وَمَا الْهَرْجُ؟"۔ قَالَ: "الْقَتْلُ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 3695، 3817، 3841، 4183، 4306؛ بخاری رقم 7062؛ مسلم رقم 10-2672؛ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 129/1؛ الشاشی رقم 412، 529، 530، 531، 532؛ ابن ماجه رقم 4050 عن ابن مسعود فقط؛ عن أبی موسی ابن أبی شیبة 13/15؛ البخاری رقم 7064، 7065؛ مسلم رقم 2672؛ الترمذی رقم 2200؛ ابن ماجه رقم 4051؛ الطیالسی رقم 263 عن عبد الله)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے کچھ ایسے ایام آئیں گے کہ جہالت چار سُو پھیل جائے گی۔ علم اُٹھالیا جائے گا، اور ہرج بہت زیادہ ہوجائے گا''۔ ہم نے عرض کیا: ''ہرج کیا ہے؟''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قتل وخون ریزی''۔

حدیث 56:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ:

"بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ أَيَّامٌ يَزُولُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ". فَقَالَ أَبُو مُوسَى: "الْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشِ: الْقَتْلُ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 4183؛ بخاری رقم 7066؛ الشاشی رقم 533؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 10471)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے کچھ ایام ایسے آئیں گے جن میں ہرج (بہت زیادہ قتل وقتال) ہوگا۔ کچھ ایام ایسے ہوں گے جن میں علم ختم ہو جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی''۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہرج حبشی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی ہے: قتل وخون ریزی''۔

حدیث 57:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا". فَقَالَ لَهُ صِلَةُ: "مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟". فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: "يَا صِلَةُ! تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ" ثَلَاثًا۔

(صحیح: سنن ابن ماجه، ج۵ ص۱۷۳ رقم 4049؛ کتاب الفتن لنعیم بن حماد رقم 1665؛ مستدرک حاکم رقم 8460، 8636؛ شعب الایمان رقم 1870؛ البزار مختصرًا رقم 2838؛ الصَّحِيحَة: رقم 87)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کو اس

طرح مٹادیا جائے گا جس طرح کثرتِ استعمال سے کپڑے کے نقش و نگار مٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ نوبت یہ ہو جائے گی کہ کسی کو کچھ پتہ نہ ہوگا کہ روزہ، نماز اور قربانی کسے کہتے ہیں؟ اور صدقہ کس چیز کا نام ہے؟ قرآن مجید کو ایک ہی رات اُٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ روئے زمین پر اس میں سے ایک آیت بھی نہ بچے گی۔ لوگوں میں سے بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے آباء و اجداد کو یہ کلمہ: ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' پڑھتے ہوئے سنا تھا، اس لیے ہم بھی یہ پڑھ لیتے ہیں''۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو اُن کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرنے والے حضرت صلہ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے کہا: ''اے حذیفہ! انھیں کلمہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کیا فائدہ دے گا، جب کہ انھیں یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ روزہ، صدقہ اور قربانی کیا ہوتی ہے؟''۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے منہ پھیر لیا۔ حضرت صلہ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ نے تین بار یہی بات دہرائی۔ ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جواب دینے سے گریز کرتے رہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے صلہ! یہی کلمہ انھیں جہنم سے بچالے گا''۔

حدیث 58:۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ، جَوَّاظٍ، سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ، جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ"۔

(صحیح علی شرط مسلم: الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، ج۱ ص ۲۷۴ رقم 72؛ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان للهيثمي، ج۶ ص ۲۷۲، ۲۷۳ رقم 1975؛ کتاب الأمثال فی الحديث النبوی لأبی الشيخ الأصبهان، ص ۲۷۶ رقم 234؛ السنن الکبری للبیهقی، ج۱۰ ص ۳۲۷ رقم 20804)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر

اَکھڑمزاج، سخت طبیعت، بہت پیٹو، بازاروں اورگلیوں میں شورشرابہ کرنے والے، رات کومردار کی طرح محوِخواب رہنے والے، دن میں گدھے کی طرح دنیا کے کاموں میں جتے رہنے والے، اُمورِ دنیا سے واقفیت رکھنے والے مگر اُمورِ آخرت سے جاہل شخص کو ناپسند فرماتا ہے''۔

26 لالچ اور کنجوسی کی کثرت، قطع رحمی اور پڑوسی سے بُرا سلوک

حدیث59:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ". قَالُوا: "وَمَا الْهَرْجُ؟". قَالَ: "اَلْقَتْلُ الْقَتْلُ".

(بخاری رقم 6037؛ مسلم رقم 11-(157) بعد 2672)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زمانہ قریب تر ہو جائے گا، عمل کم رہ جائے گا، بخل وحرص کا دور دورہ ہوگا، اور قتل وغارت گری میں بہت اضافہ ہو جائے گا''۔

حدیث60:۔حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا. الحديث

(صحيح لغيره: سنن ابن ماجه ج٥ ص١٦٥ رقم 4039؛ الحاكم 441/4؛ أبو نعيم في "حلية الأولياء" 161/9؛ أبو عمرو الداني في "السنن الواردة في الفتن" رقم 217، 409، 589؛ أبو يعلى الخليلي في "الإرشاد" رقم 108؛ القضاعي في "مسند الشهاب" رقم 898، 899؛ الخطيب في "تاريخ بغداد" 4/ 220 - 221؛ المزي في ترجمة محمد بن خالد الجندي في "تهذيب الكمال"؛ ابن عبد البر في "جامع بيان العلم وفضله" 1/ 155؛ القضاعي في "مسند الشهاب" رقم 900؛ البيهقي في "بيان خطأ من أخطأ على الشافعي" ص299-300)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جیسے جیسے قیامت قریب آتی جائے گی معاملہ سخت سے سخت ہوتا چلا جائے گا اور لوگوں کے بخل اور حرص میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا''۔

حدیث 61:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ، قَالَ: كَانَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ يَسْأَلُ عَنِ الْحَوْضِ، حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُكَذِّبُ بِهِ بَعْدَمَا سَأَلَ أَبَا بَرْزَةَ وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وعَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَرَجُلًا آخَرَ، وَكَانَ يُكَذِّبُ بِهِ، فَقَالَ أَبُو سَبْرَةَ: أَنَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ فِيهِ شِفَاءُ هٰذَا، إِنَّ أَبَاكَ بَعَثَ مَعِي بِمَالٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَحَدَّثَنِي مِمَّا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمْلَى عَلَيَّ، فَكَتَبْتُ بِيَدِي، فَلَمْ أَزِدْ حَرْفًا، وَلَمْ أَنْقُصْ حَرْفًا، حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ أَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ".

قَالَ: "وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَاحُشُ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَسُوءُ الْمُجَاوَرَةِ، وَحَتّٰى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَيُخَوَّنَ الْأَمِينُ". الحديث

(صحيح لغيره: مسند أحمد رقم 6514؛ البيهقي في "البعث والنشور" رقم 172؛ مستدرك حاكم رقم 253)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالی بدکلامی کو پسند نہیں کرتا ہے، وہ فحش گو، بدکلام اور گالی دینے والے سے بغض رکھتا ہے''۔

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک فحش (بدکلامی)، بے حیائی، قطع رحمی اور پڑوسی سے برا سلوک ظاہر نہ ہو جائے، اور یہاں تک کہ امانتیں خائن کے سپرد نہ کی جائیں اور امانت دار کو خائن نہ سمجھا جائے''۔

حدیث 62:۔حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ أَحْمَدُ بْنُ بُشَيْرٍ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ: أَبُو عَلْقَمَةَ، حَلِيفٌ فِي بَنِي هَاشِمٍ، وَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا أَنَّهُ

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ، وَالْفُحْشُ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ". الحديث

(المعجم الأوسط، ج۱ ص۲۲۸ رقم الحدیث 748)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے: فحاشی اور بخل عام ہو جائیں گے، امین کو خائن اور خائن کو امین سمجھا جائے گا''۔

27 فحاشی کا عام ہو جانا

حدیث63:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابَانَ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثَنَا زُنَيْجٌ أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْفُحْشُ، وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوءُ الْجِوَارِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ".

(مسند الشامیین، ج۴ ص۱۹، ۲۰، رقم 2614)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ فحش (بدکلامی)، بے حیائی، قطع رحمی اور پڑوسی سے برا سلوک ظاہر ہو جائے، اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے اور امانتیں خائن کے سپرد کی جائیں''۔

28 امین کو خائن اور خائن کو امین سمجھا جانا

حدیث64:۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي زُفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَرْدَكَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ وَالِبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ، وَالْبُخْلُ، وَيُخَوَّنَ الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنَ

الْخَائِنُ، وَيَهْلِكَ الْوُعُولُ، وَتَظْهَرَ التَّحُوتُ". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْوُعُولُ وَالتَّحُوتُ؟". قَالَ: "الْوُعُولُ: وجُوهُ النَّاسِ وَأَشْرَافُهُمْ، وَالتَّحُوتُ: الَّذِينَ كَانُوا تَحْتَ أَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعْلَمُ بِهِمْ".

(صحیح: صحیح ابن حبان رقم 6844؛ مستدرك حاكم رقم 8664؛ الصَّحِيحَة: رقم 3211)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ فحش (بدکلامی) اور بخل عام نہ ہو جائیں، امین کو خائن اور خائن کو امین نہ سمجھا جائے، وُعول فوت نہ ہو جائیں اور تحُوت عام نہ ہو جائیں"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! وعول اور تحوت کون ہیں؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وعول سے مراد معزز اور اشرافیہ طبقہ ہے، تحوت سے مراد گھٹیا اور غیر معروف لوگ ہیں، جو لوگوں کے قدموں تلے ہوتے تھے، لوگ اُن کو جانتے تک نہ تھے، یعنی وہ مناصب سنبھال لیں گے"۔

29 اچھے لوگوں کا خاتمہ اور برے لوگوں کا ظہور

حدیث 65:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنْبَأَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ الْجُذَامِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ سُحَيْمًا حَدَّثَهُ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قُرِّبَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَأَكَلُوا مِنْهُ حَتَّى لَمْ يُبْقُوا شَيْئًا إِلَّا نَوَاةً وَمَا لَا خَيْرَ فِيهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ تَذْهَبُونَ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ، حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْكُمْ إِلَّا مِثْلُ هٰذَا".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح (المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۴۸۰ رقم 8336؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج ۴ ص ۳۸۴، ۳۸۵ رقم 1781)

ترجمہ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خشک اور تر کھجوریں پیش کی گئیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انھیں کھایا، یہاں تک کہ سوائے گٹھلیوں اور بے کار کھجوروں کے کچھ نہیں بچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ تم میں سے بہترین آدمی ایک ایک کر کے چلے جائیں گے یہاں تک کہ تم میں سے اس گٹھلی اور بے کار کھجور کی طرح بچیں گے''۔

حدیث 66: ۔حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ، ثنا بَزِيعٌ أَبُو الْخَلِيلِ الْخَصَّافُ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَجْلِسُونَ فِي الْمَسَاجِدِ حِلَقًا حِلَقًا، إِمَامُهُمُ الدُّنْيَا، فَلَا تُجَالِسُوهُمْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ"۔

(صحیح:المعجم الکبیر،ج١٠ص١٩٨رقم10452؛صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان،ج١٥ص١٦٢تا١٦٤رقم6761؛"الصحیحۃ"،رقم1163)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو مساجد میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے۔ ان کا امام دنیا ہوگی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو ان میں کوئی دل چسپی نہیں ہے''۔

حدیث 67: ۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زُفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَرْدَكَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ وَالِبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالْبُخْلُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيَهْلِكُ الْوُعُولُ وَيَظْهَرُ التُّحُوتُ". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْوُعُولُ وَمَا التُّحُوتُ؟". قَالَ: "الْوُعُولُ: وُجُوهُ النَّاسِ وَأَشْرَافُهُمْ، وَالتُّحُوتُ: الَّذِينَ كَانُوا تَحْتَ أَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعْلَمُ بِهِمْ"۔

(صحيح:المعجم الأوسط،ج٤ص١٢١رقم 3767، ج١ص٢٢٨رقم الحديث 748؛شرح مشكل الآثار، ج١٠ص٧٩، ٨٠رقم 3933؛قُلْتُ: فِي الصَّحِيحِ بَعْضُهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ وَالِبَةَ وَلَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج٧ص٣٢٤، ٣٢٥رقم 12438؛قُلْتُ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحْدَهُ فِي الصَّحِيحِ بَعْضُهُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج٧ص٣٢٧، ٣٢٥رقم 12449؛وجملة القول، أن الحديث صحيح بمجموع الطريقين، إن لم يكن صحيحاً أوعلى الأقل حسناً من الطريق الأخرى. وقد أشار الحافظ إلى ذلك بسكوته عليه، وقد ساقه بطريقيه في "الفتح" (15/13؛سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم 3211)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ فحاشی اور بخل عام نہ ہو جائیں، امین کو خائن اور خائن کو امین نہ سمجھا جائے، وُعُول فوت نہ ہو جائیں اور تُحُوت عام نہ ہو جائیں“۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! وعول اور تحوت کون ہیں؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وعول سے مراد معززاوراشرافیہ طبقہ ہے، تحوت سے مراد گھٹیا اور غیر معروف لوگ ہیں، جو لوگوں کے قدموں تلے ہوتے تھے، لوگ اُن کو جانتے تک نہ تھے، یعنی وہ مناصب سنبھال لیں گے“۔

30 مال کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں لاپرواہی

حدیث 68:۔حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ، أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ"۔ (بخاری رقم 2083)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی بالکل پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال وہ کمارہا ہے وہ حلال ہے یا حرام؟“۔

31 مال فے کی من مانی تقسیم

مال فے سے مراد وہ مال ہے جسے مجاہدین قتال کے بغیر ہی حاصل کرلیں، خواہ دشمن میدان جنگ سے بھاگ گیا ہو یا اس نے شکست تسلیم کر کے ہتھیار ڈال دیئے ہوں یا دشمن نے وہ مال خود مسلمانوں کے سپرد کر دیا ہو۔ ایسے مال کو اسی طرح تقسیم کیا جائے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

آیت 1:۔ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (الحشر:۷)

ترجمہ جو کچھ بھی، اللہ بستیوں کے لوگوں سے، اپنے رسول ﷺ کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول ﷺ اور رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رُک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

حدیث 69:۔ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب مالِ غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے، یعنی اس کی بندر بانٹ ہونے لگے۔

32 امانت کو مالِ غنیمت سمجھنا

حدیث 70:۔ وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے۔

33 بیوی کی فرماں برداری اور ماں کی نافرمانی

حدیث 71:۔ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب مرد بیوی کی اطاعت کرنے لگے، جب ماں کی نافرمانی کی جانے لگے۔

34 لوگوں کا خوش دلی سے زکوٰۃ ادا نہ کرنا

حدیث 72:۔ وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے۔

35 غیر اللہ کے لیے علم حاصل کرنا

حدیث 73:۔ وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سیکھا جانے لگے۔

36 دوستوں سے قربت اور ماں باپ سے دوری

حدیث 74:۔ وَأَدْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب دوستوں کو تو قریب اور باپ کو دور کیا جانے لگے۔

37 مساجد میں آوازیں بلند کرنا

حدیث 75:۔ وَظَهَرَتِ الأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب مسجد میں شور وغل مچایا جانے لگے۔

38 قبائل کی قیادت فاسق لوگوں کے ہاتھ میں

حدیث 76:۔ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب قوم و جماعت کی سرداری اس قوم و جماعت کے فاسق شخص کرنے لگیں۔

39 سب سے رذیل شخص قوم کا سربراہ ہوگا

حدیث 77:۔ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب قوم و جماعت کے لیڈر و سربراہ اس قوم و جماعت کے کمینہ اور رذیل شخص ہونے لگیں۔

40 آدمی کے شر سے بچنے کے لیے اس کی عزّت کی جائے گی

لوگ ظالموں اور برے لوگوں کی تعظیم اس وجہ سے کرنے لگیں گے کہ یہ ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں۔

حدیث 78:۔وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ.(ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب کسی آدمی کا اس کے شر کے ڈر سے اکرام کیا جائے۔

41 زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو حلال سمجھنا

ایسے واضح حرام کام جن کی حرمت سے کوئی بھی مسلمان بے خبر نہیں۔ زنا، شراب نوشی، بیہودہ آلاتِ موسیقی اور مردوں کے لیے ریشم کا استعمال ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میری اُمّت کا ایک گروہ آخری زمانے میں ان حرام چیزوں کو حلال کر لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قُربِ قیامت کی علامات شمار کیا ہے۔

ان مُحرمات کو حلال کر لینے کی دو ممکنہ صورتیں ہیں:

1 ان چیزوں کے بارے میں یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ حلال ہیں، نہ کہ حرام۔

2 لوگوں میں ان حرام اشیاء کا استعمال اس قدر زیادہ ہو جانا کہ کوئی بھی زبان یا دِل سے انھیں برا نہ کہے۔ لوگ ان اشیاء کو بے دھڑک استعمال کریں اور اِن کی حرمت کا احساس تک نہ کریں۔

حدیث 79:۔قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ، وَاللهِ! مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى

جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ - يَعْنِي الْفَقِيرَ - لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"۔ (بخاری رقم 5590)

ترجمہ حضرت ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔ کچھ لوگ اپنی بکریوں کو لے کر ستانے کے لیے ایک بلند پہاڑ کے دامن میں ٹھہریں گے۔ اسی دوران میں اُن کے پاس ایک حاجت مند شخص آ کر کچھ مانگے گا۔ یہ کہیں گے: ''ہمارے پاس کل آنا''۔ مگر رات ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب انھیں آ پکڑے گا۔ پہاڑ اُن کے اوپر آ کر گرے گا اور (کچھ تو ہلاک ہو جائیں گے اور جو باقی بچیں گے) انھیں قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا''۔

حدیث 80:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ، وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ"۔

(سنن ابن ماجه، رقم 4020؛ البخاري في "تاريخه" 1/ 305؛ ابن حبان رقم 6758؛ الطبراني في "الكبير" رقم 3419؛ "مسند الشاميين" رقم 2061؛ البيهقي 8/ 295، 10/ 221؛ "شعب الايمان" رقم 5114؛ مختصرًا بقصة الخمر أحمد رقم 22950؛ أبو داود رقم 3688)

ترجمہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت کے کچھ لوگ شراب پییں گے اور اس کو کسی دوسرے نام سے موسوم کریں گے۔ ان کے سروں پر گانے والی عورتیں آلاتِ موسیقی کے ساتھ گیت سنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا''۔

حدیث 81:۔وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ۔ (ترمذی رقم 2211)

ترجمہ جب لوگوں میں گانے والیوں اور ساز وباجوں کا دور دورہ ہو جائے، جب شرابیں پی جانے لگیں۔

حدیث 82:۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ"۔ (بخاری رقم 5577)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔اب میرے علاوہ اس حدیث کو تم سے کوئی بیان نہیں کرے گا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت پھیل جائے گی، علم کم ہو جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فردِ واحد نگران ہوگا''۔

حدیث 83:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ جَابِرٍ الْأَحْمَسِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا، وَالزِّنَا، وَالْخَمْرُ"۔

(المعجم الأوسط، ج۷ ص۳۴۹، ۳۵۰ رقم 7695؛ ج۸ ص۱۲۱، ۱۲۲ رقم 8158؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۴ ص۱۱۸ رقم 6582)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے سود، زنا اور شراب عام ہو جائے گی''۔

حدیث 84:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَهَارُونُ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ كَثِيرٍ،

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَكُونَنَّ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ. وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوا الْخُمُورَ، وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ، وَضَرَبُوا بِالْمَعَازِفِ".

(ذم الملاهی لابن أبي الدنيا ص۲۹ رقم 7؛صحیح: (ابن أبي الدنيا في ذم الملاهي) عن أنس. الصحيحة 2203: ت. ابن أبي الدنيا - عمران. حم. ابن أبي الدنيا - أبي أمامة. ت. ابن أبي الدنيا - علي، وعن أبي هريرة. خم - سعيد بن المسيب وإبراهيم النخعي مرسلا. ابن أبي الدنيا - عبد الرحمن بن سابط مرسلا: صَحِيح الْجَامِع: 5467؛ أن الحديث يرتقي بمجموع ذلك إلى مرتبة الصحيح: الصَّحِيحَة: 2203)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس اُمّت میں زمین میں دھنسنا، پتھروں کی بارش، اور چہروں کا بدلنا ہوگا۔ یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شراب پئیں گے، گانے بجانے والیوں کو پکڑیں گے، اور آلاتِ موسیقی بجائیں گے''۔

حدیث 85:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَمَّالُ الْأَصْبَهَانِيُّ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "لَيَبِيتَنَّ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، وَيُصْبِحُوا قَدْ مُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ".

(الروض الدانی (المعجم الصغیر) ج۱ ص۱۱۵ رقم 168؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ، وَفِيهِ فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۸ ص۱۰، ۱۱، رقم 12590؛حسن: سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج۴ ص۱۳۵ تا ۱۳۷ رقم 1604)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس اُمّت میں سے ایک قوم شراب وکباب اور گانے بجانے میں رات گزارے گی، صبح ہو گی تو اُن کے چہرے بندروں اور خنزیروں کی صورت میں تبدیل ہو چکے ہوں گے''۔

42 سیٹیلائٹ چینلز (channels) کی بھر مار

حدیث 86:۔حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: "لَيُوشِكَنَّ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْكُمُ الشَّرُّ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَبْلُغَ الْفَيَافِيَ". قَالَ: قِيلَ: "وَمَا الْفَيَافِي، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ!؟". قَالَ: "الْأَرْضُ الْقَفْرُ".

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۸۲ رقم 37399؛ جمع الجوامع للسیوطی رقم 251 / 151؛ السنن الواردة فی الفتن وغوائلها لأبی عمرو الدانی، ج۱ ص ۲۸۶ رقم 66)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مجھے خدشہ ہے کہ تم پر آسمان سے شر نازل ہوگا جو فیافی (صحراؤں) تک پہنچ جائے گا“۔ کہا گیا: ”یہ فیافی کیا ہیں؟“۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بے آباد بنجر زمینیں“۔

فائدہ آج کم از کم تیرہ ہزار سے زیادہ سیٹیلائٹ چینلز فضا سے نشریات دے رہے ہیں، جو فتنوں اور بلاؤں کے انتشار اور پھیلاؤ کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ اس حدیث میں ان چینلز اور اُن کی برائیوں کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے۔

عربوں کی لغت میں لفظ ”السماء“ ہر اس چیز کے لیے بولا جاتا ہے جو انسان کے اوپر ہوتی ہے۔ ٹی وی (T. V)، موبائل سیٹ وغیرہ ہر اس فتنے اور مخربِ اخلاق لہو ولعب کا استقبال کرتا ہے جو مصنوعی سیارے اس تک پہنچاتے ہیں، یہاں تک کہ آج جنگلوں اور صحراؤں میں خیمے بھی اس فتنے سے محفوظ نہیں رہ سکے۔

43 لوگوں کا موت کی تمنّا کرنا

حدیث 87:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَقُولَ: "يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَكَ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 7227، 10866؛ "الموطأ" 1/241؛ بخاری رقم 7115، 7121؛ مسلم ص 2231 (رقم 53)؛ ابن حبان رقم 6707)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ صورت حال نہ ہوجائے کہ ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش! اس قبر والے کی جگہ وہ خود اس قبر میں مدفون ہوتا''۔

حدیث 88:۔حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَقُولَ: "يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ"، مَا بِهِ حُبُّ لِقَاءِ اللهِ"۔ (صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج١٦ ص ٥٠٣ رقم 10866؛ بنحوہ مسلم ص2231 (رقم 54)؛ ابن ماجہ رقم 4037)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ صورت حال نہ ہوجائے کہ ایک شخص کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش! اس قبر والے کی جگہ وہ خود اس قبر میں مدفون ہوتا، وہ ایسا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی محبت کی وجہ سے کہے گا''۔

حدیث 89:۔حَدَّثَنَا ابْنُ عَفَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ زِيَادٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَوْ وَجَدَ فِيهِ الرَّجُلُ الْمَوْتَ يُبَاعُ بِثَمَنٍ لَاشْتَرَاهُ"۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَدِينَا الدَّقَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ شَرِيكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ النَّخَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: "إِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَوْ وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ يُبَاعُ لَاشْتَرَاهُ"۔ (السنن الواردة في الفتن لأبي عمرو الداني ج٣ ص٥٤٢ رقم 230، 231)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تم پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اگر تم میں سے کسی کو موت فروخت ہوتی مل جائے، تو وہ اسے خریدنے کے لیے تیار ہو جائے گا“۔

44 ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صبح کے وقت مؤمن ہو گا اور شام کو کافر

حدیث 90:۔حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ"۔

سکت عنه الذهبي في التلخيص۔ (المستدرك على الصحيحين، رقم 8355)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت سے پہلے فتنے اس طرح آئیں گے، جس طرح اندھیری رات کے ٹکڑے آتے ہیں۔ آدمی ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور کفر کی حالت میں شام۔ اگر شام ایمان کی حالت میں کرے گا تو صبح کفر کی حالت میں۔ قومیں اپنا دین قلیل دنیا کے بدلے بیچ دیں گی“۔

حدیث 91:۔حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا"۔ (مسلم رقم 186-118)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنوں کے سیلاب سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو۔ آدمی صبح کے وقت تو مؤمن ہوگا، لیکن شام ہونے سے پہلے کافر ہو جائے گا، یا شام کے وقت تو مؤمن ہوگا مگر صبح ہونے سے پہلے کافر ہو چکا ہوگا۔ آدمی معمولی سے دنیاوی فائدے کے عوض اپنا دین فروخت کردے گا''۔

تشریح علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

مَعْنَى الْحَدِيثِ الْحَثُّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ إِلَى الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ تَعَذُّرِهَا وَالِاشْتِغَالِ عَنْهَا بِمَا يَحْدُثُ مِنَ الْفِتَنِ الشَّاغِلَةِ الْمُتَكَاثِرَةِ الْمُتَرَاكِمَةِ كَتَرَاكُمِ ظَلَامِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ لَا الْمُقْمِرِ. وَوَصَفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْعًا مِنْ شَدَائِدِ تِلْكَ الْفِتَنِ وَهُوَ أَنَّهُ يُمْسِي مُؤْمِنًا ثُمَّ يُصْبِحُ كَافِرًا أَوْ عَكْسُهُ شَكَّ الرَّاوِي، وَهٰذَا لِعِظَمِ الْفِتَنِ يَنْقَلِبُ الْإِنْسَانُ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ هٰذَا الِانْقِلَابَ. وَاللهُ أَعْلَمُ!

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۱۳۳ تحت رقم 186-118)

ترجمہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اس وقت سے پہلے پہلے جب نیک عمل کرنا بے حد مشکل ہو جائے، نیک عمل کرلو۔ پے در پے روز افزوں فتنوں کے اس دور میں جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے اور چاندنی کا اس میں نشان تک نہ ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کی سنگینی اور شدت کا احساس اس طرح دلایا کہ آدمی شام کے وقت مؤمن ہوگا اور صبح ہوتے ہوتے کافر ہوجائے گا، یا صبح کو مؤمن ہوگا اور شام ہوتے ہوتے کافر ہوجائے گا، یہ فتنے اس قدر عظیم اور ہولناک ہوں گے کہ انسان میں ایک ہی دن میں اتنی بڑی تبدیلی رُونما ہوجائے گی۔

45 مساجد کی آرائش وزیبائش اور اُس پر فخر

حدیث 92:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ

السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم 12379، 12473، 13404، 14020؛ أبو داود رقم 449، النسائي 32/2، ابن ماجه رقم 739، أبو يعلى رقم 2798، 2817، ابن خزيمة رقم 1321، 1322، 1323، ابن حبان رقم 1614، 6760، الطبراني في "الكبير" رقم 752، "معجم الصغير" رقم 1087، الضياء في "المختارة" رقم 2236، 2238، 2239؛ البغوي رقم 465؛ ابن حجر في "تغليق التعليق" 236/2، 237/2)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک لوگ مسجدوں پر فخر نہ کرنے لگیں''۔

حدیث 93:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ". قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ".

(صحيح: سنن أبي داود رقم 448؛ عبد الرزاق رقم 5127؛ ابن حبان رقم 1615؛ الطبراني رقم 13000، 13001، 13002، 13003؛ البيهقي 2/ 438 - 439؛ البغوي في "شرح السنة" رقم 463؛ المرفوع منه فقط أبو يعلى رقم 2454؛ ابن ماجه رقم 740 بنحوه)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں مسجدوں کی عمارتوں کو بلند وبالا اور نقش ونگار سے مزین کروں''۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تم بھی مساجد کی اسی طرح آرائش وزیبائش کرو گے جس طرح یہود ونصاریٰ نے (اپنے عبادت کدوں کی) سجاوٹ کی تھی''۔

حدیث 94:۔ أَخْبَرَكُمْ أَبُو عُمَرَ بْنُ حَيَوَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: "إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ، وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ، فَالدَّمَارُ عَلَيْكُمْ". وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ، وَالتَّزْوِيقُ: التَّزْيِينُ وَالتَّنْقِيشُ

(حسن: الزهد والرقائق لابن المبارك رقم 797؛ كتاب المصاحف لابن أبي داود، ص ۳۴۰؛ مصنف عبد الرزاق رقم 5132؛ صحيح الجامع الصغير وزياداته، ج ۱ ص ۱۶۲ رقم 585؛ الصحيحة 1351)

ترجمہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب تم مساجد کی تزئین وآرائش میں مبالغہ کرنے لگو گے اور قرآن مجید کے نسخوں پر نقش ونگار بنانے لگ جاؤ گے، تو تمھاری بربادی کو کوئی نہیں روک سکے گا''۔

حدیث 95:۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أُبَيٍّ، قَالَ: "إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ، وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ، فَالدَّمَارُ عَلَيْكُمْ". (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم 8799، 30232)

ترجمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب تم قرآن مجید کے نسخوں پر نقش ونگار بنانے لگ جاؤ گے اور مساجد کی تزئین وآرائش میں مبالغہ کرنے لگو گے، تو تمھاری بربادی کو کوئی نہیں روک سکے گا''۔

حدیث 96:۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: "زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ، وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّمَارُ عَلَيْكُمْ". (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۶ ص ۱۴۹ رقم 30237؛ السنن الواردة في الفتن لأبي عمرو الداني رقم 414)

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب تم مساجد کی تزئین وآرائش میں مبالغہ کرنے لگو اور قرآن مجید کے نسخوں پر نقش ونگار بنانے لگ جاؤ گے، تو تمھاری بربادی کو کوئی نہیں روک سکے گا''۔

حدیث 97:۔ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ، وَزَخْرَفْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ،

فَالدَّمَارُ عَلَيْكُمْ".:(التفسير من سنن سعيد بن منصور - محققا،ج٢ص ٤٨٦رقم 165؛حلية الأولياء وطبقات الأصفياء،ج١ص ٣٨٣)

وبالجملة فالحديث بمجموع هذه الطرق يكون حسنًا لغيره لكنه موقوف على هؤلاء الصحابة الذين رووه وهم: أبو هريرة وأبو الدرداء وأبو ذر، وأما رفعه فلا يصح إلا أن يقال: إنه مما يدخل في عداد ماله حكم الرفع، لأنه لا مجال للرأي فيه، والله أعلم.

(حاشية: التفسير من سنن سعيد بن منصور - محققا، ج٢ص ٤٨٦رقم 165)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب تم مساجد کی تزئین وآرائش میں مبالغہ کرنے لگو اور قرآن مجید کے نسخوں پر نقش ونگار بنانے لگ جاؤ گے، تو تمھاری بربادی کو کوئی نہیں روک سکے گا''۔

46 گھروں کی تزئین وآرائش

حدیث98:۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا يُوشُونَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِيلِ". قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الثِّيَابَ الْمُخَطَّطَةَ.

(صحيح:الأدب المفرد ص٢٧٢ رقم 777؛سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج١ص ٥٦٤رقم 279)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ منقش ومزین چادروں جیسے گھر نہ تعمیر کرنے لگیں''۔

47 کثرت سے آسمانی بجلی کا گرنا

حدیث99:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَكْثُرُ الصَّوَاعِقُ عِنْدَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ، حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ، فَيَقُولُ: "مَنْ

صَعِقَ قِبَلَكُمُ الْغَدَاةَ؟". فَيَقُولُونَ: "صَعِقَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ".

(صحیح: مسند أحمد رقم 11620؛ أبو الشيخ في "العظمة" رقم 791؛ الحاكم رقم 8373)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے قریب آسمانی بجلیاں کثرت سے گریں گی یہاں تک کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس آکر سوال کرے گا: ''آج تم میں سے کون کون بجلی کا شکار ہو کر فوت ہوا؟'' ۔وہ کہیں گے: ''فلاں اور فلاں شخص آج اس کی زد میں آکر ہلاک ہو گیا ہے''۔

48 کتابت اور کتابوں کی کثرت واشاعت

حدیث 100: ۔حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ عن عَبْدِ اللهِ........فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ بِالزُّورِ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ". (صحيح: الأدب المفرد، ص ٣٦٠ رقم 1049)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ''قیامت کے قریب خاص لوگوں کو سلام کرنا رہ جائے گا۔تجارت عام ہو جائے گی، یہاں تک کہ بیوی تجارتی کاموں میں اپنے شوہر کی مدد کرے گی، رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی، قلمی تحریروں کا دور دورہ ہوگا، جھوٹی گواہی عام ہو جائے گی اور سچی گواہی کو چھپایا جائے گا''۔

حدیث 101: ۔حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ....... فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ، حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعَ الْأَرْحَامِ، وَشَهَادَةَ الزُّورِ، وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ، وَظُهُورَ الْقَلَمِ".

(حسن: مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ٦ ص ١٥، ٤١٦، ٤ رقم 3870)

ترجمہ حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا: ''قیامت کے قریب خاص لوگوں کو سلام کرنا رہ جائے گا۔ تجارت عام ہو جائے گی، یہاں تک کہ بیوی تجارتی کاموں میں اپنے شوہر کی مدد کرے گی، رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی۔ جھوٹی گواہی عام ہو جائے گی، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا، اور قلمی تحریروں کا دور دورہ ہوگا''۔

حدیث 102:۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفِيضَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ، وَيَظْهَرَ الْقَلَمُ، وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ".

(صحيح: مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۹ ص ۵۱۹، ۵۲۰ رقم .../78؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 1664؛ سنن نسائی رقم 4456؛ الحاکم 7/2)

ترجمہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مال عام اور کثرت سے ہو جائے گا، قلم ظاہر جائے گا، اور تجارت پھیل جائے گی''۔

حدیث 103:۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: وَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: .... "وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَكْثُرَ التُّجَّارُ وَيَظْهَرُ الْقَلَمُ".

(مسند أبي داود الطيالسي، ج ۴ ص ۷۷ ۳ رقم 2776)

ترجمہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تاجر کثرت سے ہوں گے اور قلم ظاہر جائے گا''۔

فائدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ: ''قلم کا ظہور ہوگا'' سے شاید یہ مراد ہے کہ کتابت اور کتب کی کثرت ہو جائے گی اور وسیع پیمانے پر ان کی نشر و اشاعت ہوگی، مگر اس سب کے باوجود لوگوں میں اُمورِ شریعت و دین اسلام کے بارے میں جہالت زیادہ ہوتی چلی جائے گی۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے:

حدیث 104: ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ، وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ"۔ (بخاری رقم 6808؛ مسلم رقم 9-2671)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا عام ہوجائے گا، شراب نوشی عام ہوجائے گی، مرد کم ہوجائیں گے، عورتیں زیادہ ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے صرف ایک نگران (مرد) ہوگا''۔

49 زبان سے مال کمانا اور گفتگو پر فخر کرنا

زبان کے سلسلے میں جو چیز مذموم ہے، وہ یہ ہے کہ انسان چرب زبانی کے ذریعے دنیا کمائے، یا تو کسی غیر مستحق شخص کی ناجائز تعریف اور خوشامد کرکے، یا پھر خرید وفروخت میں جھوٹی قسم اٹھاکر، یا غلط بیانی کرکے مال اکٹھا کرے۔ زبان کے ناجائز استعمال کے اس طرح کے جتنے بھی طریقے ہیں، سب ممنوع وناجائز ہیں۔

حدیث 105: ۔حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا يَأْكُلُ الْبَقَرُ بِأَلْسِنَتِهَا"۔

(حسن لغيره: مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳ ص ۱۵۳، ۱۵۴ رقم 1597؛ البغوي في "شرح السنة" رقم 3397؛ الخرائطي في "مكارم الأخلاق" رقم 211)

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک ایک ایسی قوم ظاہر نہ ہوجائے جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائے گی جس طرح گائے زبان سے کھاتی ہے''۔

حدیث106:۔حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: عَتَبَ سَعْدٌ عَلَى ابْنِهِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، فَمَشَى إِلَيْهِ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَكَلَّمُوهُ فِيهِ، فَتَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَبْلَغَ، فَقَالَ سَعْدٌ: "مَا كُنْتَ قَطُّ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْكَ الْآنَ". قَالَ: "لِمَ؟". قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرُ بِأَلْسِنَتِهَا".

(مکارم الأخلاق ومعالیہا ومحمود طرائقھا، ص۱۳۹ رقم 410)

ترجمہ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے حضرت عمر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ پر کسی وجہ سے غصے ہوئے۔ اس پر حضرت عمر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سب نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں گفتگو کی۔ حضرت عمر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے (فصاحت وبلاغت سے لبریز کچھ ایسی خوش نما) گفتگو کی (جس طرح لوگ اپنی مقصد برآری کے لیے کیا کرتے ہیں)۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’(جب سے میں نے تمھاری یہ گفتگو سنی ہے تم اپنے مقصد سے زیادہ دور ہوگئے ہو۔) میں تم سے اس قدر متنفر پہلے کبھی نہ تھا جس قدر آج ہوا ہوں۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ’’قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک ایک ایسی قوم ظاہر نہ ہوجائے جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائے گی جس طرح گائے زبان سے کھاتی ہے‘‘۔

حدیث107:۔حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْخَازِنُ رَحِمَهُ اللهُ بِبُخَارَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْفَوَارِسِ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ، قُلْتُ: "مَنْ هَذَا؟". قَالُوا: "عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ". فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ تُرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْأَخْيَارُ، وَيُفْتَحَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ، وَيُقْرَأَ بِالْقَوْمِ

الْمُثَنَّاةُ لَيْسَ فِيهِمْ أَحَدٌ يُنْكِرُهَا". قِيلَ: "وَمَا الْمُثَنَّاةُ؟". قَالَ: "مَا اكْتُتِبَتْ سِوَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ".

(صحیح: المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۹۷ رقم 8660؛ سنن الدارمی رقم 493؛ مسند الشاميين للطبرانی رقم 482؛ السنن الواردة فی الفتن للدانی رقم 400؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج ۶ ص ۷۷۴ تا ۷۷۶، رقم 2821)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قربِ قیامت بُرے لوگ بلند کر دیئے جائیں گے۔ اچھے لوگ پست کر دیئے جائیں گے۔ گفتگو کی کثرت ہو جائے گی، جب کہ عمل روک دیا جائے گا، یعنی عمل نہیں ہوگا۔ لوگوں کو "الْمُثَنَّاةُ" پڑھائی جائے گی اور کوئی اسے برا نہیں سمجھے گا"۔ پوچھا گیا: "یہ الْمُثَنَّاةُ کیا چیز ہے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو کچھ اللہ کی کتاب کے سوا لکھا جائے"۔

50 قرآن کے سوا دیگر کتب کی کثرت سے اشاعت

یہ بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ لوگوں میں اللہ کی کتاب سے زیادہ غیر دینی کتب کی خریداری کا رجحان زیادہ ہو جائے، جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔

حدیث 108:۔ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: وَفَدْتُ مَعَ أَبِي إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِحُوَّارِينَ حِينَ تُوُفِّيَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، نُعَزِّيهِ وَنُهَنِّيهِ بِالْخِلَافَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ فِي مَسْجِدِهَا يَقُولُ: "أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْأَشْرَارُ، وَيُوضَعَ الْأَخْيَارُ. أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ، أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ تُتْلَى الْمَثْنَاةُ فَلَا يُوجَدُ مَنْ يُغَيِّرُهَا". قِيلَ لَهُ: "وَمَا الْمَثْنَاةُ؟". قَالَ: "مَا اسْتُكْتِبَ مِنْ كِتَابٍ غَيْرِ الْقُرْآنِ، فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَبِهِ هُدِيتُمْ، وَبِهِ تُجْزَوْنَ، وَعَنْهُ تُسْأَلُونَ". فَلَمْ أَدْرِ مَنِ الرَّجُلُ، فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ بَعْدَ ذَلِكَ بِحِمْصَ، فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "أَوَمَا

تَعْرِفُهُ؟". قُلْتُ: "لَا". قَالَ: "ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا".

[تعليق المحقق] إسناده جيد

(صحیح: مسند الدارمی المعروف بہ (سنن الدارمی)، ج۱ ص ۴۲۳، ۴۲۴ رقم 493؛ الْمُعْجَمُ الْكَبِير للطبرانی الْمُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر، ج ۱۳ ص ۶۳۵ رقم 14559؛ مسند الشامیین، ج۱ ص ۲۷۶ رقم 482؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۷ ص ۳۲۶ رقم 12446)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قربِ قیامت بُرے لوگ بلند کر دیئے جائیں گے۔ اچھے لوگ پست کر دیئے جائیں گے۔ گفتگو کی کثرت ہو جائے گی، جب کہ عمل روک دیا جائے گا، یعنی عمل نہیں ہوگا۔ لوگوں کو ''الْمُثَنَّاةُ'' پڑھائی جائے گی اور کوئی اسے برا نہیں سمجھے گا''۔ پوچھا گیا: ''یہ الْمُثَنَّاةُ کیا چیز ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کچھ اللہ کی کتاب کے سوا لکھا جائے۔ لہٰذا تم پر قرآن کو پکڑنا اور اس کو پڑھنا لازم ہے۔ پس اسی کے ذریعے تم ہدایت پاؤ گے۔ اسی کے ذریعے تمہیں اچھا بدلہ ملے گا۔ اسی کے بارے میں تم سے سوال ہوگا''۔

51 قاریوں کی کثرت اور فقہاء و علماء کی قلّت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قراء کی تعداد زیادہ ہو جائے گی اور علمائے شریعت کم ہو جائیں گے۔

حدیث 109:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ، وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ، وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً فَإِذَا غُيِّرَتْ، قَالُوا: "غُيِّرَتِ السُّنَّةُ؟". قِيلَ: "مَتٰى ذٰلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ!؟". قَالَ: "إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ، وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ أَمْوَالُكُمْ، وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ".

التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(مستدرک حاکم رقم 8570؛ جامع معمر بن راشد رقم 20742؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 51، 69؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37156؛ سنن دارمی رقم 191، 192؛ البدع والنهي عنها لابن وضاح رقم 264؛ المسند الشاشی رقم 613؛ الإبانة الكبرى لابن بطة رقم 758؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، اللالکائی رقم 123؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ج ۱ ص ۱۳۶؛ المدخل إلى السنن الكبرى رقم 858؛ شعب الایمان رقم 6552؛ جامع بيان العلم وفضلہ رقم 1135؛ صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 111؛ صححه الألباني في كتاب: تحریم آلات الطرب ص 16)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تمھارا حال اس وقت کیا ہوگا جب ایک فتنہ تمھیں لپیٹ میں لے گا، جس میں چھوٹا بچہ جوان ہو جائے گا، اور بڑی عمر کا بوڑھا ہو جائے گا، اور اسی (غیر دین) کو سنت طریقہ بنا لیا جائے گا۔ پھر اگر اس کو ایک دن بدلا جائے گا، تو اس پر کہا جائے گا: یہ منکر اور عجیب وغریب بات ہے“۔ لوگوں نے کہا: ”اے ابو عبد الرحمٰن! یہ کب ہوگا؟“۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب تم میں امانت دار لوگ کم ہو جائیں گے، تم میں حکمرانی کرنے والے زیادہ ہو جائیں گے، تم میں فقہاء کم ہو جائیں گے، قراء کی کثرت ہو جائے گی۔ فقہ کے علم کو دین کے مقصد کے علاوہ حاصل کیا جائے گا۔ آخرت (دین) کے عمل کے بدلے دنیا کو حاصل کیا جائے گا“۔

حدیث 110: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَكْثُرُ فِيهِ الْقُرَّاءُ، وَتَقِلُّ الْفُقَهَاءُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ". قَالُوا: "وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللهِ!؟". قَالَ: "الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ زَمَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ الْكَافِرُ الْمُشْرِكُ بِاللهِ الْمُؤْمِنَ بِمِثْلِ مَا يَقُولُ".

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۰۴ رقم 8412)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں قراء کی کثرت اور فقہاء کی قلت ہوگی۔ علم اُٹھا لیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا''۔ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ! یہ ہرج کیا چیز ہے؟''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمھاری باہمی خون ریزی۔ پھر اس کے بعد ایک دور آئے گا جب بعض لوگ قرآن کریم کی تلاوت تو کریں گے، مگر قرآن مجید ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ پھر ایک زمانہ آئے گا جب ایک منافق، کافر اور مشرک بھی مؤمن سے بحث وجدال کرے گا اور مؤمن کی باتوں کا ترکی بہ ترکی جواب دے گا''۔

حدیث 111:۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، أَمْلَاهُ عَلَيْنَا، حَدَّثَنِي أَبِي، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا، وَأَضَلُّوا"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 6511، 6896؛ عبد الرزاق رقم 20477، 20481؛ ابن أبي شيبة 177/15؛ الحميدي رقم 581؛ ابن المبارك فی "الزهد" رقم 816؛ الدارمي 77/1؛ بخاری رقم 100؛ مسلم رقم 13 - 2673، 14 - 2673؛ ابن ماجه رقم 52؛ ترمذی رقم 2652؛ النسائی فی "الکبری" رقم 5907؛ ابن حبان رقم 4571، 6719، 6723؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم 55، 992، 2322؛ البغوی رقم 147؛ أبو نعيم فی "الحلية" 181/2، 25/10، "تاريخ أصبهان" 196/1، 138/2، 142؛ البيهقی فی "الدلائل" 543/6؛ البيهقی فی "المدخل" رقم 850، 851، 852؛ ابن عبد البر فی "جامع بيان العلم" ص 198، 201؛ الخطيب فی "تاريخ بغداد" 74/3، 282/4، 368/8، 375/10؛ الطيالسی رقم 2292؛ ابن عدی فی "الكامل" 1965/5)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اچانک دنیا سے علم کو نہیں اُٹھائے گا کہ یکلخت اپنے بندوں سے اسے کھینچ لے، بلکہ علم کو علماء کی وفات کے ذریعے سے ختم کرے گا، یہاں تک کہ جب دنیا میں کوئی

عالم زندہ نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے۔ ان سے جب دینی مسائل پوچھے جائیں گے، تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، وہ خود گمراہ ہوں گے ہی، دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے"۔

52 اصاغر (نااہل لوگوں) سے علم حاصل کرنا

حدیث 112:۔أَخْبَرَكُمْ أَبُو عُمَرَ بْنُ حَيَوَيْهِ، وَأَبُو بَكْرٍ الْوَرَّاقُ قَالَا: أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ اللَّخْمِيِّ، أَوْ قَالَ: الْجُمَحِيِّ وَالصَّوَابُ هُوَ الْجُمَحِيُّ، هٰذَا قَوْلُ ابْنِ صَاعِدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ثَلَاثًا: إِحْدَاهُنَّ أَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ"۔

(صحیح: الزهد والرقائق لابن المبارك، ص ٢٠، ٢١ رقم 61؛ المعجم الكبير، ج ٢٢ ص ٣٦١ رقم 908؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 102؛ السنن الواردة في الفتن لأبي عمرو الداني رقم 435؛ جامع بيان العلم وفضله رقم 1051، 1052؛ صحيح الجامع: 2207؛ الصحيحة: 695)

ترجمہ: حضرت ابواُمیہ جُمَحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کی نشانیاں تین ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ علم نااہل لوگوں کے پاس تلاش کیا جائے گا"۔

حدیث 113:۔أَخْبَرَكُمْ أَبُو عُمَرَ بْنُ حَيَوَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا أَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ قِبَلِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَكَابِرِهِمْ، فَإِذَا أَتَاهُمُ الْعِلْمُ مِنْ قِبَلِ أَصَاغِرِهِمْ، فَذٰلِكَ حِينَ هَلَكُوا"۔

(الزهد والرقائق لابن المبارك، ص ٢٨١ رقم 815)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ اس وقت تک خیریت سے رہیں گے، جب تک اُن کے پاس علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کبار علماء رحمہم اللہ کے ذریعے آتا رہے گا۔لیکن جب علم چھوٹے لوگوں کے ذریعہ آنا شروع ہوگا، تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے"۔

حدیث 114 :۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَجْلِسُ عُمَرَ مُغْتَصًّا مِنَ الْقُرَّاءِ شَبَابًا كَانُوا أَوْ كُهُولًا، فَرُبَّمَا اسْتَشَارَهُمْ، فَيَقُولُ: "لَا يَمْنَعُ أَحَدًا مِنْكُمْ حَدَاثَةُ سِنِّهِ أَنْ يُشِيرَ بِرَأْيِهِ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ عَلَى حَدَاثَةِ السِّنِّ وَلَا قِدَمِهِ، وَلَكِنَّ اللهَ يَضَعُهُ حَيْثُ شَاءَ"۔

الحدیث۔(الجامع (منشور کملحق بمصنف عبد الرزاق)، ج ۱۱ ص ۴۴۰ رقم 20946)

ترجمہ حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں قرآنی علوم کے ماہر قراء، چاہے وہ نوجوان ہوں یا ادھیڑ عمر کے، موجود رہتے تھے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بعض اوقات ان سے مشورہ بھی طلب کرتے تھے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: "تمہیں کسی کی چھوٹی عمر اس سے مشورہ لینے میں مانع نہ ہو، اس لیے کہ علم کا تعلق چھوٹی یا بڑی عمر سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے، وہیں علم رکھ دیتا ہے"۔

حدیث 115 :۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عُلَيْمٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عَلَى سَطْحٍ مَعَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَزِيدُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَبْسًا الْغِفَارِيَّ، وَالنَّاسُ يَخْرُجُونَ فِي الطَّاعُونِ، فَقَالَ عَبْسٌ: "يَا طَاعُونُ! خُذْنِي"، ثَلَاثًا يَقُولُهَا۔ فَقَالَ لَهُ عُلَيْمٌ: "لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ عَمَلِهِ، وَلَا يُرَدُّ فَيُسْتَعْتَبُ"۔ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَادِرُوا بِالْمَوْتِ سِتًّا: إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافًا بِالدَّمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ

الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَهُ يُغَنِّيهِمْ. وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْهُمْ فِقْهًا".

(صحیح: مسند أحمد، ج ۲۵ ص ۴۲۷ رقم 16040؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37736؛ مستدرک حاکم رقم 5871؛ بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث رقم 613؛ شرح مشکل الآثار رقم 1389؛ بنحوه البخاری فی "التاریخ الکبیر" 80/7، والطبرانی فی "الکبیر" 18/ (رقم 61)؛ أبو عبید ص 81؛ البزار رقم 1610 "زوائد"؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي (الْأَوْسَطِ) وَالْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ...... وَفِي إِسْنَادِ أَحْمَدَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَجَلِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَأَحَدُ إِسْنَادَيِ الْكَبِيرِ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 9253؛ صَحِيحُ الْجَامِعِ: رقم 2812؛ الصحیحة: رقم 979)

ترجمہ حضرت عُلَیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ چھت پر موجود تھے، جن میں سے مَیں صرف حضرت عبس غفاری رضی اللہ عنہ کو جانتا تھا۔ لوگ طاعون کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عبس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''اے طاعون! مجھے پکڑ لو''۔ (تین مرتبہ یہ الفاظ کہے)۔ حضرت عُلَیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: ''آپ رضی اللہ عنہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیوں کہ موت اس کے اعمال کے ختم ہونے پر آئے گی۔ کہیں ایسا نہ ہو، اس کی دعا قبول ہو، تو اسے تکلیف محسوس ہو''۔ حضرت عبس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''چھ چیزوں کے آنے سے پہلے اور موت کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو: بیوقوف لوگوں کی حکم رانی سے، سپاہیوں کی کثرت، فیصلہ بیچ دینے کے وقت سے، خون کو ہلکا سمجھا جانے کے وقت سے، قطع رحمی، نشے میں مست لوگ جو قرآن کو گانا بجانا بنا لیں گے، لوگ ایسے شخص کو آگے کریں گے، جو نہ تو فقیہ ہوگا اور نہ عالم۔ وہ صرف اس لیے اسے آگے کریں گے تاکہ وہ انھیں نغمہ سنا سکے''۔

53 ناگہانی اموات کی کثرت

ہمارے اس زمانے میں قیامت کی جو نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی

ہے کہ ناگہانی اموات کی کثرت ہوگئی ہے، یعنی ایسی موت جو اچانک دل کا دورہ پڑنے، خون جم جانے، گاڑی کے حادثے یا ہوائی جہاز کے گرنے سے واقع ہوتی ہے۔

حدیث 116:۔حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو قَبِيلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَ مِنْ سَبْعِ مَوْتَاتٍ: مَوْتِ الْفُجَاءَةِ، وَمِنْ لَدْغِ الْحَيَّةِ، وَمِنَ السَّبُعِ، وَمِنَ الْحَرَقِ، وَمِنَ الْغَرَقِ، وَمِنْ أَنْ يَخِرَّ عَلٰى شَيْءٍ، أَوْ يَخِرَّ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ"۔

(صحیح: مسند أحمد رقم6594؛ البزار رقم782؛ معجم اوسط رقم173؛ الدعوات الکبیر رقم353؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ. وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَفِيهِ كَلَامٌ: مجمع الزوائد رقم3884؛؛؛؛)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات قسم کی اموات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے: اچانک موت سے، سانپ کے ڈسنے سے، درندے کے کھا جانے سے، جل جانے سے، پانی میں ڈوب جانے سے، کسی شے پر گرنے سے، یا اس پر کسی شے کے گر جانے سے، اور میدان جنگ سے بھاگتے وقت قتل ہونے سے"۔

اس لیے کہ آدمی موت کی بعض علامات کو محسوس کرتا ہے اور کچھ عرصہ بیمار رہ کر یہ جان لیتا ہے کہ یہ مرض الموت ہے۔ اس طرح وہ کچھ وصیت لکھ لیتا ہے، اپنے اہل خانہ کو الوداع کر لیتا ہے، اولاد کو کچھ نصیحتیں کر لیتا ہے۔ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اس سے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کر لیتا ہے اور کلمۂ توحید کا ورد شروع کر دیتا ہے تاکہ اس کی موت اسی کلمے پر واقع ہو۔

حدیث 117:۔حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ الْمُعَافَى بْنِ عِمْرَانَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ قِبَلًا، فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ، وَأَنْ تُتَّخَذَ

الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ".

(حسن: الروض الداني (المعجم الصغير) ج ۲ ص ۲٦۰ رقم 1132؛ المعجم الأوسط، ج ۹ ص ۱٤٧ رقم 9376؛ إسناده حسن: الأحاديث المختارة، ج ٦ ص ۳۰٥ رقم 2325، 2327؛ وهذه الروايات بعضها يقوى بعضًا: كشف الخفاء ومزيل الإلباس، للعجلوني الدمشقي ج ۲ ص ۳۱۷ رقم 2545؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج ٥ ص ۳۷۰ رقم 2292)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ (۱) پہلی رات کا چاند بڑا نظر آئے، پھر یہ کہا جائے: یہ تو دوسری رات کا ہے۔ (۲) مساجد کو راستے بنا لیا جائے، (۳) اچانک موت کثرت سے واقع ہونے لگے''۔

اثر 1:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: "كَانَ يُقَالُ اقْتِرَابُ السَّاعَةِ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۳ ص ۴۸ رقم 12004)

ترجمہ حضرت امام شعبی فرماتے ہیں: ''علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ اچانک موت کثرت سے واقع ہوگی''۔

54 بے وقوفوں کی حکمرانی

حدیث 118:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: "أَعَاذَكَ اللهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ"۔ قَالَ: "وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟"۔ قَالَ: "أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي، لَا يَقْتَدُونَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوا عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُوا عَلَيَّ حَوْضِي، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ

- أَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ - يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ النَّارُ، أَوْلَى بِهِ. يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! النَّاسُ غَادِيَانِ: فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، وَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 14441، 15284؛ "مصنف" عبد الرزاق رقم 20719؛ عبد بن حمید رقم 1138؛ ابن حبان رقم 4514؛ الحاکم 422/4، 479/3-480؛ الدارمی رقم 2776؛ البزار رقم 1609 (کشف الأستار)؛ أبو یعلی رقم 1999؛ الطحاوی فی "شرح المشکل" رقم 1345؛ ابن حبان رقم 1723؛ البیہقی فی "الشعب" رقم 5761؛ مسند کعب بن عجرۃ الترمذیؒ رقم 614؛ الطبرانی فی "الکبیر" 19/ رقم (212)، (298)، (309)؛ "الأوسط" رقم 2751، والبیہقی فی "الشعب" رقم 5762)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

''اے کعب! اللہ تمھیں بے وقوفوں کی حکمرانی سے بچائے!''۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! بے وقوفوں کی حکمرانی کا کیا مطلب ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد کچھ ایسے حکمران ہوں گے جو نہ میری ہدایت سے روشنی حاصل کریں گے، نہ میری سنّت پر عمل کریں گے۔ جو لوگ ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے ظلم وستم پر اُن کا ساتھ دیں گے، نہ وہ مجھ سے ہیں، نہ میں ان سے ہوں، اور نہ وہ میرے حوض پر آسکیں گے۔ لیکن جو ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کریں اور ظلم پر ان کی اعانت نہ کریں، وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ یہ لوگ میرے حوض (کوثر) پر بھی آئیں گے۔

اے کعب! روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ نماز قربانی ہے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز دلیل ہے۔

اے کعب! وہ گوشت جو حرام غذا سے وجود میں آیا، جنّت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اس کے لیے جہنم کی آگ ہی زیادہ مناسب ہے۔

اے کعب! لوگ گھر سے نکلتے ہیں اور اپنی جان کا سودا کرتے ہیں۔ کوئی اپنی جان کو

(عذابِ الٰہی سے) آزاد کرالیتا ہے اور کوئی اسے ہلاکت وبربادی میں ڈال دیتا ہے"۔

حدیث 119:۔حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ..... سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَسُودَ كُلَّ قَبِيلَةٍ مُنَافِقُوهَا"۔

(المعجم الكبير، ج١٠ص٧رقم 9771؛ معجم اوسط طبرانی رقم 7715؛ مسند البزار رقم 1434؛ السنن الواردة فی الفتن وغوائلها للدانی رقم 404، 406 ؛صفة النفاق ونعت المنافقين لأبی نعيم رقم 106 ؛رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ قِصَّةٌ، وَفِيهِ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ: مجمع الزوائد رقم 12454 ؛سلسلة الأحاديث الضعيفة رقم 1791)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ہر قبیلے کی قیادت منافقین کے ہاتھ میں نہ آجائے''۔

حدیث 120:۔أَلَا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْأَشْرَارُ، وَيُوضَعَ الْأَخْيَارُ.

(صحیح: مسند الدارمی المعروف بہ (سنن الدارمی)، ج١ص ٤٢٣، ٤٢٤ رقم 493)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قربِ قیامت بُرے لوگ بلند کردیے جائیں گے۔ اچھے لوگ پست کردیے جائیں گے''۔

55 زمانے کا قریب ہوجانا

حدیث 121:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ". قَالَ: قَالُوا: "أَيُّمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ!؟"۔ قَالَ: "الْقَتْلُ، الْقَتْلُ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم 7186؛ ابن أبی شیبة 64/15؛ مسلم ص 2057 رقم (12)؛ ابن ماجہ رقم 4052؛ بخاری رقم 7061؛ عبد الرزاق رقم 20751)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زمانہ قریب ہو جائے گا، بخل و حرص کا دور دورہ ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے۔ ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قتل و خون ریزی''۔

فائدہ اس سے مراد زمانے میں برکت کا کم ہونا ہے۔ وہ اس طرح کہ پہلے دور کے لوگ جو کام ایک گھنٹے میں کر لیتے تھے، بعد کے دور والے وہ کام کئی گھنٹوں میں بھی نہ کر سکیں گے۔

حدیث 122:۔ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُونَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ الْخُوصَةُ". زَعَمَ سُهَيْلٌ.

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج۱۶ ص۵۵۰ رقم 10943؛ الطحاوی فی شرح مشکل الآثار، رقم 2986؛ ابن حبان رقم 6842؛ أبو یعلی رقم 6680؛ أبو نعیم فی الحلیة 59/9)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائے۔ سال مہینہ کے برابر ہو جائے، مہینہ جمعہ کی طرح، جمعہ ایک دن کی طرح، ایک دن ایک گھنٹہ کی طرح ہو جائے، ایک گھنٹہ ایسا ہو جائے جیسے گھاس کے تنکے آگ میں جل جاتے ہیں، یعنی یک دم گھنٹہ ختم ہو جائے''۔

حدیث 123:۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ". هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. (ترمذی رقم 2332)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ زمانے کے اجزاء ایک دوسرے سے قریب ہو جائیں، سال مہینہ کے برابر ہو جائے، مہینہ جمعہ کی طرح، جمعہ ایک دن کی طرح، ایک دن ایک گھنٹہ کی طرح ہو جائے، ایک گھنٹہ ایسا ہو جائے جیسے گھاس کے تنکے آگ میں جل جاتے ہیں، یعنی یک دم گھنٹہ ختم ہو جائے''۔

56 کم عقل لوگ دوسروں کی ترجمانی کریں گے

حدیث 124:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا سَتَأْتِي عَلَى النَّاسِ سِنُونَ خَدَّاعَةٌ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ"۔ قِيلَ: "وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ!"۔ قَالَ: "السَّفِيهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ"۔

(حسن: مسند أحمد، رقم 7912، 8459؛ مستدرک حاکم رقم 8564)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے چند دھوکے والے سال آئیں گے، جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور سچے کی تکذیب ہوگی، ان میں خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، اور امین کو خائن۔ ان میں ''رُوَيْبِضَةُ'' بولیں گے''۔ عرض کیا گیا: ''رُوَيْبِضَةُ'' کون ہیں؟''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے وقوف انسان جو عام لوگوں کے معاملات میں بات کرے''۔

حدیث 125:۔حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَمَامَ الدَّجَّالِ سِنِينَ خَدَّاعَةً، يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيَتَكَلَّمُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ"۔ قِيلَ: "وَمَا

الرُّوَيْبِضَةُ؟"۔ قَالَ: "الْفُوَيْسِقُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ"۔

(حسن: مسند أحمد، ج۲۱ ص ۲۴، ۲۵، رقم 13298؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم 3282)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال کے خروج سے پہلے چند دھوکے والے سال آئیں گے، جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور سچے کی تکذیب ہوگی، ان میں خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، اور امین کو خائن۔ ان میں ''رُوَيْبِضَةُ'' بولیں گے۔ عرض کیا گیا: ''رُوَيْبِضَةُ'' کون ہیں؟''۔ تو کہا گیا: ''فاسق انسان اہم معاملات میں گفتگو کرے گا''۔

حدیث 126 :۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنِينَ خَدَّاعَةً يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ"۔ قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟"۔ قَالَ: "الْمَرْءُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ"۔

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج۷ ص ۱۷۴ رقم الحدیث 2740؛ المعجم الکبیر، ج۱۸ ص ۶۷ رقم 123، 124، 125؛ مسند الشامیین، ج۱ ص ۵۰ رقم 47؛ رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَقَدْ صَرَّحَ ابْنُ إِسْحَاقَ بِالسَّمَاعِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۷ ص ۲۸۴ رقم 12227، 12228)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے چند دھوکے والے سال آئیں گے، جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی اور سچے کی تکذیب ہوگی، ان میں خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، اور امین کو خائن۔ ان میں ''رُوَيْبِضَةُ'' بولیں گے۔ عرض کیا گیا: ''رُوَيْبِضَةُ'' کون ہیں؟''۔ تو کہا گیا: ''نا اہل انسان اہم معاملات میں گفتگو کرے گا''۔

57 احمق اور جاہل سب سے زیادہ خوش حال ہوں گے

حدیث 127:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ الْأَشْهَلِيُّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ". هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. (ترمذی رقم 2209)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں میں دنیا حاصل کرنے میں سب سے زیادہ نیک بخت کمینہ کا بیٹا کمینہ ہوگا''۔

حدیث 128:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُوشِكُ أَنْ يَغْلِبَ عَلَى الدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعِ بْنِ لُكَعٍ، وَأَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيمَيْنِ".

(شرح مشکل الآثار، ج۵ ص۲۹۴ رقم 2051؛ مسند أحمد: ج۳۹ ص۵۷ رقم 23651؛ الطبرانی فی "مسند الشامیین" رقم 3207؛ عبد الرزاق رقم 20642)

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قریب ہے کہ دنیا پر کمینہ بن کمینہ غالب آجائے، اور لوگوں میں افضل وہ مؤمن ہوگا جو دو معزز کے درمیان ہوگا''۔

حدیث 129:۔حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، وَأَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا كَامِلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَصِيرَ"، قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ: "حَتَّى تَصِيرَ لِلُكَعَ ابْنِ لُكَعَ"، وقَالَ ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: "لِلُكَيْعِ ابْنِ لُكَيْعٍ"، وقَالَ أَسْوَدُ: "يَعْنِي اللَّئِيمَ ابْنَ اللَّئِيمِ".

(حسن لغیرہ: مسند أحمد رقم 8322، 8320، 8697: ابن عدی فی "الکامل" 2101/6)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا ختم نہ ہو گی جب تک یہ سب سے کمینے لوگوں کی ملکیت میں نہ چلی جائے''۔

حدیث 130: ۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ ابْنِ نِيَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَكُونَ لِلُكَعِ ابْنِ لُكَعٍ".

(صحیح: مسند أحمد رقم 15831، 15837)

ترجمہ حضرت أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا ختم نہ ہوگی جب تک یہ سب سے کمینے لوگوں کی ملکیت میں نہ چلی جائے''۔

58 مساجد کو راہ گزر بنالینا

حدیث 131: ۔حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْمِصِّيصِيُّ، نَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ الْمُعَافَى بْنِ عِمْرَانَ، نَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، - رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ قُبُلًا، فَيُقَالُ: لِلَيْلَتَيْنِ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ".

(المعجم الأوسط، ج۹ ص ۱۴۷ رقم 9376: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ عَنْ شَيْخِهِ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْمِصِّيصِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۷ ص ۳۲۵ رقم 12441: إسنادہ حسن: الأحاديث المختارة، ج۶ ص ۳۰۵ رقم 2325)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قربِ

قیامت کی علامات میں سے ہے کہ چاند کو سامنے دیکھا جائے گا، تو کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری رات کا چاند ہے۔ مساجد کو گزرگاہ بنا لیا جائے گا، اور ناگہانی موت عام ہو جائے گی"۔

حدیث 132 :۔حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبُرْجُمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: "مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ، أَوْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۷ ص ۲۹۹ رقم 3420)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "قیامت کی نشانیوں میں ہے: "مساجد کو گزرگاہ بنالیا جائے گا"۔

اثر 1 :۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ عُلُوُّ صَوْتِ الْفَاسِقِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتٌ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ تَظْهَرَ أَوْلَادُ الزُّنَاةِ"۔

(مصنف عبد الرزاق، ج ۳ ص ۱۵۵ رقم 5138)

ترجمہ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قیامت کی نشانیوں میں ہے: مساجد میں فاسق لوگوں کا آوازیں بلند کرنا، بارش ہوگی مگر پیداوار نہیں ہوگی، مساجد کو گزرگاہ بنالیا جائے گا، ولد الزنا عام ہو جائیں گے"۔

59 حق مہر اور گھوڑوں کی قیمت میں بہت زیادہ اضافہ اور پھر بہت زیادہ کمی

حدیث 133 :۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبُرْجُمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا الْقَوْمُ رُكُوعٌ فَرَكَعَ، فَمَرَّ رَجُلٌ فَسَلَّمَ

عَلَيْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ وَصَلَ إِلَى الصَّفِّ، فَلَمَّا فَرَغَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَحَتَّى يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَحَتَّى تَتَّجِرَ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا، وَحَتَّى تَغْلُو الْخَيْلُ وَالنِّسَاءُ، ثُمَّ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. [التعلیق-من تلخیص الذہبی]-صحیح

(المستدرك على الصحيحين، ج۴ ص۵۶۹ رقم 8598؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ ص۲۵۲ رقم 377)

ترجمہ حضرت خارجہ بن صلت برجمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک ساتھ اُن کے گھر سے نکلے جب کہ لوگ رکوع کی حالت میں تھے۔ ہم ذرا فاصلے ہی سے حالتِ رکوع میں ہو گئے اور اسی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا ملے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، تو ایک شخص نے آ کر کہا: ''اے ابو عبدالرحمٰن! تم پر سلام ہو''۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ اکبر! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہی فرمایا تھا''۔ ہم نے نماز ادا کرنے کے بعد کہا: ''ابو عبدالرحمٰن! کیا اس شخص کے سلام کہنے سے آپ رضی اللہ عنہ کو پریشانی ہوئی ہے؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کہا جاتا تھا کہ علاماتِ قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ مساجد کو گزرگاہ بنالیا جائے گا۔ آدمی صرف جان پہچان والے آدمی ہی کو سلام کہے گا۔ عورت اور مرد مل کر تجارت کریں گے۔ عورتوں کا حق مہر اور گھوڑوں کی قیمت پہلے بہت زیادہ، پھر بہت کم ہو جائیں گے، اور اس کے بعد پھر کبھی نہیں بڑھیں گے''۔

60 بازاروں کا قریب ہو جانا

حدیث 134:۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَ

يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ". قِيلَ: "وَمَا الْهَرْجُ؟". قَالَ: "الْقَتْلُ".

(صحیح: مسند أحمد رقم 10724؛ ابن حبان رقم 6718؛ الصحيحة رقم 2772)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہو جائیں، جھوٹ زیادہ نہ ہو جائے، بازار آپس میں قریب نہ ہو جائیں، زمانے قریب نہ ہو جائیں، اور ہرج (قتل وخون ریزی) کثرت سے نہ ہو جائے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: ''ہرج کیا چیز ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قتل وخون ریزی''۔

61 اقوامِ عالم کی ملتِ اسلامیہ پر یلغار

حدیث 135:- حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ، حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحِمْصِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا". قَالَ: قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنْ تَكُونُونَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ، تُنْتَزَعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ، وَيَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ". قَالَ: قُلْنَا: "وَمَا الْوَهْنُ؟". قَالَ: "حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ".

(حسن: مسند أحمد، ج ۷ ۳ص ۸۲ رقم 22397؛ ابن أبي الدنيا في "العقوبات" رقم 5، الطبراني في "الكبير" رقم 1452؛ أبو نعيم في "الحلية" 182/1؛ أبو داود رقم 4297، الطبراني في "الشاميين" رقم 600؛ البيهقي في "الدلائل" 534/6؛ البغوي رقم 4224، ابن عساكر في ترجمة صالح بن رستم من "تاريخ دمشق" 193/8؛ ابن الأعرابي رقم 2228؛ الطيالسي رقم 992؛ ابن أبي شيبة 53/15؛ البخاري في "التاريخ الكبير" 352/6؛ البيهقي في "الشعب" رقم 10372 عن ثوبان موقوفاً)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قریب ہے کہ اقوامِ عالم تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں جس طرح بھوکے کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں''۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا اس دن ہماری تعداد کم ہوگی؟''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس دور میں کثیر تعداد میں ہوگے، مگر تمھاری حیثیت سیلاب کے خس و خاشاک سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمھارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمھارے دلوں میں ''وَھَن'' ڈال دے گا''۔ عرض کیا گیا: ''وَھَن کیا چیز ہے؟''۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی محبت اور موت سے کراہت''۔

62 لوگوں کا نماز کی امامت کرانے سے گریز

حدیث 136 :۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ غُرَابٍ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: عَقِيلَةُ، عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُومُونَ سَاعَةً لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ"۔

(مسند أحمد رقم 27137، 27138؛ أبو داود رقم 581؛ ابنُ أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 3417؛ الطبراني 24/ (رقم 783)، (784)؛ البيهقي في "السنن الكبرى" 129/3؛ المِزّي في "تهذيب الكمال" 204/35 في ترجمة سلامة بنت الحُرّ؛ ابنُ سعد في "طبقاته" 309/8؛ عبد بن حميد في "المنتخب" رقم 1566؛ ابنُ ماجه رقم 982؛ ابنُ أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 3416؛ ابنُ الأثير في "أسد الغابة" 145/7)

ترجمہ حضرت سَلَامَةُ بِنْتُ الْحُرّ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''علاماتِ قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ مسجد کے نمازی امامت کے لیے ایک دوسرے کو آگے دھکیلیں گے اور اپنے درمیان کوئی ایسا شخص نہ پائیں گے جو اُن کی امامت کرائے''۔

حدیث 137 :۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي الْمَسَاجِدِ لَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۴۸۹ رقم 8365؛ السنة، لأبي بكر بن الخلّال، ج ۴ ص ۱۱۹ رقم 1308؛ الشريعة للآجُرّي، ج ۲ ص ۶۰۱ رقم 236)۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ وہ جمع ہوں گے اور مسجدوں میں نمازیں بھی پڑھیں گے لیکن اُن میں ایک بھی (کامل اور حقیقی) مؤمن نہیں ہوگا''۔

63 مؤمن کے خواب کا سچا ہونا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوابوں کے بارے میں بعض ایسی خبریں دی ہیں جو علامات قیامت اور اس کے آثار سے تعلق رکھتی ہیں۔

سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے:

حدیث 138:۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(مشکوٰۃ رقم 4608)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رویائے صالحہ نبوت کا چھیالیسواں جز ہے''۔

حدیث 139:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ، إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟". قَالَ: "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الرَّجُلُ، أَوْ تُرَى لَهُ".

(صحیح:مسند أحمد ج ۴۱ ص ۴۴۳ رقم 24977؛الخطیب فی "تاریخه" 14 / 188، البیهقی فی "الشعب" رقم 4750؛البزار رقم 2119،2118 (زوائد)؛الخطیب فی "تاریخه" 140/11 ؛أورده الهیثمی فی "المجمع" 172/7، وقال: رواه أحمد والبزار، إلا أنه قال: یراها الرجل الصالح، ورجال أحمد رجال الصحیح)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد نبوت سے کوئی چیز باقی نہ رہے گی سوائے ''مبشرات'' کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اچھا خواب جو ایک مؤمن دیکھتا ہے، یا اس کے لیے کسی کو دکھایا جاتا ہے''۔

حدیث 140 :۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ". قَالَ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: قَالَ: "وَلٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟". قَالَ: "رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج ۲۱ ص ۳۲۶ رقم 13824؛الترمذی رقم 2272؛ الحاکم 391/4؛ابن أبی شیبة 53/11)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رسالت اور نبوت ختم ہوگئی ہے۔ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا''۔ لوگوں پر یہ چیز بڑی شاق گزری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیکن مبشرات باقی رہیں گے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے (عمدہ اور اچھے) خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے''۔

حدیث 141 :۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ". قَالَ: قِيلَ: "وَمَا

الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللهِ!؟". قَالَ: "الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ". أَوْ قَالَ: "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ".

(صحيح: مسند أحمد ج٣٩ص ٢١٣رقم23795؛ البخاري في "التاريخ الكبير" 241/6؛ الطبراني في "الكبير" رقم3051)

ترجمہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد نبوت سے کوئی چیز باقی نہ رہے گی سوائے ''مبشرات'' کے۔ عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمدہ اور اچھے خواب''۔

حدیث 142:۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:۔ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:۔ "ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ".

(صحيح لغيره: مسند أحمد ج٤٥ص ١١٥، ١١٦رقم27141؛ الحميدي رقم348؛ الدارمي رقم2138؛ ابن ماجه رقم3896؛ الطبري في "تفسيره" رقم17732؛ الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" رقم2179؛ ابن حبان رقم6047؛ ابن عبد البر في "التمهيد" 57/5؛ المِزّي في "تهذيب الكمال" 200/10 في ترجمة سباع بن ثابت)

ترجمہ حضرت أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةُ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نبوت ختم ہوگئی ہے اور مبشرات باقی رہ گئی ہیں''۔

خواب کا سچا اور اس کا مؤمن کے لیے بشارت ہونا قربِ قیامت اور کائنات کے خاتمے کی علامت ہے۔ مؤمن کا خواب قربِ قیامت زیادہ سچا اور امرِ واقع کے مطابق ہوگا۔ مؤمن زیادہ نیک اور لوگوں میں زیادہ اجنبی ہوگا۔ ان حالات میں سچا خواب مؤمن کی تنہائی اور اجنبیت کو دور کرے گا۔ اس کا انیس وغم خوار بنے گا۔ اس کا خواب کم ہی جھوٹا ہوگا۔

حدیث 143:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ، لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ

تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ". قَالَ: وَقَالَ: "الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَالرُّؤْيَا مِنَ الشَّيْءِ يُحَدِّثُ بِهِ الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلَا يُحَدِّثُهُ أَحَدًا، وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ". قَالَ: "وَأُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، ج۱۶ص۷۴۳رقم10590؛ مسلم رقم6-2263؛ ابن عبد البر فی "التمهید" 287/1؛البغوی رقم3278؛ مقطعاً الدارمی رقم2143،2144؛الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم2175؛الطبرانی فی "الأوسط" رقم2078)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا زمانہ قریب آجائے گا تو مسلمان کا خواب کم ہی جھوٹا ہوگا۔ جس کا خواب زیادہ سچا ہوگا، وہ بات میں بھی زیادہ سچا ہوگا۔ مؤمن کا خواب نبوت کا پینتالیسواں (1/45) حصہ ہوتا ہے۔ خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک سچا خواب جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوتا ہے۔ دوسرا غمناک خواب جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تیسرا خواب جس میں انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو جائے، نماز پڑھے اور لوگوں سے یہ خواب بیان نہ کرے۔ میں خواب میں بیڑی کو پسند اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ خواب میں بیڑی کی تعبیر دین پر استقامت اور ثابت قدمی ہے''۔

64 جھوٹ کی کثرت

حدیث144:۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ". (مسلم رقم 6-6)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں میری اُمت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو تم سے ایسی احادیث بیان کریں گے جنھیں نہ تم نے سنا ہوگا، نہ تمھارے آباء واجداد ان سے واقف ہوں گے۔ تم ان سے بچ کر رہنا''۔

حدیث 145:۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيلَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ". (مسلم رقم 7-7)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں ایسے دجّال اور کذّاب ظاہر ہوں گے جو تم سے ایسی احادیث بیان کریں گے جنھیں نہ تم نے سنا ہوگا، نہ تمھارے آباء واجداد ان سے واقف ہوں گے۔ تم ان سے بچ کر رہنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں یا فتنہ میں مبتلا نہ کردیں''۔

حدیث 146:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ"، قَالَ سِمَاكٌ: وَسَمِعْتُ أَخِي، يَقُولُ: قَالَ جَابِرٌ: "فَاحْذَرُوهُمْ".

(صحیح: مسند أحمد ج ۳۴ ص ۱۴ ۲ رقم 20819، 20802، 20823، 20839، 20863، 20892، 20902، 20952، 20959، 20967، 21021، 21036؛ مسلم رقم 83-2923؛ الطیالسی رقم 755، 1277؛ والبیہقی فی الدلائل 6/480؛ الطبرانی فی الکبیر رقم 2041)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے کچھ جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے، ان سے بچ کر رہنا''۔

65 زلزلوں کی کثرت

قیامت سے پہلے زلزلوں کی کثرت کے معنی یہ ہیں کہ ایک وسیع علاقے میں بڑے تسلسل کے ساتھ زلزلے آئیں گے۔

1 یہ زلزلے اُمت کے لیے یا تو رحمت اور گناہوں کا کفارہ ہوں گے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

حدیث 147 :۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَا عَذَابَ عَلَيْهَا فِي الْآخِرَةِ، جَعَلَ اللهُ عَذَابَهَا فِي الدُّنْيَا: الْقَتْلَ، وَالزَّلَازِلَ، وَالْفِتَنَ"۔

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح (المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۴۹۱ رقم 8372)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت پر رحم کیا گیا ہے۔ اس کے لیے آخرت میں کوئی عذاب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا عذاب دنیا ہی میں قتل، زلزلوں اور فتنوں کی صورت میں مقرر کر دیا ہے''۔

2 یا پھر یہ زلزلے لوگوں کے لیے سزا ہوتے ہیں۔ جہاں فتنہ وفساد زیادہ ہو، وہاں اس زمانے کے لوگوں کے لیے عذاب اور سزا کے طور زلزلے بھیج دیے جاتے ہیں۔

حدیث 148 :۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ -

حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ". (بخاری رقم 1036)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک علم اُٹھا نہ لیا جائے، زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے، زمانہ قریب نہ ہو جائے، فتنے ظاہر نہ ہو جائیں، اور قتل و خون ریزی کثرت سے نہ ہونے لگ جائے، یہاں تک کہ تمھارے اندر مال و دولت کی کثرت نہ ہو جائے، اور مال بہتا نہ پھرے''۔

حدیث 149:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ، أَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْإِيَادِيَّ، حَدَّثَهُ قَالَ: نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ، فَقَالَ لِي: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا، فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا، فَقَالَ: "أَللّٰهُمَّ! لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ، فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ". ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي، أَوْ قَالَ: عَلٰى هَامَتِي، ثُمَّ قَالَ: "يَا ابْنَ حَوَالَةَ! إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هٰذِهِ مِنْ رَأْسِكَ". قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ حِمْصِيٌّ".

(صحیح: سنن ابی داؤد رقم 2535)

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا تاکہ ہمیں مالِ غنیمت سے حصہ ملے۔ اس مہم سے ہم واپس آگئے، مگر ہم کچھ بھی مالِ غنیمت حاصل نہ کر سکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے چہروں سے مشقت اور تھکاوٹ کو محسوس کر لیا۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان کو میرے سپرد نہ کر، کہ میں اُن کی کفالت سے عاجز ہو جاؤں؛ ان کو ان کے نفسوں کے سپرد بھی نہ کر کہ وہ عاجز ہو جائیں؛ ان کو لوگوں کے بھی سپرد نہ کرنا کہ وہ دوسروں کو ان پر ترجیح دینے

لگیں''۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا (یا انھوں نے یہ کہا کہ میری کھوپڑی پر اپنا ہاتھ رکھا)، پھر ارشاد فرمایا: ''اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارضِ مقدس (سرزمینِ شام) میں منتقل ہو جائے، تو سمجھ لینا کہ زلزلوں، مصیبتوں اور بڑی پریشانیوں کا دور آ پہنچا ہے۔ اس وقت قیامت لوگوں کے اس قدر نزدیک ہوگی جس قدر میرا یہ ہاتھ تمھارے سر کے قریب ہے''۔

66 لوگوں کا ایک دوسرے سے ناواقف ہونا

جب فتنوں اور مصیبتوں کی کثرت ہوتی ہے تو لوگوں کے باہمی تعلقات میں کمزوری آ جاتی ہے، یہاں تک کہ نوبت قطع تعلقی اور اجنبیت تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں لوگ صرف دنیوی مصلحت ہی کی خاطر ایک دوسرے سے واقفیت رکھتے ہیں۔

حدیث 150:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: "عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ، وَلَكِنْ أُخْبِرُكُمْ بِمَشَارِيطِهَا وَمَا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهَا، إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةً وَهَرْجًا". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَالْهَرْجُ مَا هُوَ؟". قَالَ: بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ: "الْقَتْلُ"، وَيُلْقَى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا". (صحیح لغیرہ: مسند أحمد، ج۳۸ ص۳۲۵ رقم 23306)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آیت 4:۔ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ. (الاعراف:۱۸۷)

ترجمہ اس کا علم میرے ربّ ہی کے پاس ہے۔ اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا۔ لیکن میں تمھیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ اس سے پہلے فتنہ اور ''ہرج'' ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! فتنہ کے بارے میں تو ہمیں معلوم

ہے، یہ ہرج کیا ہے؟''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حبشہ کی زبان میں ''ہرج'' قتلِ عام کو کہتے ہیں۔ لوگوں کے درمیان اجنبیت ڈال دی جائے گی۔ قریب ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو نہ پہچانے''۔

67 عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلّت

حدیث 151: - حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ قَيِّمَ خَمْسِينَ امْرَأَةً رَجُلٌ وَاحِدٌ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 11944، 13883؛ مسلم رقم 9 - 2671؛ البخاري في "صحيحه" رقم 81؛ "خلق أفعال العباد" رقم 342؛ الترمذي رقم 2205؛ أبو نعيم في "الحلية" 342/2؛ البيهقي في "المدخل" رقم 846؛ عبد الرزاق رقم 20801؛ عبد بن حميد رقم 1193؛ أبو يعلى رقم 3040، 2901، 2931، 3070، 3085، 2961، 3062)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم اُٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کے لیے صرف ایک ہی مرد ہوگا''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالظَّاهِرُ أَنَّهَا عَلَامَةٌ مَحْضَةٌ لَا لِسَبَبٍ آخَرَ بَلْ يُقَدِّرُ اللهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَنْ يَقِلَّ مَنْ يُولَدُ مِنَ الذُّكُورِ وَيَكْثُرَ مَنْ يُولَدُ مِنَ الْإِنَاثِ.

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، ج ١ ص ١٧٩. المؤلف: أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي رحمه الله (المتوفى ٨٥٢ هـ) - الناشر: دار المعرفة، بيروت، ١٣٧٩هـ. رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقي. قام بإخراجه وصححه وأشرف على طبعه: محب الدين الخطيب)

ترجمہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی کثرت اور مَردوں کی قلّت کسی ظاہری سبب سے نہ ہوگی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اُس کی حکمت کا تقاضا ہوگا کہ آخری زمانے میں لڑکے کم پیدا ہوں گے اور لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی۔

68 فحاشی وعریانی کا ظہور اور اُس کا علانیہ ارتکاب

حدیث152:۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ". (بخاری رقم 5577)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اب میرے علاوہ اس حدیث کوتم سے کوئی بیان نہیں کرے گا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت پھیل جائے گی، علم کم ہوجائے گا، زنا عام ہوجائے گا اور شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہوجائیں گے اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فردِ واحد نگران ہوگا''۔

حدیث153:۔حضرت نَوَّاسِ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال اور علاماتِ قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ۔ (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ صرف بدترین قسم کے کافر بچ رہیں گے جو گدھوں کی طرح منظر عام پر زنا کرتے پھریں گے۔ ان ہی پر قیامت قائم ہوگی۔

حدیث154:۔حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَفْنَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى

الْمَرْأَةِ فَيَفْتَرِشَهَا فِي الطَّرِيقِ، فَيَكُونَ خِيَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَاءَ هٰذَا الْحَائِطِ"۔

(صحیح: مسند أبي يعلى، ج۱۱ ص ۴۳، رقم 6183: رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۷ ص ۳۳۱، رقم 12476)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! یہ اُمت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک مرد ایک عورت کے پاس آئے گا، پھر سرِ عام راستے میں ہی اس کو لٹا دے گا (اور اس سے زنا کرے گا)، اس وقت اُن میں سے بہتر شخص وہ ہوگا جو اس شخص سے کہے گا: کاش! کہ تو اس عورت کو اس دیوار کے پیچھے کر لیتا''۔

حدیث 155 :۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَتَسَافَدُوا فِي الطَّرِيقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ"۔ قُلْتُ: "إِنَّ ذَاكَ لَكَائِنٌ؟"۔ قَالَ: "نَعَمْ لَيَكُونَنَّ"۔

(صحیح: صحیح ابن حبان رقم 6767؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1799؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37277؛ مسند البزار رقم 2353، 2354؛ مستدرک حاکم رقم 8407، 8410 موقوفاً: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُ الْبَزَّارِ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 12452؛ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان، ص ۴۶۶، رقم 1889؛ صحیح: الصحیحۃ 481)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ راستے میں زنا کریں گے جیسا کہ گدھے سرِ عام جفتی کرتے ہیں''۔ میں نے عرض کیا: ''کیا ایسا ضرور ہوگا؟''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، ایسا ضرور ہوگا''۔

حدیث 156 :۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْهَمَدَانِيُّ، ثَنَا

الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ، وَحَتَّى تُوجَدَ الْمَرْأَةُ نَهَارًا جِهَارًا تُنْكَحُ وَسَطَ الطَّرِيقِ، لَا يُنْكِرُ ذَلِكَ أَحَدٌ وَلَا يُغَيِّرُهُ، فَيَكُونُ أَمْثَلَهُمْ يَوْمَئِذٍ الَّذِي يَقُولُ: لَوْ نَحَّيْتَهَا عَنِ الطَّرِيقِ قَلِيلًا، فَذَاكَ فِيهِمْ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيكُمْ".

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - الخبر شبه خرافة

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۱۵۴ رقم 8516)

قلت: وكأنه يعني ما في آخره من المبالغة في أنه مثل أبي بكر وعمر، وإلا فسائر الحديث صحيح عن أبي هريرة وغيره، ولذلك أوردته في "الصحيحة" تحت رقم (481).

(سلسلة الأحاديث الضعيفة رقم 1254)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ یہ صورتِ حال نہ پیدا ہو جائے کہ زمین پر کوئی بھی ایسا شخص نہ رہے گا جس کی اللہ کو ضرورت ہو۔ نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ دن کی روشنی میں علانیہ طور پر راستے کے عین بیچ ایک عورت سے زنا کیا جائے گا اور کوئی شخص اس پر اعتراض نہ کرے گا اور نہ ہی اسے ہٹانے کی کوشش کرے گا۔ اس دن معاشرے کا بہترین شخص وہ ہوگا جو اس زانی مرد سے کہے گا: تم نے اسے راستے سے تھوڑا سا ہٹا ہی لیا ہوتا! یہ بات کہنے والے کی اس دور میں وہی حیثیت ہوگی جو آج تمھارے درمیان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہے''۔

69 قراءتِ قرآن مجید پر اجرت لینا

حدیث 157: ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: إِنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍّ قَرَأَ،

ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ".

(حسن لغيره: مسند أحمد رقم 19944، 19885، 19917، 19997؛ ابن أبي شيبة رقم 30002؛ ترمذی رقم 2917؛ البيهقي في "الشعب" رقم 2387؛ الطبراني في "الكبير" 18/ رقم (374)؛ الآجري في "أخلاق أهل القرآن" رقم 41؛ البغوي في "شرح السنة" رقم 1183؛ "التفسير" للبغوي 34/1)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کچھ لوگوں کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا۔ جب وہ تلاوت کر چکا، تو اُن سے پیسے مانگنے لگا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے یہ صورت حال دیکھ کر پڑھا:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ (البقرة: ۱۵۶)

ترجمہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔

اور فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو قرآن مجید کی تلاوت کرے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرے۔ ایک قوم ایسی بھی آنے والی ہے جو قرآن مجید پڑھ کو لوگوں سے سوال کرے گی''۔

حدیث 158: ـ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ، فَقَالَ: "اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ".

(صحيح: سنن أبي داود رقم 830؛ أحمد رقم 14855، 15273؛ "شعب الإيمان" رقم 2399، 2400، 2401؛ البغوي في "شرح السنة" رقم 609؛ أبو يعلى رقم 2197)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس

اس وقت تشریف لائے، جب ہم قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ ہم میں کچھ بدّو اور کچھ عجمی لوگ بھی تھے۔ ہماری قراءت سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو، تم سب کی تلاوت اچھی ہے۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن مجید کو تیر کی طرح سیدھا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ اس کے ذریعہ فوری دنیوی فائدہ حاصل کرنا چاہیں گے، اور اُخروی اجر و ثواب کے وہ خواہش مند نہیں ہوں گے''۔

یعنی یہ لوگ قرآن مجید کا معاوضہ فوری طور پر لینا چاہیں گے اور آخرت تک صبر اور انتظار نہیں کریں گے۔

70 لوگوں میں موٹاپے کی کثرت

حدیث159:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ يُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، رقم19820، 19823، 19953، 19835، 19836، 19906؛ ابن أبي شيبة 176/12؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 1470، 1471، 1472؛ ابن حبان رقم7229؛ الطبراني في "الكبير" 18/ (رقم583، 584، 585، 586)؛ الترمذي بإثر الحديثين رقم2221، 2302؛ ابن عبد البر في "التمهيد" 298/17- 299؛ الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" رقم2465؛ الحاكم 471/3؛ الخطيب البغدادي في "الكفاية" ص47؛ النسائي في "الكبرى" رقم6030؛ ابن عبد البر في التمهيد" 299/17-300)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے دور کے لوگ سب سے عمدہ ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایسی قوم آئے گی جن میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا، موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ گواہی طلب کیے جانے کے بغیر ہی گواہی دے دیں گے''۔

71 ایسے لوگوں کا ظہور جو بلا طلب گواہی دیں گے اور نذر پوری نہ کریں گے

حدیث160:- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، قَالَ: حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: جَاءَنِي زَهْدَمٌ فِي دَارِي فَحَدَّثَنِي قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ". قَالَ عِمْرَانُ: "فَلَا أَدْرِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُتَّمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ".

(صحیح علی شرط الشیخین:مسند أحمد ،ج ٣٣ ص٧٩ رقم19835؛ابن أبی شیبة 177-176/12؛البخاری فی "صحیحه" رقم 2651،3650،6428؛مسلم رقم214 - 2535؛ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم1468. 1496؛الطبرانی فی "الکبیر" 18/ (رقم 580،581،582)؛الطیالسی رقم 841؛ والبخاری فی "التاریخ الکبیر" 188/1؛ النسائی 17/7-18؛أبو القاسم البغوی فی "الجعدیات" رقم1323،1328، 1329، 1330؛الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 151/4؛البیهقی فی "السنن الکبری" 74/10، 123؛"دلائل النبوة" 552/6؛أبو محمد البغوی فی "شرح السنة" رقم3857؛ابن النجار فی "ذیل تاریخ بغداد" 28/3؛المزی فی ترجمة زهدم بن مضرب من "تهذیب الکمال" 399/9؛ وابن أبی عاصم ، وابن حبان فی "الثقات" 1/6؛ الحاکم فی "معرفة علوم الحدیث" ص46)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا دور عمدہ ہو گا جو ان کے بعد آئیں گے، اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ پھر ان کے بعد ظاہر ہوں گے جو گواہی طلب

کیے جانے کے بغیر ہی گواہی دینے کے لیے تیار ہوں گے۔ وہ خیانت کریں گے، اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذر تو مانیں گے مگر اس کو پورا نہیں کریں گے۔ اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا"۔

72 طاقتور کمزور کو کھا جائے گا

حدیث 161:۔حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ: "يَا عَائِشَةُ! قَوْمُكِ أَسْرَعُ أُمَّتِي بِي لَحَاقًا". قَالَتْ: فَلَمَّا جَلَسَ، قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، لَقَدْ دَخَلْتَ وَأَنْتَ تَقُولُ كَلَامًا ذَعَرَنِي". قَالَ: "وَمَا هُوَ؟". قَالَتْ: "تَزْعُمُ أَنَّ قَوْمَكَ أَسْرَعُ أُمَّتِكَ بِكَ لَحَاقًا". قَالَ: "نَعَمْ". قَالَتْ: "وَمِمَّ ذَاكَ؟". قَالَ: "تَسْتَحْلِيهِمُ الْمَنَايَا، وَتَنَفَّسُ عَلَيْهِمْ أُمَّتُهُمْ". قَالَتْ: فَقُلْتُ: "فَكَيْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ، أَوْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟". قَالَ: "دَبًى يَأْكُلُ شِدَادُهُ ضِعَافَهُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ". قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: "فَسَّرَهُ رَجُلٌ: هُوَ الْجَنَادِبُ الَّتِي لَمْ تَنْبُتْ أَجْنِحَتُهَا".

(رجاله ثقات رجال الشيخين: مسند أحمد، رقم 24519، 24596؛ الهيثمي في "المجمع" 10/27-28 وذكر أن رجاله رجال الصحيح)

ترجمہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: "اے عائشہ! میرے دنیا سے جانے کے بعد اُمّت میں سب سے پہلے مجھے تمھاری قوم (عرب) ملے گی"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو میں نے عرض کیا: "میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی بات فرما رہے تھے جس نے مجھے خوف زدہ کر دیا"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں کیا کہہ رہا تھا؟"۔ میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "تمھاری قوم

کے لوگ میرے بعد جلد ہی مجھ سے آملیں گے‘‘۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں، یہ بات ٹھیک ہے‘‘۔ میں نے عرض کیا: ’’یہ کیسے ہوگا؟‘‘۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’موت انھیں اپنے لیے ایک مرغوب اور میٹھی چیز سمجھے گی۔ اور اُمّت کے لوگ ان سے حسد کریں گے‘‘۔ میں نے پوچھا: ’’پھر اس وقت یا اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟‘‘۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ بغیر پروں والی ٹڈی کی طرح ہوں گے۔ طاقتور کمزور کو کھا جائے گا یہاں تک کہ ان پر قیامت قائم ہوجائے گی‘‘۔

اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قربِ قیامت ظلم اور شر بہت زیادہ ہوجائے گا یہاں تک کہ طاقتور کمزور کو کھا جائے گا۔

73 اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنا

حدیث 162:۔ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، أَخْبَرَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيُنْقَضَنَّ الْإِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً كَمَا يُنْقَضُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً"۔

(حسن لغیرہ: مسند أحمد ج ۲۹ ص ۵۷۳، ۵۷۴ رقم 18039)

ترجمہ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اسلام کی کڑیاں ایک ایک کرکے ٹوٹتی چلی جائیں گی۔ جیسا کہ رسی کی طاقت اور قوت ایک ایک ریشہ کے ٹوٹنے سے ختم ہوجاتی ہے۔

حدیث 163:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ "أَوَّلَ ذَهَابِ الدِّينِ تَرْكُ السُّنَّةِ، يَذْهَبُ الدِّينُ سُنَّةً سُنَّةً، كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً"۔

(صحیح: سنن الدارمی رقم 98؛ البدع والنھی عنھا لابن وضاح رقم 175؛ الإبانة الکبری لابن بطة رقم 226؛ شرح أصول اعتقاد أھل السنة والجماعة رقم 127)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن فیروز دیلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے: ’’سب سے پہلے دین اسلام کے مٹ جانے کا سبب سنت نبوی کا ترک ہوجانا ہے۔ دین اسلام کا

مٹ جانا ایک ایک سنت کے ترک سے ہوگا۔ (اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹتی چلی جائیں گی) جیسا کہ رسی کی طاقت اور قوت ایک ایک ریشہ کے ٹوٹنے سے ختم ہو جاتی ہے۔

حدیث 164:۔حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالَّتِي تَلِيهَا، وَأَوَّلُهُنَّ نَقْضًا الْحُكْمُ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ"۔

(صحيح:مسند أحمد ج ٣٦ ص ٤٨٥ رقم 22160؛ عبد الله بن أحمد في "السنة" رقم 764؛ الطبراني في "الكبير" رقم 7486؛ "مسند الشاميين" رقم 1602؛ البيهقي في "الشعب" رقم 4894، 7118؛ ابن حبان رقم 6715؛ السنة لأبي بكر بن الخَلَّال رقم 1330؛ تعظيم قدر الصلاة لمحمد بن نصر المَرْوَزِي رقم 407؛ الإبانة الكبرى لابن بطة رقم 4؛ صَحِيح الْجَامِع: 5075، صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 572)

ترجمہ: حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹتی چلی جائیں گی۔ جب بھی کوئی کڑی ٹوٹے گی تو لوگ دوسری سے چمٹ جائیں گے۔ سب سے پہلے جو کڑی ٹوٹے گی وہ یہ ہوگی کہ حکمِ الٰہی کو توڑا جائے گا، اور سب سے آخر میں نماز کو بھی چھوڑ دیا جائے گا''۔

حدیث 165:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: "لَتَتَّبِعُنَّ أَثَرَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، لَا تُخْطِئُونَ طَرِيقَهُمْ، وَلَا يُخْطَأُ بِكُمْ، وَلَتُنْتَقَضُ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، وَيَكُونُ أَوَّلَ نَقْضِهَا الْخُشُوعُ، حَتَّى لَا تَرَى خَاشِعًا"۔

(صحیح: السنن الواردة فی الفتن وغوائلها لأبی عمرو الدانی (رقم 225، 271، 273)
البدع والنهی عنها لابن وضاح رقم 153، 193؛ السنة لأبی بکر بن الخَلّال رقم
1292؛ المستدرك علی الصحیحین (رقم 8448)

ترجمہ حضرت حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تم پہلے لوگوں کے طریقے پر ہو بہو چلو گے، تم ان کے طریقے کی پیروی میں خطا نہیں کرو گے، ان کا طریقہ تم سے خطا نہیں جائے گا، اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹتی چلی جائیں گی۔ سب سے پہلے جو کڑی ٹوٹے گی وہ نماز میں خشوع کا ختم ہو جانا ہوگا، یہاں تک کہ تو نماز میں خشوع کرنے والا نہیں دیکھے گا''۔

74 رومیوں کی کثرت اور عربوں کی قلّت

حدیث 166: ۔حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ". قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "هُمْ قَلِيلٌ". (مسلم رقم 125-2945)

ترجمہ حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ دجّال سے بھاگ کر پہاڑوں میں جا کر چھپ جائیں گے''۔ حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''عرب اس وقت کہاں ہوں گے؟ (کیا وہ دجّال کا مقابلہ نہیں کریں گے؟)۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب اس زمانے میں بہت کم تعداد میں ہوں گے''۔

حدیث 167: ۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْفِهْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: "تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ". فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: "أَبْصِرْ مَا تَقُولُ". قَالَ: "أَقُولُ لَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ". فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: "لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا: إِنَّهُمْ لَأَسْرَعُ النَّاسِ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ، وَإِنَّهُمْ لَخَيْرُ النَّاسِ لِمِسْكِينٍ وَفَقِيرٍ وَضَعِيفٍ، وَإِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ، وَالرَّابِعَةُ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ: وَإِنَّهُمْ لَأَمْنَعُ النَّاسِ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ".

(صحیح: مسند أحمد، ج۲۹ ص۵۴۹ رقم 18022؛ مسلم رقم 35 - 2898؛ البخاری فی "التاریخ الکبیر" 16/8، الطبرانی فی "الکبیر" 20/ (رقم 737)، معجم الأوسط رقم 8663؛ أبو عمرو الدانی فی "الفتن" رقم 601)

ترجمہ حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: ''جب قیامت قائم ہوگی تو اس وقت عیسائی اکثریت میں ہوں گے''۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: ''خیال کیجیے! آپ رضی اللہ عنہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟''۔ حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں تو وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے''۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے تو برحق ہے، اس کا سبب عیسائیوں کی چار خوبیاں ہوسکتی ہیں:

1 یہ لوگ میدانِ جنگ سے بھاگنے کے بعد نہایت سرعت سے اپنی حالت درست کر لیتے ہیں۔
2 یہ لوگ مسکین، ضعیف اور فقیر کے ساتھ بہترین رویہ رکھتے ہیں۔
3 یہ لوگ فتنے کے وقت جذباتی نہیں ہوتے، بلکہ تحمل و بردباری سے معاملات کا جائزہ لیتے ہیں۔
4 چوتھی اور نہایت عمدہ خوبی یہ ہے کہ یہ بادشاہوں کے ظلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ روکنے والے ہیں۔

75 لوگوں کے پاس مال و دولت کی کثرت

حدیث 168: ۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: "لَا أَرَبَ لِي". (بخاری رقم 1412؛ مسلم رقم 61-157)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں مال کی کثرت نہ ہو جائے گی۔ مال کی ریل پیل اس قدر ہو جائے گی کہ مال والے کو یہ پریشانی لاحق ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا؟ وہ ایک شخص کو اپنا مال پیش کرے گا مگر وہ شخص کہے گا: مجھے اس مال کی کوئی ضرورت نہیں''۔

حدیث 169:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ". الحدیث (بخاری رقم 1414؛ مسلم رقم 59-1012)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب ایک شخص اپنے صدقے کا سونا لے کر گھومے گا کہ کوئی لینے والا حاجت مند مل جائے مگر اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو یہ مال لینے کے لیے تیار ہو''۔

حدیث 170:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ، وَيَفِيضَ، حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتّٰى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا، وَحَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ". قَالُوا: "وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللهِ؟". قَالَ: "الْقَتْلُ الْقَتْلُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج ۱۵ ص ۱۲۳ رقم 9395؛ مقطعاً مسلم ص 70 (رقم 60) وص 2215 (رقم 18)؛ ابن حبان رقم 6681)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا وقت نہ آجائے کہ) غیر معمولی مال کی بہتات ہو، اور وہ بہا بہا پھرے، یہاں تک کہ (حالت یہ ہو جائے کہ) ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور وہ نہ پا سکے کوئی ایسا (فقیر، مسکین، صاحبِ حاجت) جو زکوٰۃ کو اس سے قبول کرے، اور عرب کی زمین (جس کا بڑا حصہ آج بے آب وگیاہ ہے) سرسبز چراگاہوں اور نہروں کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور ''اَلْهَرْجُ'' بہت زیادہ ہو جائے گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اَلْهَرْجُ کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قتل وخون ریزی''۔

76 زمین کا اپنے خزانے اُگل دینا

حدیث 171: ـ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا، أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا"۔ (مسلم رقم 62-1013)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ستونوں کی شکل میں اُگل دے گی۔ قاتل آئے گا اور کہے گا: افسوس! میں نے اس مال کے لیے کسی انسان کو قتل کیا۔ قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا: افسوس! میں نے اس مال کی خاطر اپنے خون کے رشتہ داروں کو چھوڑا۔ چور آئے گا اور کہے گا: افسوس! میں نے اس مال کی خاطر چوری کی اور میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ سب اسے چھوڑ دیں گے اور اس مال میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے''۔

77 مسخ، خسف اور قذف کا ظاہر ہونا

مسخ کسی چیز کی شکل اور جسمانی ہیئت تبدیل کر کے اسے کوئی دوسری چیز بنا دینا۔

خسف زمین کا پھٹنا اور جو کچھ اس کے اوپر ہو، اس کو نگل لینا۔

قذف آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا۔

حدیث 172:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ بُقَيْرَةَ امْرَأَةَ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: "إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيبًا فَقَدْ أَظَلَّتِ السَّاعَةُ"۔

(مسند أحمد، ج۴۵ ص۹۹ رقم 27129؛ ابن الأثير في "أسد الغابة" 41/7؛ الحميدي رقم 351؛ الطبراني في "الكبير" 24/ (رقم 522)؛ الهيثمي في "المجمع" 9/8 وقال: رواه أحمد والطبراني وفيه ابن إسحاق، وهو مدلس، وبقية رجال أحد إسنادي أحمد رجال الصحيح)

ترجمہ حضرت بقیرہ رضی اللہ عنہا (حضرت قعقاع بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کی بیوی) فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرما رہے تھے: "اے لوگو! جب کسی لشکر کے بارے میں سنو کہ وہ نزدیک ہی زمین میں دھنسا دیا گیا ہے، تو سمجھو: قیامت قریب آ گئی ہے"۔

حدیث 173:۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ، وَخَسْفٌ، وَقَذْفٌ"۔

(حسن لغيره: سنن ابن ماجه، ج۵ ص۱۸۱ رقم 4059؛ البزار في "مسنده" رقم 1457؛ أبو نعيم في "الحلية" 121/7)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت سے پہلے چہروں کا مسخ ہونا، زمین میں دھنسنا اور پتھروں کی بارش ہوگی"۔

حدیث 174 :۔حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ......وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ، وَمَسْخٌ، وَقَذْفٌ".

(حسن لغیرہ: مسند أحمد، ج ۱۱ ص ۲۷ تا ۲۸ رقم 6521؛ ابن ماجہ رقم 4062)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت سے پہلے) میری اُمت میں زمین میں دھنسنا، چہروں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش ہوگی''۔

حدیث 175 :۔حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فِي هٰذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ". فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَتٰى ذَاكَ؟". قَالَ: "إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ". (صحیح: ترمذی رقم 2212)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس اُمّت کے بعض لوگوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا، بعض کی شکلیں مسخ کردی جائیں گی اور بعض پر پتھروں کی بارش ہوگی''۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! یہ چیزیں کب واقع ہوں گی؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب گانے والیاں اور آلاتِ موسیقی بہت ہو جائیں گے اور لوگ شراب پینا شروع کردیں گے''۔

حدیث 176 :۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَيْفِيُّ بْنُ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ". قَالَتْ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟". قَالَ: "نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ". (صحیح: ترمذی رقم 2185)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخری

زمانے میں اس اُمّت میں خسف، مسخ اور قذف کے واقعات ہوں گے‘‘۔میں نے عرض کیا: ’’یارسول اللہ! کیا ہمیں نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی ہلاک کر دیا جائے گا؟‘‘۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہاں، جب فسق وفجور کی کثرت ہو جائے گی‘‘۔

78 ایسی بارش جس سے مٹی اور پتھر کے گھر بچ نہ سکیں گے

حدیث 177:۔حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ: عَفَّانُ، فِي حَدِيثِهِ: أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا لَا تُكِنُّ مِنْهُ بُيُوتُ الْمَدَرِ، وَلَا تُكِنُّ مِنْهُ إِلَّا بُيُوتُ الشَّعَرِ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج ۱۳ ص ۱۱ رقم 7564: ابن حبان رقم 6770)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک آسمان سے ایسی بارش نازل نہ ہو، جس سے مٹی اور پتھر کے گھر بچ نہ سکیں گے، البتہ بالوں سے بنے خیمے اس بارش سے بچ جائیں گے‘‘۔

79 آسمان سے بارش تو ہوگی، مگر اس سے پیداوار نہ ہوگی

حدیث 178:۔حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا عَامًّا، وَلَا تَنْبُتَ الْأَرْضُ شَيْئًا".

(صحیح: مسند أحمد، ج ۱۹ ص ۱۷ ۱۸ رقم 12429: مستدرک حاکم رقم 8567: أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 2/69-70: البخاري في "التاريخ الكبير" 7/362)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگوں پر موسلا دھار بارشیں نہ برسائی جائیں گی، مگر زمین کچھ بھی نہیں اگائے گی‘‘۔

حدیث179:۔حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ السَّنَةَ لَيْسَ بِأَنْ لَا يَكُونَ فِيهَا مَطَرٌ، وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطِرَ السَّمَاءُ، وَلَا تُنْبِتَ الْأَرْضُ"۔

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، ج ۱۴ ص ۲۰۲ رقم 8511، 8703، 8754؛ مسلم رقم 44-2904؛ الشافعی 170/1 عمن لا يتهم؛ ابن حبان رقم 995)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قحط سالی یہ نہیں کہ بارش نہ ہو، بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ لوگوں پر بارش تو برسے، لیکن زمین کچھ نہ اگائے''۔

80 ایسا فتنہ جو تمام عربوں کو ہلاک کر دے گا

حدیث180:۔حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سِيمَا كُوشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ"۔

(مسند أحمد، ج ۱۱ ص ۵۶۲ رقم 6980؛ أبو داود رقم 4265؛ ترمذی رقم 2178؛ ابن ماجه رقم 3967؛ أخرجه ابن أبي شيبة 11/15 موقوفا.)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جو سب عربوں کو لپیٹ میں لے لے گا۔ اس کے قتل ہونے والے جہنم میں جائیں گے۔ اس فتنے میں زبان کی کاٹ تلوار سے زیادہ ہوگی''۔

81 مسلمانوں کی نصرت کے لیے درختوں اور پتھروں کا کلام کرنا اور مسلمانوں کا یہودیوں سے جنگ کرنا

حدیث181:۔حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَاقْتُلْهُ". (بخاری رقم 3593؛ مسلم 81-2921)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہودی تم سے جنگ کریں گے مگر تم ان پر غلبہ پالو گے، یہاں تک کہ پتھر بھی بول کر کہے گا: ''اے مسلم! یہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے۔ آؤ اور اسے قتل کر ڈالو''۔

حدیث 182:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ". (مسلم رقم 82-2922)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہ ہو جائے۔ مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ ایک یہودی کسی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ جائے گا، لیکن وہ پتھر یا درخت کہے گا: ''اے مسلم! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے۔ آؤ، اسے قتل کر ڈالو، مگر ''غرقد'' کا درخت نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا دوست ہے''۔

82 دریائے فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہو جانا

عراق کا مشہور دریا فرات سونے کا ایک پہاڑ یا سونے کا ایک خزانہ ظاہر کرے گا، جس پر لوگ لڑیں گے، چنانچہ اس لڑائی میں ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے۔

حدیث 183:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ، تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو". (مسلم رقم 29-2894)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ دریائے فرات سونے کا پہاڑ برآمد نہ کرے گا۔ لوگ اس وجہ سے جنگ وقتال کریں گے۔ پس ان لوگوں میں سے ننانوے فیصد (99%) مارے جائیں گے۔ ہر شخص یہ کہے گا کہ شاید میں (زندہ بچ جاؤں اور) مقصد میں کامیاب ہو جاؤں''۔

حدیث 184:۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا". (مسلم رقم 30-2894)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جلد وہ زمانہ آنے والا ہے جب دریائے فرات سونے کا خزانہ برآمد کرے گا۔ پس جو شخص اس وقت وہاں موجود ہو، اس کو چاہیے کہ اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے''۔

حدیث 185:۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا". قُلْتُ: "أَجَلْ". قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ، فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ: لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ، قَالَ: فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ

مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ". قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ. (مسلم رقم 32-2895)

ترجمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ ہمیشہ دنیا کا مال جمع کرنے کے لیے گردنیں پھنساتے رہیں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کردے۔ جب یہ لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی جانب دوڑ پڑیں گے۔ جو وہاں پہنچ چکے ہوں گے، وہ کہیں گے: اگر ہم نے لوگوں کو سونا لے جانے کی کھلی چھٹی دے دی، تو وہ سارے کا سارا لے جائیں گے۔ پھر وہ اس مال کے حصول کے لیے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ اس لڑائی کے نتیجے میں سو (۱۰۰) میں ننانوے (۹۹) انسان قتل ہو جائیں گے''۔

83 آدمی فسق وفجور نہ کرے گا، تو اُسے عاجز ودرماندہ ہونے کا طعنہ دیا جائے گا

حدیث 186 :- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يُخَيَّرُ فِيهِ الرَّجُلُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالْفُجُورِ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ، فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُورِ".

(مسند أحمد ج ۱۳ ص ۱۶۹ رقم 7744، 9767: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح: مستدرک حاکم رقم 8352، 8353؛ إسحاق بن راهويه (150)، والبيهقي في "الزهد الكبير" (233::))

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں آدمی کو بدکاری یا عجز ودرماندگی میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا جائے گا، جو شخص اس زمانے کو پائے، اُسے چاہیے کہ عاجز بن جائے مگر فاسق وفاجر نہ بنے''۔

84 جزیرۃ العرب میں چراگاہوں اور نہروں کا ظہور

جزیرۃ العرب کے کل رقبے کا تقریباً ستر فیصد (70%) بے آباد اور بنجر صحراؤں پر مشتمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ خبر دی کہ علاماتِ قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ جزیرۃ العرب میں چراگاہوں اور نہروں کا ظہور ہوگا۔

حدیث 187:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ، وَيَفِيضَ، حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا، وَحَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ". قَالُوا: "وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللهِ؟". قَالَ: "الْقَتْلُ الْقَتْلُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج ۱۵ ص ۱۲۳ رقم 9395؛ مقطعاً مسلم ص 70 (رقم 60) وص 2215 (رقم 18)؛ ابن حبان رقم 6681)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا وقت نہ آجائے کہ) غیر معمولی مال کی بہتات ہو، اور وہ بہا بہا پھرے، یہاں تک کہ (حالت یہ ہوجائے کہ) ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور وہ نہ پا سکے کوئی ایسا (فقیر، مسکین، صاحبِ حاجت) جو زکوٰۃ کا اس سے قبول کرے، اور عرب کی زمین (جس کا بڑا حصہ آج بے آب و گیاہ ہے) سرسبز چراگاہوں اور نہروں کی شکل میں ہوجائے گی۔ اور ''الْهَرْجُ'' بہت زیادہ ہوجائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! الْهَرْجُ کیا ہے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل و خون ریزی''۔

حدیث 188:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا،

وَحَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ، لَا يَخَافُ إِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيقِ، وَحَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ". قَالُوا: "وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "الْقَتْلُ". (صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج ۱۴ ص ۲۷ ۴۲ رقم 8833)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سرزمین عرب چراگاہوں اور نہروں میں تبدیل نہ ہو جائے۔ اور جب تک ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر نہ کر لے، جسے راستہ بھول جانے کے سوا کسی نقصان کا خوف نہ ہو، اور جب تک ''ہرج'' کی کثرت نہ ہو جائے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! یہ ہرج کیا چیز ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قتل وخون ریزی''۔

حدیث 189:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا". (مسلم رقم 60-157)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مال کی کثرت نہ ہو جائے۔ مال کی ریل پیل اس قدر ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر کسی حاجت مند کو تلاش کرے گا، مگر اسے کوئی ایسا شخص نہ مل سکے گا جو اس مال کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو، اور جب تک سرزمین عرب چراگاہوں اور نہروں کی زمین نہ بن جائے''۔

حدیث 190:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلَاةَ،

ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ، عَيْنَ تَبُوكَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ، فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ". فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟". قَالَا: "نَعَمْ". فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ. قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا، حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ، قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا. فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ: غَزِيرٍ - شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ - حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: "يُوشِكُ، يَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، أَنْ تَرٰى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا". (مسلم رقم 10-706)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ غزوۂ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے سفر پر تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں جمع کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مؤخر کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے ادا فرمایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ کل إِنْ شَاءَ اللهُ تبوک کے چشمے پر پہنچو گے۔ تم سورج بلند ہو جانے کے بعد ہی وہاں پہنچو گے۔ تم میں سے جو بھی وہاں پہنچ جائے، اسے چاہیے کہ وہ اس چشمے کے پانی کو میری آمد تک استعمال نہ کرے''۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دو شخص ہم سے پہلے ہی وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ چشمے سے پانی بڑی مشکل سے تھوڑا تھوڑا نکل رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے پوچھا: ''کیا تم نے یہ پانی استعمال کیا ہے؟''۔

انھوں نے کہا: ''جی ہاں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پر بہت ناراضی اور خفگی کا اظہار کیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چشمے کا پانی اپنے ہاتھوں سے تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کیا، یہاں تک کہ وہ کچھ مقدار میں جمع ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی میں سے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا اور پھر اس پانی کو واپس چشمے میں ڈال دیا۔ پانی ڈالتے ہی چشمہ پوری قوت سے ابل پڑا، اور نہایت کثرت اور تیزی سے بہنے لگا۔ لشکر کے لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ! اگر تمھاری عمر نے وفا کی، تو تم دیکھو گے کہ یہ سارا علاقہ باغات اور آبادی سے معمور ہو جائے گا''۔

85 مستقل چمٹنے والے فتنے، خوشحالی وفراوانی کا فتنہ اور تاریک واندھے فتنے کا ظہور

حدیث 191:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ أَوِ الْيَحْصُبِيُّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُعُودًا، فَذَكَرَ الْفِتَنَ، فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ. فَقَالَ قَائِلٌ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ؟". قَالَ: "هِيَ فِتْنَةُ هَرَبٍ وَحَرَبٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ، دَخَلُهَا أَوْ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ: انْقَطَعَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ، فُسْطَاطُ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ، إِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنَ الْيَوْمِ أَوْ غَدٍ".

(صحيح:مسند أحمد ج١٠ص٣٠٩، ١٠٣١٠رقم6168؛أبو داود رقم4242؛ مستدرك حاكم رقم8441؛وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد. ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي؛أبو نعيم في"الحلية"158/5؛البغوي في"شرح السنة"رقم4226)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے فتنوں کا بہت تفصیل سے ذکر فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ احلاس کا ذکر فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! فتنۂ احلاس کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ افراتفری اور جنگ وجدل کا فتنہ ہوگا۔ پھر ایک خوشحالی کا فتنہ ظاہر ہوگا جو ایک شخص کے قدموں سے اٹھے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا۔ وہ خود کو مجھ سے تعلق رکھنے والا خیال کرے گا مگر درحقیقت اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ میرے دوست تو فقط وہ ہیں جو متقی ہیں۔ پھر لوگ ایک ایسے شخص کی بیعت پر اکٹھے ہوجائیں گے جو کم علم، کم عقل اور کم ہمت ہوگا۔ اس کے بعد ایک سیاہ تاریک فتنے اور اندھی مصیبت کا دور شروع ہوگا۔ اس فتنے کا اثر اور ضرر میری اُمّت کے ہر شخص تک پہنچے گا اور کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہوگیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت اختیار کرجائے گا۔ آدمی صبح کو مؤمن ہوگا اور شام کو کافر ہوجائے گا۔ لوگ دو قسموں میں تقسیم ہوجائیں گے: ایک ایمان والے جن میں نفاق نہیں ہوگا، اور دوسرے نفاق والے جو ایمان سے یکسر خالی ہوں گے۔ جب یہ حالات پیدا ہوجائیں تو اس وقت دجّال کا انتظار کرنا، اسی روز آجائے، یا اگلے روز ظاہر ہوجائے''۔

حدیث192 :۔حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَامُوسَى يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ......

قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا. الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي". قَالُوا: "فَمَا تَأْمُرُنَا؟". قَالَ: "كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ".

(صحیح:مسند أحمد رقم19662، 19660، 19730؛ أبو داود رقم4262؛ مستدرک حاکم رقم8360؛ البیہقی فی "الشعب" رقم752؛ ابن أبی شیبۃ 11/15 موقوفاً؛ ھناد فی "الزھد" رقم1237 موقوفاً؛)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمھارے سامنے اندھیری شب جیسے فتنے آئیں گے۔ آدمی صبح کے وقت تو مؤمن ہو گا لیکن شام ہونے سے پہلے کافر ہو جائے گا، یا شام کے وقت تو مؤمن ہو گا مگر صبح ہونے سے پہلے وہ کافر ہو چکا ہوگا۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے گھروں کے فرشوں پر بیٹھنے کو لازم پکڑ لو''۔

86 ایسا زمانہ جس میں ایک سجدہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے بہتر ہوگا

حدیث193:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا". ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا". [النساء: 159]۔

(بخاری رقم3448؛ مسلم رقم242-155)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اس پاک ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یقیناً قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں (یعنی مسلمانوں میں) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حاکم کی حیثیت سے، پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیروں کو قتل کرائیں گے، اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ مال و دولت کی کثرت و بہتات ہو گی، یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اگر (قرآن مجید سے اس کا ثبوت چاہو، تو) پڑھو:

آیت 6:۔ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ (النساء:۱۵۹)

ترجمہ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہی دے گا۔

87 پہلی رات کے چاند کا بڑا نظر آنا

حدیث 194:۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ الْمُعَافَى بْنِ عِمْرَانَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: ’’مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلَالُ قِبَلًا، فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ‘‘۔

(الروض الداني (المعجم الصغير) ج۲ ص۲۶۰ رقم 1132؛ المعجم الأوسط، ج۹ ص۱۴۷ رقم 9376؛ إسنادہ حسن: الأحاديث المختارة، ج۶ ص۳۰۵ رقم 2325)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’علاماتِ قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ (۱) پہلی رات کا چاند بڑا نظر آئے، پھر یہ کہا جائے: یہ تو دوسری رات کا ہے۔ (۲) مساجد کو راستے بنا لیا جائے، (۳) اچانک موت کثرت سے واقع ہونے لگے‘‘۔

حدیث195:۔نا أَبُو رِفَاعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ، يَرَاهُ الرَّجُلُ لِلَيْلَةٍ يَحْسِبُهُ لِلَيْلَتَيْنِ"۔

(معجم ابن الأعرابی، ج ۳ ص ۹۳۳ رقم 1977)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ پہلی رات کا چاند بڑا نظر آئے، پھر یہ کہا جائے: یہ تو دوسری رات کا ہے''۔

حدیث196:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ انتفاخُ الْأَهِلَّةِ، حَتَّى يُرَى الْهِلَالُ لِلَيْلَتِهِ، فَيُقَالُ: هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ"۔

(المعجم الأوسط، ج ۷ ص ۶۵ رقم 6864؛ مسند الشاميين، ج ۴ ص ۲۹۷ رقم 3356؛ الحديث صحيح عندی علی كل حال: سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ۵ ص ۳۶۶، ۳۶۷ رقم 2292)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ پہلی رات کا چاند بڑا نظر آئے گا، پھر یہ کہا جائے گا: یہ تو دوسری رات کا ہے''۔

حدیث197:۔حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ"۔

(المعجم الكبير، ج ۱۰ ص ۱۹۸ رقم 10451؛ الفوائد تمام، ج ۱ ص ۱۰۸ رقم 257)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ پہلی رات کا چاند بڑا نظر آئے گا''۔

88 سب لوگوں کا شام کی طرف ہجرت کر جانا

تنبیہ آج کل صرف ''سوریہ'' کو شام کہا جاتا ہے جس کا دار الحکومت ''دمشق'' ہے۔ لیکن پہلے ملک شام بہت بڑا تھا۔ طول میں دریائے فرات (عراق) سے العریش تک (جہاں سے مصر شروع ہوتا ہے)، عرض میں جزیرہ نمائے عرب سے بحر روم تک پھیلا ہوا تھا۔ اردن، فلسطین، لبنان، موجودہ سوریہ (دمشق)، بیت المقدس، طرابلس، انطاکیہ سب اسی کے حصے تھے۔ لہٰذا احادیث میں شام سے اصل ملک شام مراد ہے، صرف سوریہ نہیں۔

''غوطہ'' اس زمانے میں دمشق کا مضافاتی قصبہ تھا، جو آج کل غوطۂ دمشق کہلاتا ہے۔ دمشق مشہور و معروف شہر ہے جو آج کل سوریا (شام) کا دار الحکومت ہے۔

حدیث 198 :۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ، فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، وَلَا يَزَالُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ، لَا يُبَالُونَ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ".

(صحيح: مسند أحمد، رقم 15596، 15597؛ ابن أبي شيبة 190/12؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 1101؛ ابن حبان رقم 7303؛ الطيالسي رقم 1076؛ ترمذي رقم 2192؛ الفسوي في "المعرفة والتاريخ" 296،295/2؛ الطبراني في "الكبير" 19/ رقم (55) و (56)؛ الحاكم في "معرفة علوم الحديث" ص2؛ الخطيب في "تاريخه" 417/8-418، و182/10؛ "شرف أصحاب الحديث" رقم 45،44،11؛ مختصراً أبو نعيم في "الحلية" 230/7)

ترجمہ حضرت قُرَّةُ بْنُ إِيَاس الْمُزَنِي رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب شام والوں میں بگاڑ آجائے گا، تو تم میں کوئی بھلائی نہ رہے گی۔ میری اُمّت کا ایک گروہ قیامت تک فتح یاب رہے گا، انھیں رسوا کرنے والا انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا''۔

حدیث199:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟". قَالَ: "هَاهُنَا". وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ. الحدیث

(حسن: مسند احمد، رقم20031، 20050؛ مستدرک حاکم رقم8686؛ الترمذی رقم2192، 2424، 3143؛ ابن أبی شیبة 250/13؛ یعقوب بن سفیان فی "المعرفة والتاریخ" 288/2، 296؛ الطبرانی 19/ رقم(974)، (975)، (976)، (977))

ترجمہ حضرت بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت معاویۃ بن حَیْدۃ قُشیری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کس جگہ رہنے کا حکم فرماتے ہیں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''یہاں''۔

حدیث200:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْغُوطَةُ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ".

(صحیح: مسند أحمد ج٦ ص٣٥٦ رقم21725؛ أبو داود رقم4298؛ یعقوب بن سفیان فی "المعرفة والتاریخ" 290/2؛ الطبرانی فی "مسند الشامیین" رقم589، 1313؛ ابن عساکر فی "تاریخ دمشق" 103/1، 104)

ترجمہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فتنے کے دنوں میں مسلمانوں کا مرکز ''غوطہ'' ہوگا جو دمشق نامی شہر کے ایک جانب ہوگا''۔

حدیث201:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الشَّامُ، فَإِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ،

فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ، وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ".

(صحیح: مسند أحمد، رقم 17470، 22323؛ ابوداؤد رقم 4640 عن مکحول مرسلاً؛ ابن الجوزی فی "العلل المتناهية" رقم 492؛ ابن عساکر فی "تاریخ دمشق": ج۱ ص۲۳۶، ۲۳۸، ۲۳۹؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 719؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 19447، 32465؛ أحمد فی "فضائل الصحابة" رقم 1712؛ ابن عساکر 237/1 عن جبیر بن نفیر)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب تمھارے لیے شام فتح ہو جائے گا۔ پھر جب تمہیں مختلف شہروں میں رہائش منتخب کرنے کے لیے اختیار دیا جائے، تو تم دمشق کو اختیار کرنا، کیونکہ وہ فتنوں کے وقت مسلمانوں کا ٹھکانا ہوگا، اور مسلمانوں کا ان دنوں مرکز دمشق کی سرزمین میں ''غوطہ'' ہوگا''۔

حدیث 202:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: "عَوْفٌ؟". فَقُلْتُ: "نَعَمْ". فَقَالَ: "ادْخُلْ". قَالَ: قُلْتُ: "كُلِّي أَوْ بَعْضِي؟". قَالَ: "بَلْ كُلُّكَ". قَالَ: "اعْدُدْ يَا عَوْفُ! سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، أَوَّلُهُنَّ مَوْتِي". قَالَ: فَاسْتَبْكَيْتُ حَتّٰى جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْكِتُنِي. قَالَ: قُلْتُ: "إِحْدَى". وَالثَّانِيَةُ: "فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ". قُلْتُ: "اثْنَيْنِ". وَالثَّالِثَةُ: "مُوتَانٌ يَكُونُ فِي أُمَّتِي يَأْخُذُهُمْ مِثْلَ قُعَاصِ الْغَنَمِ". قَالَ: "ثَلَاثًا". وَالرَّابِعَةُ: "فِتْنَةٌ تَكُونُ فِي أُمَّتِي، وَعَظَّمَهَا". قُلْ: "أَرْبَعًا". وَالْخَامِسَةُ: "يَفِيضُ الْمَالُ فِيكُمْ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطَى الْمِائَةَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطُهَا". قُلْ: "خَمْسًا". وَالسَّادِسَةُ: "هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ عَلَى ثَمَانِينَ غَايَةً". قُلْتُ: "وَمَا الْغَايَةُ؟". قَالَ: "الرَّايَةُ، تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ فِي

أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ فِي مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد،ج۳۹ص۱۱۴رقم23985؛البزار في "مسنده" رقم2742؛ابن عساكر في "تاريخ دمشق" 1/ ورقة 105 ؛ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم1292؛الطبراني في "الكبير" 18/ (رقم72)؛ "مسند الشاميين" رقم934؛ ابن منده في "الإيمان" رقم1000؛أبو عمرو الداني في "السنن الواردة في الفتن" رقم523،427؛الطبراني في "الكبير" 71/18،وابن منده رقم999 عن جبير بن نفير)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عوف؟''۔ میں نے عرض کیا: ''جی ہاں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''داخل ہو جاؤ''۔ میں نے عرض کیا: ''کامل طور پر، یا جزوی طور پر''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کامل طور پر''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کرلے۔ ان میں سے پہلی چیز میری وفات ہے''۔ میں یہ سن کر رونے لگ پڑا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے چپ کرانے لگے۔ میں نے عرض کیا: ''یہ پہلی ہے''۔ ''دوسری: بیت المقدس کا فتح ہونا ہے''۔ میں نے عرض کیا: ''دو ہوگئیں''۔ ''تیسری: میری اُمت میں بکریوں کی قُعاص جیسی بیماری سے لوگوں کی بکثرت موت کا واقع ہونا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین ہوگئیں۔'' ''چوتھی: میری اُمت میں ایک بہت بڑا فتنہ آئے گا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بہت بڑا بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چار''۔ ''پانچویں: تمہارے اندر مال ودولت کا کثرت سے آنا ہے یہاں تک کہ ایک شخص کو دو سو دینار بھی دیا جانا اس کو ناراض کردے گا''۔ تم کہو: پانچ''۔ ''چھٹی: تمھارے اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی۔ (وہ صلح کو توڑ کر غداری کریں گے)۔ پھر تمھاری طرف اسی (۸۰) جھنڈوں کے تحت بہت بڑی فوج لے آئیں گے۔ ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) فوج ہوگی۔ اس روز مسلمانوں کا مرکز ''غوطہ'' ہوگا جو دمشق نامی شہر میں ہوگا''۔

89 مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ایک عظیم معرکہ اورفتحِ قسطنطنیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ علاماتِ قیامت میں سے مسلمانوں اوررومیوں کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام ''اَلْمَلْحَمَةُ الْکُبْریٰ'' رکھا ہے۔ مسلمان اس جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کریں گے اور اُسے بھی فتح کرلیں گے۔ پھر اس کے بعد دجّال ظاہر ہوگا۔

حدیث 203:۔حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ". ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا". أَوْ كَمَا "أَنَّكَ قَاعِدٌ" يَعْنِي: مُعَاذًا.

(مسند أحمد،ج۳۶ص۴۳۲رقم 22121؛هٰذَا الْحَدِيثُ وَإِنْ كَانَ مَوْقُوفًا فَإِنَّ إِسْنَادَهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الرِّجَالِ۔[التعلیق-من تلخیص الذهبی]-صحیح موقوف: مستدرک حاکم رقم 8297؛أبو داود رقم 4294؛الخطيب فى "تاريخه" 223/10؛أبو القاسم البغوى فى "الجعديات" رقم 3530؛أبو محمد البغوى فى "شرح السنة" رقم 4252؛ الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" رقم 519؛البخارى فى "تاريخه" 193/5؛)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیت المقدس کے آباد ہونے سے مدینہ کی بربادی شروع ہوجائے گی۔ مدینہ کی بربادی ہوئی تو ایک عظیم معرکہ شروع ہوجائے گا۔ وہ معرکہ شروع ہوا، تو قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا اور جب قسطنطنیہ فتح ہوگیا تو پھر جلد ہی دجّال کا خروج ہوگا''۔

حدیث 204: - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا: "يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ! جَاءَتِ السَّاعَةُ". قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: "إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ". ثُمَّ قَالَ: بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ - فَقَالَ: "عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ". قُلْتُ: "الرُّومَ تَعْنِي؟". قَالَ: "نَعَمْ، وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً - إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا - حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَيُقْبِلُونَ، فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ - أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ -". قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

(مسلم رقم 37-2899)

ترجمہ حضرت یُسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی۔ ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا، کہنے لگا: ''اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آئی''۔ یہ سُن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، پہلے تکیہ لگائے تھے۔ انھوں نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ ہوگا اور نہ مالِ غنیمت سے کچھ خوشی ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا؟ اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا، تو مالِ غنیمت کی کیا خوشی ہوگی؟)۔ پھر شام کے ملک کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، اور کہا: ''(نصاریٰ) دشمن مسلمانوں سے جنگ کے لیے جمع ہو گی اور مسلمان بھی اُن سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے''۔ میں نے کہا: ''دشمن سے مراد آپ رضی اللہ عنہ کی مراد نصاریٰ ہیں؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''ہاں''۔ ''اور اس وقت لڑائی شروع ہوگی۔ مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کی شرط لگا کر آگے بڑھے گا، یعنی اس قصد سے لڑے گا کہ مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے۔ پھر دونوں لشکروں میں جنگ ہوگی، یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں واپس لوٹ جائیں گی۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا، وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب مارا جائے گا)۔ دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کے لیے اور غالب ہونے کے لیے جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائے گا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے۔ مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی۔ پھر دونوں کی طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر بھی فنا ہو جائے گی۔ جب چوتھا دن ہوگا جو جتنے مسلمان باقی رہ جائیں گے، وہ سب آگے بڑھیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا، اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کی نعشوں سے پرواز کرے گا، لیکن آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گر جائے گا (یعنی اس کثرت کے ساتھ لاشیں ہی لاشیں ہو جائیں گی)۔ جب ایک دادا

کی اولاد کی مردم شماری کی جائے گی، تو ننانوے فیصد (99%) آدمی مارے جاچکے ہوں گے، اور صرف ایک بچا ہوگا۔ ایسی حالت میں کون سے مالِ غنیمت سے خوشی ہو گی اور کون سا ترکہ تقسیم ہوگا۔

پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ وہ یہ کہ شور مچے گا کہ ان کے بال بچوں میں دجّال آگیا ہے۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہو گا سب کچھ چھوڑ کر روانہ ہو جائیں گے۔ اور دس سواروں کو لین ڈوری کے طور پر روانہ کریں گے (تاکہ دجّال کی خبر کی تحقیق کر کے لائیں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں، اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔ وہ اس وقت تمام روئے زمین کے بہتر سوار ہوں گے، یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے''۔

حدیث 205:۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ (موضعان بالشام بقرب حلب)، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: "خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ". فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: "لَا، وَاللهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا". فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ، ذَابَ

كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ". (مسلم رقم 34-2897)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی اعماق یا دابق میں نہ آدھمکیں گے۔ پھر مدینہ والوں کا ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لیے نکلے گا، جس میں اس دن یعنی اس وقت کے روئے زمین کے سب سے بہتر لوگ شامل ہوں گے۔ جب صف بندی ہوگی تو رومی یہ کہیں گے: "ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں، جگہ خالی کر دو، تاکہ ہم ان سے لڑیں"۔ مسلمان ان کو جواب دیں گے: "اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ہم تمھارے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان خالی نہیں کر سکتے"۔ سارے مسلمان رومیوں سے لڑنا شروع کر دیں گے۔ ان مسلمانوں میں سے ایک تہائی مسلمان پیٹھ کر بھاگ کھڑے ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کریں گے۔ ایک تہائی مسلمان جامِ شہادت نوش کریں گے، جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہداء قرار پائیں گے۔ باقی ایک تہائی مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے۔ اس کے بعد اُس وقت جب کہ وہ (مسلمان) مالِ غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف ہوں گے۔ اپنی تلواروں کو زیتوں کے درختوں پر لٹکائے ہوئے ہوں گے۔ اچانک شیطان اُن کے درمیان یہ بات پھونک دے گا کہ تمھاری عدمِ موجودگی میں مسیح دجال تمھارے گھروں میں پہنچ گیا ہے۔ (اسلامی لشکر یہ سنتے ہی قسطنطنیہ سے) نکل کھڑے ہوں گے، لیکن شیطان کی یہ خبر مکمل طور پر جھوٹی ثابت ہوگی۔ البتہ جب مسلمان شام پہنچیں گے، تو پھر دجال ظاہر ہوگا، مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کریں گے اور صف بندی میں مشغول ہوں گے کہ نماز کا وقت آجائے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے منارے پر) اتریں گے۔ (پھر قدس آئیں گے) اور مسلمانوں کی امامت کریں گے۔ پھر اللہ کا دشمن یعنی دجال (جو مسلمانوں کو گھیرے ہوئے ہوگا) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس

طرح گھلنا شروع ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھلنے لگتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس حالت میں چھوڑ دیں اور قتل نہ بھی کریں، تو وہ سارا گھل جائے گا، اور (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کیے بغیر) خود مر جائے، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا خون اپنے نیزے کے ذریعہ دکھائیں گے"۔

تشریح "اعماق اور دابق" انطاکیہ اور حلب کے درمیان دو جگہوں کے نام ہیں۔ اس حدیث میں مدینہ سے مراد حلب کا شہر ہے جو شام میں واقع ہے۔ مدینہ منورہ پر یہ پیشگوئی صادق نہیں آتی، اور نہ ہی مدینہ منورہ مراد ہے۔ مسلمانوں کے اس لشکر سے مراد حضرت مہدی علیہ السلام کا لشکر ہے، جو شام کے نصاریٰ سے لڑیں گے۔

حدیث 206:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ هُوَ الْقُرْقُسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ذِي مِخْمَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ، ثُمَّ تَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ، فَيَقُومُ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ، فَيَرْفَعُ الصَّلِيبَ، وَيَقُولُ: "أَلَا غَلَبَ الصَّلِيبُ". فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَكُونُ الْمَلَاحِمُ، فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْكُمْ، فَيَأْتُونَكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشَرَةُ آلَافٍ".

(صحيح: مسند أحمد ج۲۸ ص ۳۲، ۳۴ رقم 16826؛ أبو داود رقم 2767، 4292، 4293؛ ابن ماجه رقم 4089؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 2659، 2660، 2661؛ الطبراني في "الكبير" رقم 4230؛ ابن حبان رقم 6708، 6709؛ مستدرک حاکم رقم 8298؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 19449؛ سنن الکبریٰ رقم 18818؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1260)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت مِخمَر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم رومیوں سے پوری صلح کرو گے۔ پھر دونوں فریق مل کر اپنے دشمن سے جنگ کرو گے۔ تم کو کامیابی ہوگی اور مالِ غنیمت ملے گا۔ پھر تم ایک ایسی سرزمین

پر قیام کرو گے جس میں ٹیلے ہوں گے اور سبزہ ہوگا، تو ایک شخص عیسائیوں میں سے صلیب اونچی کر کے کہے گا: ”صلیب کا بول بالا ہو!“۔ اس پر ایک مسلمان (کو غصہ آئے گا) اس شخص کو قتل کر دے گا۔ اس وقت عیسائی غداری کریں گے۔ پھر جنگِ عظیم کے لیے سب ایک محاذ پر جمع ہو جائیں گے۔ پھر وہ تمہارے خلاف اسی (۸۰) جھنڈوں والا لشکر لائیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) ہوں گے“۔

حدیث 207:۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْغُوطَةُ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ"۔

(صحيح: مسند أحمد، ج۳٦ ص۵٦ رقم 21725؛ أبو داود رقم 4298؛ يعقوب بن سفيان فى "المعرفة والتاريخ" 290/2؛ الطبراني فى "مسند الشاميين" رقم 589، 1313؛ ابن عساكر فى "تاريخ دمشق" 103/1 و104؛ مستدرک حاکم رقم 8496)

ترجمہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”فتنے کے دنوں میں مسلمانوں کا مرکز ”غوطہ“ ہوگا جو دمشق نامی شہر کے ایک جانب ہوگا“۔

حدیث 208:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الشَّامُ، فَإِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ، وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ"۔ (صحيح: مسند أحمد ج۲۹ ص۱۳ رقم 17470)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب تمھارے لیے شام فتح ہو جائے گا۔ پھر جب تمہیں مختلف شہروں میں رہائش اختیار کرنے کے لیے اختیار دیا جائے، تو تم دمشق کو اختیار کرنا، کیونکہ وہ فتنوں کے وقت مسلمانوں کا ٹھکانا ہوگا، اور مسلمانوں کا ان دنوں مرکز دمشق کی سرزمین میں ”غوطہ“ ہوگا“۔

حدیث 209:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟". قَالُوا: "نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ". فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا - قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ - الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ". فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ". فَيُفَرَّجُ لَهُمْ، فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ، إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ، فَقَالَ: "إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ". فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ. (مسلم رقم 2920)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے ایک ایسے شہر کے بارے میں کچھ سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی ہے اور دوسری جانب سمندر ہے؟''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''جی ہاں۔ یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک بنو اسحاق کے ستر ہزار (70,000) لوگ اس شہر کو فتح نہ کرلیں۔ وہ جب وہاں آئیں گے تو وہاں پڑاؤ ڈالیں گے۔ وہ کسی قسم کا اسلحہ استعمال نہیں کریں گے اور نہ ہی تیر پھینکیں گے۔ وہ بس اتنا کہیں گے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ''۔ تو اس کے ایک طرف کا علاقہ فتح ہو جائے گا۔ حضرت ثور بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جہاں تک مجھے معلوم ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سمندر والی جانب فتح ہو جائے گی''۔ پھر دوبارہ کہیں گے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ''۔ تو اس کی دوسری جانب فتح ہو جائے گی۔ پھر تیسری بار کہیں گے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ''۔ تو شہر ان کے لیے کھل جائے گا۔ وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور غنیمت جمع کریں گے۔ ابھی مال جمع کر رہے ہوں گے کہ کوئی پکار کر کہے گا: ''لوگو! دجّال ظاہر ہو گیا ہے''۔ یہ سنتے ہی وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے''۔

90 وراثت تقسیم نہ ہوگی اور لوگوں کو مالِ غنیمت سے خوشی نہ ہوگی

یہ دونوں علامتیں آخری زمانے میں اُس وقت واقع ہوں گی جب قتل وقتال بہت ہوگا اور مسلمانوں کی عیسائیوں کے ساتھ لڑائیاں شدت اختیار کر جائیں گی۔

حدیث 210:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا: "يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ! جَاءَتِ السَّاعَةُ". قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: "إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ". ثُمَّ قَالَ: بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ -(مسلم رقم 37-2899)

ترجمہ حضرت یُسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی۔ ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا، کہنے لگا: ''اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آئی''۔ یہ سُن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، پہلے تکیہ لگائے تھے۔ انھوں نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ ہوگا اور نہ مالِ غنیمت سے کچھ خوشی ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا؟ اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا، تو مالِ غنیمت کی کیا خوشی ہوگی؟)۔ پھر شام کے ملک کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

91 بیت المقدس کی آبادی، مدینہ طیبہ کی بربادی اور اُس کا باشندوں اور زائرین سے خالی ہو جانا

حدیث 211:۔حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ". ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ - أَوْ مَنْكِبِهِ - ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا" أَوْ "كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ"، يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ

(حسن: سنن أبي داود ج٦ ص ٣٥٢ رقم 4294؛ أبو القاسم البغوي في "الجعديات" رقم 3530؛ الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" رقم 520؛ الطبراني في "الكبير" 20/ (رقم 214)، أبو محمد البغوي في "شرح السنة" رقم 4252؛ ابن عساكر في "تاريخ دمشق" 520/56؛ الطحاوي رقم 519؛ ابن أبي شيبة 135/15؛ الخطيب البغدادي في "تاريخه" 223/10؛ أبو عمرو الداني في "السنن الواردة في الفتن" رقم 489،459)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیت المقدس کی آبادی دراصل مدینہ کی بربادی ہوگی۔ مدینہ منورہ کی بربادی ہوئی، تو عظیم معرکہ شروع ہو جائے گا۔ وہ معرکہ شروع ہوا تو قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا، اور جب قسطنطنیہ فتح ہو گیا تو پھر جلد ہی دجال ظاہر ہو جائے گا"۔ یہ کہہ کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس شخص کی ران یا کندھے پر مارا جسے حدیث بیان کر رہے تھے اور فرمایا: "یہ بات اسی طرح برحق ہے، جس طرح تمھاری یہاں موجودگی اٹل ہے"۔

حدیث 212:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى

خَيْرِ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي - قَالَ: يُرِيدُ عَوَافِيَ: السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا -أَوْ: خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد ج ۱۲ ص ۱۱۹ رقم 7193؛ مسلم رقم 498-1389؛ بخاری رقم 1874؛ عمر بن شبة فی "تاریخ المدینة" 276/1؛ البغوی رقم 2017)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ مدینے کو اسی خیر پر چھوڑ دیں گے، جس پر یہ ہوگا۔ اسے عوافی (پرندوں اور درندوں کے وحشی جانوروں) کے علاوہ کوئی نہیں ڈھانپے گا۔ آخر میں جمع کیے جانے والے قبیلۂ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے، جو مدینے آ رہے گا، وہ اپنی بکریوں کو ہانک رہے ہوں گے کہ اچانک وحشی ہو جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پر پہنچیں گے، تو چہروں کے بل گر جائیں گے''۔

حدیث 213:- مَالِكٌ عَنِ ابْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: "لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِينَةُ عَلَى أَحْسَنِ مَا كَانَتْ، حَتَّى يَدْخُلَ الْكَلْبُ أَوِ الذِّئْبُ فَيُغَذِّي عَلَى بَعْضِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ أَوِ الْمِنْبَرِ". فَقَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَلِمَنْ يَكُونُ الثِّمَارُ ذَلِكَ الزَّمَانَ؟". فَقَالَ: "لِلْعَوَافِي، الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ".

(الموطأ ج ۵ ص ۱۳۰۷، ۱۳۰۸ رقم 3310 / 664 بتحقیق مصطفی الأعظمی)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مدینہ منورہ کو عمدہ حالت میں چھوڑ دیا جائے گا یہاں تک کہ نوبت یہ ہو جائے گی کہ ایک کتا یا بھیڑیا مسجد میں داخل ہوگا اور کسی ستون یا منبر پر پیشاب کرے گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اس زمانے میں مدینے کے پھل کس کام آئیں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پرندے اور درندے ان پھلوں کو کھائیں گے''۔

حدیث 214:۔حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِينَةِ: "لَتَتْرُكَنَّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي" يَعْنِي: السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ۔

(صحیح علی شرط البخاری:مسند أحمد،ج ۱۴ ص ۵۴۶ رقم 8999؛ مسلم رقم 498 - 1389؛ ابن حبان رقم 6772، 6773؛ عمر بن شبة فی "تاریخ المدینة" 276/1؛ ابن عبد البر فی "التمهید" 122/24)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: "مدینہ منورہ کو عمدہ حالت میں چھوڑ دیا جائے گا جو درندوں اور پرندوں کے لیے رہ جائے گا"۔

حدیث 215:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَصَا وَفِي الْمَسْجِدِ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ، فِيهَا قِنْوٌ فِيهِ حَشَفٌ، فَغَمَزَ الْقِنْوَ بِالْعَصَا الَّتِي فِي يَدِهِ قَالَ: "لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ، تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا، إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: "أَمَا وَاللهِ! يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! لَتَدَعُنَّهَا أَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي"۔ قَالَ: فَقُلْتُ: "اللهُ أَعْلَمُ"۔ قَالَ: "يَعْنِي الطَّيْرَ وَالسِّبَاعَ"۔ قَالَ: وَكُنَّا نَقُولُ: "إِنَّ هٰذَا الَّذِي تُسَمِّيهِ الْعَجَمُ، هِيَ الْكَرَاكِيُّ"۔

(حسن:مسند أحمد،رقم 23976، 23998؛ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 6364؛ عمر بن شبة فی "تاریخ المدینة" 281/1؛ البزار فی "مسنده" رقم 2759، 2763؛ ابن حبان رقم 6774؛ الطبرانی 18/ (رقم 99)؛ مستدرک حاکم رقم 3126، 8310؛ وصحح الحاکم إسناده، ووافقه الذهبی؛ سنن الکبریٰ بیہقی رقم 7527)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس

تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک عصا تھا۔مسجد میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ان خوشوں میں سے ایک میں ردی اور نکمی کھجوریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصا سے اس خوشے کو مارا اور فرمایا:''صدقے میں اس خوشے کا لانے والا اگر چاہتا تو اس سے بہتر لا سکتا تھا۔اس خوشے کا لانے والا قیامت کے دن ایسے ہی نکمی اور ردی کھجوریں کھائے گا''۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ! تم ضرور اس مدینہ منورہ کو چالیس سال تک درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دو گے''۔

بیت المقدس کی آبادی کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آخری زمانے میں خلافت وہاں منتقل ہوجائے گی۔جیسا کہ اس حدیث میں ہے:

حدیث 216:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ، أَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْإِيَادِيَّ، حَدَّثَهُ قَالَ: نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ، فَقَالَ لِي: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا، فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا، فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ! لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ، فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ". ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، أَوْ قَالَ: عَلَى هَامَتِي، ثُمَّ قَالَ: "يَا ابْنَ حَوَالَةَ! إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ أَرْضَ الْمُقَدَّسَةِ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هٰذِهِ مِنْ رَأْسِكَ". قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ حِمْصِيٌّ".

(صحیح: سنن ابی داؤد رقم 2535)

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا تا کہ ہمیں مالِ غنیمت سے حصہ ملے۔اس مہم سے ہم واپس آگئے، مگر ہم کچھ بھی مالِ غنیمت حاصل نہ کر سکے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں

سے مشقت اور تھکاوٹ کو محسوس کر لیا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی:

"أَللّٰهُمَّ! لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ".

ترجمہ "اے اللہ! ان کو میرے سپرد نہ کر، کہ میں اُن کی کفالت سے عاجز ہو جاؤں؛ ان کو ان کے نفسوں کے سپرد بھی نہ کر کہ وہ عاجز ہو جائیں؛ ان کو لوگوں کے بھی سپرد نہ کرنا کہ وہ دوسروں کو ان پر ترجیح دینے لگیں"۔

پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا (یا انھوں نے یہ کہا کہ میری کھوپڑی پر اپنا ہاتھ رکھا)، پھر ارشاد فرمایا: "اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارضِ مقدس (سرزمینِ شام) میں منتقل ہو جائے، تو سمجھ لینا کہ زلزلوں، مصیبتوں اور بڑی پریشانیوں کا دور آ پہنچا ہے۔ اس وقت قیامت لوگوں کے اس قدر نزدیک ہوگی جس قدر میرا یہ ہاتھ تمھارے سر کے قریب ہے"۔

92 مدینہ شریروں کو اس طرح نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے

حدیث 217:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ، أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ". (مسلم رقم 487-1381)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لوگوں پر

ایسا زمانہ آجائے گا کہ ایک مدینہ کا رہنے والا شخص اپنے چچازاد اور دیگر رشتہ داروں سے کہے گا: ''مدینہ کو چھوڑو،) خوشحالی کی طرف نکلو، خوشحالی کی طرف آجاؤ، حالانکہ مدینہ ہی اُن کے لیے بہتر ہوگا۔ اے کاش! انھیں اس بات کا علم ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب بھی کوئی شخص مدینہ سے بے رغبتی کی بنیاد پر وہاں سے نقل مکانی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو اس کی جگہ مدینہ میں آباد کر دے گا۔ خبردار! مدینہ آگ کی بھٹی کی طرح ہے، وہ اپنے اندر سے خبیث لوگوں کو نکال باہر کرے گا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ اپنے اندر سے شریر لوگوں کو نکال نہیں دے گا، جس طرح لوہے کی بھٹی لوہے کے میل کچیل اُتار دیتی ہے''۔

حدیث 218:۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ"۔ (بخاری رقم 1881؛ مسلم رقم 2943)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے سوا دجّال دنیا کے ہر ملک کو تاراج کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے گھیرا ڈالے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ سرزمین مدینہ اپنے باسیوں کو تین جھٹکے دے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ سے نکال دے گا''۔

حدیث 219:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا"۔

(بخاری رقم 1874؛ مسلم رقم 499-1389)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ مدینے کو اسی خیر پر چھوڑ دیں گے، جس پر یہ ہوگا۔ اسے عوافی (پرندوں اور درندوں کے وحشی جانوروں) کے علاوہ کوئی نہیں ڈھانپے گا۔ آخر میں جمع کیے جانے والے قبیلۂ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے، جو مدینے آرہے گا، وہ اپنی بکریوں کو ہانک رہے ہوں گے کہ اچانک وحشی ہوجائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ ثَنِیَّةُ الوَدَاع پر پہنچیں گے، تو چہروں کے بل گر جائیں گے''۔

93 پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ٹل جانا

حدیث220:۔حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْحَوْطِيُّ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدِ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَزُولَ الْجِبَالُ عَنْ أَمَاكِنِهَا، وَتَرَوْنَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي لَمْ تَكُونُوا تَرَوْنَهَا"۔

(المعجم الكبير، ج۷ ص۲۰۷ رقم6857؛ مثلہ، ونحوہ: جامع معمر بن راشد رقم20780 عن الحسن مرسلاً؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم37513؛ صحیح ابن حبان رقم2856؛ معجم کبیر طبرانی رقم6799، 7083؛ مستدرک حاکم رقم1230؛ البعث والنشور للبیہقی رقم211؛ السنن الکبیر للبیہقی رقم6432؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج۷ ص۱۶۶ تا۱۶۸ رقم3061)

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں اور تم ایسے عظیم حوادث وواقعات کا مشاہدہ نہ کرلو جو تم نے اس سے پہلے نہ دیکھے ہوں''۔

94 ایک قحطانی کا ظہور، لوگ جس کی اطاعت کریں گے

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آخری زمانے میں بنو قحطان میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ اس کی قیادت وسیادت پر تمام لوگ متفق ہوجائیں گے۔ یہ اس وقت ہوگا جب زمانہ تبدیل ہوجائے گا۔

حدیث 221: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:... وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ".

(صحیح: مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۵ ص ۲۳۷ رقم 9405؛ مسلم رقم 60-2910؛ بخاری رقم 3518، 7117؛ البغوی رقم 4254)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلۂ قحطان سے ایک شخص ظاہر نہ ہو جائے جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ: كِنَايَةٌ عَنْ غَلَبَتِهِ عَلَيْهِمْ وَانْقِيَادِهِمْ لَهُ وَلَمْ يُرِدْ نَفْسَ الْعَصَا لٰكِنْ فِي ذِكْرِهَا إِشَارَةٌ إِلَى خُشُونَتِهِ عَلَيْهِمْ وَعَسْفِهِ بِهِمْ. (فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳ ص ۷۷)

ترجمہ: لوگوں کو لاٹھی سے ہانکنے کا یہ معنی نہیں کہ وہ ان پر ڈنڈے برسائے گا بلکہ یہ ایک عرب کا محاورہ ہے جس کے معنی یہ ہیں: لوگ اس کے اشارے پر چلیں گے اور صراطِ مستقیم پر رہیں گے۔ اس خبر میں یہ اشارہ موجود ہے کہ اس حکمران کی لوگوں پر مکمل گرفت ہوگی اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اس کی طبیعت میں کسی حد تک خشکی اور سختی بھی ہوگی۔

95 جہجاہ نامی ایک شخص کا ظاہر ہونا

حدیث 222: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي، حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ".

(مسلم رقم 61-2911)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دن رات کا سلسلہ موقوف نہ ہوگا جب تک ایک آزاد کردہ غلام کے ہاتھ میں اقتدار نہ آجائے، جس کا نام ''جھجاہ'' ہوگا۔

96 درندے، جمادات، کوڑے اور جوتے کے تسمے کا گفتگو کرنا، آدمی کی ران کا اپنے گھر والوں کی خبریں بتانا

حدیث 223:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. (ترمذی رقم 2181)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت برپا نہیں ہوگی، یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے، اور یہاں تک کہ آدمی سے اُس کے کوڑے کا سرا، اور اس کے چپل (جوتے) کا تسمہ بات کرے گا، اور اس کو اُس کی ران بتلا دے گی وہ نئی باتیں جو اس کے گھر والوں نے اس کے بعد پیدا کی ہیں، بتلا دے گی''۔

حدیث 224:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنِي شَهْرٌ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا أَعْرَابِيٌّ فِي بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ فِي غَنَمٍ لَهُ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، فَأَدْرَكَهُ الْأَعْرَابِيُّ، فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ وَهَجْهَجَهُ، فَعَانَدَهُ الذِّئْبُ يَمْشِي، ثُمَّ أَقْعَى مُسْتَذْفِرًا بِذَنَبِهِ يُخَاطِبُهُ، فَقَالَ: "أَخَذْتَ رِزْقًا رَزَقَنِيهِ اللهُ". قَالَ: "وَاعَجَبًا! مِنْ ذِئْبٍ مُقْعٍ مُسْتَذْفِرٍ

بِذَنَبِهِ يُخَاطِبُنِي". فَقَالَ: "وَاللهِ! إِنَّكَ لَتَتْرُكُ أَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ". قَالَ: "وَمَا أَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ؟". فَقَالَ: "رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النخلات بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُحَدِّثُ النَّاسَ عَنْ نَبَإِ مَا قَدْ سَبَقَ، وَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ". قَالَ: فَنَعَقَ الْأَعْرَابِيُّ بِغَنَمِهِ حَتّٰى أَلْجَأَهَا إِلٰى بَعْضِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ضَرَبَ عَلَيْهِ بَابَهُ. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيْنَ الْأَعْرَابِيُّ صَاحِبُ الْغَنَمِ؟". فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَدِّثِ النَّاسَ بِمَا سَمِعْتَ وَمَا رَأَيْتَ". فَحَدَّثَ الْأَعْرَابِيُّ النَّاسَ بِمَا رَأٰى مِنَ الذِّئْبِ وَسَمِعَ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: "صَدَقَ، آيَاتٌ تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ أَحَدُكُمْ مِنْ أَهْلِهِ، فَتُخْبِرَهُ نَعْلُهُ أَوْ سَوْطُهُ أَوْ عَصَاهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ".

(مسند أحمد رقم 11841، 11792؛ عبد بن حميد فی "المنتخب" رقم 877؛ البزار رقم 2431 "زوائد"؛ الترمذی رقم 2181؛ الحاکم 467/4، 467-468؛ قال الحاکم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی؛ أبو نعيم فی "الدلائل" رقم 270؛ البيهقی فی "الدلائل" 41/6-42؛ العقيلی فی "الضعفاء" 478/3؛ ابن حبان رقم 6494؛ الهيثمی فی "مجمع الزوائد" 291/8، وقال: رواه أحمد والبزار بنحوه باختصار، ورجال أحد إسنادی أحمد رجال الصحيح)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بار مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں ایک بدّو اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ پر حملہ آور ہوا، اور اس نے ایک بکری پکڑ لی۔ اعرابی نے بھیڑیے کا پیچھا کیا اور اس نے بکری چھڑا لی اور اُسے ڈانٹا۔ بھیڑیے نے اس پر مزاحمت کی اور اپنی دم کھڑی کر کے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اعرابی کو مخاطب کرتے ہوئے بھیڑیا یوں گویا ہوا: ''تم نے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق مجھ سے چھین لیا؟''۔ اعرابی نے کہا: ''کتنی عجیب بات ہے! بھیڑیا دُم کھڑی کر کے مجھ سے مخاطب ہو رہا ہے''۔ یہ سن کر

بھیڑیئے نے کہا: ''اللہ کی قسم! تم اس سے زیادہ عجیب بات کا مشاہدہ کرو گے''۔ اعرابی نے پوچھا: ''اس سے زیادہ عجیب بات کیا ہے؟''۔ بھیڑیا کہنے لگا: ''اللہ کے رسول ﷺ کھجور کے دو باغوں میں دو پتھریلی زمینوں کے درمیان لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی باتیں بتا رہے ہیں اور آنے والے حالات کے بارے میں بھی مطلع فرما رہے ہیں''۔ یہ سنتے ہی اعرابی نے اپنی بکریوں کو آواز دی اور انھیں مدینہ منورہ کے پاس لے آیا۔ پھر انھیں چھوڑ کر نبی اکرم ﷺ کی جانب چل دیا اور اس نے آپ ﷺ کے دروازے پر دستک دی۔ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بکریوں والا اعرابی کہاں ہے؟''۔ اعرابی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تم نے سنا اور دیکھا ہے، وہ لوگوں کو بتلاؤ''۔ اعرابی نے بھیڑیئے والا پورا واقعہ اور اس کی گفتگو سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آگاہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت فرمایا: ''اعرابی نے سچ کہا۔ کچھ علامات ایسی ہیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قیامت برپا نہیں ہوگی، جب تک یہ حالت نہ ہو جائے کہ تمھارا ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا تو اس کا جوتا، کوڑا یا لاٹھی اسے بتلائے گی کہ تمھارے جانے کے بعد تمھارے گھر والے کیا کچھ کرتے رہے تھے''۔

حدیث 225:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، قَالَتْ: "إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ". فَقَالَ النَّاسُ: "سُبْحَانَ اللهِ! بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ: "فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ"، وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ، إِذْ عَدَا عَلَيْهَا الذِّئْبُ، فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا، فَطَلَبَهُ فَأَدْرَكَهُ فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ: "يَا هَذَا! اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟". قَالَ النَّاسُ: "سُبْحَانَ اللهِ! ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ". قَالَ: "إِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ"، وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم7351، 8963، 10529؛ الحمیدی رقم 1054؛ بخاری رقم3471، 3663، 3690؛ مسلم رقم13 - 2388؛ البغوی رقم 3889؛ النسائی فی "الکبری" رقم8111، 8112، 8113، 8114؛ ابن حبان رقم6485؛ "فضائل الصحابة" لأحمد رقم643؛ "الأدب المفرد" رقم902؛ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم3067)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف پھیرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص گائے کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ جب وہ اس پر سوار ہو گیا، تو اس کو مارنا شروع کر دیا۔ گائے بولی: ''ہم اس کام کے لیے تو پیدا نہیں کیے گئے، ہم تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں''۔ لوگوں نے (تعجب سے) کہا: ''سُبْحَانَ اللهِ! گائے (انسانوں کی طرح) باتیں کرتی ہے!''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر میں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایمان رکھتے ہیں''۔ اور وہ دونوں حضرات اس وقت وہاں موجود بھی نہ تھے۔

ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا۔ ان بکریوں پر ایک بھیڑیئے نے حملہ کیا۔ اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ اس پر اس شخص نے بھیڑیئے کا پیچھا کیا، اس کو جا پکڑا۔ پھر اس سے اپنی بکری کو چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیئے نے کہا: ''اے فلاں شخص! تو نے مجھ سے اس بکری کو چھڑا لیا ہے۔ درندوں والے دن پھر ان بکریوں کا رکھوالا کون ہو گا؟ اس دن میرے سوا ان کا کوئی چرانے اور حفاظت کرنے والا نہ ہو گا''۔ لوگوں نے (تعجب سے) کہا: ''سُبْحَانَ اللهِ! بھیڑیا (انسانوں کی طرح) باتیں کرتا ہے!''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر میں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایمان رکھتے ہیں''۔ اور وہ دونوں حضرات اس وقت وہاں موجود بھی نہ تھے۔

97 قیامت سے پہلے اسلام کا دنیا سے معدوم ہو جانا، قرآنِ مجید کا مصاحف اور سینوں سے اُٹھالیا جانا.

حدیث226:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَنَحْنُ نَقُولُهَا". فَقَالَ لَهُ صِلَةُ: "مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟". فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: "يَا صِلَةُ! تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ" ثَلَاثًا۔

(صحیح:سنن ابن ماجه،ج۵ ص ۱۷۳،رقم4049؛مستدرک حاکم رقم8460،8636؛البزار مختصرًا رقم2838؛البیهقی فی "شعب الإیمان" رقم 1870؛موقوفًا من قول حذیفة نعیم بن حماد فی "الفتن" رقم1665؛ محمّد بن فضیل فی "الدعاء" رقم15؛الخطیب فی "تاریخ بغداد" 1/400؛الصَّحِیحَة: 87)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کو اس طرح مٹا دیا جائے گا جس طرح کثرتِ استعمال سے کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ نوبت یہ ہو جائے گی کہ کسی کو کچھ پتہ نہ ہوگا کہ روزہ، نماز اور قربانی کسے کہتے ہیں؟ اور صدقہ کس چیز کا نام ہے؟ قرآن مجید کو ایک ہی رات اُٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ روئے زمین پر اس میں سے ایک آیت بھی نہ بچے گی۔ لوگوں میں سے بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے آباء واجداد کو یہ کلمہ: ''لَا

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پڑھتے ہوئے سنا تھا، اس لیے ہم بھی یہ پڑھ لیتے ہیں"۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو اُن کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرنے والے حضرت صلہ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے کہا: "اے حذیفہ! انھیں کلمہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کیا فائدہ دے گا، جب کہ انھیں یہ بھی معلوم نہیں ہوگا کہ روزہ، صدقہ اور قربانی کیا ہوتی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے منہ پھیر لیا۔ حضرت صلہ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ نے تین بار یہی بات دہرائی۔ ہر بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جواب دینے سے گریز کرتے رہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے صلہ! یہی کلمہ انھیں جہنم سے بچالے گا"۔

98 بیت اللہ پر حملہ آور لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے آئے گا۔ وہ قریش کے ایک شخص یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کو گرفتار کرنا چاہتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اوّل سے آخر تک اس سارے لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا۔ اس لشکر میں مختلف قسم کے لوگ ہوں گے۔ پھر ان لوگوں کو اُن کی نیتوں کے مطابق (روزِ قیامت) اُٹھایا جائے گا۔

حدیث 227:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، وَحَرَمِيٌّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ، أَتَتْهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَكِّيُّ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ، يَمْكُثُ

تِسْعَ سِنِيْنَ". قَالَ حَرَمِيٌّ: "أَوْ سَبْعَ".

(مسند أحمد، ج ۴۴ ص ۲۸۶، ۲۸۷ رقم 26689؛ مسند اسحٰق بن راھویہ رقم 1954؛ سنن ابی داؤد رقم 4286؛ صحیح ابن حبان رقم 6757؛ معجم اوسط طبرانی رقم 1153؛ معجم کبیر طبرانی 23/(931)؛ مستدرک حاکم رقم 8328: سکت عنه الحاکم، وقال الذهبي: أبو العوّام عمران ضعّفه غير واحد وكان خارجياً؛ السنن الوادة فی الفتن للدانی رقم 595؛ البعث والنشور بیہقی رقم 123؛ مشکوٰۃ رقم 5456؛ جامع معمر بن راشد رقم 20769 مرسلاً؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 994، 1001 مرسلاً؛ الضعيفة: 1965)

ترجمہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا۔ ایک شخص (حضرت مہدی علیہ السلام، اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں) مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ (جو انھیں بحیثیتِ مہدی علیہ السلام کے انھیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے۔ انھیں (مکان سے) باہر نکال کر حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اُن سے بیعتِ خلافت کرلیں گے۔ (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو مُلکِ شام سے ایک لشکر اُن سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ علیہ السلام تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان) بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسادیا جائے گا۔ (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ علیہ السلام سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ اس کے بعد قریشی نسل کا ایک شخص (یعنی سفیانی)، جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں ہوگی، خلیفۂ مہدی علیہ السلام اور اُن کے اعوان وانصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے۔ یہی (جنگ) کلب ہے۔ خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ مالِ غنیمت میں شریک نہ ہو۔ (اس فتح وکامرانی کے بعد) خلیفۂ مہدی علیہ السلام خُوب داد و دہش کریں گے، اور لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے۔ اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی پوری دُنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج وغلبہ ہوگا)۔ (بحالت

خلافت) حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا میں سات سال یا (دوسری روایت سے) نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے۔ مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔

حدیث228:۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يُبْعَثُ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا". قَالَ لَهُ رَجُلٌ: "مَا صِحَاحًا؟". قَالَ: "بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَمْلَأُ اللهُ قُلُوبَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنَاءً، وَيَسَعُهُمْ عَدْلُهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: "مَنْ لَهُ فِي مَالٍ حَاجَةٌ؟". فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ: "أَنَا". فَيَقُولُ: "إِئْتِ السَّدَّانَ - يَعْنِي الْخَازِنَ - فَقُلْ لَهُ: إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا". فَيَقُولُ لَهُ: "احْثُ". حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَبْرَزَهُ نَدِمَ، فَيَقُولُ: "كُنْتُ أَجْشَعَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَجَزَ عَنِّي مَا وَسِعَهُمْ". قَالَ: فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيُقَالُ لَهُ: "إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ". فَيَكُونُ كَذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ، ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَهُ". أَوْ قَالَ: "ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ".

قُلْتُ: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيدَ وَأَبُو يَعْلَى بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ، وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ. (مجمع الزوائد، ج ۷ ص ۳۱۳، ۳۱۴، رقم 12393)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمّت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا، تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد ودہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا)۔ اللہ تعالیٰ (اس کے دورِ خلافت میں) میری اُمّت کے دلوں کو استغناء اور بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز وترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا۔ وہ

اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے: ''جسے مال کی حاجت ہو (وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آجائے۔ اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہو گا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس سے کہے گا: ''خازن کے پاس جاؤ۔ اس سے کہو: حضرت مہدی علیہ السلام نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے''۔ (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا)، تو خازن اس سے کہے گا: ''اپنے دامن میں بھر لے''۔ چنانچہ وہ (حسبِ خواہش) دامن میں بھر لے گا، اور خزانے سے باہر لائے گا، تو اُسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہو گی اور (اپنے دل میں کہے گا، کیا) اُمتِ محمدیہ میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں''۔ یا یوں کہے گا: ''میرے لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے''۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا: ''ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے''۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام عدل وانصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ، یا نو سال زندہ رہے گا۔ ان کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہو گی۔

حدیث 229: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ". قَالَتْ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟". قَالَ: "يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ". (بخاری رقم 2118)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک لشکر کعبہ (میں موجود لوگوں سے) لڑائی کرنے آئے گا۔ پھر جب وہ لوگ (مکہ اور مدینہ کے درمیان) بیداء کے مقام پر (چٹیل میدان میں) آئیں گے، تو ان میں سے اگلے پچھلے سب لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول

اللہ! ان میں سب لوگوں یعنی اگلوں پچھلوں سب کو زمین میں کیوں اور کس طرح دھنسا دیا جائے گا، جب کہ ان میں کچھ تو تجارت کے سلسلہ میں آئے ہوں گے، اور ان کو ساتھ شامل کر لیا جائے گا، وہ تو ان میں سے نہیں ہوں گے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان سب کو یعنی اگلے پچھلے سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر قیامت میں ان کا حشر اُن کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا"۔

حدیث 230:- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ، وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ، يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ"۔

(مسلم رقم 7-2883)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "زمانہ قریب میں مکہ مکرمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا، یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ اور مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا، تو اُسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا"۔

حدیث 231:- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: عَبَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ، فَقُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ"۔ فَقَالَ: "الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ"۔ فَقُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ"۔ قَالَ: "نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ

وَابْنُ السَّبِيلِ، يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا، وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى، يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ". (مسلم رقم 8-2884)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافِ معمول) حرکت ہوئی، تو ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کام ہوا، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟"۔ اس سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (حضرت مہدی علیہ السلام) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیداء (یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے، تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے"۔ ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں اُن کے ساتھ ہو گئے ہوں گے، تو انھیں کس جرم میں دھنسا دیا جائے گا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں! ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا)، کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیئے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں اُن کا حشر اُن کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا"۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے۔ البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ اُن کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔

حدیث 232:۔ حدَّثنا عثمانُ بنُ أبي شيبة، حدَّثنا جرير، عن عبدِ العزيز بن رُفَيع، عن عُبيدِ الله ابن القبطيّة، عن أمّ سلمة، عن النبيّ صلّى الله عليه وسلم، بقصةِ جيشِ الخسفِ، قلت: "يا رسولَ الله! كيفَ بمن كان كارِهاً؟"۔ قال: "يُخسَفُ بهم، ولكن يُبعَثُ يومَ القيامَةِ على نيَّته".

(صحيح سنن أبي داود ج٦ ص ٣٤٦، ٣٤٧ رقم 4289؛ مسلم رقم 4 - 2882؛ ابن ماجه رقم 4065؛ الترمذي رقم 2171؛ مسند أحمد رقم 26702،26475؛ صحيح ابن حبان رقم 6756؛ بخاري رقم 2118 عن عائشة)

ترجمہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کا قصہ ذکر فرمایا۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ان کا معاملہ کیسا ہوگا جو مجبوری کی حالت میں آئے ہوں گے؟''۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ بھی ان کے ساتھ دھنسا دیئے جائیں گے، لیکن قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا''۔

حدیث 233:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ. قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا- جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا، عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ". فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟". قَالَ: "يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ"۔ (مسلم رقم 4-2882)

ثُمَّ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ".

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۷۴ رقم 8321)

تنبیہ [(أم سلمة أم المؤمنين) قال القاضي عياض قال أبو الوليد الكتاني هذا ليس بصحيح لأن أم سلمة توفيت في خلافة معاوية قبل موته بسنتين سنة تسع وخمسين ولم تدرك ابن الزبير قال القاضي قد قيل إنها توفيت أيام يزيد بن معاوية في أولها فعلى هذا يستقيم ذكرها لأن ابن الزبير نازع يزيد أول ما بلغته بيعته عند وفاة معاوية ذكر ذلك الطبري وغيره وممن ذكر وفاة أم سلمة أيام يزيد أبو عمر بن عبد البر في الاستيعاب وقد ذكر مسلم الحديث بعد هذه الرواية

من رواية حفصة وقال عن أم المؤمنين ولم يسمها قال الدارقطني هي عائشة قال ورواه سالم بن أبي الجعد عن حفصة أو أم سلمة وقال والحديث محفوظ عن أم سلمة وهو أيضا محفوظ عن حفصة هذا آخر كلام القاضي وممن ذكر أن أم سلمة توفيت أيام يزيد بن معاوية أبو بكر بن أبي خيثمة.

(مسلم تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی: ج ۴ ص ۲۲۰۸ تحت رقم 4-(2882)

ترجمہ حضرت عبید اللہ بن القبطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارث بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبد الملک بن مروان بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے: ''ایک پناہ لینے والا حرمِ کعبہ میں پناہ گزین ہوگا، تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا اور جب مقامِ بیداء میں پہنچے گا، تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا''۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ''بعض وہ لوگ جو مجبوراً اُن کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے۔ (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیئے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت وارادہ کے مطابق اُن کا حشر ہوگا''۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا: ''پناہ لینے والا پناہ لے گا''۔

حدیث 234:۔ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ، فَلَا يَبْقَى إِلَّا

الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ". فَقَالَ رَجُلٌ: "أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". (مسلم رقم 6-2883)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس بیت اللہ کی طرف ایک لشکر لڑائی کے لیے پیش قدمی کرے گا یہاں تک کہ وہ بیداء کی جگہ پر پہنچیں گے، تو ان کا درمیان والا حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پہلے حصے والے آخری حصے والوں کو آواز دیں گے۔ پھر وہ دونوں بھی زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ایک شخص کے سوا کوئی نہ بچے گا، جو بھاگ جائے گا اور لوگوں کو خبر سنائے گا''۔ ایک شخص شاگردوں میں سے کہنے لگا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں بولا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا ہے''۔

حدیث 235:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفِيَّةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزُوَهُ جَيْشٌ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ". قَالَتْ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ الْمُكْرَهَ مِنْهُمْ؟". قَالَ: "يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ".

(صحيح دون قوله: "لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت": مسند أحمد، ج ۴۴ ص ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱ رقم 26858؛ أبو يعلى رقم 7116،7069)

ترجمہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ اس گھر (بیت اللہ) پر حملہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر اس پر حملہ کرنے کے لیے چلے گا۔ جب وہ ایک بلند میدان میں ہوگا تو ان کے اگلے، پچھلے اور درمیانے زمین میں دھنس جائیں گے''۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا فرماتی

ہیں: ''میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! جسے مجبور کر کے لایا گیا ہو، کیا وہ بھی؟''۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ انھیں اسی نیت پر اٹھائیں گے جو ان کے دلوں میں ہوگا''۔

حدیث 236:۔حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَمِينَةَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: السُّفْيَانِيُّ فِي عُمْقِ دِمَشْقَ، وَعَامَّةُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ كَلْبٍ، فَيَقْتُلُ حَتَّى يَبْقَرَ بُطُونَ النِّسَاءِ، وَيَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَتَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يُمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ، وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَّةِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ فَيَهْزِمُهُمْ، فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم.

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۶۵ رقم 8586)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دمشق کے اطراف سے سفیان نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے، یہ جنگ کرے گا، یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا، اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلۂ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا، اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی۔ (اسی دوران) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی علیہ السلام ہیں)۔ سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی، تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا، تو

خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا، یہاں تک کہ جب مقامِ بیداء (یعنی مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا، تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور سوائے ایک مخبر کے کوئی بھی نہ بچے گا''۔

99 بیت اللہ کے حج کا متروک ہو جانا

آخری زمانے میں جہاں بہت سے فتنے رُونما ہوں گے اور دین کا راستہ روکنے کی کوششیں کی جائیں گی، وہاں کعبہ پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ حج اور عمرہ معطل ہو جائے گا۔

حدیث 237:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ"۔

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَقَدْ أَوْقَفَهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ۔[التعليق-من تلخيص الذهبي]-على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج۴ص۵۰۰رقم8397؛بخاری رقم 1593؛ "مسند أبي يعلى" 991؛الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ج۱۵ص۱۵۱رقم6750؛صَحِيحِ الْجَامِع:7419؛ الصَّحِيحَة:2430)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج موقوف نہ ہو جائے گا''۔

تنبیہ یہ علامت بہت تاخیر سے واقع ہوگی۔ اس لیے کہ نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ خروجِ یاجوج و ماجوج کے بعد بھی حج جاری رہے گا۔اس کی ایک جھلک وبائی مرض کرونا (Covid19) کی صورت میں دیکھنے کو آئی ہے جس میں بیت اللہ میں نمازیں اور

عمرہ تو مکمل طور ختم کردی گئیں، اور حج بھی بہت محدود صورت میں ہوگا۔

حدیث 238:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ"۔

(بخاری رقم 1593؛ مسند أحمد رقم 11217، 11219، 11455، 11617؛ ابن خزیمة رقم 2507؛ الحاکم فی "المستدرك" 453/4؛ أبو نعیم فی "الحلیة" 16/9؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم 941)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیت اللہ کا حج و عمرہ خروج یاجوج و ماجوج کے بعد بھی کیا جائے گا''۔

100 بعض قبائلِ عرب کا دوبارہ بتوں کی پوجا شروع کرنا

حدیث 239:۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: "مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟"۔ تَقُولُ: "إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا"۔ فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا - لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، يُحَرَّقُ الْبَيْتُ، وَيَكُونُ وَيَكُونُ"۔ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ - لَا أَدْرِي: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ

إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَقْبِضَهُ". قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ، قَالَ: فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ - أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ - نُعْمَانُ الشَّاكُّ - فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ، وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ. قَالَ: فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ".

(مسلم رقم 116-2940)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجال میری اُمّت میں ظاہر ہوگا اور چالیس کی مدت پوری کرے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ چالیس دن ہوں گے، چالیس ماہ ہوں گے، یا چالیس برس ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، اُن کی شکل وشباہت حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ پھر لوگ سات برس اس طرح گزاریں گے کہ کہیں بھی دو شخصوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں ذرّہ برابر ایمان یا بھلائی موجود ہوگی۔ اگر کوئی کسی پہاڑ کی کھوہ میں بھی داخل ہو جائے گا، تو یہ ہوا وہاں بھی اس کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد زمین پر صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کی شرانگیزی میں پرندوں کی سی تیزی ہوگی۔

انھیں نہ نیکی کا پتہ ہوگا، نہ برائی کا۔ان کے پاس شیطان انسانی شکل میں آئے گا اور کہے گا: ''کیا تم میری بات نہیں مانو گے؟''۔ وہ کہیں گے: ''تم کیا کہتے ہو؟''۔ شیطان انھیں بتوں کی پوجا کی دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات مان لیں گے۔ان کے پاس رزق کی خوب فراوانی ہوگی۔ زندگی خوب مزے سے گزر رہی ہوگی کہ اچانک صُور پھونک دیا جائے گا۔ جسے بھی یہ آواز پہنچے گی، وہ گردن ایک جانب جھکا کر آواز سننے کی کوشش کرے گا، تو دوسری طرف کو اوپر اُٹھا لے گا۔ سب سے پہلے یہ آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر جائے گا، اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے''۔

حدیث 240:۔حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى". فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ: هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔(التوبة:۳۳)۔ أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا قَالَ: "إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ"۔ (مسلم رقم 52-2907)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''شب و روز کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک لات و عزیٰ کی پوجا شروع نہ کی جانے لگے گی۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

آیت 1:۔هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ○(الصف:۹)

ترجمہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اُسے پورے کے پورے دین پر غالب کردے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

تو میرا خیال تھا کہ بت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''درحقیقت ایسا ہی ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ ہر وہ شخص مرجائے گا جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا، اور صرف وہی شخص باقی بچے گا جس میں کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ پس تمام لوگ اپنے آباء واجداد کے دین یعنی کفر وشرک کی طرف لوٹ جائیں گے''۔

حدیث 241:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ". وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ (بخاری رقم 7116؛ مسلم رقم 51-2906)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی خواتین کی سُرینیں ''ذوالخلصہ'' کے اردگرد حرکت نہ کرنے لگیں''۔

ذُو الْخَلَصَةِ: ایک بت کا نام ہے، جس کی پوجا قبیلہ دوس کے لوگ دورِ جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ ان خواتین کی سرینیں ''ذُو الْخَلَصَةِ'' بت کے گرد طواف کرنے کے باعث متحرک نظر آئیں گی، یعنی اس قبیلے کے لوگ اسلام سے مرتد ہو کر بتوں کی پوجا اور ان کی تعظیم کی طرف لوٹ جائیں گے۔

حدیث 242:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي". هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

(ترمذی رقم 2219)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت برپا نہیں ہوگی:

۱ یہاں تک کہ میری اُمت کے کچھ قبیلے مشرکین کے ساتھ مل جائیں گے۔

۲ یہاں تک کہ وہ مورتیوں کی پوجا کریں گے۔

۳ عنقریب ہوں گے میری اُمت میں تیس (۳۰) بڑے جھوٹے، اس کا دعویٰ کرنے والے ہوں گے کہ وہ نبی ہیں، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

101 قبیلۂ قریش کا مکمل طور پر ختم ہوجانا

قبیلۂ قریش عرب قبائل میں سے معروف ترین قبیلہ ہے۔ اسی قبیلہ میں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان بنو ہاشم بھی ہے۔ ان کا اصل مسکن جزیرہ نمائے عرب ہے لیکن بعد میں یہ لوگ بہت پھیل گئے اور زمین کے مختلف حصوں میں کئی ممالک کو انھوں نے آباد کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ قریش بتدریج کم ہوتے چلے جائیں گے، یہاں تک کہ اُن کی تعداد نہ ہونے کے برابر رہ جائے گی، یا بالکل ہی ختم ہوجائے گی۔

حدیث 243:- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَسْرَعُ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءً قُرَيْشٌ، وَيُوشِكُ أَنْ تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِالنَّعْلِ، فَتَقُولَ: إِنَّ هٰذَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد ج ۱۴ ص ۱۵۶ رقم 8437؛ البزار رقم 2788- كشف الأستار، أبو يعلى رقم 6205؛ ابن حبان رقم 6853؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى، وَالْبَزَّارُ وَقَالَ: "هٰذِهِ" بَدَلَ "هٰذَا". وَرِجَالُ أَحْمَدَ وَأَبِي يَعْلَى رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۱۰ ص ۲۸ رقم 16467)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب کے قبائل

میں سب سے جلد ختم ہو جانے والا قبیلہ قریش ہے۔ قریب ہے کہ کوئی عورت ایک جوتے کے پاس سے گزرے اور کہے: یہ ایک قریشی کا جوتا ہے"۔

حدیث 244:۔حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ: "يَا عَائِشَةُ! قَوْمُكِ أَسْرَعُ أُمَّتِي بِي لَحَاقًا". قَالَتْ: فَلَمَّا جَلَسَ، قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، لَقَدْ دَخَلْتَ وَأَنْتَ تَقُولُ كَلَامًا ذَعَرَنِي". قَالَ: "وَمَا هُوَ؟". قَالَتْ: "تَزْعُمُ أَنَّ قَوْمَكَ أَسْرَعُ أُمَّتِكَ بِكَ لَحَاقًا". قَالَ: "نَعَمْ". قَالَتْ: "وَمِمَّ ذَاكَ؟". قَالَ: "تَسْتَحْلِيهِمُ الْمَنَايَا، وَتَنَفَّسُ عَلَيْهِمْ أُمَّتُهُمْ". قَالَتْ: فَقُلْتُ: "فَكَيْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ، أَوْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟". قَالَ: "دَبًى يَأْكُلُ شِدَادُهُ ضِعَافَهُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ". قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: "فَسَّرَهُ رَجُلٌ: هُوَ الْجَنَادِبُ الَّتِي لَمْ تَنْبُتْ أَجْنِحَتُهَا".

(رجاله ثقات رجال الشيخين: مسند أحمد، رقم 24519، 24596؛ الهيثمي في "المجمع" 10/27-28 وذكر أن رجاله رجال الصحيح)

ترجمہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: "اے عائشہ! میرے دنیا سے جانے کے بعد اُمّت میں سب سے پہلے مجھے تمھاری قوم (عرب) ملے گی"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو میں نے عرض کیا: "میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی بات فرما رہے تھے جس نے مجھے خوف زدہ کر دیا"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں کیا کہہ رہا تھا؟"۔ میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "تمھاری قوم کے لوگ میرے بعد جلد ہی مجھ سے آملیں گے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں، یہ بات ٹھیک ہے"۔ میں نے عرض کیا: "یہ کیسے ہوگا؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موت انھیں اپنے لیے ایک مرغوب اور میٹھی چیز سمجھے گی۔ اور اُمّت کے لوگ ان سے حسد کریں گے"۔ میں نے پوچھا: "پھر اس وقت یا اس کے بعد لوگوں کا کیا حال

ہو گا؟"۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ بغیر پروں والی ٹڈی کی طرح ہوں گے۔ طاقتور کمزور کو کھا جائے گا یہاں تک کہ ان پر قیامت قائم ہو جائے گی"۔

102 بیت اللہ شریف کو آگ لگا دی جائے گی

حدیث245:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرِجَ الدِّينُ، وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ، وَاخْتَلَفَتِ الْإِخْوَانُ، وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ"۔

(حسن: مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۴۴ ص ۴۱۲ رقم 26829؛ ابن أبي شيبة 47/15؛ الطبراني في "الكبير" 24/ (14)، (67)؛ الهيثمي في "مجمع الزوائد" 320/7 وقال: رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد ثقات)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ التُّسْتَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: "مَا أَنْتُمْ إِذَا مَرَجَ الدِّينُ، وَسُفِكَ الدَّمُ، وَظَهَرَتِ الزِّينَةُ، وَشُرِّفَ الْبُنْيَانُ، وَاخْتَلَفَ الْأَخَوَانُ وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ"۔ (المعجم الكبير، ج ۲۴ ص ۱۰ رقم 14)

ترجمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب دین کے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے، خون بہے گا، زیب و زینت عام ہو جائے گی، بلند مکانات تعمیر ہوں گے۔ لالچ غالب آ جائے گا، بھائیوں میں اختلاف پڑ جائے گا، اور بیت اللہ العتیق جلا دیا جائے گا"۔

103 مکہ میں بلند و بالا عمارات

حدیث246:۔حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِلِجَامِ دَابَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا

هَدَمْتُمُ الْبَيْتَ، فَلَمْ تَدَعُوا حَجَرًا عَلَى حَجَرٍ". قَالُوا: "وَنَحْنُ عَلَى الْإِسْلَامِ؟". قَالَ: "وَأَنْتُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ". قَالَ: "ثُمَّ مَاذَا؟". قَالَ: "ثُمَّ يُبْنَى أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ وَرَأَيْتَ الْبِنَاءَ يَعْلُو رُءُوسَ الْجِبَالِ فَاعْلَمْ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ أَظَلَّكَ".

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۶۱ رقم 37232)

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھا کہ انھوں نے فرمایا: ''اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم بیت اللہ کو گرا دو گے اور اس کا ایک پتھر بھی دوسرے کے اوپر نہیں رہنے دو گے''۔ لوگوں نے سوال کیا: ''کیا ہم اس وقت اسلام پر قائم ہوں گے؟''۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جی ہاں۔ آپ لوگ اس وقت اسلام پر ہی ہوں گے''۔ سوال کرنے والے نے پوچھا: ''پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟''۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''پھر بیت اللہ کی تعمیر پہلے سے زیادہ احسن انداز میں کی جائے گی۔ جب آپ مکہ مکرمہ کو دیکھیں کہ اس کے پہاڑوں اور زمین کے نیچے سرنگیں کھود دی جائیں اور زیرِ زمین پانی کے پائپ بچھا دیئے جائیں اور مکہ کی عمارتیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اوپر نکل جائیں۔ اس وقت سمجھ لینا کہ معاملہ قریب آ پہنچا ہے''۔

فائدہ: حدیث میں مذکور الفاظ: ''قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ'' سے مراد وہ سرنگیں ہیں جو پہاڑوں کو کھود کر مکہ شہر میں کثیر تعداد میں بنائی گئی ہیں اور زمین کے نیچے بڑے بڑے پائپ آبِ زمزم کے لیے بچھائے گئے ہیں۔

104 اُمت کے آخری لوگوں کا پہلے لوگوں پر لعنت کرنا

آخری زمانے میں بدعات بہت پھیل جائیں گی اور بعد میں آنے والے پہلے لوگوں سے نفرت کریں گے۔ بعض لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت اور بلند مقام کو بھول جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جو مدح وثنا بیان فرمائی ہے، اس سے

غافل ہو جائیں گے، یا تغافل سے کام لیں گے۔ یہی نہیں بلکہ بعد میں آنے والے بعض لوگ اُمت کے پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔

حدیث 247:۔وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا۔ (ترمذی رقم 2210، 2211)

ترجمہ اور اُمت کے آخری زمانے کے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں۔

حدیث 248:۔أَخْبَرَنِي حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ: ثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَمَّادُ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَيْضَمٍ، قَالَ: ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ، وَسُبَّ أَصْحَابِي، فَعَلَى الْعَالِمِ أَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"۔

قَالَ: قُلْتُ لِلْوَلِيدِ: وَمَا إِظْهَارُ عِلْمِهِ؟ قَالَ: السُّنَّةُ. قَالَ: وَسُئِلَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، فَقَالَ: السُّنَّةُ۔

(السنة لأبي بكر بن الخلال ج ۳ ص ۹۴، ۹۵، رقم 787)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب بدعات کا ظہور ہونے لگے، اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا جانے لگے، تو (اس وقت) عالمِ دین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے علم کا اظہار کرے۔ پھر جس شخص نے ایسا نہ کیا، تو اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو“۔

حدیث 249:۔حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَمَنْ كَتَمَ حَدِيثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا أَنْزَلَ اللهُ"۔

(ضعیف جدًا: سنن ابن ماجه، ج ۱ ص ۹۶، رقم 263؛ البخاري في "التاريخ الكبير" 3/ 197؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 994؛ العقيلي في "الضعفاء" 2/ 264؛ ابن عدي في

"الکامل" 1528/4؛ الخطیب فی "تاریخہ" 471/9)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب اس اُمت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعن طعن کرنے لگیں (تو پھر اپنے علم کا اظہار کرنا چاہیے)، پھر جس شخص نے (اس بارے میں) حدیث کو چھپایا، تو اس نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو چھپایا''۔

حدیث 250:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّقَطِيُّ، قَالَ: نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ، قَالَ: نَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "أُمِرْتُمْ بِالِاسْتِغْفَارِ لِسَلَفِكُمْ فَشَتَمْتُمُوهُمْ، أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَفْنَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَلْعَنَ آخِرُهَا أَوَّلَهَا"۔

(المعجم الأوسط، ج۵ ص۲۵۴، ۲۵۵ رقم 5241؛ الإبانة الكبرى لابن بطة، ج۱ ص۱۸۰ رقم 15؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۱۰ ص۲۱ رقم 16428)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (لوگو!) تمھیں تو اپنے اسلاف کے لیے دعا واستغفار کا حکم دیا گیا تھا، لیکن تم نے انھیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! میں نے (اپنے اور تمھارے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''یہ اُمت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اُمت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت نہ کریں''۔

105 نئی سواریاں ___ گاڑیاں

حدیث 251:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ هِلَالٍ الصَّدَفِيَّ وَأَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولَانِ: سَمِعْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى سُرُوجٍ كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ، يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلَى رُءُوسِهِمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، الْعَنُوهُنَّ، فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ، لَوْ كَانَتْ وَرَاءَكُمْ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَخَدَمْنَ نِسَاؤُكُمْ نِسَاءَهُمْ، كَمَا يَخْدِمْنَكُمْ نِسَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ"۔

(حسن: مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۱ص ۶۵۴ رقم 7083؛ الطبرانی فی "الصغیر" رقم 1125؛ ابن حبان رقم 5753؛ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ: مستدرک حاکم رقم 8346؛ المخلصیات وأجزاء أخری لأبی طاهر المخلص 1014؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 8612؛ الصَّحِيحَة: 2683؛ صَحِيحُ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ: 2043)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت کے آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو ایسے زینوں پر بیٹھیں گے جو سواریوں کی مانند ہوں گے۔ وہ مساجد کے دروازوں پر اتریں گے۔ ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ ان کے سروں (کے بال) اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ایک جانب کو ڈھلکے ہوئے ہوں گے۔ ان پر لعنت بھیجو، کیونکہ وہ لعنت زدہ عورتیں ہیں۔ اگر تمہارے بعد کوئی اور اُمت ہوتی، تو تمھاری عورتیں ان کی عورتوں کی خادمہ ہوتیں، جیسا کہ پہلی اُمتوں کی عورتیں تمھاری خدمت کرتی ہیں"۔

"كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ" رحال رحل کی جمع ہے اور اس کے معنی کجاوے کے ہیں۔ اس میں جدید سواریوں کی طرف اشارہ ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آج کل کی گاڑیاں ہیں۔

106 ایمان کا حرمین شریفین (مکہ اور مدینہ) میں پلٹ آنا

حدیث 252:۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا"۔ (مسلم رقم 146)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام شروع میں بھی اجنبی تھا (یعنی لوگ اس کے دشمن تھے) اور دوبارہ اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ ابتداء میں تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی) میں آجائے گا، جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے''۔

حدیث 253:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا"۔ (مسلم رقم 233-147)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''یقیناً ایمان سمٹ کر اسی طرح مدینہ منورہ میں آجائے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے''۔

107 سرخ آندھی، پتھر برسنا اور زمین میں دھنس جانا

جب یہ علامتیں ہو چکیں گی تو سخت قسم کا عذاب شروع ہوگا، اس میں سرخ آندھیاں آئیں گی، آسمان سے پتھر برسیں گے، کچھ لوگ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے، لوگوں کی شکلیں مسخ ہو جائیں گی، پھر پے درپے کئی نشانیاں ایسے ظاہر ہوں گی، جیسے ہار کا دھاگہ ٹوٹنے پر مسلسل دانے گرنے لگتے ہیں۔

حدیث254:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الوَاسِطِيُّ، عَنْ المُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُمَيْحٍ الجُذَامِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِذَا اتُّخِذَ الفَيْءُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الأَصْوَاتُ فِي المَسَاجِدِ، وَسَادَ القَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ القَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ''.

وَفِي البَابِ عَنْ عَلِيٍّ. وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. (ترمذی رقم2211)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب مالِ غنیمت کو دولت قرار دیا جانے لگے، جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، امانت کو مالِ غنیمت سمجھا جائے، جب علم کو دین کے علاوہ کسی اور غرض سے سیکھا جانے لگے، جب مرد بیوی کی اطاعت کرنے لگے، جب ماں کی نافرمانی کی جانے لگے، جب دوستوں کو قریب اور باپ کو دور کیا جانے لگے، جب مسجد میں شور وغل مچایا جانے لگے، جب قوم وجماعت کی سرداری اس قوم وجماعت کے فاسق شخص کرنے لگیں، جب قوم وجماعت کے لیڈر و سربراہ اس قوم وجماعت کے کمینہ اور رذیل شخص ہونے لگیں، جب آدمی کی تعظیم اس کے شر اور فتنہ کے ڈر سے کی جانے لگے، جب لوگوں

میں گانے والیوں اور ساز و باجوں کا دور دورہ ہو جائے، جب شرابیں پی جانے لگیں، جب اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہنے لگیں اور ان پر لعنت بھیجنے لگیں۔ تو اس وقت تم ان چیزوں کے جلدی ظاہر ہونے کا انتظار کرو: سرخ یعنی تیز و تند اور شدید ترین طوفانی آندھی کا، زلزلہ کا، زمین میں دھنس جانے کا، صورتوں کے مسخ و تبدیل ہوئے جانے کا، پتھروں کے برسنے کا، نیز ان چیزوں کے علاوہ قیامت کی اور تمام نشانیوں اور علامتوں کا انتظار کرو جو اس طرح پے در پے وقوع پذیر ہوں گی، جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پے در پے گرنے لگیں"۔

•••

باب 3

قیامت کی علامات کبریٰ

1 علاماتِ کبریٰ کا خلاصہ

دنیا میں باطل نظریات عام ہو جائیں گے۔ عیسائیت کا بہت سارے ملکوں پر غلبہ ہو جائے گا۔ پھر کچھ عرصہ بعد ابوسفیان کے نام سے ایک شخص پیدا ہو جائے گا جو سادات کا قتلِ عام کرے گا۔ پھر مسلمان بادشاہ عیسائیوں کے ایک فریق سے صلح کرلے گا، اور دوسرے سے لڑائی لڑے گا۔ عیسائی فرقہ بھی مسلمان بادشاہ سے مل کر عیسائیوں کے مخالف دھڑے سے لڑے گا۔ ان سب کو فتح حاصل ہو جائے گی۔ فتح کے بعد عیسائی نعرہ لگائیں گے کہ صلیب کی برکت سے فتح حاصل ہوگئی ہے۔ اس بات پر خانہ جنگی شروع ہو جائے گی جس میں مسلمانوں کا بادشاہ شہید ہو جائے گا۔ عیسائیوں کے دونوں فریق ایک ہو جائیں گے، اور عیسائی حکومت خیبر تک پھیل جائے گی۔ اس وقت لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کی تلاش میں لگ جائیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام اس وقت مدینہ میں ہوں گے، مگر چھپنے کی غرض سے وہاں سے مکہ مکرمہ آجائیں گے تاکہ لوگ اُنھیں امیر اور قائد نہ بنالیں۔ اس دوران کچھ لوگ مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے کرلیں گے۔ تاہم مکہ مکرمہ میں مقام ابراہیم اور حجرِ اسود کے درمیان لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کو پالیں گے۔ ایک جماعت حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرلے گی۔

شکل وشباہت کے اعتبار سے حضرت مہدی علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس کے بعد شام، یمن، اور حجازِ مقدس کے ابدال اور اولیاء اللہ حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے۔ کعبہ کے پاس سے خزانے نکال کر افواجِ اسلامیہ پر تقسیم کیے جائیں گے۔ لشکرِ جرار تیار ہو جائے گا۔

اہل بیت اور سادات کا دشمن شخص سفیانی ایک بڑا لشکر تیار کر کے حضرت مہدی علیہ السلام کے مقابلے پر بھیج دے گا، مگر یہ لشکر مکہ و مدینہ کے درمیان زمین میں دھنس جائے گا۔ صرف دو آدمی بچیں گے۔ ایک تو سفیانی کو جا کر اطلاع کر دے گا، اور دوسرا حضرت مہدی علیہ السلام کو اطلاع دے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ عرب و عجم کے لوگوں کا اجتماع کا سُن کر عیسائی بھی شام اور رُوم سے لشکر جرار تیار کر کے حضرت مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لیے شام میں اکٹھے ہو جائیں گے۔ رومی افواج میں اس وقت اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے، اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار لشکر ہوگا۔ لشکر کی مجموعی تعداد نو لاکھ ساٹھ ہزار (9,60,000) ہوگی۔ حضرت مہدی علیہ السلام براستہ مدینہ منورہ اپنے لشکروں کے ساتھ دمشق پہنچ جائیں گے۔ وہاں سرزمینِ شام پر عیسائیوں سے سخت جنگ شروع ہو جائے گی۔ لشکرِ اسلام تین حصوں پر منقسم ہو جائے گا۔ ایک حصہ میدان چھوڑ کر بھاگ جائے گا، جس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ دوسرا حصہ شہید ہو جائے گا۔ تیسرا حصہ مسلسل لڑتا ہوا چار دن کی لڑائی کے بعد عیسائیوں پر غالب آجائے گا۔ عیسائیوں کا قتلِ عام ہو جائے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام اِن کا خوب تعاقب کریں گے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام اپنے لوگوں پر مالِ غنیمت تقسیم کریں گے، مگر کوئی آدمی مالِ غنیمت پر خوش نہیں ہوگا، کیونکہ کوئی گھر ایسا نہیں ہوگا جس کا کوئی آدمی شہید نہیں ہوا ہوگا۔ پورے خاندان میں سے ایک آدمی بچا ہوگا۔ تو وہ مالِ غنیمت کے ساتھ کیا کرے گا؟!!

حضرت مہدی علیہ السلام داخلی نظم و نسق سنبھال کر قسطنطنیہ کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ بحیرۂ روم کے پاس بنو اسحاق کے ستر ہزار آدمی مسلمان ہو کر حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے۔ پھر کشتیوں میں سوار ہو کر قسطنطنیہ کو آزاد کرنے کے لیے

چلے جائیں گے۔ شہر کی مضبوط فصیل کے سامنے مسلمان نعرۂ تکبیر بلند کردیں گے، جس کی وجہ سے فصیل ٹوٹ جائے گی۔ مسلمان قسطنطنیہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت کے اس وقت سات سال پورے ہو چکے ہوں گے کہ اتنے میں افواہ پھیل جائے گی کہ دجال کا خروج ہو گیا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام جلدی جلدی واپس شام کی طرف آجائیں گے۔ نو (۹) آدمیوں کو اس خبر کی تحقیق کے لیے روانہ کر دیں گے۔ یہ بہترین لوگ ہوں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان کو جانتا ہوں کہ کس قبیلے کے لوگ ہیں؟ ان کے باپوں کے نام کیا کیا ہیں؟ ان کے گھوڑوں کے رنگ کیا ہیں؟''۔ یہ لوگ تحقیق کرلیں گے، لیکن معلوم ہو جائے گا کہ یہ افواہ تھی، دجال کے متعلق یہ خبر غلط تھی۔ مگر کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اچانک دجّال کا خروج ہو جائے گا۔ دجال مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ ایران کے شہر اصفہان میں آکر نمودار ہو جائے گا۔ اصفہان کے ستر ہزار (70, 000) یہودی اس سے آکر مل جائیں گے۔ پہلے وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا، پھر اصفہان میں آکر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجال کے ایک ہاتھ میں اس کی جنت اور دوسرے میں اس کی دوزخ ہو گی۔ تمام دنیوی اسباب سے لیس ہوگا اور استدراج سے بھرپور فائدہ اُٹھائے گا۔ اس کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا (یعنی کافر لکھا ہوگا) جس کو مسلمان پڑھ لے گا۔ اس کے پاس بڑا استدراج ہوگا۔ مخالفین کا دانہ پانی بند کردے گا۔ خروجِ دجال سے پہلے تین سال تک قحط آچکا ہوگا۔ لوگ محتاج ہوں گے۔ دجال اس حالت سے خوب فائدہ اُٹھائے گا۔ اس کے ساتھ زمین کے سارے خزانے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے۔ دوستوں پر بارش برسائے گا۔ مخالفین پر سب کچھ بند کردے گا۔ دنیا کے بہت سارے ممالک پر چکر لگائے گا۔ صرف مکہ اور مدینہ نہیں جاسکے گا۔ وہاں سے فرشتے اس کو بھگادیں گے۔ یہ پھر شام کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہاں حضرت مہدی علیہ السلام جنگی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ فجر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ ڈالے ہوئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر جلوہ افروز ہو جائیں گے، اور سیڑھی منگا کر نیچے آجائیں گے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام سے

ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت مہدی علیہ السلام ان کو نماز پڑھانے کا کہیں گے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ اس نماز کی اقامت آپ ہی کے لیے کہی گئی ہے۔ لہٰذا نماز آپ ہی پڑھائیں"۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال پر حملہ کردیں گے۔ لشکرِ اسلام دجّال کے لشکر پر حملہ آور ہو جائے گا۔ شدید جنگ کے بعد دجّال شکست کھا کر بھاگ جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے۔ بابِ لُد میں جا کر اس کو نیزہ مار کر قتل کردیں گے۔ وہاں دجال مارا جائے گا۔ اس کے بعد یہودیوں کا قتلِ عام شروع ہو جائے گا۔ کوئی پتھر یا درخت کسی یہودی کو پناہ نہیں دے گا، بلکہ شکایت کرے گا: "اے مسلمان! آجا! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا بیٹھا ہے۔ اس کو مار دے"۔ صرف غرقد نامی درخت شکایت نہیں کرے گا، کیونکہ یہ یہود کا وفادار درخت ہے۔

دنیا پر دجّال کی چالیس دن تک حکومت رہے گی۔ ان میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک ماہ کے برابر ہوگا، تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اور باقی ایام معمول کے مطابق ہوں گے۔

بہرحال جب دجّال کا فتنہ ختم ہو جائے گا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام دونوں مل کر ان شہروں کا دورہ کریں گے، اور مصیبت رسیدہ لوگوں میں مال تقسیم کریں گے، جن شہروں میں دجّال نے فساد برپا کیا تھا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں عدل وانصاف ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت سات (۷) سال تک رہے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر ملکی انتظام ٹھیک کریں گے۔ انچاس (۴۹) سال کی عمر میں آپ علیہ السلام کا انتقال ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام خلیفہ بن جائیں گے۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی ہو جائے گی کہ اپنے تمام مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر جا کر پناہ لے لو، اس لیے کہ میں اپنی مخلوق میں سے ایک طاقت ور مخلوق ظاہر کرنے والا ہوں، جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کے ساتھ وہاں جا کر قلعہ بند ہو جائیں گے۔ (وہ قلعہ زمین

پر یاجوج ماجوج کا خروج ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں پر زندگی اتنی تنگ ہو جائے گی کہ گائے کا سَر (Head) ایک سو دینار میں فروخت ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج پر بددعا کریں گے جس سے وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس (۴۰) سال زندہ رہیں گے۔ پھر ان کا فوراً انتقال ہو جائے گا۔ مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی نیک بادشاہ آئیں گے۔ دنیا کا نظام کچھ عرصہ تک صحیح چلے گا۔ پھر کچھ غلط بادشاہ آجائیں گے، دنیا ایک بار پھر جہل اور کفر سے بھر جائے گی۔ زمین کے دھنسنے کے واقعات شروع ہو جائیں گے۔ پھر دنیا پر چالیس دن تک دھواں چھایا رہے گا۔ پھر ایک رات لمبی ہو جائے گی، لوگ پریشان ہو جائیں گے کہ صبح کیوں نہیں ہو رہی ہے۔ اتنے میں سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے گا۔ لوگ اسی پریشانی میں ہوں گے کہ اچانک دآبۃ الارض کا خروج ہو جائے گا۔ یہ ایک عجیب الخلقت جانور کی شکل میں ہوگا۔ پھر جنوب کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس سے پہلے نیک لوگ مر جائیں گے، اور بعد میں برے لوگ مر جائیں گے۔ مسلمانوں کے مر جانے سے حبش کے لوگ غلبہ حاصل کریں گے، اور فتنہ وفساد شروع کر لیں گے۔ اسی دوران وہ کعبہ کو گرادیں گے، اور اس کے نیچے سے خزانہ لوٹ لیں گے۔ اس کے بعد جنوب کی طرف سے ایک بڑی آگ آجائے گی، اور لوگوں کو شام کی طرف بھگانے لگ جائے گی۔ یہ قیامت کی آخری بڑی علامت ہوگی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک لوگ عیش وعشرت کی زندگی گزاریں گے، اور مکمل غافل ہو جائیں گے۔ اللہ اللہ کہنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہوگا۔ پھر ایک دن جمعہ کے روز لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ صُور (سائرن) کی آواز شروع ہو جائے گی۔ یہ آواز بڑھتی جائے گی، یہاں تک کہ لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے، پھر دل پھٹ جائیں گے۔ لوگ مر جائیں گے۔ پھر زمین میں زلزلہ شروع ہو جائے گا، پھر آسمان ٹوٹ پھوٹ کر گر جائیں گے۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر اُڑ جائیں گے۔ سمندر اُبل کر جوش ماریں گے، یہاں تک کہ یہ موجودہ کائنات بالکل فنا ہو جائے گی، اور قیامت قائم ہو جائے گی۔

2 علاماتِ کبریٰ کے بارے میں جامع احادیث

حدیث 1:۔(خ م د حم): عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه قَالَ: (إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي. فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟". قَالَ: "نَعَمْ) (بخاری: 3411) (فِتْنَةٌ وَشَرٌّ". قُلْتُ: "فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذٰلِكَ؟". قَالَ: "السَّيْفُ") (ابوداؤد: 4244) (قُلْتُ: "وَهَلْ بَعْدَ هٰذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟") (احمد: 23429) (قَالَ: "يَا حُذَيْفَةُ! تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ، وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ يَا حُذَيْفَةُ! تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ يَا حُذَيْفَةُ! تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ". قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَبَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟") (ابوداؤد: 4246) (قَالَ: "نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ". فَقُلْتُ: "وَمَا دَخَنُهُ؟) (بخاری 6673) (قَالَ: "يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي) (مسلم: 1847) (تَعْرِفُ مِنْهُمْ، وَتُنْكِرُ") (بخاری 3411) وفی روایة: ("هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ فِيهَا أَوْ فِيهِمْ". فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ، مَا هِيَ؟". قَالَ: "لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ". فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَبَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟". قَالَ: "نَعَمْ، فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا) (ابوداؤد: 4245؛ احمد 23282) (دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ (18) مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا، قَذَفُوهُ فِيهَا". فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا". قَالَ: "هُمْ رِجَالٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا) (بخاری 3411؛ مسلم: 1847) (قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ". فَقُلْتُ: "وَكَيْفَ أَصْنَعُ، يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟") (مسلم: 1847). (قَالَ: "إِنْ كَانَ لِلّٰهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ) (ابوداؤد: 4244) (فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ) (بخاری 6673) (وَاسْمَعْ وَأَطِعْ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ وَإِنْ لَمْ

يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ) (مسلم: 1847)(فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا) (بخاری 3411)(وَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ. فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ") (ابوداؤد: 4244 ؛بخاری 6673). (قُلْتُ: "ثُمَّ مَاذَا؟". قَالَ: "ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ. مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ. فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ. وَجَبَ وِزْرُهُ. وَحُطَّ أَجْرُهُ ") (ابوداؤد: 4244) (قُلْتُ: "فَمَا بَعْدَ الدَّجَّالِ؟". قَالَ: "عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ". قُلْتُ: "فَمَا بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ؟". قَالَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْتَجَ فَرَسَهُ مَا رَكِبَ مُهْرَهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ") (مصنف ابن ابی شیبہ 38268)(انظر: الصَّحِيحَة: 2739).

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (دیگر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) خیر کے بارے پوچھتے تھے، اور میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں مَیں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! ہم (پہلے) جاہلیت اور شر کی حالت میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر (اسلام) کو لائے (جس پر ہم ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لے کر آئے)۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے (جس طرح پہلے تھا؟)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، فتنہ اور شر ہوگا''۔ میں نے عرض کیا: ''اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تلوار''۔ میں نے عرض کیا: ''کیا اس تلوار کے بعد باقی کچھ بچے گا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھو، اور جو اس میں لکھا ہوا ہے، اس کی پیروی کرو'' (تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)۔ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اس میں دھواں (عیب اور مکر وفساد) ہوگا۔ میں نے عرض کیا: ''یہ دھواں کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد ائمہ (حکمران) ہوں گے جو میرے طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے اور میرے راستہ کے علاوہ راستہ اختیار کریں گے۔ تم ان میں بھلائی بھی دیکھو گے، اور برائی بھی۔ ایک روایت میں ہے: مکر وفریب پر صلح

ہوگی۔ان کا اجتماع عیوب اور خواہشات پر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: ''مکروفساد پر صلح کا کیا مطلب ہے؟''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے دل اس بات کی طرف نہیں لوٹیں گے جس پر وہ ہوں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اندھا، بہرا فتنہ ہوگا۔ جہنم کے دروازوں پر بلانے والے کھڑے ہوں گے، جو ان کی بات قبول کرے گا، اسے جہنم میں پھینک دیں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ان کی وضاحت کیجیے''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے ہوں گے، ہماری زبان بولتے ہوں گے۔وہ ایسے انسان ہوں گے جن کے دل انسانوں کے جسموں میں شیاطین کے دل ہوں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اگر مجھے وہ دور مل جائے، تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کی طرف سے زمین میں خلیفہ ہو، تو پھر مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ چمٹ جاؤ۔تم امیر کی بات سنو اور اطاعت کرو، اگرچہ وہ تمھاری پیٹھ پر کوڑے برسائے اور تمھارا مال تم سے لے لے۔اور اگر ان کا کوئی امیر اور جماعت نہ ہو، تو پھر ان تمام فرقوں سے الگ ہوجانا، اور وہاں سے بھاگ جانا، یہاں تک کہ تمھیں موت آجائے۔اگر تم مر جاؤ اور تم کسی درخت کی جڑیں پکڑے ہوئے ہو، تو یہ تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔ میں نے عرض کیا: ''پھر کیا ہوگا؟''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر دجّال نکلے گا۔اس کے پاس (پانی کی) نہر اور آگ ہوگی۔پس جو شخص اس کی آگ میں گرے گا، اُس کا اجر وثواب یقینی ہوجائے گا، اور اُس کا گناہ (جو پہلے کبھی کیا ہوگا) معاف ہوجائے گا۔اور جو اُس کی نہر میں داخل ہوگیا، اس کا اجر ختم ہوگیا اور گناہ لازم ہوگیا''۔ میں نے عرض کیا: ''پھر دجّال کے بعد کیا ہوگا؟''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (نازل ہوں گے)''۔میں نے عرض کیا: ''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بعد کیا ہوگا؟''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی شخص کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت آنے تک اس بچہ پر سواری کی نوبت نہیں آئے گی''۔

حدیث2:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ: وَهُوَ القَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: "لاَ أَرَبَ لِي بِهِ"، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: "يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ"، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ -يَعْنِي آمَنُوا- أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ وَلاَ يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا"۔ (بخاری رقم7121)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی: (۱) جب تک فوجوں کے دو بڑے بڑے گروہ آپس میں قتال نہ کرلیں۔ ان دونوں کے درمیان بہت بڑی لڑائی ہوگی۔ ان دونوں کی دعوت اور مقصد ایک ہی ہوگا۔ (۲) جب تک تیس کے قریب بہت بڑے جھوٹے دجّال ظاہر نہ ہوجائیں، ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہیں (جب کہ میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں)۔ (۳) جب تک علم اُٹھا نہ لیا جائے، (۴) زلزلے کثرت سے نہ آنے لگیں، (۵) زمانہ قریب نہ ہوجائے، (۶) فتنوں کا ظہور نہ ہوجائے، (۷) قتل وخون ریزی کی کثرت نہ ہوجائے، (۸) جب تک تمہارے اندر

مال ودولت کی کثرت نہ ہوجائے، پھر وہ ہرایک کے پاس نہ پہنچ جائے، یہاں تک کہ مال دار شخص صدقہ قبول کرنے والے شخص کو تلاش نہ کرتا پھرے، پھر وہ اس شخص پر مال کو پیش کرے، تو وہ شخص یوں کہہ دے: ''مجھے اس کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے''۔

(۹) جب تک لوگ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے سبقت نہ کرنے لگیں،

(۱۰) جب تک ایک شخص صاحبِ قبر کے پاس سے نہ گزرے، اور وہ کہے: ''کاش! میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا''۔ (۱۱) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوجائے۔ پھر جب سورج مغرب سے طلوع ہوجائے گا اور لوگ اس کا مشاہدہ کرلیں گے، تو سب کے سب لوگ ایمان لائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب:

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا

(الانعام:۱۵۸)

ترجمہ: کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔

قیامت اس حال میں قائم ہوجائے گی جس وقت دو آدمیوں نے خرید وفروخت کے لیے کپڑا پھیلایا ہوگا، تو وہ نہ ہی فروخت ہوسکے گا اور نہ لپیٹا جاسکے گا۔ قیامت اس حال میں قائم ہوجائے گی جب ایک شخص نے دودھ دوھ لیا ہوگا، مگر اس کو پینے کی نوبت نہیں آئے گی۔ قیامت اس حال میں آجائے گی کہ ایک شخص نے اپنے پانی کے حوض کی لپائی کرلی ہوگی مگر اس میں پانی نہ پی سکے گا۔ قیامت اس حال میں آجائے گی کہ ایک شخص نے کھانے کے لیے لقمہ اپنے منہ تک اُٹھایا ہوگا مگر وہ اس کو کھا نہیں سکے گا''۔

حدیث 3:۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: "مَا تَذَاكَرُونَ؟". قَالُوا: "نَذْكُرُ السَّاعَةَ". قَالَ: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ - فَذَكَرَ - الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ،

وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ"۔

(مسلم رقم 39-2901، 40-2901؛ ترمذی رقم 2183؛ ابوداؤد رقم 4311)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر بالا خانہ سے جھانکا (یہ بالا خانہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ کے اوپر تھا، وہاں سے مسجد کی طرف کھڑکی کھلتی تھی)، اور ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم دس نشانیاں دیکھو گے:

۱ دخان یعنی دھواں۔
۲ دجّال کا خروج
۳ دابۃ الارض کا خروج: زمین سے جانور کا نکلنا
۴ سورج کا مغرب سے طلوع کرنا۔
۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا
۶ یاجوج ماجوج کا خروج
۷ تا ۹ تین خسف: مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنسے گی۔
۱۰ سب سے آخر میں وہ آگ جو یمن سے ظاہر ہوگی اور سب کو دھکا دے کر محشر تک لے جائے گی۔

حدیث 4:۔ أَخْبَرَنِي أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الصُّوفِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيِّ، حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ

آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ، تَحْشُرُ الذَّرَّ وَالنَّمْلَ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعليق-من تلخيص الذهبی]-صحيح

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۴۷ ۴، رقم 8317)

ترجمہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تک دس (۱۰) نشانیاں ظاہر نہ ہوں، قیامت نہیں آئے گی: (۱) زمین میں دھنسا دینے کا ایک واقعہ مشرق میں، (۲) ایک مغرب میں، اور (۳) ایک جزیرۃ العرب میں، (۴) دجّال، (۵) دھواں، (۶) نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، (۷) یاجوج ماجوج، (۸) دآبۃ الارض، (۹) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور (۱۰) ایک آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی (اور) لوگوں کو ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی۔ چھوٹی اور بڑی چیونٹی کو جمع کردے گی (یعنی ہر چھوٹے بڑے، ضعیف اور قوی آدمی کو محشر میں جمع کردے گی)۔

باب 4

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سب سے پہلی علامت حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر بڑی تفصیل سے آیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، نام محمد، والد گرامی عبداللہ ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہت ہوگی، پیشانی کھلی اور ناک بلند ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، پہلے ان کی حکومت عرب میں ہوگی، پھر ساری دنیا میں پھیل جائے گی، سات سال تک حکومت کریں گے۔

4.1: ظہورِ حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانا ضروری ہے

تمہید قال [أبو الحسن] الآبری: قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ واستفاضت بِكَثْرَة رواتها عن المصطفى صلى الله عليه وسلم -يعني في المهدي- وأنه من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، وأنه يملك سبع سنين، ويملأ الأرض عدلاً وأنه يخرج مع عيسى بن مريم، ويساعده في قتل الدجال بباب لد بأرض فلسطين، وأنه يؤم هذه الأمة، وعيسى صلى الله عليه يُصَلي خلفه في طول من قصته وأمره.

(مناقب الإمام الشافعي للآبري، ص ٩٥؛ (تهذيب التهذيب، ج ٩ ص ١٤٤ رقم 202؛ الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة، ج ٢ ص ٤٨٠)

ترجمہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اورشہرتِ عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل وانصاف سے دنیا کو معمور کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر دجال کے قتل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مساعدت اور نصرت کریں گے۔ اس اُمت میں حضرت مہدی علیہ السلام ہی کی امامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ایک نماز) ادا کریں گے۔ طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

أَنَّ الْأَحَادِيثَ الَّتِي يُحْتَجُّ بِهَا عَلَى خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَحِيحَةٌ. رَوَاهَا أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَغَيْرُهُمْ. مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَغَيْرِهِ.

(منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية ج۸ ص ۲۵۴)

ترجمہ جن احادیث سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خروج پر استدلال کیا گیا ہے، وہ صحیح ہیں۔ ان کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کیا ہے

مشہور غیر مقلد علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ومن صححه شيخ الإسلام ابن تيمية، فقال في "منهاج السنة" (4 / 211): "إن الأحاديث التي يحتج بها على خروج المهدي أحاديث صحيحة، رواها أبو داود والترمذي وأحمد وغيرهم من حديث ابن مسعود وغيره". وكذا في "المنتقى من منهاج الاعتدال" للذهبي (ص 534).

قلت: فهؤلاء خمسة من كبار أئمة الحديث قد صححوا أحاديث خروج المهدي، ومعهم أضعافهم من المتقدمين والمتأخرين أذكر أسماء من تيسر لي منهم:

1- أبو داود في "السنن" بسكوته على أحاديث المهدي.

2- العقيلي.

3- ابن العربي في "عارضة الأحوذي".
4- القرطبي كما في "أخبار المهدي" للسيوطي.
5- الطيبي كما في "مرقاة المفاتيح" للشيخ القاري ء؟
6- ابن قيم الجوزية في "المنار المنيف"، خلافا لمن كذب عليه.
7- الحافظ ابن حجر في "فتح الباري".
8- أبو الحسن الآبري في "مناقب الشافعي" كما في "فتح الباري".
9- الشيخ علي القارئ في "المرقاة".
10- السيوطي في "العرف الوردي".
11- العلامة المباركفوري في "تحفة الأحوذي". وغيرهم كثير وكثير جدا.

(سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ۴ ص ۳۸ تا ۴۱ رقم 1529)

ترجمہ احادیث مہدی کو جنھوں نے صحیح کہا ہے، ان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، وہ اپنی کتاب "منہاج السنۃ" میں فرماتے ہیں: بے شک وہ احادیث جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر دلالت کرتی ہیں صحیح احادیث ہیں جن کو ابوداود، ترمذی، احمد وغیرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "المنتقی من منہاج الاعتدال" میں فرمایا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ پانچ کبار ائمۂ حدیث ہیں جنھوں نے امام مہدی کے ظہور کی احادیث کو صحیح کہا ہے۔ ان کے ساتھ میں متقدمین اور متاخرین کے علماء کو ذکر کرتا ہوں، جن کے نام مجھے سہولت سے دستیاب ہوئے ہیں:

ابوداود رحمۃ اللہ علیہ، عقیلی رحمۃ اللہ علیہ، ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ، قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، طیبی رحمۃ اللہ علیہ، ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، ابوالحسن آبری رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

وَقَدْ كَثُرَتْ بِخُرُوجِهِ الرِّوَايَاتُ حَتّٰى بَلَغَتْ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ وَشَاعَ ذٰلِكَ بَيْنَ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ حَتّٰى عُدَّ مِنْ مُعْتَقَدَاتِهِمْ.....

وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ ذُكِرَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَغَيْرِ مَنْ ذُكِرَ مِنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بِرِوَايَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ وَعَنِ التَّابِعِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مَا يُفِيدُ مَجْمُوعُهُ الْعِلْمَ الْقَطْعِيَّ فَالْإِيمَانُ بِخُرُوجِ الْمَهْدِيِّ وَاجِبٌ كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمُدَوَّنٌ فِي عَقَائِدِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية في عقد الفرقة المرضية للسفارینی، ج۲ ص۸۴)

ترجمہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو معنوی تواتر کی حد تک کہا جا سکتا ہے۔ یہ بات علمائے اہل سنت رحمہم اللہ کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدے کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے۔۔۔۔

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ سے یہ روایات مروی ہیں، جن کے مجموعے سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری پر حسبِ بیان علماء رحمہم اللہ اور حسبِ عقائد اہل السنت والجماعت یقین کرنا ضروری ہے۔

علامہ کتانی رحمۃ اللہ علیہ (أبو عبد الله محمد بن أبي الفيض جعفر بن إدريس الحسني الإدريسي الشهير بالكتاني رحمۃ اللہ علیہ المتوفى: 1345ھ) فرماتے ہیں:
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی احادیث بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ پھر وہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ احادیث متواتر ہیں۔ ان بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام یہ ہیں:

(1) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ أخرجه أحمد وأبو داود والترمذي وابن ماجه
(2) حضرت أم سلمة رضی اللہ عنہا أخرجه أبو داود وابن ماجه والحاكم في المستدرك
(3) حضرت علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ أخرجه أحمد وأبو داود وابن ماجه
(4) حضرت أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ أخرجه أحمد وأبو داود والترمذي وابن ماجه وأبو يعلى والحاكم في المستدرك
(5) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ أخرجه أحمد وابن ماجه والحاكم في المستدرك

(6) حضرت قرة بن إياس المزنی رضی اللہ عنہ أخرجه البزار والطبرانی فی الكبير والأوسط

(7) حضرت عبد الله بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہ أخرجه ابن ماجه والطبرانی فی الأوسط

(8) حضرت أبی هريرة رضی اللہ عنہ أخرجه أحمد والترمذی وأبو يعلى والبزار فی مسندهما والطبرانی فی الأوسط وغيرهم

(9) حضرت حذيفة بن اليمان أخرجه الرويانی

(10) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ أخرجه أبو نعيم فی أخبار المهدی

(11) حضرت جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ أخرجه أحمد ومسلم إلا أنه ليس فيه تصريح بذكر المهدی بل أحاديث مسلم كلها لم يقع فيها تصريح به

(12) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ أخرجه الدارقطنی فی الإفراد

(13) حضرت أبی أمامة رضی اللہ عنہ أخرجه الطبرانی فی الكبير

(14) حضرت عمار بن ياسر رضی اللہ عنہ أخرجه الدارقطنی فی الإفراد والخطيب وابن عساكر

(15) حضرت جابر ابن ماجد الصدفی أخرجه الطبرانی فی الكبير

(16) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ أخرجه الطبرانی فی الأوسط

(17) حضرت طلحة بن عبيد الله رضی اللہ عنہ أخرجه الطبرانی فی الأوسط

(18) حضرت أنس بن مالك رضی اللہ عنہ أخرجه ابن ماجه

(19) حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ أخرجه أبو نعيم

(20) حضرت عمران بن حصين رضی اللہ عنہ أخرجه الإمام أبو عمرو الدانی فی سننه وغيرهم . (نظم المتناثر من الحديث المتواتر، الكتانی، ص225، 226)

4.2:۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام ونسب

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی طرح ہوگا۔ اُن کے والد کا نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام کی طرح ہوگا، یعنی اُن کا نام محمد بن عبداللہ علیہ السلام ہوگا۔ وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہوں گے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔

حدیث 1:۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلِيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي".

(حسن: مسند أحمد رقم 3571، 3572، 3573، 4098، 4279؛ ترمذی رقم 2231؛ ابن أبي شيبة رقم 37647؛ أبو داود رقم 4282؛ ابن حبان رقم 5954، 6825؛ الطبراني في "الكبير" رقم 10219، 10213، 10214، 10215، 10216، 10217، 10220، 10221، 10222، 10224، 10225، 10226، 10227، 10228، 10229، 10230؛ "معجم الصغير" رقم 1181؛ ابن عدی 517/2، 1544/4، 1796/5، 2555/7؛ أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 195/2؛ الخطيب في "تاريخه" 388/4؛ "مستدرك حاكم" 488/4 تحت رقم 8364 بنحوه مطولاً؛ ابن ماجه رقم 4082؛ ابن عدی 2625/7، وأبو نعيم في "الحلية" 75/5)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت (آل اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ بن جائے، جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد علیہ السلام) ہوگا''۔

حدیث 2:۔ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، أَنْبَأَ أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ بَيَانٍ، وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ نُفَيْلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ:

سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ، فَقَالَ: "نَعَمْ، هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ".

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - سكت عنه الذهبي في التلخيص

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۶۰۰ رقم 8671)

ترجمہ: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مہدی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت مہدی علیہ السلام حق ہے (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے)۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا''۔

اثر 1: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَابْنُ ثَوْرٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: "الْمَهْدِيُّ حَقٌّ هُوَ؟". قَالَ: "حَقٌّ". قَالَ: قُلْتُ: "مِمَّنْ هُوَ؟". قَالَ: "مِنْ قُرَيْشٍ". قُلْتُ: "مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟". قَالَ: "مِنْ بَنِي هَاشِمٍ". قُلْتُ: "مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟". قَالَ: "مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ". قُلْتُ: "مِنْ أَيِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟". قَالَ: "مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ".

(الفتن، لنعيم بن حماد ج ۱ ص ۳۶۸، ۳۶۹ رقم 1082؛ السنن الواردة في الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها، لأبي عمرو الداني، ج ۵ ص ۱۰۶۰، ۱۰۶۱ رقم 580)

ترجمہ: حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ''حضرت مہدی علیہ السلام برحق ہیں؟''۔ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''وہ حق ہیں''۔ میں نے عرض کیا: ''وہ کن میں سے ہوں گے؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''وہ قریش میں سے ہوں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''وہ قریش کے کس خاندان میں سے ہوں گے؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''وہ بنی ہاشم میں سے ہوں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''وہ کون سے بنی ہاشم میں سے ہوں گے؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''وہ بنو عبد المطلب میں سے ہوں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''وہ کون سے بنی عبد المطلب میں سے ہوں گے؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے''۔

حدیث3:۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ، حَدَّثَهُمْ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ فِطْرٍ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ" - قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ: "لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ"، ثُمَّ اتَّفَقُوا - "حَتّٰى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي" - أَوْ "مِنْ أَهْلِ بَيْتِي" - "يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي" زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ: "يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا، وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا". وَقَالَ: فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: "لَا تَذْهَبُ، أَوْ لَا تَنْقَضِي، الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي".

(حسن صحیح: سنن أبي داود، رقم 4282؛ مسند أحمد، رقم 3571؛ ترمذی رقم 2231)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اُسی دن کو دراز کر دیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے (یا میرے اہل بیت میں سے) ایک شخص کو بھیجے گا، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا، وہ اس زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسے وہ زمین اس سے پہلے ظلم وزیادتی سے بھر چکی ہوگی''۔

دوسری روایت میں ہے: ''دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی، یہاں تک عرب کا بادشاہ میرے اہل بیت میں سے نہ بن جائے گا، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا''۔

حدیث4:۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ، لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا".

(صحیح:سنن أبي داود،رقم4283؛ابن أبي شيبة،رقم37648؛أحمد رقم773؛البزار رقم493؛ ابن قانع فی "معجم الصحابة" 259/2؛أبو عمرو الدانی فی "الفتن" رقم422، 561،552؛البیهقی فی "الاعتقاد" ص215، 216؛البغوی فی "شرح السنة" رقم(4279)؛الاحادیث المختارة رقم551؛عبد الرزاق فی "مصنفه" رقم20776)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے معمور کردے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔

حدیث5:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ". قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا.

(صحیح:سنن أبي داود،ج٦ص١٤١، ٣رقم4284؛مستدرک حاکم رقم8671؛ ابن ماجه (4086)؛السنن الواردة فی الفتن، لأبو عمرو الدانی 575، 581؛ البعث والنشور،بیهقی،116، 117؛شرح السنة بغوی، تحت رقم4280؛الضعيفة:80)

ترجمہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''حضرت مہدی علیہ السلام میری نسل سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا''۔

4.3:۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کا حلیہ شریف

حدیث6:۔حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا

وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ".

(حسن: أبو داود رقم 4285؛ مستدرک حاکم رقم 8670؛ البعث والنشور بیہقی رقم 118؛ شرح السنۃ بغوی ج ۱۵ ص ۸۶ تحت رقم 4280؛ أحمد رقم 11130؛ أبو یعلی رقم 1128؛ ابن حبان رقم 6826؛ معجم الاوسط رقم 9460؛ الطبرانی فی "غریب الحدیث" 191/2)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت مہدی (علیہ السلام) میری اولاد میں سے ہوگا۔ روشن اور کشادہ پیشانی، بلند بینی (کھڑی ناک والے)، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر گئی تھی۔ وہ سات سال حکومت کرے گا''۔

''أَجْلَى الْجَبْهَةِ'': یعنی اس کے سر کے اگلے حصے کے بال کم ہوں گے۔ یا اس کے معنی یہ ہیں: اس کی پیشانی کشادہ ہوگی۔

''أَقْنَى الْأَنْفِ'': یعنی اس کی ناک لمبی اور پتلی ہوگی۔ اس کی ناک درمیان سے اونچی ہوگی، یعنی چپٹی ناک والا نہ ہوگا۔

4.4:۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہونے میں حکمت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حکومت سنبھالی تھی۔ لہٰذا اس وقت کے حالات میں مسلمانوں کے دو خلیفہ بن گئے تھے۔ عراق وحجاز وغیرہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، اور شام اور اس کے قرب وجوار میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔

چھ ماہ کی حکمرانی کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی دنیوی معاوضے کے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حکومت سے علیحدگی اختیار کرلی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دست بردار ہوئے تاکہ مسلمانوں میں اتفاق واتحاد پیدا ہوجائے۔ ان سب کا حکمران ایک ہی شخص ہو، اور ان کے درمیان خونریزی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس

عمل میں برکت ڈالی اور انھیں اس کا اچھا بدلہ دیا۔ جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کی اولاد کو اس سے افضل چیز عطا کر دیتا ہے۔

وَفِي كَوْنِهِ مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ سِرٌّ لَطِيفٌ، وَهُوَ أن الحسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تَرَكَ الْخِلَافَةَ لِلّٰهِ فَجَعَلَ اللهُ مِنْ وَلَدِهِ مَنْ يَقُومُ بِالْخِلَافَةِ الْحَقِّ المتضمن للعدل الَّذِي يَمْلأُ الأَرْضَ. وَهٰذِهِ سُنَّةُ اللهِ فِي عِبَادِهِ أَنَّهُ مَنْ ترك لأجله شَيْئًا أَعْطَاهُ اللهُ أَوْ أَعْطَى ذُرِّيَّتَهُ أَفْضَلَ مِنْهُ.

(المنار المنيف في الصحيح والضعيف لإبن القيم، ص ۱۵۱)

4.5:۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ مکہ کی ان سے بیعت کرنا

حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔ آخری زمانہ میں جب مسلمان ہر طرف سے مغلوب ہو جائیں گے، مسلسل جنگیں ہوں گی، شام میں بھی عیسائیوں کی حکومت قائم ہو جائے گی، ہر جگہ کفار کے مظالم بڑھ جائیں گے، عرب میں بھی مسلمانوں کی باقاعدہ پُر شوکت حکومت نہیں رہے گی، خیبر کے قریب تک عیسائی پہنچ جائیں گے اور اس جگہ تک ان کی حکومت قائم جائے گی، بچے کھچے مسلمان مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے، اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے۔ لوگوں کے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوگا کہ اب امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیے، ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کو امام بنالینا چاہیے، اس زمانے کے نیک لوگ، اولیاء اللہ اور ابدال سب ہی امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں ہوں گے، بعض جھوٹے مہدی بھی پیدا ہو جائیں گے، امام اس ڈر سے کہ لوگ انہیں حاکم اور امام نہ بنالیں، مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ آجائیں گے، اور بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے، حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے کہ پہچان لیے جائیں گے، اور لوگ ان کو گھیر کر ان سے حاکم اور امام ہونے کی بیعت کر لیں گے۔ جب آپ کی بیعت کی شہرت ہوگی

تو مدینہ منورہ کی فوجیں مکہ مکرمہ میں جمع ہو جائیں گی۔ شام، عراق اور یمن کے اہل اللہ اور ابدال سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بیعت کریں گے۔

حدیث 7:۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمَدَانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ ثنا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُبَايَعُ لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ، وَأَبْدَالُ الشَّامِ، فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللهُ". قَالَ: "وَكَانَ يُقَالُ: إِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ".

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - أبو العوام عمران ضعفه غير واحد وكان خارجيا
(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۴۷۸ رقم 8328؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِاخْتِصَارٍ، وَفِيهِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۷ ص ۳۱۴ رقم 12397)

ترجمہ: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت کے ایک شخص (حضرت مہدی علیہ السلام) سے رکنِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کی مثل (۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ اس کے بعد اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے۔ (بیعتِ خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا، یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ اور مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا، زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک قریشی نسل کا شخص (جس کی ننہال بنو کلب میں ہوگی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت کہا جائے گا: آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا، جو بنو کلب کی غنیمت سے محروم رہا''۔

حدیث 8:۔حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَجِيءُ الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُونَهُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ أَبَدًا، هُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ" (2)

(صحیح: مسند احمد رقم 8114، 7910، 8619، 8351؛ مسند ابی داود طیالسی رقم 2494؛ مسند ابن الجعد رقم 2810؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37244؛ ابن حبان رقم 6827؛ أبو القاسم البغوی فی "الجعدیات" رقم 2911؛ البعث والنشور بیہقی رقم 217؛ الصَّحِيحَة: 2743،579)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ایک آدمی کی بیعت کی جائے گی۔ بیت اللہ کو اس کے رہنے والے ہی حلال کریں گے (اس کی حرمت کا پاس نہیں کریں گے)۔ تو عرب کے ہلاک ہونے والے لوگوں کے بارے میں مت پوچھو۔ پھر حبشی آئیں گے، اور بیت اللہ کو برباد کردیں گے۔ اس کے بعد کوئی اُسے تعمیر نہیں کرے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس کا خزانہ نکالیں گے''۔

حدیث 9:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ

فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ". قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ: "تِسْعَ سِنِينَ"، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: "سَبْعَ سِنِينَ".

(سنن أبي داود، رقم 4286، 4288؛ أحمد رقم 26689؛ إسحاق بن راهويه في "مسنده" 4/ (141)؛ ابن أبي شيبة 15/ 45 - 46؛ الطبراني في "الكبير" 23/ (رقم 930)؛ "معجم الأوسط" رقم 9459؛ الحاكم 431/4)

ترجمہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "(آخر زمانہ میں) جب خلیفہ کا انتقال ہوگا تو اختلاف و نزاع اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اسی دوران اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص نکل کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے، اور اس کو (گھر سے) باہر نکال لائیں گے۔ وہ شخص اگرچہ یہ منصب قبول کرنے کو پسند نہیں کرے گا، مگر لوگ اس کو تیار کریں گے اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ یہ بیعت حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان عمل میں آئے گی۔ اس کے بعد اس کے مقابلہ پر شام (کے بادشاہ) کی طرف سے ایک لشکر بھیجا جائے گا، لیکن مکہ اور مدینہ کے درمیان مقامِ بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر جب لوگوں کو یہ معلوم ہوگا (کہ شام کا لشکر مکہ پہنچنے سے پہلے ہی زمین بوس کر دیا گیا ہے) تو ملکِ شام کے ابدال اور عراق کے عصائب اس شخص کی خدمت میں پہنچیں گے اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ پھر قریش میں سے ایک شخص اُٹھے گا جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں ہوگی، وہ بھی اس شخص کے اور اس کے تابع داروں کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا، لیکن اس شخص کا لشکر اسی کلبی شخص کے لشکر پر غالب آجائے گا۔ پھر وہ شخص لوگوں کے درمیان ان کے پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی روش اور ان کے طریقہ کے مطابق (ملک و ملت کا) نظم و نسق چلائے گا۔ مسلمانوں کا دین اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا۔ وہ شخص سات سال تک قائم و برقرار رہے گا۔ پھر وہ جاں بحق ہو جائے گا۔ مسلمان اُس کی نماز جنازہ پڑھیں گے"۔

4.6:۔سفیانی کا نکلنا اور مقامِ بیداء میں اپنی فوج کے ساتھ ہلاک ہونا

حدیث10:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَرَمِيٌّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ، أَتَتْهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَكِّيُّ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ، يَمْكُثُ تِسْعَ سِنِينَ". قَالَ حَرَمِيٌّ: "أَوْ سَبْعَ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۴۴ ص ۲۸۶، ۲۸۷ رقم 26689؛ أبو يعلى رقم 6940؛ ابن حبان رقم 6757؛ ابن أبي شيبة 15/45-46؛ أبو داود رقم 4288؛ الطبراني في "الكبير" 23/(رقم 930، 931)؛ الحاكم 4/431؛ "معجم الأوسط" رقم 1175؛ أبو عمرو الداني في "الفتن" رقم 595؛ عبد الرزاق رقم 20769)

ترجمہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا۔ ایک شخص (حضرت مہدی علیہ السلام، اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ (جو انھیں بحیثیت مہدی علیہ السلام کے انھیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے۔ انھیں (مکان سے) باہر

نکال کر حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اُن سے بیعتِ خلافت کر لیں گے۔ (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو مُلکِ شام سے ایک لشکر اُن سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ علیہ السلام تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان) بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ علیہ السلام سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ اس کے بعد قریشی نسل کا ایک شخص (یعنی سفیانی)، جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں ہوگی، خلیفۂ مہدی علیہ السلام اور اُن کے اعوان وانصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے۔ یہی (جنگ) کلب ہے۔ خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ مالِ غنیمت میں شریک نہ ہو۔ (اس فتح وکامرانی کے بعد) خلیفۂ مہدی علیہ السلام خُوب داد ودہش کریں گے، اور لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے۔ اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی پوری دُنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج وغلبہ ہوگا)۔ (بحالتِ خلافت) حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا میں سات سال یا (دوسری روایت سے) نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے۔ مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔

حدیث 11 :۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ، يُبْعَثُ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، يُقَسِّمُ الْمَالَ صِحَاحًا".. قَالَ لَهُ رَجُلٌ: "مَا صِحَاحًا؟". قَالَ: "بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَمْلَأُ اللهُ قُلُوبَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنَاءً، وَيَسَعُهُمْ عَدْلُهُ، حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: "مَنْ لَهُ فِي مَالٍ حَاجَةٌ؟". فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ: "أَنَا". فَيَقُولُ: "إِئْتِ السَّدَّانَ - يَعْنِي الْخَازِنَ - فَقُلْ لَهُ: إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا". فَيَقُولُ لَهُ: "احْثُ"، حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَبْرَزَهُ نَدِمَ. فَيَقُولُ: "كُنْتُ أَجْشَعَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَوْ عَجَزَ عَلَى مَا وَسِعَهُمْ". قَالَ: فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيُقَالُ لَهُ: "إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ". فَيَكُونُ كَذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ، ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَهُ". أَوْ قَالَ: "ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ".

قُلْتُ: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيدَ وَأَبُو يَعْلَى بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ، وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۷ ص ۳۱۳، ۳۱۴ رقم 12393)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا، تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد ودہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا)۔ اللہ تعالیٰ (اس کے دورِ خلافت میں) میری اُمت کے دلوں کو استغناء اور بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز وترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا۔ وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے: ''جسے مال کی حاجت ہو (وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آجائے۔ اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس سے کہے گا: ''خازن کے پاس جاؤ۔ اس سے کہو: حضرت مہدی علیہ السلام نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے''۔ (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا)، تو خازن اس سے کہے گا: ''اپنے دامن میں بھر لے''۔ چنانچہ وہ (حسبِ خواہش) دامن میں بھر لے گا، اور خزانے سے باہر لائے گا، تو اُسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا، کیا) اُمتِ محمدیہ میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں''۔ یا یوں کہے گا: ''میرے لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے''۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور

کہہ دیا جائے گا: ''ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے''۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام عدل وانصاف اور داد ودہش کے ساتھ آٹھ، یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

حدیث 12 :۔ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ مَطَرٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: "بَلَغَنَا أَنَّ الْمَهْدِيَّ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ". قُلْنَا: "مَا هُوَ؟". قَالَ: يَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَسْأَلُهُ فَيَقُولُ: "ادْخُلْ بَيْتَ الْمَالِ فَخُذْ". فَيَدْخُلُ فَيَأْخُذُ، فَيَخْرُجُ فَيَرَى النَّاسَ شِبَاعًا فَيَنْدَمُ، فَيَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ: "خُذْ مَا أَعْطَيْتَنِي". فَيَأْبَى وَيَقُولُ: "إِنَّا نُعْطِي وَلَا نَأْخُذُ".

(الفتن لنعیم بن حماد ج ۱ ص ۳۵۷ رقم 1033؛ الحَاوِیْ لِلْفَتَاوِیْ، ج ۲ ص ۹۲)

ترجمہ حضرت مطر رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آیا، تو انھوں نے کہا: ''ہم کو معلوم ہوا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام آکر ایسے ایسے کام کریں گے جو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں ہوسکے''۔ ہم نے پوچھا: ''وہ کیا ہیں؟''۔ انھوں نے کہا: اُن کے پاس ایک شخص آکر سوال کرے گا۔ وہ کہیں گے: ''بیت المال میں جا اور جتنا چاہے، مال لے لے''۔ وہ اندر جائے گا اور جب باہر آئے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگ (نیت) سیر ہیں، تو اس کو شرم آئے گی، اور یہ لوٹ کر کہے گا: ''جو مال آپ علیہ السلام نے دیا تھا، وہ آپ علیہ السلام لے لیجیے''۔ وہ فرمائیں گے: ''ہم دینے کے لیے ہیں، لینے کے لیے نہیں''۔

حدیث 13 :۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ تُحَصَّلُ النَّاسُ كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ، وَلَكِنْ سُبُّوا شِرَارَهُمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالَ، يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ فَيُفَرِّقُ جَمَاعَتَهُمْ، حَتَّى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ، الْمُكْثِرُ يَقُولُ: خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا، وَالْمُقِلُّ يَقُولُ:

اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، أَمَارَتُهُمْ أَمِتْ أَمِتْ، يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ، تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ مِنْهَا رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمُلْكَ، فَيَقْتُلُهُمُ اللهُ جَمِيعًا وَيَرُدُّ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أُلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَدَانِيَهُمْ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَهُوَ لَيِّنٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۷ ص ۳۱۳ رقم 12410)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۹۶ رقم 8658)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگوں کی اس طرح چھانٹی ہو جائے گی، جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے (یعنی فتنوں کی کثرت وشدت کی وجہ سے پختہ مؤمن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے)۔ لہٰذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو، بلکہ اُن میں جو برے لوگ ہیں، اُن کو برا بھلا کہو۔ اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی)، جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی وجہ سے اُن کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر اُن پر لومڑی حملہ کر دے، تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا)۔ اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) ہے، اور کم بتانے والے اُسے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ ’’أَمِتْ أَمِتْ‘‘ ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ ’’أَمِتْ أَمِتْ‘‘ کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے۔ بطورِ خاص شب خون کے موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے ’’أَمِتْ

أَمِتْ" کا معنی یہ ہے: اے اللہ! دشمنوں کو موت دے۔ یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو)۔ مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدمقابل ہوگا جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ (یعنی یہ لوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے)۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا۔ (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت والفت، نعمت وآسودگی لوٹا دے گا، اور ان کے قریب ودور کو جمع کر دے گا"۔

☐ "وَيَغْرِسُ قَضِيبًا يَابِسًا فِي أَرْضٍ يَابِسَةٍ فَيَخْضَرُّ وَيُورِقُ، وَيُطْلَبُ مِنْهُ آيَةٌ فَيُومِئُ إِلَى طَيْرٍ فِي الْهَوَاءِ بِيَدِهِ فَيَسْقُطُ عَلَى يَدِهِ وَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: "أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ قَطَعَ عَنْكُمُ الْجَبَّارِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَأَشْيَاعَهُمْ وَوَلَّاكُمْ خَيْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْحِقُوهُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ الْمَهْدِيُّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ". وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا مِثْلَ الْأُسْطُوَانَاتِ مِنَ الذَّهَبِ وَيَخْرُجُ كَنْزُ الْكَعْبَةِ الْمَدْفُونُ فِيهَا فَيُقَسِّمُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ". رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية، للسفارینی، ج۲ص۷۷)

ترجمہ: حضرت امام مہدی علیہ السلام خشک اور بنجر زمین میں خشک ٹہنی گاڑ دیں گے، تو وہ سرسبز وشاداب ہو جائے گی اور اس پر پتے بھی نمودار ہو جائیں گے۔ ان سے کوئی نشانی طلب کی جائے گی، تو وہ ہوا میں ایک پرندے کو ہاتھ پر بیٹھنے کا اشارہ کریں گے، تو وہ پرندہ اُن کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ جائے گا۔ آسمان سے منادی ندا کرے گا: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم کو ظالم، جابر، منافق جیسے لوگوں سے نجات دے دی ہے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے بہترین شخص کو تم پر حاکم بنایا ہے۔ پس تم لوگ ان سے مکہ مکرمہ میں جا کر مل جاؤ، کیونکہ وہ مہدی ہیں۔ اُن کا نام محمد بن عبد اللہ علیہ السلام ہے"۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے جیسے سونے کے ستون نکال دے گی۔ وہ کعبہ میں مدفون

خزانے کو نکالیں گے اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کر دیں گے۔

3 ایک فوج حضرت امام مہدی علیہ السلام سے لڑنے کے لیے آئے گی۔ جب وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جنگل میں پہنچے گی اور ایک پہاڑ کے نیچے ٹھہرے گی تو سوائے دو آدمیوں کے سب کے سب زمین میں دھنس جائے گی۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام مکہ مکرمہ سے مدینہ آئیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کریں گے، پھر شام روانہ ہوں گے، دمشق پہنچ کر عیسائیوں سے ایک خونریز جنگ ہوگی جس میں بہت سے مسلمان شہید ہو جائیں گے بالآخر مسلمانوں کو فتح ہوگی، امام مہدی علیہ السلام ملک کا انتظام سنبھال کر قسطنطنیہ فتح کرنے کے لیے عازم سفر ہوں گے۔

حدیث 14: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ". قَالَتْ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟". قَالَ: "يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ". (بخاری رقم 2118؛ مسلم رقم 2884)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک لشکر کعبہ (میں موجود لوگوں سے) لڑائی کرنے آئے گا۔ پھر جب وہ لوگ (مکہ اور مدینہ کے درمیان) بیداء کے مقام پر (چٹیل میدان میں) آئیں گے، تو ان میں سے اگلے پچھلے سب لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا“۔ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ان میں سب لوگوں یعنی اگلوں پچھلوں سب کو زمین میں کیوں اور کس طرح دھنسا دیا جائے گا، جب کہ ان میں کچھ تو تجارت کے سلسلہ میں آئے ہوں گے، اور ان کو ساتھ شامل کر لیا جائے گا، وہ تو ان میں سے نہیں ہوں گے؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان سب کو یعنی اگلے پچھلے سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر قیامت

میں ان کا حشر اُن کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا"۔

حدیث15: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ، وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ، يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ"۔

(مسلم رقم 7-2883)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "زمانہ قریب میں مکہ مکرمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا، یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ اور مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا، تو اُسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا"۔

حدیث16: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: عَبَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ، فَقُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ"۔ فَقَالَ: "الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ"۔ فَقُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ"۔ قَالَ: "نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ، يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا، وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى، يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ"۔ (مسلم رقم 8-2884)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافِ معمول) حرکت ہوئی، تو ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ!

آج نیند میں آپ ﷺ سے ایسا کام ہوا، جسے آپ ﷺ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟''۔ اس سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (حضرت مہدی علیہ السلام) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیداء (یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے، تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے''۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں اُن کے ساتھ ہو گئے ہوں گے، تو انھیں کس جرم میں دھنسا دیا جائے گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا)، کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیئے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں اُن کا حشر اُن کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا''۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے۔ البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ اُن کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔

حدیث 17: حدَّثنا عثمانُ بنُ أبي شيبة، حدَّثنا جرير، عن عبدِ العزيز بن رُفَيع، عن عُبيد الله ابن القبطيّة، عن أمِّ سلمة، عن النبيِّ صلَّى الله عليه وسلم، بقصةِ جيشِ الخسفِ، قلت: "يا رسولَ الله! كيفَ بمن كان كارِهاً؟". قال: "يُخسَفُ بهم، ولكن يُبعَثُ يومَ القيامَةِ على نيَّته".

(صحیح: سنن أبي داود، رقم 4289؛ مسلم رقم 4-2882؛ ابن ماجه رقم 4065؛ ترمذی رقم 2171؛ "مسند أحمد" رقم 26702، 26475؛ "صحیح ابن حبان" رقم 6756؛ بخاری رقم 2118 عن عائشة)

ترجمہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کا قصہ ذکر فرمایا۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ان کا معاملہ کیسا ہوگا جو مجبوری کی حالت میں آئے ہوں گے؟''۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ بھی

ان کے ساتھ دھنسا دیے جائیں گے، لیکن قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا''۔

حدیث 18:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا، عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ". فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟". قَالَ: "يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ". وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ۔ (مسلم رقم 4-2882)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ۔

[التعليق -من تلخيص الذهبي]-على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۷۵ ۴رقم 8321)

ترجمہ حضرت عبید اللہ بن القبطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارث بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبد الملک بن مروان بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: ''ایک پناہ لینے والا حرمِ کعبہ میں پناہ گزین ہوگا، تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا اور جب مقامِ بیداء میں پہنچے گا، تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا''۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

''بعض وہ لوگ جو مجبوراً اُن کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے۔ (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیئے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت وارادہ کے مطابق اُن کا حشر ہو گا''۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا: ''پناہ لینے والا پناہ لے گا''۔

حدیث 19:۔حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ، فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ". فَقَالَ رَجُلٌ: "أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". (مسلم رقم 6-2883)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس بیت اللہ کی طرف ایک لشکر لڑائی کے لیے پیش قدمی کرے گا یہاں تک کہ وہ بیداء کی جگہ پر پہنچیں گے، تو ان کا درمیان والا حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پہلے حصے والے آخری حصے والوں کو آواز دیں گے۔ پھر وہ دونوں بھی زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ایک شخص کے سوا کوئی نہ بچے گا، جو بھاگ جائے گا اور لوگوں کو خبر سنائے گا''۔ ایک شخص شاگردوں میں سے کہنے لگا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں بولا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا ہے''۔

حدیث 20:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفِيَّةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَهُ جَيْشٌ، حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ". قَالَتْ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ الْمُكْرَهَ مِنْهُمْ؟". قَالَ: "يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ".

(صحيح دون قوله: "لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت": مسند أحمد، ج ۴۴ ص ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، رقم 26858؛ أبو يعلى رقم 7116،7069)

ترجمہ: حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ اس گھر (بیت اللہ) پر حملہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر اس پر حملہ کرنے کے لیے چلے گا۔ جب وہ ایک بلند میدان میں ہوگا تو ان کے اگلے، پچھلے اور درمیانے زمین میں دھنس جائیں گے''۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! جسے مجبور کر کے لایا گیا ہو، کیا وہ بھی؟''۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ انھیں اسی نیت پر اٹھائیں گے جو ان کے دلوں میں ہوگا''۔

حدیث 21: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَمِينَةَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: السُّفْيَانِيُّ فِي عُمْقِ دِمَشْقَ، وَعَامَّةُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ كَلْبٍ، فَيَقْتُلُ حَتّٰى يَبْقَرَ بُطُونَ النِّسَاءِ، وَيَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَتَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتّٰى لَا يُمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ، وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَّةِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ فَيَهْزِمُهُمْ، فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ.

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۶۵ رقم 8586)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دمشق کے اطراف سے سفیان نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے، یہ جنگ کرے گا، یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا، اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلۂ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا، اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی۔ (اسی دوران) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفۂ مہدی علیہ السلام ہیں)۔ سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی، تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا، تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا، یہاں تک کہ جب مقامِ بیداء (یعنی مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا، تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور سوائے ایک مخبر کے کوئی بھی نہ بچے گا''۔

4.7:۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی برکات

حدیث 22:۔ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا يَاسِينُ الْعِجْلِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ"۔

(حسن: مسند أحمد، ج ۲ ص ۷۴ رقم 645؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37644؛ ابن ماجہ رقم 4085؛ مسند البزار رقم 644؛ مسند ابی یعلی موصلی رقم 465؛ السنن الواردة فی الفتن لأبی عمرو الدانی رقم 579؛ البعث والنشور، بیہقی، رقم 132؛ العقیلی فی "الضعفاء" (2100)، وأبو نعیم فی "أخبار أصبهان" 1/170، 3/177)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت مہدی علیہ السلام میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا، جہاں وہ پہلے نہیں تھے)''۔

تشریح اس حدیث میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق "یُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ" کا لفظ آیا ہے، جو ضابطۂ حدیث کے اعتبار سے خواہ صحت کے درجہ پر نہ کہا جائے، مگر ایک عمیق حقیقت اس سے حل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہاں پر بعض ضعیف الایمان قلوب میں یہ سوال اُٹھ سکتا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام ایسی کھلی ہوئی شہرت رکھتے ہیں، تو پھر اِن کا تعارف عوام وخواص میں کیسے مخفی رہ سکتا ہے؟ اس لیے مصائب وآلام کے وقت اُن کے ظہور کا انتظار معقول معلوم نہیں ہوتا، لیکن اس لفظ نے یہ حل کر دیا کہ یہ صفات خواہ کتنے ہی اشخاص میں کیوں نہ ہوں، لیکن ان کے وہ باطنی تصرفات اور روحانیت مشیتِ الٰہیہ کے ماتحت اوجھل رکھی جائے گی، یہاں تک کہ جب ان کے ظہور کا وقت آئے گا، تو ایک ہی شب کے اندر اندر اُن کی اندرونی خصوصیات منظرِ عام پر آجائیں گی۔ گویا یہ بھی ایک کرشمۂ قدرت ہو گا کہ ان کے ظہور کے وقت سے قبل کوئی شخصیت ان کو پہچان نہ سکے گی۔ جب وقت آئے گا تو قدرتِ الٰہیہ شب بھر میں وہ تمام صلاحیتیں ان میں پیدا کر دے گی جن کے بعد ان کا امام مہدی علیہ السلام ہونا ایک نابینا پر بھی منکشف ہو جائے گا۔ دیکھیئے! کہ دجّال کا خروج احادیثِ صحیحہ سے کیسا ثابت ہے! لیکن یہ ثابت شدہ حقیقت اس کے خروج سے پہلے پہلے کتنی مخفی ہے!

حدیث 23:۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْمَالَ، وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا"۔

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 11012، 11339، 11456، 11581، 11757، 11914، 11940؛ مسلم رقم 69-2914؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37640؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 4281)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہو گا، جو لوگوں کو مال و دولت عطا کرے گا، تو شمار کر کر کے اور گن گن کر نہیں کرے گا"۔

حدیث 24:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَجَابِرٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 11339، 11012، 14567؛ مسلم رقم 67-2913، 69-2914؛ أبو یعلی رقم 1216؛ مستدرک حاکم رقم 8401)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا، جو لوگوں میں مال و دولت تقسیم کرے گا، تو شمار کر کر کے اور گن گن کر نہیں دے گا“۔

حدیث 25:۔حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: "يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ". قُلْنَا: "مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟". قَالَ: "مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُونَ ذَاكَ". ثُمَّ قَالَ: "يُوشِكُ أَهْلُ الشَّأْمِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيٌ". قُلْنَا: "مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟". قَالَ: "مِنْ قِبَلِ الرُّومِ". ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا". قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: "أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟". فَقَالَا: "لَا". (مسلم رقم 67-2913)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی“۔ ہم نے عرض کیا: ”یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟“۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”عجمیوں کی جانب سے“۔ پھر ارشاد فرمایا: ”قریب ہے کہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی“۔ پوچھا گیا: ”یہ رُکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟“۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اہل روم کی جانب سے“۔ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری آخری اُمت میں

ایک خلیفہ (خلیفہ مہدی) ہوگا، جو لوگوں میں مال و دولت لپ بھر بھر کر تقسیم کرے گا، تو اسے شمار کر کر کے اور گن گن کر نہیں دے گا''۔

اس حدیث کے راوی حضرت الجریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے (اپنے شیخ) حضرت ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوالعلاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: ''کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ہیں؟''۔ تو اُن دونوں حضرات نے فرمایا: ''نہیں، یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے''۔

حدیث 26:۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا"۔ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: "يَحْثِي الْمَالَ"۔ (مسلم رقم 68-2914)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ (یعنی خلیفہ مہدی) ہوگا جو (مستحقین کو) مال لپ بھر بھر کر تقسیم کرے گا، اور شمار نہیں کرے گا''۔

حدیث 27:۔قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: "إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ - ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً - يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا"۔ (سنن أبي داود ج٦ ص ٣٤٧ رقم 4290؛ نعيم بن حماد في "الفتن" رقم 1113)

ترجمہ حضرت ابواسحاق سبیعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ انھوں نے بیان کیا: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ نام سید دیا ہے۔ ضرور

ایسا ہوگا کہ اس کی نسل سے ایک مردِ خدا پیدا ہوگا، جس کا نام تمہارے نبی والا نام (محمد) ہوگا، وہ اخلاق وسیرت میں (میرے بیٹے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوگا، اور شکل وصورت میں وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہ ہوگا"۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: "یہ واقعہ کہ وہ روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا"۔

تنبیہ "يُشْبِهُهٗ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهٗ فِي الْخَلْقِ" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت واخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، اور شکل وصورت میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں "يُشْبِهُهٗ" کی ضمیر مفعول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے، کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیشِ نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(الْخَلِيْفَةُ الْمَهْدِيُّ فِي الأحاديث الصحيحة، ص ۱۳۰، ۱۳۱۔ المؤلف: حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۷۷ھ)۔ تقدیم، تعلیق، تحشیہ: مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی رحمہ اللہ۔ الناشر: عالمی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت، ملتان)

حدیث 28:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "هَيْهَاتَ"، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهٖ سَبْعًا، فَقَالَ: "ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللهَ اللهَ قُتِلَ، فَيَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى لَهٗ قَوْمًا قُزَعًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْآخِرُونَ، وَعَلَى عَدَدِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ". قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: "أَتُرِيدُهٗ؟". قُلْتُ: "نَعَمْ".

قَالَ: "إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هٰذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ". قُلْتُ: "لَا جَرَمَ وَاللّٰهِ! لَا أُرِيهِمَا حَتّٰى أَمُوتَ". فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى.

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرک علی الصحیحین، ج ۴ ص ۵۹۶ رقم 8659)

ترجمہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا؟''۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے از راہِ لطف فرمایا: ''دور ہو جا''۔ پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کا نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ (ظہورِ مہدی علیہ السلام کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو اُن کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے، اور اُن میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا، یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے، اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا)۔ خلیفۂ مہدی علیہ السلام کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی تعداد کے مطابق (تین سو تیرہ) ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی، جنھوں نے حضرت طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا''۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع سے پوچھا: ''کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو؟''۔ میں نے کہا: ''ہاں''۔ تو حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''خلیفۂ مہدی علیہ السلام کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا''۔ اس پر حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا''۔ (حدیث کے راوی کہتے ہیں:) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی وفات مکہ مکرمہ ہی میں ہوئی ہے۔

حدیث29:۔أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى السُّوسِيُّ، قَالَا: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ بْنِ قَحْذَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُحَبَّرُ بْنُ قَحْذَمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَحْذَمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَتُمْلَأَنَّ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، فَإِذَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا بَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنِّي اسْمُهُ اسْمِي أَوِ اسْمُهُ اسْمُ أَبِي، يَمْلَؤُهَا عَدْلًا وَقِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، فَلَا تَمْنَعُ السَّمَاءُ شَيْئًا مِنْ قَطْرِهَا وَلَا الْأَرْضُ شَيْئًا مِنْ نَبَاتِهَا، يَلْبَثُ فِيكُمْ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ تِسْعًا يَعْنِي سِنِينَ"۔

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج۸ ص۲۵۷ تا۲۵۹ رقم 3323؛ صححه الألباني هذا الحديث:سلسلة الأحاديث الصحيحة،ج۴ ص۳۸ تا۴۱ رقم1529)

ترجمہ حضرت قُرَّۃَ بْنِ إِيَاسٍ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی۔جب زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی تو اللہ تعالیٰ مجھ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھیجے گا،اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا،جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔آسمان بارش کے ایک قطرہ کو بھی نہیں روکے گا،نہ زمین ہی نباتات میں سے اگانے سے انکار کرے گی۔وہ(حضرت امام مہدی علیہ السلام)تمہارے اندر سات،آٹھ یا نو سال رہیں گے''۔

4.8:۔عیسائیوں کی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ خون ریز جنگ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی فتحِ مبین

حدیث30:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا: "يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ!

جَاءَتِ السَّاعَةُ". قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: "إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ". ثُمَّ قَالَ: بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ - فَقَالَ: "عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ". قُلْتُ: "الرُّومَ تَعْنِي؟". قَالَ: "نَعَمْ، وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يُمْسُوا، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً - إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا - حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً". قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ - أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ -". قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

(مسلم رقم 37-2899)

ترجمہ حضرت یُسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی۔ ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا، کہنے لگا: ''اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آئی''۔ یہ سُن کر

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، پہلے تکیہ لگائے تھے۔ انھوں نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ ہوگا اور نہ مالِ غنیمت سے کچھ خوشی ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا، تو ترکہ کون بانٹے گا؟ اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا، تو مالِ غنیمت کی کیا خوشی ہوگی؟)۔ پھر شام کے ملک کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، اور کہا: ''(نصاریٰ) دشمن مسلمانوں سے جنگ کے لیے جمع ہو گی اور مسلمانوں بھی اُن سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے''۔ میں نے کہا: ''دشمن سے مراد آپ رضی اللہ عنہ کی مراد نصاریٰ ہیں؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''ہاں''۔ ''اور اس وقت لڑائی شروع ہوگی۔ مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کی شرط لگا کر آگے بڑھے گا، یعنی اس قصد سے لڑے گا کہ مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے۔ پھر دونوں لشکروں میں جنگ ہوگی، یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں واپس لوٹ جائیں گی۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا، وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب مارا جائے گا)۔ دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے، جو مرنے کے لیے اور غالب ہونے کے لیے جائے گا اور لڑائی ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائے گا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے۔ مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی۔ پھر دونوں کی طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر بھی فنا ہو جائے گی۔ جب چوتھا دن ہوگا جو جتنے مسلمان باقی رہ جائیں گے، وہ سب آگے بڑھیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا، اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کی نعشوں سے پرواز کرے گا، لیکن آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گر جائے گا (یعنی اس کثرت کے ساتھ لاشیں ہی لاشیں ہو جائیں گی)۔ جب ایک دادا کی اولاد کی مردم شماری کی جائے گی، تو ننانوے فیصد (99%) آدمی مارے جا چکے ہوں گے، اور صرف ایک بچا ہوگا۔ ایسی حالت میں کون سے مالِ غنیمت سے خوشی ہو

گی اور کون سا ترکہ تقسیم ہوگا۔

پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ وہ یہ کہ شور مچے گا کہ ان کے بال بچوں میں دجّال آگیا ہے۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہو گا سب کچھ چھوڑ کر روانہ ہو جائیں گے۔ اور دس سواروں کو لین ڈوری کے طو پر روانہ کریں گے (تا کہ دجّال کی خبر کی تحقیق کر کے لائیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں، اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔ وہ اس وقت تمام روئے زمین کے بہتر سوار ہوں گے، یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے''۔

حدیث 31:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟". قَالُوا: "نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ". فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا - قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ - الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ". فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ". فَيُفَرَّجُ لَهُمْ، فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ، إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ، فَقَالَ: "إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ"، فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ. (مسلم رقم 2920)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے ایک ایسے شہر کے بارے میں کچھ سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی ہے اور دوسری جانب سمندر ہے؟''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''جی ہاں۔ یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک بنو اسحاق کے ستر ہزار (70,000) لوگ اس شہر کو فتح نہ کرلیں۔ وہ جب وہاں آئیں

گے تو وہاں پڑاؤ ڈالیں گے۔ وہ کسی قسم کا اسلحہ استعمال نہیں کریں گے اور نہ ہی تیر پھینکیں گے۔ وہ بس اتنا کہیں گے: ”لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ“۔ تو اس کے ایک طرف کا علاقہ فتح ہو جائے گا۔ حضرت ثور بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جہاں تک مجھے معلوم ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سمندر والی جانب فتح ہو جائے گی“۔ پھر دوبارہ کہیں گے: ”لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ“۔ تو اس کی دوسری جانب فتح ہو جائے گی۔ پھر تیسری بار کہیں گے: ”لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ“۔ تو شہر ان کے لیے کھل جائے گا۔ وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور غنیمت جمع کریں گے۔ ابھی مال جمع کر رہی رہے ہوں گے کہ کوئی پکار کر کہے گا: ”لوگو! دجال ظاہر گیا ہے“۔ یہ سنتے ہی وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے“۔

حدیث 32: ۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ (موضعان بالشام بقرب حلب)، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: ”خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ“. فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: ”لَا، وَاللهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا“. فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ“۔ (مسلم رقم 34-2897)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی اعماق یا دابق میں نہ آدھمکیں گے۔ پھر مدینہ والوں کا ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لیے نکلے گا، جس میں اس دن یعنی اس وقت کے روئے زمین کے سب سے بہتر لوگ شامل ہوں گے۔ جب صف بندی ہوگی تو رومی یہ کہیں گے: ''ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں، جگہ خالی کر دو، تا کہ ہم ان سے لڑیں''۔ مسلمان ان کو جواب دیں گے: ''اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ہم تمھارے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان خالی نہیں کر سکتے''۔ سارے مسلمان رومیوں سے لڑنا شروع کر دیں گے۔ ان مسلمانوں میں سے ایک تہائی مسلمان پیٹھ کر بھاگ کھڑے ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کریں گے۔ ایک تہائی مسلمان جامِ شہادت نوش کریں گے، جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہداء قرار پائیں گے۔ باقی ایک تہائی مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے۔ اس کے بعد اُس وقت جب کہ وہ (مسلمان) مالِ غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف ہوں گے۔ اپنی تلواروں کو زیتوں کے درختوں پر لٹکائے ہوئے ہوں گے۔ اچانک شیطان اُن کے درمیان یہ بات پھونک دے گا کہ تمھاری عدمِ موجودگی میں مسیح دجال تمھارے گھروں میں پہنچ گیا ہے۔ (اسلامی لشکر یہ سنتے ہی قسطنطنیہ سے) نکل کھڑے ہوں گے، لیکن شیطان کی یہ خبر مکمل طور پر جھوٹی ثابت ہوگی۔ البتہ جب مسلمان شام پہنچیں گے، تو پھر دجال ظاہر ہوگا، مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کریں گے اور صف بندی میں مشغول ہوں گے کہ نماز کا وقت آجائے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے منارے پر) اتریں گے۔ (پھر قدس آئیں گے) اور مسلمانوں کی امامت کریں گے۔ پھر اللہ کا دشمن یعنی دجال (جو مسلمانوں کو گھیرے ہوئے ہوگا) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنا شروع ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھلنے لگتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس حالت میں چھوڑ دیں اور قتل نہ بھی کریں، تو وہ سارا گھل جائے گا،

اور (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کیے بغیر) خود مر جائے، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا خون اپنے نیزے کے ذریعہ دکھائیں گے"۔

تشریح "اعماق اور دابق" انطاکیہ اور حلب کے درمیان دو جگہوں کے نام ہیں۔ اس حدیث میں مدینہ سے مراد حلب کا شہر ہے جو شام میں واقع ہے۔ مدینہ منورہ پر یہ پیشگوئی صادق نہیں آتی، اور نہ ہی مدینہ منورہ مراد ہے۔ مسلمانوں کے اس لشکر سے مراد حضرت مہدی علیہ السلام کا لشکر ہے، جو شام کے نصاریٰ سے لڑیں گے۔

"فَأَمَّهُمْ" یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کی امامت فرمائیں گے

سوال دوسری روایات میں واضح طور پر آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز نہیں پڑھائیں گے، بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ امام وخلیفہ آپ علیہ السلام ہیں۔ جب کہ اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت کی بات ہے۔

جواب "فَأَمَّهُمْ" عام نمازوں کے بارے میں ہے اور نفی صرف اس نماز کی ہے جس میں سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترے تھے، جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انکار کیا تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ ان کے خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہی ہیں۔

"فَأَمَّهُمْ" کا حکم مجازاً ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو امامت کا حکم کیا تو انھوں نے امامت کرادی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَأَمَّهُمْ فِيهِ تَغْلِيبٌ أَوْ تَرَكُّبُ مَجَازًا أَيْ: أَمَرَ إِمَامَهُمْ بِالْإِمَامَةِ۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۸ ص ۳۴۱۳)

وَقَدْ تَكَاثَرَتِ الرِّوَايَاتُ وَالْآثَارُ بِأَمْرِ الْمَهْدِيِّ. وَقَدْ ذَكَرَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ أَوَّلَ ظُهُورِهِ يَكُونُ شَابًّا ثُمَّ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْقَتْلِ، فَيَفِرُّ إِلَى مَكَّةَ مُخْتَفِيًا ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَكَّةَ فَيَرَوْنَهُ بِالْمَطَافِ عِنْدَ الرُّكْنِ فَيَقْهَرُونَهُ عَلَى الْمُبَايَعَةِ بِالْإِمَامَةِ. ثُمَّ يَتَوَجَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ الْمُؤْمِنُونَ. ثُمَّ يَسِيرُونَ إِلَى جِهَةِ

الْكُوفَةِ، ثُمَّ يَعُودُ مُنْهَزِمًا مِنْ جَيْشِ السُّفْيَانِيِّ إِلَى الشَّامِ فَيَقْصِدُهُ الْمَهْدِيُّ فَيَذْبَحُهُ عِنْدَ عَتَبَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ وَيَغْنَمُهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ أَخْوَالِهِ الَّذِينَ هُمْ جُنْدُهُ مِنْ بَنِي كَلْبٍ وَلَا أَكْثَرَ مِنْ تِلْكَ الْغَنِيمَةِ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية للسفارينى، ج ۲ ص ۸۲)

حدیث33:۔حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ صَاحِبٌ لَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُونُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَبَيْنَ الرُّومِ هُدْنَةٌ وَصُلْحٌ حَتَّى يُقَاتِلُوا مَعَهُمْ عَدُوًّا لَهُمْ، فَيُقَاسِمُونَهُمْ غَنَائِمَهُمْ، ثُمَّ إِنَّ الرُّومَ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَارِسَ فَيَقْتُلُونَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَيَسْبُونَ ذَرَارِيَّهُمْ، فَتَقُولُ الرُّومُ: "قَاسِمُونَا الْغَنَائِمَ كَمَا قَاسَمْنَاكُمْ". فَيُقَاسِمُونَهُمُ الْأَمْوَالَ وَذَرَارِيَّ الشِّرْكِ، فَتَقُولُ الرُّومُ: "قَاسِمُونَا مَا أَصَبْتُمْ مِنْ ذَرَارِيِّكُمْ". فَيَقُولُونَ: "لَا نُقَاسِمُكُمْ ذَرَارِيَّ الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا". فَيَقُولُونَ: "غَدَرْتُمْ بِنَا". فَتَرْجِعُ الرُّومُ إِلَى صَاحِبِهِمْ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، فَيَقُولُونَ: "إِنَّ الْعَرَبَ غَدَرَتْ بِنَا، وَنَحْنُ أَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا، وَأَتَمُّ مِنْهُمْ عُدَّةً، وَأَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً، فَأَمِدَّنَا نُقَاتِلْهُمْ". فَيَقُولُ: "مَا كُنْتُ لِأَغْدِرَ بِهِمْ، قَدْ كَانَتْ لَهُمُ الْغَلَبَةُ فِي طُولِ الدَّهْرِ عَلَيْنَا". فَيَأْتُونَ صَاحِبَ رُومِيَّةَ فَيُخْبِرُونَهُ بِذَلِكَ، فَيُوَجِّهُ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فِي الْبَحْرِ، وَيَقُولُ لَهُمْ صَاحِبُهُمْ: "إِذَا رَسَيْتُمْ بِسَوَاحِلِ الشَّامِ فَاحْرِقُوا الْمَرَاكِبَ لِتُقَاتِلُوا عَنْ أَنْفُسِكُمْ". فَيَفْعَلُونَ ذَلِكَ، وَيَأْخُذُونَ أَرْضَ الشَّامِ كُلَّهَا، بَرَّهَا وَبَحْرَهَا، مَا خَلَا مَدِينَةَ دِمَشْقَ، وَالْمُعْنِقَ، وَيُخَرِّبُونَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ". قَالَ: فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "وَكَمْ تَسَعُ دِمَشْقُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟". قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي

بِيَدِهِ! لَتَتَّسِعَنَّ عَلَى مَنْ يَأْتِيهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَمَا يَتَّسِعُ الرَّحِمُ عَلَى الْوَلَدِ". قَالَ: قُلْتُ: "وَمَا الْمُعْنَقُ يَا نَبِيَّ اللهِ!؟". قَالَ: "جَبَلٌ بِأَرْضِ الشَّامِ مِنْ حِمْصَ، عَلَى نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ الْأَرْنَطُ، فَتَكُونُ ذَرَارِيُّ الْمُسْلِمِينَ فِي أَعْلَى الْمُعْنَقِ، وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى نَهْرِ الْأَرْنَطِ، وَالْمُشْرِكُونَ خَلْفَ نَهْرِ الْأَرْنَطِ يُقَاتِلُونَهُمْ صَبَاحًا وَمَسَاءً. فَإِذَا أَبْصَرَ ذٰلِكَ صَاحِبُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَجَّهَ فِي الْبَرِّ إِلَى قِنَّسْرِينَ سِتَّمِائَةِ أَلْفٍ حَتّٰى تَجِيئَهُمْ مَادَّةُ الْيَمَنِ سَبْعِينَ أَلْفًا، أَلَّفَ اللهُ قُلُوبَهُمْ بِالْإِيمَانِ، مَعَهُمْ أَرْبَعُونَ أَلْفًا مِنْ حِمْيَرَ، حَتّٰى يَأْتُوا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَيُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَهْزِمُونَهُمْ، وَيُخْرِجُونَهُمْ مِنْ جُنْدٍ إِلَى جُنْدٍ، حَتّٰى يَأْتُوا قِنَّسْرِينَ وَتَجِيئُهُمْ مَادَّةُ الْمَوَالِي". قَالَ: قُلْتُ: "وَمَا مَادَّةُ الْمَوَالِي يَا رَسُولَ اللهِ؟". قَالَ: "هُمْ عَتَاقَتُكُمْ، وَهُمْ مِنْكُمْ قَوْمٌ يَجِيئُونَ مِنْ قِبَلِ فَارِسَ". فَيَقُولُونَ: "تَعَصَّبْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ! لَا نَكُونُ مَعَ أَحَدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ، أَوْ تَجْتَمِعَ كَلِمَتُكُمْ". فَتُقَاتِلُ نِزَارٌ يَوْمًا، وَالْيَمَنُ يَوْمًا، وَالْمَوَالِي يَوْمًا، فَيُخْرِجُونَ الرُّومَ إِلَى الْعَمْقِ، وَيَنْزِلُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ كَذَا وَكَذَا، يُغْزَى وَالْمُشْرِكُونَ عَلَى نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ الرَّقَبَةُ، وَهُوَ النَّهْرُ الْأَسْوَدُ، فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَرْفَعُ اللهُ تَعَالَى نَصْرَهُ عَنِ الْعَسْكَرَيْنِ، وَيُنْزِلُ صَبْرَهُ عَلَيْهِمَا، حَتّٰى يُقْتَلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الثُّلُثُ، وَيَفِرُّ ثُلُثٌ، وَيَبْقَى الثُّلُثُ. فَأَمَّا الثُّلُثُ الَّذِينَ يُقْتَلُونَ فَشَهِيدُهُمْ كَشَهِيدِ عَشَرَةٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ، يَشْفَعُ الْوَاحِدُ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ لِسَبْعِينَ، وَشَهِيدُ الْمَلَاحِمِ يَشْفَعُ لِسَبْعِمِائَةٍ، وَأَمَّا الثُّلُثُ الَّذِينَ يَفِرُّونَ فَإِنَّهُمْ يَفْتَرِقُونَ ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ، ثُلُثٌ يَلْحَقُونَ بِالرُّومِ، وَيَقُولُونَ: لَوْ كَانَ لِلّٰهِ بِهٰذَا الدِّينِ مِنْ حَاجَةٍ لَنَصَرَهُمْ، وَهُمْ مُسْلِمَةُ الْعَرَبِ: بَهْرَاءُ وَتَنُوخُ وَطَيِّئٌ وَسُلَيْمٌ، وَثُلُثٌ يَقُولُونَ: مَنَازِلُ آبَائِنَا وَأَجْدَادِنَا خَيْرٌ، لَا تَنَالُنَا الرُّومُ أَبَدًا، مُرُّوا بِنَا إِلَى الْبَدْوِ، وَهُمُ الْأَعْرَابُ. وَثُلُثٌ يَقُولُونَ: إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ كَاسْمِهِ، وَأَرْضُ الشَّامِ كَاسْمِهَا الشُّؤْمُ، فَسِيرُوا بِنَا إِلَى الْعِرَاقِ وَالْيَمَنِ وَالْحِجَازِ، حَيْثُ لَا نَخَافُ الرُّومَ، وَأَمَّا الثُّلُثُ الْبَاقِي فَيَمْشِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ يَقُولُونَ: "اللهَ اللهَ، دَعُوا عَنْكُمُ

الْعَصَبِيَّةَ، وَلِتَجْتَمِعْ كَلِمَتُكُمْ وَقَاتِلُوا عَدُوَّكُمْ. فَإِنَّكُمْ لَنْ تُنْصَرُوا مَا تَعَصَّبْتُمْ. فَيَجْتَمِعُونَ جَمِيعًا وَيَتَبَايَعُونَ عَلَى أَنْ يُقَاتِلُوا حَتَّى يَلْحَقُوا بِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ قُتِلُوا. فَإِذَا أَبْصَرَ الرُّومُ إِلَى مَنْ قَدْ تَحَوَّلَ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ قُتِلَ، وَرَأَوْا قِلَّةَ الْمُسْلِمِينَ، قَامَ رُومِيٌّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ مَعَهُ بَنْدٌ فِي أَعْلَاهُ صَلِيبٌ، فَيُنَادِي: "غَلَبَ الصَّلِيبُ، غَلَبَ الصَّلِيبُ". فَيَقُومُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَمَعَهُ بَنْدٌ فَيُنَادِي: "بَلْ غَلَبَ أَنْصَارُ اللهِ، بَلْ غَلَبَ أَنْصَارُ اللهِ وَأَوْلِيَاؤُهُ". فَيَغْضَبُ اللهُ تَعَالَى عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْلِهِمْ: "غَلَبَ الصَّلِيبُ". فَيَقُولُ: "يَا جِبْرِيلُ! أَغِثْ عِبَادِيَ". فَيَنْزِلُ جِبْرِيلُ فِي مِائَةِ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَيَقُولُ: "يَا مِيكَائِيلُ! أَغِثْ عِبَادِيَ". فَيَنْحَدِرُ مِيكَائِيلُ فِي مِائَتَيْ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَيَقُولُ: "يَا إِسْرَافِيلُ! أَغِثْ عِبَادِي". فَيَنْحَدِرُ إِسْرَافِيلُ فِي ثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَيُنْزِلُ اللهُ نَصْرَهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَيُنْزِلُ بَأْسَهُ عَلَى الْكُفَّارِ، فَيُقْتَلُونَ وَيُهْزَمُونَ، وَيَسِيرُ الْمُسْلِمُونَ فِي أَرْضِ الرُّومِ حَتَّى يَأْتُوا عَمُّورِيَّةَ، وَعَلَى سُورِهَا خَلْقٌ كَثِيرٌ، يَقُولُونَ: "مَا رَأَيْنَا شَيْئًا أَكْثَرَ مِنَ الرُّومِ، كَمْ قَتَلْنَا وَهَزَمْنَا وَمَا أَكْثَرَهُمْ فِي هٰذِهِ الْمَدِينَةِ وَعَلَى سُورِهَا". فَيَقُولُونَ: "أَمِّنُونَا عَلَى أَنْ نُؤَدِّيَ إِلَيْكُمُ الْجِزْيَةَ". فَيَأْخُذُونَ الْأَمَانَ لَهُمْ وَلِجَمِيعِ الرُّومِ عَلَى أَدَاءِ الْجِزْيَةِ، وَتَجْتَمِعُ إِلَيْهِمْ أَطْرَافُهُمْ، فَيَقُولُونَ: "يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ! إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَالَفَكُمْ إِلَى دِيَارِكُمْ". وَالْخَبَرُ بَاطِلٌ، فَمَنْ كَانَ فِيهِمْ مِنْكُمْ فَلَا يُلْقِيَنَّ شَيْئًا مِمَّا مَعَهُ، فَإِنَّهُ قُوَّةٌ لَكُمْ عَلَى مَا بَقِيَ. فَيَخْرُجُونَ فَيَجِدُونَ الْخَبَرَ بَاطِلًا، وَتَثِبُ الرُّومُ عَلَى مَا بَقِيَ فِي بِلَادِهِمْ مِنَ الْعَرَبِ فَيَقْتُلُونَهُمْ، حَتَّى لَا يَبْقَى بِأَرْضِ الرُّومِ عَرَبِيٌّ وَلَا عَرَبِيَّةٌ، وَلَا وَلَدُ عَرَبِيٍّ إِلَّا قُتِلَ. فَيَبْلُغُ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَيَرْجِعُونَ غَضَبًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَيَقْتُلُونَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَيَسْبُونَ الذَّرَارِيَّ، وَيَجْمَعُونَ الْأَمْوَالَ، لَا يَنْزِلُونَ عَلَى مَدِينَةٍ وَلَا حِصْنٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُمْ، وَيَنْزِلُونَ عَلَى الْخَلِيجِ، وَيَمُدُّ الْخَلِيجُ حَتَّى يَفِيضَ، فَيُصْبِحُ أَهْلُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ يَقُولُونَ: "الصَّلِيبُ مَدَّ لَنَا بَحْرَنَا، وَالْمَسِيحُ نَاصِرُنَا". فَيُصْبِحُونَ وَالْخَلِيجُ يَابِسٌ، فَتُضْرَبُ فِيهِ الْأَخْبِيَةُ،

وَيَحْسِرُ الْبَحْرُ عَنِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ. وَيُحِيطُ الْمُسْلِمُونَ بِمَدِينَةِ الْكُفْرِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ إِلَى الصَّبَاحِ، لَيْسَ فِيهِمْ نَائِمٌ وَلَا جَالِسٌ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ كَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ تَكْبِيرَةً وَاحِدَةً فَيَسْقُطُ مَا بَيْنَ الْبُرْجَيْنِ، فَتَقُولُ الرُّومُ: "إِنَّمَا كُنَّا نُقَاتِلُ الْعَرَبَ، فَالْآنَ نُقَاتِلُ رَبَّنَا وَقَدْ هَدَمَ لَهُمْ مَدِينَتَنَا وَخَرَّبَهَا لَهُمْ". فَيَمْكُثُونَ بِأَيْدِيهِمْ، وَيَكِيلُونَ الذَّهَبَ بِالْأَتْرِسَةِ، وَيَقْتَسِمُونَ الذَّرَارِيَّ حَتَّى يَبْلُغَ سَهْمُ الرَّجُلِ مِنْهُمْ ثَلَاثَمِائَةِ عَذْرَاءَ، وَيَتَمَتَّعُوا بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَقًّا، وَيَفْتَحُ اللهُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ عَلَى يَدِ أَقْوَامٍ هُمْ أَوْلِيَاءُ اللهِ، يَرْفَعُ اللهُ عَنْهُمُ الْمَوْتَ وَالْمَرَضَ وَالسَّقَمَ، حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيُقَاتِلُونَ مَعَهُ الدَّجَّالَ". (الفتن لنعیم بن حماد ج۱ص۴۱۷تا۴۲۱رقم1252)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمانوں اور رومیوں (عیسائیوں) کے درمیان صلح ہوگی یہاں تک کہ مسلمان اُن کے ساتھ مل کر اپنے دشمن سے لڑائی کریں گے، پھر رومی مسلمانوں کے ساتھ مل کر فارسیوں سے لڑائی کریں گے۔ پھر وہ ان کے لڑائی کے قابل لوگوں کو قتل کر دیں گے، اور ان کی اولادوں کو قیدی بنالیں گے۔ پھر رومی کہیں گے: ''ہمارے درمیان بھی غنائم کا مال تقسیم کرو، جیسا ہم نے (پہلی بار) تمہارے درمیان مالِ غنیمت تقسیم کر دیا ہے''۔ اس پر مسلمان حاصل شدہ مالِ غنیمت اور مشرک قیدیوں کو تقسیم کر دیں گے۔ اس پر رومی کہیں گے: ''تم ہمارے درمیان وہ اپنے (مسلمان) قیدی بھی تقسیم کرو''۔ اس پر مسلمان کہیں گے: ''ہم مسلمان قیدیوں کو کبھی بھی تمہارے درمیان تقسیم نہیں کریں گے''۔ اس پر رومی کہیں گے: ''تم نے ہمارے ساتھ معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے''۔ آخر کار رومی قسطنطنیہ کے حاکم کے پاس جائیں گے، اور اُس سے کہیں گے: ''عربوں نے ہمارے ساتھ خلاف ورزی کی ہے، حالانکہ ہم عددی اکثریت، اسلحہ میں برتر، قوت میں زیادہ ہیں، اس لیے ہماری مدد کرو، ہم اُن سے لڑائی کریں گے''۔ وہ حاکم کہے

گا: ''میں اُن کے ساتھ غداری نہیں کرسکتا، ہمارے اوپر اُن کی طویل زمانہ تک حکومت رہی ہے''۔ اس پر رُومی روم کے بادشاہ کے پاس جائیں گے اوراس کے پاس یہ شکایت کریں گے۔ وہ حاکم ان کے ساتھ مل کر اسی (۸۰) جھنڈوں پر مشتمل ایک بہت بڑا لشکر سمندری راستے سے روانہ کردے گا۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) سپاہی ہوں گے۔ وہ اپنے لشکر سے کہے گا: ''جب تم شام کے ساحلوں پر پہنچ جاؤ، تو اپنی کشتیوں کو جلا دو، تا کہ تم اُن کے ساتھ بے جگری سے لڑ سکو''۔ اس پر وہ ایسا ہی کریں گے۔ یہ لشکر تمام ملک شام، خشکی اور سمندر، کو فتح کر لے گا، صرف دمشق اور ''مُعْنِق'' نام کا پہاڑ بچ رہے گا۔ وہ لشکر بیت المقدس کو برباد کرڈالے گا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''مسلمانوں میں سے کتنے لوگ دمشق کے شہر میں سما سکیں گے؟''۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دمشق اُن سب مسلمان کو ٹھکانا دے دے گا جو وہاں آجائیں گے، جیسا کہ رحمِ مادر بچے کو ٹھکانا دیتا ہے''۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی! یہ ''مُعْنِق'' کیا ہے؟''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ملکِ شام میں حمص شہر کا ایک پہاڑ ہے، جو ایک نہر، جس نام ارنط ہے، کے اوپر ہے۔ مسلمانوں کے بچے ''اَلْمُعْنِق'' پہاڑ کے اوپر ہوں گے، اور مسلمان ارنط نہر پر ہوں گے۔ مشرک لوگ ارنط نہر کے دوسری جانب ہوں گے۔ مسلمان صبح شام اُن سے لڑائی کریں گے۔ پھر جب قسطنطنیہ کا حاکم یہ نقشہ دیکھے گا، تو وہ ''قِنَّسْرِیْن'' کی جانب خشکی کے راستے چھ لاکھ (6,00,000) فوج روانہ کردے گا۔ یہاں تک کہ یمن سے ستر ہزار (70,000) کی فوج مسلمانوں سے آملے گی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں میں الفت ومحبت پیدا کردے گا۔ ان کے ساتھ چالیس ہزار (40,000) مسلمان قبیلہ حِمْیَر میں سے ہوں گے، یہاں تک یہ سب بیت المقدس آئیں گے۔ وہ بھی رومیوں سے جنگ کریں گے۔ آخر اُن کو شکست دیں گے۔ وہ ایک ایک لشکر لے کر نکلیں گے یہاں تک کہ قِنسرین پہنچیں گے۔ ایک اور لشکر آزاد شدہ غلاموں کا بھی

عرب کی مدد کے لیے آئے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! یہ موالی کا ملاذہ کیا ہے؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ تمہارے آزاد کردہ غلام ہوں گے، وہ تم ہی میں سے ہوں گے، جو تمہارے پاس فارس کی طرف سے غلام بن کر آئیں گے''۔ وہ کہیں گے: ''اے گروہِ عرب! تم تعصب کی بات چھوڑ دو، ہم تم دونوں فریقوں میں کسی کے ساتھ بھی نہ ہوں گے، یا تم سب ایک کلمہ پر جمع ہو جاؤ''۔ پھر ایک دن نزار قبیلہ کے لوگ لڑائی کریں گے، ایک دن یمن کے لوگ لڑائی کریں گے، ایک دن آزاد کردہ غلام لڑائی کریں گے۔ پھر رومی لوگ عُمق کی طرف نکل جائیں گے۔ مسلمان ایک نہر پر پڑاؤ ڈالیں گے۔ لڑائی لڑی جائے گی، جب کہ مشرکین ایک نہر پر ہوں گے جس کو ''الرَّقَبَةُ'' کہتے ہوں گے، یہ نہر سیاہ ہوگی۔ پھر مسلمانوں کی مشرکین سے خوب لڑائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دونوں لشکروں سے اپنی مدد کو اُٹھالے گا۔ ان دونوں پر اپنا صبر اتارے گا، یہاں تک کہ مسلمانوں میں سے ایک تہائی (1/3) شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی (1/3) بھاگ جائیں گے، اور ایک تہائی (1/3) باقی رہ جائیں گے۔ پس ایک تہائی (1/3) جو شہید ہوں گے۔ ان شہیدوں کا درجہ غزوۂ بدر کے دس شہداء کے برابر ہوگا۔ غزوۂ بدر کا ایک شہید ستر (۷۰) لوگوں کی سفارش کرے گا، ان ملاحم (فتن اور جنگوں) کا شہید سات سو (۷۰۰) لوگوں کی سفارش کرے گا۔ وہ ایک تہائی (1/3) جو بھاگ جائیں گے، وہ پھر تین حصوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک تہائی (1/3) (مرتد ہو کر) روم سے جا ملے گا۔ وہ کہیں گے: ''اگر اللہ تعالیٰ کو اس دین کا باقی رکھنا منظور ہوتا، تو ضرور مسلمانوں کی مدد کرتا۔ یہ لوگ مسلمانوں میں سے عرب کے قبائل: ''بَهْرَاء، تَنُوخ، طَيِّئ، سُلَيْم'' میں سے ہوں گے۔ اس ایک تہائی (1/3) میں سے ایک تہائی (1/9) کہیں گے: ''ہر چیز اپنے نام سے مسمّٰی ہوتی ہے۔ اسی طرح شام کی سرزمین بھی منحوس ہے۔ لہٰذا عراق، یمن اور حجاز کی طرف بھاگ چلو، وہاں ہمیں رومیوں سے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ باقی ایک تہائی (1/3) کہیں گے: ''اللہَ اللہَ! واقعی اب عصبیت چھوڑ کر سب متفق ہو جاؤ، سب مل کر

دشمن سے جنگ کرو۔ اس لیے کہ جب تک عصبیت تم میں باقی رہے گی، تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ پس وہ لوگ مجتمع ہو جائیں گے۔ وہ اس پر بیعت کریں گے کہ قتال کریں گے یہاں تک کہ اپنے شہید بھائیوں سے جا ملیں۔ پھر جب رومی مسلمانوں کے لشکر کی حالت دیکھیں گے کہ کچھ لوگ اُن سے جا ملے ہیں، کچھ شہید ہو گئے ہیں۔ رومی مسلمانوں کی قلت کا احساس کریں گے۔ تو ایک رومی دونوں صفوں کے درمیان صلیب والا جھنڈا بلند کر کے کہے گا: ''صلیب کا بول بالا ہو! صلیب کا بول بالا ہو!''۔ اس پر ایک مسلمان دونوں صفوں کے درمیان جھنڈا لے کر نعرہ لگائے گا: ''بلکہ اللہ کے انصار کا غلبہ ہوا، بلکہ اللہ کے انصار اور اس کے اولیاء کا غلبہ ہوا''۔ پس اللہ تعالیٰ کو رومیوں کے اس قول: صلیب کا بول بالا ہو، پر غصہ آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے جبرائیل! میرے بندوں کی مدد فرماؤ''۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) فرشتوں کے ہمراہ زمین پر نازل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے میکائیل! میرے بندوں کی مدد فرماؤ''۔ پس حضرت میکائیل علیہ السلام دو لاکھ (۲۰۰۰۰۰) فرشتوں کے ہمراہ زمین پر اُتر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے اسرافیل! میرے بندوں کی مدد فرماؤ''۔ پس حضرت اسرافیل علیہ السلام تین لاکھ (۳۰۰۰۰۰) فرشتوں کے ہمراہ زمین پر اُتر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ مؤمنین پر اپنی مدد نازل فرمائے گا، کفّار پر اپنے عذاب کو نازل کرے گا۔ لہٰذا وہ قتل کیے جائیں گے، ان کو شکست دی جائے گی۔ مسلمان رومیوں کے ملک میں داخل ہو جائیں گے، یہاں تک کہ مسلمان عموریہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کی دیوار کے اوپر بہت زیادہ خلقت موجود ہوگی۔ مسلمان کہیں گے: ''ہم نے رومیوں سے کچھ زیادہ نہیں دیکھا۔ بہت لوگ قتل کیے، ہم نے اُن کو شکست دی۔ وہ اس شہر اور اس کی دیوار پر موجود لوگوں سے زیادہ نہیں تھے''۔ اس پر رومی کہیں گے: ''ہمیں امن دے دو، ہم آپ کو جزیہ ادا کریں گے''۔ پس ان لوگوں کو اور تمام رومیوں کو جزیہ کی ادائیگی پر پناہ دے دی جائے گی۔ پھر اردگرد کے رومی یہ افواہ اڑائیں گے: ''اے عرب کے لوگو! دجّال تمہارے گھروں میں

داخل ہو گیا ہے"۔ حالانکہ یہ خبر باطل ہوگی۔ جب کوئی تم میں سے ان میں موجود ہوگا، پس وہ اپنے ہتھیاروں میں کوئی ہتھیار نہ اتارے، کیونکہ وہ تمہارے لیے قوت کا باقی رکھنا ہوگا۔ پس وہ وہاں سے نکل آئیں گے، پھر اُن کو اس خبر کا باطل ہونا معلوم ہو جائے گا۔ ادھر ان کے شہروں میں موجود باقی ماندہ عرب مسلمانوں پر رومی ٹوٹ پڑیں گے۔ پس وہ ان کو قتل کر دیں گے، یہاں تک سرزمین روم میں کوئی عربی مرد، عورت یا چھوٹا بچہ باقی نہیں رہنے دیا جائے گا۔ پھر یہ خبر مسلمانوں تک پہنچے گی۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غضب ناک ہو کر واپس آئیں گے، تو پھر اُن سے جنگ کریں گے، ان کی اولادوں کو قیدی بنائیں گے۔ ان کے اموال کو جمع کریں گے۔ کسی بھی شہر اور قلعہ کو تین دن کے اندر ہی فتح کر لیں گے۔ پھر مسلمان خلیج کے پاس پہنچیں گے، تو خلیج میں پانی بہت زیادہ پھیلا ہوا ہوگا۔ پھر قسطنطینیہ کے لوگ صبح کے وقت کہیں گے: "صلیب کی برکت! خلیج سمندر سے بچاؤ کے لیے ہماری مددگار ہے۔ مسیح ہمارا مددگار ہے"۔ جب صبح ہوگی تو کیا دیکھیں گے کہ خلیج خشک ہو گئی ہے، اور سمندر پٹ چکا ہے۔ پس فوراً اپنے خیمے لگا دیں گے۔ سمندر قسطنطینیہ سے دور ہٹ جائے گا۔ ادھر مسلمان جمعہ کی شب میں کفر کے اس شہر کا محاصرہ کر لیں گے۔ رات سے لے کر صبح تک حمد، اللہ اکبر اور لا الہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں گے۔ کوئی شخص نہ سوئے گا اور نہ بیٹھے گا۔ پھر جب صبح ہوگی تو تمام مسلمان مل کر اللہ اکبر کا نعرہ لگائیں گے، اسی وقت شہر کی دو برجوں کے درمیان میں سے دیوار گر پڑے گی۔ اس پر حیران ہو کر روم کے لوگ کہیں گے: "پہلے تو ہماری جنگ عرب سے تھی۔ اب تو جنگ کرنی خود ہمارے رب سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ جب کہ ہمارا شہر خود بخود گر کر برباد ہو گیا ہے"۔ پس وہ لڑائی سے اپنے آپ کو روک لیں گے۔ اس کے بعد مالِ غنیمت کا سونا ڈھالوں میں بھر بھر کر تقسیم کریں گے۔ عورتیں اس کثرت سے قیدی بنیں گی کہ ایک ایک شخص کے حصہ میں تین تین سو عورتیں آئیں گی۔ مسلمان اس مال و دولت سے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا فائدہ اُٹھائیں گے۔ پھر دجّال حقیقتاً نکل آئے گا۔ قسطنطینیہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں فتح ہوگا جو اللہ کے محبوب ہوں گے، وہ زندہ

سلامت رہیں گے، نہ بیمار پڑیں گے اور نہ کوئی مرض اُن کو ستائے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ ان کے ہمراہ یہ جماعت دجّال کے لشکر (یہود) کے ساتھ جنگ میں شریک ہوگی"۔

حدیث 34:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ هُوَ الْقُرْقُسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ذِي مِخْمَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ، ثُمَّ تَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ، فَيَقُومُ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ، فَيَرْفَعُ الصَّلِيبَ، وَيَقُولُ: "أَلَا غَلَبَ الصَّلِيبُ". فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَكُونُ الْمَلَاحِمُ، فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْكُمْ، فَيَأْتُونَكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشَرَةُ آلَافٍ".

(صحيح: مسند أحمد رقم 16826، 16825، 23157؛ ابن أبي شيبة، رقم 19449؛ أبو داود، رقم 2767، 4292، 4293؛ ابن ماجه رقم 4089؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 2659، 2660، 2661؛ الطبراني في "الكبير" رقم 4230؛ ابن حبان رقم 6708، 6709؛ مستدرک حاکم رقم 8298؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 18818؛)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ذُو مِخْمَر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم رومیوں سے پوری صلح کرو گے۔ پھر دونوں فریق مل کر اپنے دشمن سے جنگ کرو گے۔ تم کو کامیابی ہوگی اور مالِ غنیمت ملے گا۔ پھر تم ایک ایسی سرزمین پر قیام کرو گے جس میں ٹیلے ہوں گے اور سبزہ ہوگا، تو ایک شخص عیسائیوں میں سے صلیب اونچی کر کے کہے گا: "صلیب کا بول بالا ہو!"۔ اس پر ایک مسلمان (کو غصہ آئے گا) اس شخص کو قتل کر دے گا۔ اس وقت عیسائی غداری کریں گے۔ پھر جنگِ عظیم کے لیے سب ایک محاذ پر جمع ہو جائیں گے۔ پھر وہ تمہارے خلاف اسی (۸۰) جھنڈوں والا لشکر لائیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) ہوں گے"۔

4.9:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور اس وقت کی نماز حضرت امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں ادا کرنا

قسطنطنیہ فتح کر کے امام مہدی علیہ السلام شام کے لئے روانہ ہوں گے، شام پہنچنے کے کچھ ہی عرصہ بعد دجال نکل پڑے گا، دجال شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور گھومتا گھماتا دمشق کے قریب پہنچ جائیگا، فجر کی نماز کے وقت لوگ نماز کی تیاری میں مصروف ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے ہوئے نظر آئیں گے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا۔ بالآخر "بابِ لُدّ" پر پہنچ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا کام تمام کردیں گے۔ اس وقت روئے زمین پر کوئی کافر نہیں رہے گا۔ سب مسلمان ہوں گے۔

حدیث 35:۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"۔

(بخاری رقم 3449؛ مسلم رقم 244 - 155، 245، 155 - 246، 155 - 155؛ مسند احمد رقم 7680، 8431، 7269، 7971، 9281؛ "مصنف عبد الرزاق" رقم 20841؛ ابن مندہ فی "الإیمان" رقم 413، 414، 415؛ "الأسماء والصفات" ص 424؛ البغوی رقم 4277؛ ابن حبان 6802؛ ابن حجر فی "تغلیق التعلیق" 40/4)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا!! جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے، اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا"۔

ثُمَّ يَسْتَتِرُ سَيِّدُنَا الْمَهْدِيُّ حَتَّى يُسَلِّمَ الْأَمْرَ لِرُوحِ اللهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيُصَلِّي الْمَهْدِيُّ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَاةً وَاحِدَةً وَهِيَ

صَلَاةُ الْفَجْرِ ثُمَّ يَسْتَمِرُّ الْمَهْدِيُّ عَلَى الصَّلَاةِ خَلْفَ سَيِّدِنَا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ تَسْلِيمِهِ الْأَمْرَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَمُوتُ الْمَهْدِيُّ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ رُوحُ اللهِ عِيسَى وَيَدْفِنُهُ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فی عقد الفرقة المرضية للسفارینی، ج ۲ ص ۸۵)

ترجمہ: پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام معاملات کو چلاتے رہیں گے، یہاں تک کہ اس امرِ حکومت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے سپرد کردیں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک نماز پڑھائیں گے، وہ صبح کی نماز ہوگی۔ پھر حکومت سپرد کرنے کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اقتداء میں ہی نماز ادا کریں گے۔ پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام وفات پاجائیں گے۔ ان کی نمازِ جنازہ روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے، اوران کو بیت المقدس میں دفن کریں گے۔

حدیث 36: ۔حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْمُكْتِبُ، قِرَاءَةً مِنِّي عَلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَلَانِسِيُّ، بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَزَّازُ أَبُو أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ....فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَالْتَفَتَ الْمَهْدِيُّ فَإِذَا هُوَ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي ثَوْبَيْنِ كَأَنَّمَا يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ الْمَاءُ".... فَيَقُولُ لَهُ الْإِمَامُ: "تَقَدَّمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ". فَيَقُولُ لَهُ عِيسَى: "إِنَّمَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لَكَ". فَيُصَلِّي عِيسَى خَلْفَهُ". الحديث

(السنن الواردة فی الفتن، لأبی عمرو الدانی ج ۵ ص ۱۰۸۹ تا ۱۱۰۵؛ الحَاوِيْ لِلْفَتَاوِيْ، للسیوطی، ج ۲ ص ۹۷)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتر چکے ہوں گے۔ ان کو دیکھ کر یوں معلوم ہوگا گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام ان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کریں گے: ''تشریف لائیے! لوگوں کو نماز پڑھا دیجیے''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''اس نماز کی اقامت تو آپ کے لیے ہو چکی ہے اور نماز تو آپ ہی پڑھائیں''۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ نماز میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے''۔

حدیث 37:۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: "الْمَهْدِيُّ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ".

(الفتن لنعیم بن حماد ج ۱ ص ۳۷۳ رقم 1107؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۵۱۳ رقم 37649)

ترجمہ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت امام مہدی علیہ السلام اسی اُمت سے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ان کی امامت میں نماز ادا فرمائیں گے''۔

4.10:۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہدِ خلافت کی خوش حالی، اس کی مدت اور اُن کی وفات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عمر پینتالیس، اڑتالیس یا انچاس برس ہوگی کہ آپ کا انتقال ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ بیت المقدس میں انتقال ہوگا اور وہیں دفن ہوں گے۔

حدیث 38:۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ".

(حسن: ابو داود، رقم4285؛ مستدرک حاکم رقم8670؛ البعث والنشور بیہقی رقم118؛ شرح السنۃ بغوی ج ۱۵ ص ۸۶ تحت رقم4280؛ مسند احمد رقم11130؛ معجم الاوسط رقم9460؛ الطبرانی فی "غریب الحدیث" 191/2؛ الفتن، لنعیم بن حماد رقم1041، 1121، 1126؛ مسند ابی یعلی رقم1128؛ ابن حبان رقم6826؛ المخلصیات وأجزاء أخری لأبی طاھر المخلص رقم 1600؛ البعث والنشور، بیہقی، رقم118؛ المقصد العلی فی زوائد أبی یعلی الموصلی رقم1821)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت مہدی (علیہ السلام) میری اولاد میں سے ہوگا۔ روشن اور کشادہ پیشانی، بلند بینی (کھڑی ناک والے)، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر گئی تھی۔ وہ سات سال حکومت کرے گا''۔

حدیث39:۔أَخْبَرَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا أَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ، يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا" يَعْنِي حِجَجًا۔هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

[التعليق-من تلخيص الذهبي]8673-صحيح۔ (مستدرک حاکم ج ۴ ص ۶۰۱ رقم8673)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخر زمانے میں میری اُمت میں سے حضرت مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائیں گے، زمین اپنی نباتات کو اُگا دے گی۔ آپ مال کو برابر برابر تقسیم کریں گے۔ مویشی بکثرت ہوں گے۔ اُمت مسلمہ بڑی شان والی ہو جائے گی۔ اسی برکت کے حال پر وہ سات، آٹھ، یا نو سال تک زندہ رہیں گے''۔

حدیث40:۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: "ذَكَرَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ، حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ، وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ، حَتّٰى تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ، يَعِيشُ فِي ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ"۔

(الجامع (منشور كملحق بمصنف عبد الرزاق)، ج ۱۱ ص ۳۷۱ رقم 20770؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37638؛ المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۱۲ رقم 8438: قال الحاكم: "صحيح الإسناد ولم يخرجاه"، وتعقبه الذهبي بقوله: "سنده مظلم"؛ شرح السنة، بغوی، ج ۱۵ ص ۸۴، ۸۵ رقم 4280؛ طرق حدیث ملاحظہ فرمائیں: حاشية: مختصر استدراك الحافظ الذهبي على مستدرك أبي عبد الله الحاكم، لابن المُلَقِّن، ج 7 ص 3461 رقم 1151؛ صححه الألباني هٰذا الحديث: سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ۴ ص ۳۸ تا ۴۱ رقم 1529)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس اُمت کو پیش آنے والی ہے: ''ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے پھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے باشندے سب اس سے راضی ہوں گے۔ آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا، زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی، یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی وظلم کی حالت میں گزر گئے ہیں، کاش! وہ بھی اس سماں کو دیکھتے۔ اسی برکت کے حال پر وہ سات، آٹھ، یا نو سال تک زندہ رہیں گے''۔

حدیث 41: ۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، قَالَ، فَقُلْتُ: "مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ". فَقَالَ: "إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا، حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ، فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا، فَلَا يَقْبَلُونَهُ، حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا، كَمَا مَلَئُوهَا جَوْرًا، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ".

(ضعیف: سنن ابن ماجه، ج۵ ص۲۰۹، ۲۱۰ رقم4082؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم308، 37727؛ المسند للشاشي رقم351؛ السنة لابن أبي عاصم رقم1499؛ مستدرک حاکم رقم 8434؛ البزار في "مسنده" رقم1556، 1557؛ أبو يعلى في "مسنده" رقم5084؛ الطبرانی في "الأوسط" رقم5699؛ ابن عدي في "الكامل" 5/1783؛ أبو عمرو الداني في "الفتن" رقم546، 547؛ أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 2/ 12؛ الضعفاء الكبير، للعقيلي ج۴ ص۳۸۰ تحت رقم1993؛ سلسلة الأحاديث الضعيفة رقم5203)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا: ''کیا بات ہے؟ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر وہ آثارِ غم دیکھتے ہیں، جس سے ہمارا دل آزردہ ہوتا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے گھرانوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بجائے آخرت عنایت فرمائی ہے۔ میرے بعد میرے اہل بیت کو بڑی آزمائشوں کا سابقہ پڑے گا۔ ہر طرف سے بھگائے اور نکالے جائیں گے، یہاں تک کہ ایک قوم مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے لیے ہوئے آئے گی۔ میرے اہل بیت اُن سے طالبِ خیر ہوں گے، لیکن

وہ ان کو نہیں دیں گے۔ اس پر سخت جنگ ہوگی۔ آخر وہ شکست کھائیں گے اور جوان سے طلب کیا تھا، پیش کریں گے مگر وہ اس کو قبول نہ کرسکیں گے۔ آخر کار وہ ان جھنڈوں کو ایک ایسے شخص کے حوالہ کریں گے، جو میرے اہل بیت سے ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے پھر اسی طرح بھر دے گا جیسا لوگوں نے اس سے قبل ظلم وتعدی سے بھر دیا ہوگا۔ لہٰذا تم میں سے جس کو اس کا زمانہ ملے، وہ ضرور اس کے ساتھ ہو جائے، اگرچہ اس کو برف پر گھسٹ کر چلنا پڑے''۔

قال أبو الحسن الآبري: قد تواترت الأخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن المصطفى صلى الله عليه وسلم -يعني في المهدي- وأنه من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، وأنه يملك سبع سنين، ويملأ الأرض عدلاً۔ (مناقب الإمام الشافعي، لأبي الحسن الآبري، ص۹۵)

ترجمہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرتِ عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل وانصاف سے دنیا کو معمور کردیں گے۔

واختلف الروايات في مدة خلافته. فلأبي داؤد بسند صحيح، والمستدرك يملك سبع سنين. وللطبراني والبزار يمكث فيكم سبعاً أو ثماني، فإن أكثر فتسعاً. وللترمذي يلبث ستاً أو سبعاً أو ثماني أو تسع سنين. وفي رواية له: يعيش خمساً أو سبعاً أو تسعاً. وللرؤياني والطبراني يملك عشرين سنة. ولكن المصحح الذي عليه الطرق المعتمدة سبع.

(مرام الكلام في عقائد الاسلام، ص۱۰۶۔ المؤلف: محمد عبد العزيز بن أحمد بن الحامد القرشي الفريهاري الملتاني أبو عبد الرحمن رحمہ اللہ (المتوفى: بعد ۱۲۳۹ھ)۔ الناشر: مكتبہ امداديہ، ملتان)

ترجمہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدتِ خلافت کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

ابوداؤد میں سندِ صحیح اور مستدرکِ حاکم کی روایت کے مطابق سات سال حکومت کریں گے۔ طبرانی اور بزار کی روایت میں ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تم میں سات، آٹھ سال حکومت کریں گے۔ اور اگر زیادہ مدت ہوگی تو نو (۹) سال ہوگی۔ ترمذی کی روایت میں ہے: حضرت امام مہدی علیہ السلام چھ، سات، آٹھ، یا نو سال حکومت کریں گے۔ ترمذی ہی کی روایت میں ہے: حضرت امام مہدی علیہ السلام پانچ، سات یا نو سال حکومت کریں گے۔ رؤیانی اور طبرانی کی روایت میں بیس سال کی مدت بھی ہے۔ لیکن صحیح اور معتمد طریق سات سال کا ہی ہے۔

باب 5

خروج دجال

5.1:۔ دجال کون ہے؟

قیامت کی علامات کبریٰ میں سے دوسری علامت خروج دجال ہے۔ احادیث مبارکہ میں دجال کا ذکر بڑی وضاحت سے آیا ہے، ہر نبی دجال کے فتنے سے اپنی امت کو ڈراتا رہا ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس کی نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں ۔ دجال کا ثبوت احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ہے، دجال کا لغوی معنی ہے، مکار جھوٹا حق اور باطل کو خلط ملط کرنے والا، اس معنی کے اعتبار سے ہر اس شخص کو جس میں یہ اوصاف ہوں، دجال کہا جا سکتا ہے۔

یہاں دجال سے ایک خاص کافر مراد ہے، جس کا ذکر احادیث میں تواتر کیساتھ موجود ہے، جو یہودی ہوگا، خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک ،ف ،ر'' یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا، بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، دائیں آنکھ کی جگہ انگور کی طرح کا اُبھرا ہوا دانہ ہوگا، زمین پر اس کا قیام چالیس دن ہوگا، لیکن ان چالیس دنوں میں سے پہلا دن سال کے برابر، دوسرا دن مہینہ کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا، باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، بندوں کے امتحان کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے مختلف خرق عادت امور اور شعبدے ظاہر کریں گے، وہ لوگوں کو قتل کر کے زندہ کرے گا، وہ آسمان کو حکم کرے گا، آسمان بارش برسائے گا، زمین کو حکم کرے گا،

زمین غلہ اُگائے گی، ایک ویرانے سے گزرے گا اور اسے کہے گا: ''اپنے خزانے نکال''۔ وہ اپنے خزانے باہر نکالے گی پھر وہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے، آخر میں ایک شخص کو قتل کرے گا، پھر زندہ کرے گا، اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا، تو نہیں کرسکے گا، دجال پوری زمین کا چکر لگائے گا، کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جہاں نہیں جائے گا، سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، کہ ان دو شہروں میں فرشتوں کے پہرے کی وجہ سے وہ داخل نہیں ہوسکے گا۔ دجال کا فتنہ تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔

دجّال اولادِ آدم میں سے ایک شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ کچھ ایسی طاقتیں دے گا جو اس کے سوا نوعِ بشر میں سے کسی کو حاصل نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کی آزمائش وامتحان کے لیے اسے یہ طاقتیں دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں متنبہ کیا ہے کہ ہم اس کی گمراہیوں کو اختیار نہ کریں۔ نیز آپ ﷺ نے ہمیں اس کی جسمانی اور اخلاقی علامات سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔

5.2:۔دجال کے بارے میں معلومات رکھنا ضروری ہے

کسی چیز کے بارے میں علم رکھنا اس کے بارے میں جہالت سے کہیں بہتر ہے۔

حدیث 1:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ يَقُولُ: "كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي". الحدیث۔ (بخاری رقم 3606)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ تو نبی اکرم ﷺ سے خیر اور بھلائیوں کے بارے میں سوال کرتے تھے، میں رسول اللہ ﷺ سے شر (فتنوں) کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں''۔

دجّال سب سے بڑا فتنہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو اپنی اُمت کے بارے میں اس کا

بہت اندیشہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اُمت کو خبردار کیا، ڈرایا اور آگاہ فرمایا۔ اس لیے کہ دجّال کے ساتھ بہت سے عظیم فتنے اور شبہات ہوں گے، یہاں تک کہ وہ یہ دعویٰ بھی کرے گا کہ وہ ربّ العالمین ہے۔ جب ہم دجّال کی صفات، علامات اور اس سے محفوظ رہنے کے طریقے معلوم کرلیں گے، تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے شر سے بچالے گا۔ إِنْ شَاءَ اللهُ۔

حدیث 2:۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: "مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ". قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ: "إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ، وَنَهَرَ مَاءٍ". قَالَ: "هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ".

(بخاری رقم 7122؛ مسلم رقم 2939؛ مسند احمد رقم 18204؛ الطبرانی فی "الکبیر" 20/(954))

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دجّال کے متعلق جتنے سوالات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے ہیں، اتنے کسی اور شخص نے نہیں کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجّال بھلا تم کو کیا نقصان پہنچا سکے گا!''۔ میں نے عرض کیا: ''لوگ تو یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی (یعنی قحط میں رزق کا پورا سامان ہوگا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ حقیر اور ذلیل تر ہے کہ اس کو یہ سامان ملے (جو ہوگا اس کی حقیقت سب شعبدہ بازی اور نظر بندی سے زیادہ نہ ہوگی جیسے ساحرینِ فرعون کی رسیوں کی)۔

اسی طرح دجّال کا انکار کرنا بھی بہت بڑی گمراہی ہے۔

حدیث 3:۔ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أخبرنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ- وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً: خَطَبَنَا- فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، فَذَكَرَ الرَّجْمَ..... أَلَا وَإِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِكُمْ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالرَّجْمِ، وَبِالدَّجَّالِ، وَبِالشَّفَاعَةِ، وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَبِقَوْمٍ يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا امْتَحَشُوا"۔

(مسند أحمد، ج۱ص۲۹۶ رقم156؛ الطیالسی رقم25، عبد الرزاق رقم13364، أبو یعلی رقم146؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْكَبِيرِ، وَزَادَ: وَيُكَذِّبُونَ بِطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ. مجمع الزوائد رقم11893)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ''خبردار! تمھارے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو رجم، دجال، شفاعت اور عذابِ قبر کا انکار کریں گے۔ وہ اس بات کا بھی انکار کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا، جب کہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے''۔

حدیث4:۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: "هٰذِهِ فِتَنٌ قَدْ أَظَلَّتْ كَجِبَاهِ الْبَقَرِ، يَهْلِكُ فِيهَا أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْرِفُهَا قَبْلَ ذٰلِكَ".

(الفتن لنعیم بن حماد ج؛ ص۲۸ رقم5)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ فتنے ایسے لمبے ہو جائیں گے، جیسے گائے کی زبان لمبی ہو جاتی ہے۔ ان فتنوں میں اکثر لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ البتہ وہ لوگ بچ رہیں گے جو پہلے سے ان فتنوں کو پہچانتے ہوں گے''۔

اس کی سند حسن موقوف ہے۔

5.3:۔ دجال کو مسیحِ دجّال کیوں کہتے ہیں؟

دجّال کو مسیح اس لیے کہا گیا کہ اس کی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی، وہ کانا ہوگا اور ایک ہی آنکھ سے دیکھ سکے گا۔

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس کا نام مسیح اس لیے رکھا گیا کہ وہ ساری زمین میں گھومے اور چلے پھرے گا۔

بعض نے کہا: مسیح نام اس لیے رکھا گیا کہ اس کے نصف چہرے پر نہ آنکھ ہو گی اور نہ ابرو۔
حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
(وَإِنَّ الْمَسِيحَ) بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ هُوَ الصَّوَابُ الْمَعْرُوفُ، وَهُوَ فَعِيلٌ بِمَعْنَى فَاعِلٍ، لِأَنَّهُ يَمْسَحُ الْأَرْضَ جَمِيعَهَا بِسُرْعَةٍ، أَوْ بِمَعْنَى مَفْعُولٍ، فَإِنَّهُ مَمْسُوحُ إِحْدَى الْعَيْنَيْنِ. قَالَ السُّيُوطِيُّ رَحِمَهُ اللهُ نَقْلًا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْعَرَبِيِّ: إِنَّ مَنْ شَدَّدَ سِينَهُ أَوْ أَعْجَمَ حَاءَهُ فَقَدْ حَرَّفَ. انْتَهَى. وَهُوَ لَقَبٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَكِنَّهُ يُطْلَقُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى الْمَاسِحِ، لِحُصُولِ الْبُرْءِ بِبَرَكَةِ مَسْحِهِ، وَبِمَعْنَى الْمَمْسُوحِ، لِنُزُولِهِ نَظِيفًا مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ. وَفِي الْقَامُوسِ: "الْمَسِيحُ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِبَرَكَتِهِ". وَذَكَرْتُ فِي اشْتِقَاقِهِ خَمْسِينَ قَوْلًا فِي شَرْحِي لِمَشَارِقِ الْأَنْوَارِ وَغَيْرِهِ، وَالدَّجَّالُ لِشُؤْمِهِ، أَوْ هُوَ كَسِكِّينٍ، وَالْمَمْسُوحُ بِالشُّؤْمِ وَالْكَثِيرُ السِّيَاحَةِ كَالْمِسِّيحِ كَسِكِّينٍ، وَالْمَمْسُوحُ الْوَجْهِ وَالْكَذَّابُ.

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۸ ص ۳۴۵۲ تحت رقم 5470)

اس کا نام دجال اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کا کام دجل وفریب کرنا، حیلے بازی سے کام لینا، حقائق چھپانا اور بڑے بڑے جھوٹ بولنا ہو گا۔ دجل بہت بڑے جھوٹ کو کہا جاتا ہے۔ وہ بہت بڑے دجل وفریب سے کام لینے والا، بہت جھوٹ بولنے والا اور بہت بڑا متکبر ہو گا۔

5.4:۔ دجال کا دعویٰ کیا ہو گا؟

دجال یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ رب العالمین ہے۔ وہ لوگوں سے اپنی ذات پر ایمان لانے کا مطالبہ کرے گا۔ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے آگاہ فرما دیا ہے۔
حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ". فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (بخاری رقم 7131؛ مسلم رقم 101-2933)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو نبی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا، اس نے اپنی اُمت کو یک چشم (کانے) کذاب (بہت بڑے جھوٹے) سے ڈرایا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! بے شک دجال کانا ہے، اور تمھارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا''۔

دجال کے پاس بہت سے شبہات اور حیلے ہوں گے جن کی مدد سے وہ لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرے گا۔

حدیث 6:۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا أَبِي، أَنْبَأَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَدِيثِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا..... إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثَنِّي حَتَّى يَقُولَ: أَنَا رَبُّكُمْ وَإِنَّكُمْ لَمْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا۔ الحديث

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ.

[التعليق - من تلخيص الذهبی] - على شرط مسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۸۰ رقم 8620)

ترجمہ حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بیشک وہ دجال اس راستے سے نکلے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ سو وہ دائیں بائیں بہت زیادہ فساد پھیلائے گا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ پہلے وہ یہ کہے گا: ''میں نبی ہوں''۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر وہ اور دعویٰ کرے گا: ''میں تمھارا رب ہوں''۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) اور تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ عِنْدَ بن مَاجَهْ أَنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: "أَنَا نَبِيٌّ". ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: "أَنَا رَبُّكُمْ". فَإِنَّهُ يُحْمَلُ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا يُظْهِرُ الْخَوَارِقَ بَعْدَ قَوْلِهِ الثَّانِي. وَوَقَعَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ الْمَذْكُورِ وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِلْأَعْرَابِيِّ: "أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ". فَيَقُولُ: نَعَمْ".

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳ ص ۱۰۵)

ترجمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جو ابن ماجہ میں ہے: چنانچہ وہ (دجّال) کہے گا: ''میں نبی ہوں''۔ پھر کہے گا: ''میں تمھارا رب ہوں''۔ لہٰذا اس کو اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ جو خلافِ عادات باتیں دکھائے گا، وہ اس کے دوسرے قول (رب کے دعویٰ) کے بعد ہوں گی۔ جیسا کہ اسی حدیثِ ابی امامہ رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے: دجّال ایک اعرابی سے کہے گا: ''اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں، تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں''۔ وہ کہے گا: ''ہاں''۔

5.5:۔ابن صیّاد کا نام، اس کا اور اُس کے باپ کا حلیہ اور اس کی عجیب وغریب صفات کا بیان

حدیث 7:۔حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ، فَقَالَ: "إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا". قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: "دُخٌّ". قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ". فَقَالَ عُمَرُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ". قَالَ: "لَا، إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ، فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد، ج٦ ص١٠١، ١٠٢ رقم3610؛ مسلم رقم85 - 2924، 86-2924؛ أبو يعلى رقم5172، 5223؛ ابن حبان رقم6783؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم351، 37530؛ شرح مشکل الآثار رقم2946)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کے پاس پہنچے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے ایک بات چھپا دی ہے''۔ ابن صیاد نے کہا: ''دُخ''۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھٹکار ہے تجھ پر! تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا''۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں (اسے چھوڑ دو)، اگر ابن صیاد ہی دجال (اکبر) ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکو گے''۔

حدیث8: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟". فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: "أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ". ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ". قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَأْتِيكَ؟". قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: "يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُلِطَ لَكَ الْأَمْرُ". ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا". وَخَبَأَ لَهُ: "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ" [الدخان: 10]. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: "هُوَ الدُّخُّ!!". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ". فَقَالَ عُمَرُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ يَكُنْ هُوَ، فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ، فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 6360، 6361، 6362، 6363، 6364؛ مسلم رقم 95 - 2930، 97 - 2930؛ "مصنف" عبد الرزاق رقم 20817؛ أبو داود رقم 4329؛ ترمذی رقم 2249؛ بخاری رقم 1354، 3055، 6173، 6618؛ "الأدب المفرد" رقم 958؛ ابن حبان رقم 6785؛ "شرح السنة" رقم 4270؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 13146، 13148)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور چند دیگر لوگوں کے ہمراہ ابنِ صیاد کی جانب روانہ ہوئے۔ انھوں نے اُسے بنو مغالہ کے ایک قلعے کے پاس لڑکوں کے پاس کھیلتے ہوئے پایا۔ اس وقت ابن صیاد قریب البلوغ تھا۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا اس وقت پتہ چلا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پشت پر مارا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں؟''۔ ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّیین (اَن پڑھ لوگوں، یعنی اہل عرب) کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں''۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی رسالت کا انکار کیا اور) فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں''۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے ایک اور سوال کیا اور فرمایا: ''تجھے کیا نظر آتا ہے؟''۔ ابن صیاد نے کہا: ''میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو معاملہ تجھ پر خلط ملط ہو گیا ہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے دل میں ایک چیز

چھپا رکھی ہے"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ آیت چھپائی تھی:

آیت 1:۔ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ (الدخان:١٠)

ترجمہ اُس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے ہوئے آئے گا

ابن صیاد کہنے لگا: "وہ دُخ ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھٹکار ہے تجھ پر! تُو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھ سکے گا"۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو، اگر ابن صیاد ہی دجّال (اکبر) ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پا سکو گے اور اگر یہ دجّال نہیں ہے تو اسے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں"۔

یعنی اگر ابن صیاد ہی دجّال ہے تو تمھیں اس کے قتل کرنے کی قدرت نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرما رکھا ہے کہ اسے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اپنے نزول کے بعد قتل کریں گے۔

حدیث 9:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَوْ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَا النَّخْلَ، طَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ، أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ. قَالَ: فَرَأَتْ أُمُّهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ: "أَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهُ - هٰذَا مُحَمَّدٌ". فَثَارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد ج١٠ ص١٣١ رقم 6363؛ مصنف عبد الرزاق رقم 20819؛ بخاری رقم 3056،3033،1355؛ مسلم رقم 2931)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعب

انصاری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کھجوروں کے اس باغ کی طرف چلے گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے درختوں کے پیچھے چھپتے چھپتے اس باغ میں داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ طریقے سے اس کی طرف بڑھ رہے تھے، تا کہ اس سے قبل کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی باتیں سُن سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ کمبل اوڑھے ایک بچھونے پر لیٹا ہوا ہے اور منہ میں کچھ بڑبڑا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں کے پیچھے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا اور کہا: ''ارے صاف!'' (یہ اس کا نام تھا)، یہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اُٹھ بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ مداخلت نہ کرتی، تو آج ابن صیاد کی اصل حقیقت واضح ہو جاتی''۔

حدیث 10: ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟". فَقَالَ هُوَ: "أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، مَا تَرَى؟". قَالَ: "أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، وَمَا تَرَى؟". قَالَ: أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا - أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا" - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لُبِسَ عَلَيْهِ، دَعُوهُ". (مسلم رقم 87-2925)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کے کسی راستے پر تھے کہ ان کی ملاقات ابن صیاد سے ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''۔ ابن صیاد کہنے لگا: ''کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لاتا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پوچھا: ''تجھے کیا نظر آتا ہے؟''۔ ابن صیاد کہنے لگا: ''مجھے پانی پر ایک تخت نظر آتا ہے''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے سمندر پر تختِ ابلیس نظر آتا ہے۔ تو اور کیا دیکھتا ہے؟''۔ ابن صیاد نے کہا: ''مجھے دو سچے اور ایک جھوٹا، یا دو جھوٹے اور ایک سچا نظر آتا ہے''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(شیطان کے اس کے پاس آنے کی وجہ سے) اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے، اسے چھوڑ دو''۔

حدیث 11:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا، أَوْ عُمَّارًا، وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ، فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ: وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي، فَقُلْتُ: "إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ، فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ"۔ قَالَ: فَفَعَلَ، قَالَ: فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ، فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ، فَقَالَ: "اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ!"۔ فَقُلْتُ: "إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ"، مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ - أَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ - فَقَالَ: "أَبَا سَعِيدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ، ثُمَّ أَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ، يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ، مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ كَافِرٌ" وَأَنَا مُسْلِمٌ، أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ"، وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ؟ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ"، وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ؟"۔ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَا، وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ"۔ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: "تَبًّا لَكَ، سَائِرَ الْيَوْمِ!"۔ (مسلم رقم 91-2927)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حج یا عمرے کے سفر پر روانہ ہوئے۔ ابن صیاد بھی اس سفر میں ہمارے ساتھ تھا۔ جب ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، تو لوگ اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ میں اور ابن صیاد تنہا رہ گئے۔ اس کے بارے میں جو باتیں مشہور تھیں، ان کے باعث میں شدید وحشت میں مبتلا ہوگیا۔ اس نے اپنا سامان اُٹھایا اور میرے سامان کے قریب لاکر رکھ دیا۔ میں نے اُس سے کہا: ''دیکھو! گرمی بہت شدید ہے، بہتر ہے کہ تم اپنا سامان اُس درخت کے نیچے رکھ دو''۔ اس نے ایسا ہی کیا (ابن صیاد نے اپنا سامان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دور اس درخت کے نیچے رکھ دیا)۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ بکریوں کا ریوڑ ہمیں دکھائی دیا۔ ابن صیاد اُٹھا اور جاکر بکریوں کے دودھ سے بھرا ایک بڑا برتن لے آیا۔ وہ کہنے لگا: ''ابوسعید! پیو''۔ میں نے کہا: ''موسم سخت گرم ہے اور دودھ بھی گرم ہے۔ اس لیے میں نہیں پیوں گا''۔ دراصل میں اس کے ہاتھ سے کچھ لینا اور پینا پسند نہیں کرتا تھا''۔ ابن صیاد نے کہا: ''ابوسعید! لوگ میرے بارے میں جو باتیں کرتے ہیں (مجھے دجال بتاتے ہیں) اس پر میرا جی چاہتا ہے کہ میں کسی درخت سے رسی لٹکا کر خود کو پھانسی دے لوں۔ اے ابوسعید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسی اور پر مخفی ہو تو ہو، لیکن تم انصار سے وہ پوشیدہ نہیں ہے۔ ابوسعید! تم تو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہو۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا: ''دجّال بانجھ ہوگا، اس کی اولاد نہیں ہوگی''، جب کہ میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں بتلایا تھا: ''دجّال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا''، جب کہ میں مدینہ سے آرہا ہوں، اور مکہ مکرمہ جا رہا ہوں''۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس کی باتیں سن کر اسے معذور مان لیتا۔ اتنے میں ابن صیاد نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ دجّال کی جائے پیدائش کون سی ہے، اور وہ اس وقت کہاں ہے''۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ''تمھارے لیے دن بھر ہلاکت اور بربادی ہو!''۔

حدیث12:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا، ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ، أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ نَفْعًا، تَنَامُ عَيْنَاهُ، وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ". ثُمَّ نَعَتَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: "أَبُوهُ رَجُلٌ طُوَالٌ، مُضْطَرِبُ اللَّحْمِ، طَوِيلُ الْأَنْفِ، كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ، وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ، عَظِيمَةُ الثَّدْيَيْنِ". قَالَ: "فَبَلَغَنَا أَنَّ مَوْلُودًا مِنَ الْيَهُودِ وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ". قَالَ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبَوَيْهِ، فَرَأَيْنَا فِيهِمَا نَعْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ هَمْهَمَةٌ، فَسَأَلْنَا أَبَوَيْهِ، فَقَالَا: "مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَنَا، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ، أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ نَفْعًا". فَلَمَّا خَرَجْنَا مَرَرْنَا بِهِ، فَقَالَ: "مَا كُنْتُمَا فِيهِ؟". قُلْنَا: "وَسَمِعْتَ؟". قَالَ: "نَعَمْ. إِنَّهُ تَنَامُ عَيْنَايَ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي"، فَإِذَا هُوَ ابْنُ صَيَّادٍ۔

(مسند أحمد رقم20418، 20525، 20543؛ ابن أبي شيبة 139/15؛ الطيالسي رقم865؛ ترمذی رقم2248؛ البزار فی "مسنده" رقم3628)

ترجمہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال کے ماں باپ کے گھر تیس سال تک کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔ پھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی ایک آنکھ خراب ہوگی۔ وہ سرتاپا مضرت ہی مضرت اور نقصان ہی نقصان ہوگا، وہ بالکل نکما ہوگا۔ اگرچہ اُس کی آنکھیں بند ہوں گی، مگر اس کا دل ہوشیار رہے گا''۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کا نقشہ بیان فرمایا: ''اس کا باپ لمبا، چھریرے جسم والا، چونچ کی طرح اس کی ناک ہوگی۔ اس کی ماں بھاری بھر جسم کی ہوگی، اس کے دونوں پستان بڑے بڑے لٹکے ہوئے ہوں گے''۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے مدینہ منورہ میں یہود کے گھر اسی قسم کے ایک لڑکے کی پیدائش کی خبر سنی۔ تو میں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس کے دیکھنے

کے لیے گئے۔ جب اس کے ماں باپ کے پاس پہنچے، تو دیکھا تو وہ ٹھیک اسی صورت کے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے اُن کی صورت بیان فرمائی تھی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ (بچہ) دھوپ میں اپنی چادر میں لپٹا ہوا کچھ گنگنا رہا ہے۔ ہم نے اس کے ماں باپ سے پوچھا: ''تمہارا کوئی بچہ ہے؟''۔ انھوں نے کہا: ''تیس سال تک تو ہمارے ہاں کوئی بچہ نہیں تھا۔ اس کے بعد اب ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی ایک آنکھ خراب ہے۔ وہ سرتاپا مضرت ہی مضرت اور نقصان ہی نقصان والا ہے، وہ بالکل نکما ہے''۔ پھر جب ہم وہاں سے نکلے، تو ہم اس کے پاس سے گزرے، تو وہ کہنے لگا: ''تم کیا باتیں کر رہے تھے؟''۔ ہم نے کہا: ''کیا تُو نے ہماری باتیں سُن لی ہیں؟''۔ وہ کہنے لگا: ''ہاں! میری آنکھیں ہی سوتی ہیں، ورنہ میرا دل جاگتا رہتا ہے''۔ پس یہی ابن صیاد تھا۔

تشریح اس حدیث میں ابن صیاد کی صفات میں ایک صفت یہ بھی ہے ''تَنَامُ عَيْنَايَ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي'' (میری آنکھیں ہی سوتی ہیں، ورنہ میرا دل جاگتا رہتا ہے)۔ دل کی بیداری محمود صفت بھی ہے اور مذموم بھی۔ جس کا علاقہ عالمِ ملکوت سے قائم ہوتا ہے، وہ تو اس کی بیداری کی وجہ سے عالمِ علوی یعنی عالمِ ملکوت سے وابستہ رہتا ہے اور جس کا علاقہ شیاطین اور جنوں کے ساتھ ہوتا ہے، وہ عالمِ سِفلی یعنی عالم شیاطین سے وابستہ رہتا ہے، اس طرح مرکز ہدایت اور مرکز ضلالت دونوں کو اپنے اپنے عالموں سے مدد پہنچتی رہتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے دجّال اور اس کے ماں باپ کا نقشہ اور حلیہ بھی بیان فرما دیا تھا۔ چونکہ وہ ابن صیاد اور اس کے ماں باپ میں بھی موجود تھا، اس لیے ابن صیاد کا معاملہ شروع میں باعثِ تحیّر بن گیا تھا کہ کہیں یہ وہی دجّال تو نہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے دجّال اکبر کے علاوہ تیس سے ستر دجالوں تک کی خبر دی ہے، جو اسی اُمّت میں پیدا ہوں گے اور دعویٰ نبوت کریں گے۔ بہر حال چونکہ اس بچہ میں دجّال کا اور اس کے ماں باپ میں دجال کے ماں باپ کا اکثر نقشہ موجود تھا۔ اس لیے اس کے دجّال ہونے میں خائف قلوب کو تردد پیدا ہو جانا ایک بالکل فطری اور معقول بات تھی۔

حدیث13:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ؛ فَقَالَ: "دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ".

(مسلم رقم 93-2928، 92-2928؛ مسند احمد رقم 11002، 11193، 11194، 11389؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم 876؛ أبو يعلى رقم 1218؛ ابن أبي شيبة 96/13؛ أبو نعيم فی "صفة الجنة" رقم 158؛ البيهقی فی "البعث والنشور" رقم 285)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''جنت کی مٹی کیسی ہے؟''۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ میدہ کی طرح سفید اور مُشک خالص کی طرح خوشبودار ہے''۔

5.6:۔دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے

حدیث14:۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَهْطٍ، مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ، مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ".

☐ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ". (مسلم رقم 126-2946؛ 127-2946)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے: ''حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت آنے تک دجّال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے''۔

حدیث 15:۔حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا حَشْرَجٌ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ، وَهُوَ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى، بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَخْرُجُ مَعَهُ وَادِيَانِ: أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ، وَالْآخَرُ نَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمَا، وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، وَذَلِكَ فِتْنَةٌ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: "أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ أَلَسْتُ أُحْيِي وَأُمِيتُ؟". فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ: "كَذَبْتَ". مَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا صَاحِبُهُ، فَيَقُولُ لَهُ: "صَدَقْتَ". فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيَظُنُّونَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَّالَ، وَذَلِكَ فِتْنَةٌ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا، فَيَقُولُ: "هَذِهِ قَرْيَةُ ذَلِكَ الرَّجُلِ". ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللهُ عِنْدَ عَقَبَةِ أَفِيقَ".

(مسند أحمد، رقم 21929؛ مصنف ابن شیبہ رقم 37479؛ مسند الرویانی رقم 669؛ البعث والنشور بیهقی، رقم 164؛ الطیالسی رقم 1106؛ إبراهیم الحربی فی "غریب الحدیث" 1127/3؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 6445؛ أورد الحدیث الحافظ ابن کثیر فی کتاب "النهایة فی الفتن" 1/138-139. وقال عقبه: فی متنه غرابة ونکارة)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: ''سنو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی آیا، اس نے اپنی اُمّت کو دجّال سے ڈرایا ہے۔ وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلّی ہوگی۔ اس کی دو آنکھوں کے درمیان، (پیشانی پر) ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی جن میں سے ایک جنت اور دوسری آگ ہوگی

(مگر حقیقت برعکس ہوگی کہ) اُس کی آگ جنت ہوگی اور جنت آگ۔
اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء علیہم السلام (سابقین) میں دو نبیوں علیہم السلام کے مشابہ ہوں گے۔ اگر میں چاہوں تو اُن دونوں نبیوں علیہم السلام کے نام اور اُن کے آبا و اجداد کے نام بھی بتا سکتا ہوں (مگر حاجت یا مصلحت نہیں، اس لیے نہیں بتاتا)۔
اُن دو فرشتوں میں سے ایک دجّال کے دائیں جانب ہوگا، اور دوسرا بائیں جانب۔ یہ سب کچھ (لوگوں کی) آزمائش کے لیے ہوگا۔ چنانچہ دجّال پوچھے گا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ کرتا اور مارتا نہیں ہوں؟''۔ ایک فرشتہ جواب دے گا: ''تو نے جھوٹ بولا ہے''، (مگر) یہ جواب سوائے اس کے ساتھی (فرشتے) کے کوئی آدمی نہ سُن سکے گا۔ اور وہ (ساتھ والا فرشتہ پہلے فرشتہ سے) کہے گا: ''تو نے سچ کہا ہے''۔ اس جواب کو سب حاضرین سُن لیں گے اور گمان کریں گے کہ یہ دوسرا (فرشتہ) دجّال کی تصدیق کر رہا ہے (حالانکہ وہ پہلے فرشتہ کی تصدیق کر رہا ہوگا جس نے دجّال سے کہا تھا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے)۔
پھر وہ روانہ ہوگا اور مدینہ طیبہ (کے قریب) پہنچے گا، مگر اس کو مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی اجازت (قدرت) نہ ہوگی۔ چنانچہ وہ کہے گا: ''یہ اُس آدمی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شہر ہے۔ (اسی لیے میں اس میں داخل نہ ہو سکا)''۔
پھر وہ یہاں سے چل کر شام آئے گا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے، اور (اردن میں حوران کے راستے میں واقع) ''افیق'' نامی گھاٹی کے پاس اُسے قتل کر دیں گے۔

حدیث 16 :۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ". قَالَ: فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: "وَلَعَلَّهُ يُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ

أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ؟". قَالَ: "أَوْ خَيْرٌ".

(رجاله ثقات: مسند أحمد ج ۳ ص ۲۲۲، ۲۲۳ رقم 1693؛ ترمذی رقم 2234؛ ابن حبان رقم 6778؛ ابن أبي شيبة رقم 37476؛ البخاری فی "التاريخ الكبير" تعليقاً 97/5؛ أبوداود رقم 4756؛ ترمذی رقم 2234؛ أبو يعلى رقم 875؛ أبو نعيم فی "معرفة الصحابة" رقم 594؛ مسند البزار رقم 1280؛ مسند ابی یعلیٰ رقم 875؛ مستدرک حاکم رقم 8630؛ الاحادیث المختارۃ رقم 1116؛ مشکوۃ رقم 5486؛)

ترجمہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے: ''حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو نبی آیا ہے۔ اس نے اپنی قوم کو دجّال سے ضرور ڈرایا ہے۔ میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں''۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی صورت وغیرہ بیان فرمائی اور فرمایا: ''ممکن ہے جنھوں نے مجھ کو دیکھا ہے، یا میرا کلام سنا ہو، اس میں کوئی ایسا نکل آئے جو اس کا زمانہ پا سکے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''اس دن ہمارے دلوں کا حال کیسا ہوگا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا ہی جیسا کہ آج ہے، یا اور بھی بہتر''۔

حدیث 17:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: "إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ". (بخاری رقم 7127)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد وثنا بیان فرمائی۔ پھر دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''میں تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔ ہر نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ تو ہرگز

ایسا نہیں ہے"۔

حدیث 18 :۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَقَالَ: "غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"۔ (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ دجّال کے سوا دیگر فتنوں کا مجھے تمھارے بارے میں زیادہ خوف ہے۔ دجّال اگر میری موجودگی میں آ گیا، تو میں دلیل کے ساتھ مقابلہ کر کے تم سب کی طرف سے اس پر غالب آ جاؤں گا۔ اگر وہ میری عدم موجودگی میں آیا، تو ہر شخص دلیل کے ساتھ اس پر غالب آنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جگہ ہر مسلم کا خود دفاع کرے گا"۔

5.7:۔ خروجِ دجال سے پہلے پیش آنے والے واقعات

حدیث 19 :۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَزْوَةٍ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ، فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ، فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، قَالَ: فَقَالَتْ لِي نَفْسِي: "ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ"۔ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: "لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ"۔ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ: فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي، قَالَ: "تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ"۔ قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: "يَا جَابِرُ! لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ"۔ (مسلم رقم 38-2900)

ترجمہ حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک دفعہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے لیے ایک سفر پر نکلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب کی جانب سے ایک قوم آئی۔ ان کے بدن پر اُون کے کپڑے تھے۔ ان کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ٹیلے پر ہوئی۔ وہ کھڑے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ مجھے جا کر اُن کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کھڑے ہونا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے قتل کر دیں۔ پھر میں نے کہا: ''شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے کوئی خفیہ بات چیت کر رہے ہوں''۔ بہر حال میں آیا اور ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سیکھیں جنھیں میں انگلیوں پر گن سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جزیرۂ عرب پر جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم ایران پر حملہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم رُوم پر حملہ کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا۔ پھر تم دجّال پر حملہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا''۔ یعنی جس جگہ دجّال لڑے گا اس جگہ پر اور اس کے ساتھیوں پر تمھیں فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''اے جابر بن سمرہ! ہم سمجھتے ہیں کہ دجّال روم کے فتح ہو جانے کے بعد ہی نکلے گا''۔

حدیث 20:۔حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ". ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ- أَوْ مَنْكِبِهِ- ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا"، أَوْ "كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ"، يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

(سنن أبي داود ج٦ ص ٥٢ ٣ رقم 4294؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37209، 37477؛ أبو

القاسم البغوی فی "الجعدیات" رقم 3530؛ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم 519، 520؛ الطبرانی فی "الکبیر" 20/ (رقم 214)؛ مسند الشامیین رقم 190، 3520؛ أبو محمد البغوی فی "شرح السنة" رقم 4252؛ ابن عساکر فی "تاریخ دمشق" 56/ 520؛ الخطیب البغدادی فی "تاریخه" 10/ 223؛ أبو عمرو الدانی فی "السنن الواردة فی الفتن" رقم 457، 459، 611،489؛ أحمد رقم 22023، 22121؛ البعث والنشور رقم 70؛ مسند ابن الجعد رقم 3405؛ البخاری فی "التاریخ الکبیر" 5/ 193؛ مستدرک حاکم رقم 8297 موقوفا؛ صحیح الجامع: 4096؛ مشکوۃ رقم: 5424)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیت المقدس کے آباد ہونے سے مدینہ کی بربادی شروع ہوجائے گی۔ مدینہ کی بربادی ہوئی تو ایک عظیم معرکہ شروع ہوجائے گا۔ وہ معرکہ شروع ہوا، تو قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا اور جب قسطنطنیہ فتح ہوگیا تو پھر جلد ہی دجّال کا خروج ہوگا''۔

حدیث 21:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ هُوَ الْقُرْقُسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ذِي مِخْمَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ، ثُمَّ تَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ، فَيَقُومُ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ، فَيَرْفَعُ الصَّلِيبَ، وَيَقُولُ: "أَلَا غَلَبَ الصَّلِيبُ". فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَكُونُ الْمَلَاحِمُ، فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْكُمْ، فَيَأْتُونَكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشَرَةُ آلَافٍ".

(صحیح: مسند أحمد ج ۲۸ ص ۳۳، ۳۴ رقم 16826؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 19449، 37383؛ سنن ابن ماجہ رقم 4089؛ ابوداؤد رقم 2767، 4292؛ معجم کبیر طبرانی رقم 4230؛ ابن أبی عاصم فی "الآحاد والمثانی" رقم 2659، 2660، 2661؛ ابن حبان رقم 6708، 6709؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1262؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 18818؛ مستدرک حاکم رقم 8298، 8299)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت مِخمَر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ''تم رومیوں سے پوری صلح کرو گے۔ پھر دونوں فریق مل کر اپنے دشمن سے جنگ کرو گے۔ تم کو کامیابی ہوگی اور مالِ غنیمت ملے گا۔ پھر تم ایک ایسے سرزمین پر قیام کرو گے جس میں ٹیلے ہوں گے اور سبزہ ہوگا، تو ایک شخص عیسائیوں میں سے صلیب اونچی کر کے کہے گا: ''صلیب کا بول بالا ہو!''۔ اس پر ایک مسلمان (کو غصہ آئے گا) اس شخص کو قتل کردے گا۔ اس وقت عیسائی غداری کریں گے۔ پھر جنگِ عظیم کے لیے سب ایک محاذ پر جمع ہو جائیں گے۔ پھر وہ تمہارے خلاف اسی (۸۰) جھنڈوں والا لشکر لائیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) ہوں گے''۔

حدیث 22:۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ (موضعان بالشام بقرب حلب)، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: "خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ". فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: "لَا، وَاللهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا". فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ". (مسلم رقم 34-2897)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت

اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی اعماق یا دابق میں نہ آدھمکیں گے۔ پھر مدینہ والوں کا ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لیے نکلے گا، جس میں اس دن یعنی اس وقت کے روئے زمین کے سب سے بہتر لوگ شامل ہوں گے۔ جب صف بندی ہوگی تو رومی یہ کہیں گے: ''ہمارے اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں، جگہ خالی کر دو، تاکہ ہم ان سے لڑیں''۔ مسلمان ان کو جواب دیں گے: ''اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ہم تمھارے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان خالی نہیں کر سکتے''۔ سارے مسلمان رومیوں سے لڑنا شروع کر دیں گے۔ ان مسلمانوں میں سے ایک تہائی مسلمان پیٹھ کر بھاگ کھڑے ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کریں گے۔ ایک تہائی مسلمان جامِ شہادت نوش کریں گے، جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہداء قرار پائیں گے۔ باقی ایک تہائی مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے۔ اس کے بعد اُس وقت جب کہ وہ (مسلمان) مالِ غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف ہوں گے۔ اپنی تلواروں کو زیتوں کے درختوں پر لٹکائے ہوئے ہوں گے۔ اچانک شیطان اُن کے درمیان یہ بات پھونک دے گا کہ تمھاری عدمِ موجودگی میں مسیح دجّال تمھارے گھروں میں پہنچ گیا ہے۔ (اسلامی لشکر یہ سنتے ہی قسطنطنیہ سے) نکل کھڑے ہوں گے، لیکن شیطان کی یہ خبر مکمل طور پر جھوٹی ثابت ہوگی۔ البتہ جب مسلمان شام پہنچیں گے، تو پھر دجّال ظاہر ہوگا، مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کریں گے اور صف بندی میں مشغول ہوں گے کہ نماز کا وقت آجائے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے منارے پر) اتریں گے۔ (پھر قدس آئیں گے) اور مسلمانوں کی امامت کریں گے۔ پھر اللہ کا دشمن یعنی دجّال (جو مسلمانوں کو گھیرے ہوئے ہوگا) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنا شروع ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھلنے لگتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس حالت میں چھوڑ دیں اور قتل نہ بھی کریں، تو وہ سارا گھل جائے گا، اور (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کیے بغیر) خود مر جائے، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا خون اپنے نیزے کے ذریعہ دکھائیں گے"۔

تشریح راویٔ حدیث کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ اعماق فرمایا تھا، یا دابق۔ اور اعماق اگرچہ جمع کا صیغہ ہے لیکن مراد اس سے "عمق" ہے۔ اور "عمق" ایک مقام کا نام ہے جو "دابق" کے قریب ہے اور حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے اور "دابق" ایک بستی کا نام ہے جو حلَب کے قریب عزاز کے علاقہ میں بیان کی گئی ہے۔ دابق اور حلَب کے درمیان چار فرسخ کا فاصلہ ہے۔

5.8:۔ دجال کی جسمانی علامات

1 "قَصِيرٌ أَفْحَجُ": اس کا قد چھوٹا ہوگا، پنڈلیوں کے درمیان دُوری ہونے کے باعث اس کی چال عیب دار ہوگی۔

2 "جَعْدٌ": اس کے بال نرم اور سیدھے نہ ہوں گے (گھنگریالے ہوں گے)۔

3 "جُفَالُ الشَّعْرِ": اس کے بال گھنے ہوں گے۔

4 "إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ" (مسلم رقم 110 - 2937): وہ چھوٹے سخت گھنگریالے بالوں والا ہوگا۔

5 وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ۔ (مسند احمد رقم 23487): "رَأْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ" (مسند احمد رقم 16260): دجال کے سر میں پیچھے کی جانب بالوں کی گچھیاں بنی ہوں گی۔

6 "مَطْمُوسُ الْعَيْنِ": بجھی ہوئی آنکھ، پھولے ہوئے انگور کی مانند، یعنی وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔

7 "هِجَان": سفید رنگ والا

8 "أَجْلَى الْجَبْهَةِ": چوڑی پیشانی والا

9 "مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: ك. ف. ر": اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: "ک، ف، ر"۔ اسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مؤمن اچھی طرح پڑھ لے گا۔

10 ''عَقِیْمٌ'': وہ لاولد ہوگا، اس کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوگی۔

خلاصہ دجّال پست قد، مضبوط جسم والا اور بڑے سر والا ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ دائیں آنکھ انگور کے دانے کی طرح پھولی ہوئی، جب کہ بائیں آنکھ پر چمڑا آیا ہوا گا۔ بال اس کے گھنے اور گھنگریالے ہوں گے اور جلد کا رنگ سفید ہوگا۔ اس کی دونوں پنڈلیوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان: ''ک، ف، ر'' (کافر) لکھا ہوگا۔

حدیث 23: ۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلٰكِنْ قَالَ: "بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعَرِ، يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً۔ فَقُلْتُ: "مَنْ هٰذَا؟"۔ قَالُوا: "ابْنُ مَرْيَمَ"۔ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: "مَنْ هٰذَا؟"۔ قَالُوا: "هٰذَا الدَّجَّالُ"۔ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ"۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ: "رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ"۔ (بخاری رقم 3441)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، اور خواب میں طواف کر رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہیں: گندم گوں رنگ، سیدھے سیدھے بال۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں''۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟''۔ لوگوں نے بتایا: ''یہ ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام''۔ پھر جو میری توجہ ذرا دوسری طرف گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ: ''ایک بڑا لمبا چوڑا آدمی، سرخ رنگ، سخت گھونگر والے بال، آنکھ سے کانا، ایک آنکھ ایسی تھی جیسا ابھرا ہوا انگور''۔ لوگوں نے بتایا: ''یہ ہے دجّالِ اکبر''۔ سب سے زیادہ مشابہ شخص دیکھنا چاہو، تو بس قبیلۂ خزاعہ کا یہ عبدالعزیٰ بن قطن ہے، وہ ٹھیک اسی صورت کا تھا''۔

حدیث 24:۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ"۔ (مسلم رقم 109-2936)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم کو دجّال کے متعلق ایسی بات نہ بتادوں جو حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی نبی علیہ السلام نے اپنی اُمت کو نہ بتائی ہو۔ دیکھو! وہ کانا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کے نام سے دو شعبدے بھی ہوں گے۔ تو جس کو وہ جنت کہے گا وہ حقیقت میں دوزخ ہوگی۔ دیکھو! دجّال سے میں بھی تم کو اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا''۔

حدیث 25:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا- أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ"۔ (مسلم رقم 104-2934)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے۔ اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی، لیکن جو اس کی جنت نظر آئے گی، درحقیقت وہ دوزخ ہو گی، اور جو دوزخ نظر آئے گی وہ اصل میں جنت ہوگی۔ (لہٰذا جس کو وہ جنت بخشے گا، وہ دوزخی ہوگا، اور جس کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا، وہ جنتی ہوگا)۔

حدیث 26:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: "أَعْوَرُ هِجَانٌ أَزْهَرُ، كَأَنَّ رَأْسَهُ أَصَلَةٌ، أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى

بْنِ قَطَنٍ، فَإِمَّا هَلَكَ الْهُلَّكُ، فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ".

(صحيح لغيره: مسند أحمد، رقم 2148، 2852؛ الطيالسي رقم 2678؛ ابن حبان رقم 6796؛ الطبراني رقم 11711؛ ابن خزيمة في "التوحيد" ص 43-44؛ بنحوه ابن أبي شيبة 132/15؛ نحوه الطبراني رقم 11712، 11713، 11843)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال کانا ہوگا۔ نہایت واضح اور صاف۔ گویا کہ اس کا سر سانپ کی مانند ہوگا، عبد العزیٰ بن قطن کے زیادہ مشابہ ہوگا۔ ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے، کیونکہ تمہارا رب اعور (کانا) نہیں (یعنی کانے پن سے پاک ہے)۔

حدیث 27:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ رَأْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ، حُبُكٌ، فَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي، افْتُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: كَذَبْتَ، رَبِّيَ اللهُ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، فَلَا يَضُرُّهُ۔ أَوْ قَالَ: فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ١٦ ص ٢٦٠ رقم 16260؛ عبد الرزاق في "المصنف" رقم 20828؛ الطبراني في "الكبير" 22/ (رقم 456)؛ مستدرک حاکم رقم 8551: صححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي؛ الهيثمي في "مجمع الزوائد" 7/342-343، رقم 12521، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، ورواه الطبراني)

ترجمہ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال کے سر میں پیچھے کی جانب بالوں کی گچھیاں بنی ہوں گی۔ پھر جس شخص نے کہا: ''تو میرا رب ہے''۔ وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا۔ جس شخص نے کہا: ''تو جھوٹا ہے، میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے''۔ تو اس کو وہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اس پر کوئی فتنہ نہیں ہوگا''۔

حدیث 28:۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ: "قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ". فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابَ الْمُضِلَّ، وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ حُبُكٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَإِنَّهُ سَيَقُولُ: "أَنَا رَبُّكُمْ"، فَمَنْ قَالَ: "لَسْتَ رَبَّنَا، لَكِنَّ رَبَّنَا اللهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا، وَإِلَيْهِ أَنَبْنَا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكَ". لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ".

(صحیح: مسند أحمد ج ۳۸ ص ۲۲۹ رقم 23159: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 12522)

ترجمہ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ایک آدمی کو دیکھا، لوگ اس کی زیارت کے لیے آرہے تھے، اور وہ کہہ رہا تھا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہے۔ میں نے اسے کہتے ہوئے سنا: "تمھارے بعد گمراہ کرنے والا کذاب آئے گا، دجّال کے سر میں پیچھے کی جانب بالوں کی گچھیاں بنی ہوں گی، اور وہ کہے گا: "میں تمھارا رب ہوں"۔ جس شخص نے کہا: "تو ہمارا رب نہیں، لیکن ہمارا رب اللہ ہے، اسی پر ہم نے توکل کیا، اسی کی طرف ہم لوٹ کر جائیں گے"۔ تو وہ اس پر غالب نہیں ہو سکے گا"۔

حدیث 29: ـ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا. إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ، جَعْدٌ أَعْوَرُ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ، فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ، قَالَ يَزِيدُ: رَبُّكُمْ، فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَأَنَّكُمْ لَنْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا". قَالَ يَزِيدُ: "تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا".

(صحیح: مسند أحمد ج ۳۷ ص ۴۲۳ رقم 22764: عبد الله بن أحمد بن حنبل فی

"السنة" رقم 1007 ؛الفتن، لنعيم بن حماد رقم 1454؛ أبو داود رقم 4320؛ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 428؛ البزار في "مسنده" رقم 2681؛النسائي في "الكبرى" رقم 7716؛الشاشي في "مسنده" رقم 1226؛الطبراني في "الشاميين" رقم 1157؛الآجري في "الشريعة" رقم 881؛البعث والنشور، بيهقي، رقم 157؛أبو نعيم في "الحلية" 157/5 ،235/9،221؛الاحاديث المختارة رقم 320؛؛؛؛)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے دجال کے متعلق کچھ تفصیلات تم لوگوں سے بیان کی ہیں، لیکن مجھ کو خطرہ ہے کہ کہیں تم پورے طور پر اس کو نہ سمجھے ہو۔ دیکھو! مسیح دجال کا قد ٹھگنا ہوگا۔ اس کے دونوں پیر ٹیڑھے، سر کے بال شدید خمیدہ، یک چشم مگر ایک آنکھ بالکل چٹ، صاف، نہ اوپر کو ابھری ہوئی، نہ اندر کو دھنسی ہوئی۔ اگر اب بھی تم کو شبہ رہے، تو یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے''۔

حدیث 30: ۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا وَصَفَ الدَّجَّالَ لِأُمَّتِهِ، وَلَأَصِفَنَّهُ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلِي: إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ"۔

(صحيح لغيره: مسند أحمد رقم 1526، 1578؛ ابن أبي شيبة 128/15؛ الدورقي رقم 16؛ البزار رقم 1108؛ أبو يعلى رقم 725؛ الشاشي رقم 103؛ أبو نعيم في "معرفة الصحابة" رقم 538)

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی نے اپنی اُمت کے سامنے دجال کی صفات کو بیان فرمایا ہے۔ میں اس کی ایک صفت بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی ہے: وہ کانا ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں ہے''۔

1 دجّال کی بائیں آنکھ اندھی اور دائیں ابھری ہوئی ہوگی

حدیث 31:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ - وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ"۔

(بخاری رقم 7407؛مُتَّفَق عَلَيْهِ:مشکوۃ رقم 5470)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجّال کا ذکر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر مخفی نہیں ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے جب کہ مسیحِ دجّال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی وہ آنکھ ایسی ہوگی جیسے وہ انگور کا ایک پھولا ہوا دانہ ہے''۔

تشریح ''اعور'': دجال کا فتنہ چونکہ کائنات میں سب سے بڑا فتنہ ہوگا، کیونکہ دجال خدائی کا دعویٰ بھی کرے گا۔ اس کے پاس استدراج کی وجہ سے دھوکہ کرنے کا بڑا سامان بھی موجود ہوگا۔ اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے خدوخال کو کھلے الفاظ میں بیان فرمایا ہے تاکہ کسی کو دجال کے بارے میں اشتباہ نہ رہے۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔

''عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ'': یعنی انگور کے دانہ کی طرح نیلی ابھری ہوئی ہوگی جو انتہائی بدصورتی ہے۔ تو ایک آنکھ تو بالکل ممسوحہ، مطموسہ اور سپاٹ ہوگی، دوسری بدترین انداز سے انگور کے دانہ کی طرح اُبھری ہوئی ہوگی۔

سوال اس حدیث میں ہے کہ دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی جب کہ دوسری احادیث میں بتایا گیا ہے کہ دجال کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ یہ واضح تعارض ہے۔

جواب مجموعی احادیث کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ عیب دار آنکھ پر اعور کا اطلاق ہوتا ہے۔ تو دجال دائیں آنکھ سے بھی اعور ہوگا۔ بائیں آنکھ سے بھی اعور اور عیب دار ہوگا۔ اس میں کوئی تعارض نہیں ہے جس نے جو ذکر

کیا ہے، صحیح ہے۔ اصل حقیقت کو اگر دیکھا جائے، تو حقیقت واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ دجال کی بائیں آنکھ بالکل صاف اور چٹیل میدان ہے، نہ آنکھ ہے، نہ آنکھ کا گڑھا ہے، نہ اُبھری آنکھ ہے، نہ کچھ اور ہے، سپاٹ اور صاف ہے۔ اسی حقیقت کو "أَنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرَىٰ" اور "مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ" کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ دجال کی بائیں آنکھ کی تفصیل ہے۔

دجال کی دائیں آنکھ کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ وہ انگور کے دانے کی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔ گویا یہ وہ آنکھ ہے جس میں کچھ نہ کچھ جان ہوگی، کچھ نشان ہوگا، مگر بد صورت قبیح شکل کی ہوگی، عیب دار ہوگی جس پر کانی آنکھ کا اطلاق عیب کی وجہ سے ہو سکے گا جس طرح اس حدیث میں اعور کا اطلاق ہوا ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس طرح تطبیق دی ہے:

"أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَىٰ": مِنْ بَابِ إِضَافَةِ الْمَوْصُوفِ إِلَى الصِّفَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجَوِّزْهُ كَالطِّيبِيِّ قَالَ أَيْ: عَيْنِ الْجُثَّةِ أَوِ الْجِهَةِ الْيُمْنَىٰ. "كَأَنَّ": بِتَشْدِيدِ النُّونِ "عَيْنَهُ" أَيِ: الْعَوْرَاءَ أَوِ الْأُخْرَىٰ "عِنَبَةٌ" أَيْ: شَبِيهَةٌ بِهَا، فَهُوَ تَشْبِيهٌ بَلِيغٌ "طَافِيَةٌ": بِالْيَاءِ وَيُهْمَزُ أَيْ مُرْتَفِعَةٌ. قَالَ مِيرَكُ: رُوِيَتْ بِهَمْزٍ وَتَرْكِهِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ. قَالَ الطِّيبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَهِيَ النَّابِئَةُ عَنْ أَحَدِ أَخَوَاتِهَا مِنَ الطَّفْوِ، وَهُوَ أَنْ يَعْلُوَ الشَّيْءُ عَلَى الْمَاءِ، انْتَهَى. وَمِنْهُ الطَّافِي مِنَ السَّمَكِ، وَلَا تَنَافِيَ بَيْنَ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَبَيْنَ مَا رُوِيَ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ، أَيْ: لَا طَافِئَةٍ مُرْتَفِعَةٍ وَلَا غَائِرَةٍ مُتَحَجِّرَةٍ؛ لِإِمْكَانِ اجْتِمَاعِ الْوَصْفَيْنِ بِاخْتِلَافِ الْمَعْنَيَيْنِ.

وَقَالَ ابْنُ الْمَلَكِ فِي شَرْحِ الْمَشَارِقِ: طَافِئَةٌ بِالْهَمْزَةِ ذَهَبَ ضَوْءُهَا، وَرُوِيَ بِغَيْرِ الْهَمْزَةِ أَيْ نَاتِئَةٌ بَارِزَةٌ. قَالَ التُّورِبِشْتِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: فِي الْأَحَادِيثِ الَّتِي وَرَدَتْ فِي وَصْفِ الدَّجَّالِ، وَمَا يَكُونُ مِنْهُ كَلِمَاتٌ مُتَنَافِرَةٌ يُشْكِلُ التَّوْفِيقُ بَيْنَهَا، وَنَحْنُ نَسْأَلُ اللهَ التَّوْفِيقَ فِي التَّوْفِيقِ بَيْنَهَا، وَسَنُبَيِّنُ كُلًّا مِنْهَا عَلَى حِدَتِهِ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذُكِرَ فِيهِ أَوْ تَعَلَّقَ بِهِ. فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ

أَنَّهَا طَافِيَةٌ، وَفِي آخَرَ أَنَّهُ جَاحِظُ الْعَيْنِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ، وَفِي آخَرَ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ، وَالسَّبِيلُ فِي التَّوْفِيقِ بَيْنَهَا أَنْ نَقُولَ: إِنَّمَا اخْتَلَفَ الْوَصْفَانِ بِحَسَبِ اخْتِلَافِ الْمَعْنَيَيْنِ، وَيُؤَيِّدُ ذٰلِكَ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، هٰذَا: أَنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، وَفِي حَدِيثِ حُذَيْفَةَ: أَنَّهُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا: أَنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرٰى، وَوَجْهُ الْجَمْعِ بَيْنَ هٰذِهِ الْأَوْصَافِ الْمُتَنَافِرَةِ أَنْ يُقَدَّرَ فِيهَا أَنَّ إِحْدٰى عَيْنَيْهِ ذَاهِبَةٌ، وَالْأُخْرٰى مَعِيبَةٌ، فَيَصِحُّ أَنْ يُقَالَ لِكُلٍّ وَاحِدَةٍ عَوْرَاءُ، إِذِ الْأَصْلُ فِي الْعَوَرِ الْعَيْبُ، وَذَكَرَ نَحْوَهُ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّينِ، كَذَا فِي شَرْحِ الطِّيبِيِّ رَحِمَهُ اللهُ.

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۸ ص ۳۴۵۲، ۳۴۵۳ تحت رقم 5470)

حدیث 32:۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ، سَمِعَ ابْنَ أَبْزٰى، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَبَّابٍ، سَمِعَ أُبَيًّا، يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: "إِحْدٰى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا زُجَاجَةٌ خَضْرَاءُ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"۔

(صحیح: مسند أحمد رقم 21145، 21146، 21147؛ "مسند الطیالسی" رقم 546؛ البخاری فی "التاریخ الکبیر" تعلیقاً 39/2؛ الشاشی رقم 1451، 1452، 1453؛ أبو الشیخ فی "طبقات المحدثین بأصبهان" رقم 55؛ أبو نعیم فی "حلیة الأولیاء" 263/4؛ "تاریخ أصبهان" 1/294-295؛ البیهقی فی "إثبات عذاب القبر" رقم 205؛ البعث والنشور رقم 155؛ الضیاء المقدسی فی "المختارة" رقم 1202، 1203؛ أبو نعیم فی "تاریخ أصبهان" 1/294-295؛ کتاب الأمثال فی الحدیث النبوی رقم 294؛ ابن حبان رقم 6795)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجال کی ایک آنکھ شیشے کی طرح سبز ہوگی۔ ہم قبر کے

عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں"۔

حدیث 33:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ بِعَيْنِ الشِّمَالِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ أَوْ قَالَ: كَفَرَ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 12145، 13081، 13385، 13621؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1455؛ الضیاء فی "المختارة" رقم 2022، 2023، 2024؛ أبو یعلی رقم 3768؛ البعث والنشور رقم 148؛ شرح السنة بغوی رقم 4257)

حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 13081؛ مسلم رقم 103 - 2933؛ ابن أبی شیبة 132/15؛ أبو یعلی رقم 3846؛ الآجری فی "الشریعة" رقم 880؛ البعث والنشور رقم 147؛ الضیاء فی "المختارة" رقم 2021)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، یعنی بائیں آنکھ بے نور ہوگی۔ اس کی آنکھ (دائیں آنکھ) پر ایک موٹی پھلی ہوگی۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) "کافر" لکھا ہوا ہو گا، یا فرمایا: "کَفَرَ" (ک ف ر)۔

حدیث 34:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ: أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِنْ أَدْرَكَنَّ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَلْيُغْمِضْ ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ، فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ

مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ"۔

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم 23279، 23439؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37472؛ مسلم رقم 105-2934؛ ابن منده فی "الإیمان" رقم 1032،1033)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو چیزیں دجال کے ساتھ ہوں گی، میں انھیں دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، جن میں سے ایک تو دیکھنے والوں کو سفید پانی معلوم ہوگی، اور دوسری بھڑکتی ہوئی آگ۔ پھر اگر تم میں سے ان کو پائے تو اسے چاہیے کہ (اپنی) آنکھیں بند کر لے، پھر اپنے سر کو جھکا لے، اور پانی اس نہر سے پیے، جو دیکھنے میں آگ نظر آتی ہو، کیونکہ (حقیقت میں) وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، (اور دوسری نہر سے بچنا، کیونکہ وہی عذاب ہے)۔

بے شک دجال کی بائیں آنکھ ممسوح (مٹی ہوئی) ہوگی۔ اس کی (دائیں) آنکھ پر ایک پھلی ہوگی۔ اس کی (پیشانی پر) دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، جسے وہ شخص بھی پڑھ لے گا جو لکھنا جانتا ہو، اور وہ بھی جو لکھنا نہ جانتا ہو۔

تشریح ممسوح وہ چیز جس پر ہاتھ پھیر دیا گیا ہو۔ مطلب یہ کہ اس کی بائیں آنکھ ایسی بے نور ہو گی جیسے اس پر ہاتھ پھیر کر اس کا نور بجھا دیا گیا ہو۔ بعض مستند روایات میں جو ہے کہ اس کی آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی۔ اس سے مراد اس کی دائیں آنکھ ہے۔ اگلی حدیثوں میں اس کی صراحت آرہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ بائیں آنکھ ممسوح (بے نور بجھی ہوئی) ہوگی، جسے بعض احادیث میں "طَافِئَةٌ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی جس کے بارے حدیث میں ''بِعَيْنِهِ الْيُمْنٰى ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ'' فرمایا گیا ہے۔

''مَكْتُوبٌ'' ظاہر یہی ہے کہ لفظ: ''كَافِرٌ'' حقیقتاً لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ بعید بھی نہیں۔ لیکن احتمال یہ بھی ہے کہ حدیث میں ''لکھا ہوا ہونے'' کے حقیقی معنی مراد نہ ہوں، بلکہ استعارہ کے طور پر اُس کی دونوں آنکھیں اُس کے کافر ہونے کا کھلا ثبوت ہوں گی، کیونکہ وہ کانا ہونے کے باوجود خدائی کا دعویٰ کرے گا، جس سے

ہر مؤمن پہچان سکے گا کہ وہ کافر ہے۔

حدیث35:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، وَحَسَنٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ حَسَنٌ أَبُو زَيْدٍ: قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ... فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ؟ فَقَالَ: "أَقْمَرُ هِجَانًا - قَالَ حَسَنٌ: قَالَ: رَأَيْتُهُ فَيْلَمَانِيًّا أَقْمَرَ هِجَانًا - إِحْدَى عَيْنَيْهِ قَائِمَةٌ، كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، كَأَنَّ شَعْرَ رَأْسِهِ أَغْصَانُ شَجَرَةٍ". الحديث

(صحيح: مسند أحمد، ج٥ ص٧٦، ٧٧، رقم3546؛ بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث رقم24؛ مسند أبي يعلى رقم2720؛ المعجم الكبير رقم11843؛ الاحاديث المختارة رقم270، 315؛ صححه الحافظ ابن كثير في "تفسيره" 6/5؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّ هِلَالَ بْنَ خَبَّابٍ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ: إِنَّهُ تَغَيَّرَ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: لَمْ يَتَغَيَّرْ وَلَمْ يَخْتَلِطْ، ثِقَةٌ مَأْمُونٌ: مجمع الزوائد رقم 234؛ بسند حسن: الإسراء والمعراج وذكر أحاديثهما وتخريجها وبيان صحيحها ص ٧٥، ٧٦، سلسلة الأحاديث الضعيفة رقم1968)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سفید رنگ، عظیم الجثہ ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ ایسی ہوگی گویا چمک دار ستارہ۔ اس کا سر دیکھنے میں ایسے لگے گا جیسے درخت کی ٹہنیاں (زیادہ گھنے اور اُلجھے ہوئے بالوں کی وجہ سے)''۔

5.9:۔ دجال کے ظاہر ہونے کی جگہ

حدیث36:۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ".

(صحیح: مسند أحمد، رقم 12، 33؛ عبد بن حمید رقم 4؛ ترمذی رقم 2237؛ ابن ماجه رقم 4072؛ البزار رقم 48،47،46؛ المروزی رقم 59،58،57؛ أبو یعلی رقم 33، 34، 35، 36)

ترجمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجّال مشرق کے ایک علاقے، جس کو خراسان کہا جاتا ہے، سے نکلے گا، اس کی پیروی ایسی قوم کرے گی جن کے چہرے چپٹی ڈھال کی مانند ہوں گے''۔

حدیث 37:۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے:

إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ۔ (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ دجّال شام اور عراق کے درمیان ایک مقام سے ظاہر ہوگا۔

حدیث 38:۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَضْرَمِيُّ بْنُ لَاحِقٍ، أَنَّ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ لِي: "مَا يُبْكِيكِ؟". قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ يَخْرُجِ الدَّجَّالُ وَأَنَا حَيٌّ كَفَيْتُكُمُوهُ، وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي، فَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا حَتَّى الشَّامِ مَدِينَةٍ بِفِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ". وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً: "حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُدٍّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلَهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَدْلًا، وَحَكَمًا مُقْسِطًا".

(حسن: مسند أحمد ج ۴۱ ص ۱۵، ۱۶ رقم 24467؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37474؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.: مجمع الزوائد رقم 12512؛ وهذا إسناد صحيح: قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام للألباني، ص ٦٠)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت رو رہی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''تجھے کس چیز نے رُلا دیا ہے؟''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! مجھے دجال یاد آ گیا تھا، تو (اس کے خوف سے) میں رونے لگ پڑی''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر دجال میری زندگی میں آ گیا، تو میں تم سب کی طرف سے اس کے لیے کافی ہوں گا۔ اور اگر وہ میرے بعد نکلا، (تو یاد رکھنا) تمھارا رب کانا ہرگز نہیں ہے (جب کہ دجال خدائی کا دعویٰ بھی کرے گا، اور وہ کانا بھی ہوگا)۔ دجال اصفہان کے علاقہ یہودیہ سے نکلے گا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ (کے قریب) آ جائے گا۔ تو وہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقہ میں پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ منورہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے پہرے دار ہوں گے۔ پھر (زلزلوں کی وجہ سے) شریر (منافق) لوگ مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کے پاس آ جائیں گے۔ پھر دجال وہاں سے شام چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ دجال فلسطین کے شہر ''لُدّ'' کے دروازے پر آئے گا۔ اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان سے نازل ہوں گے۔ پھر اسی باب لد پر ہی دجال کو قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام عادل اور منصف حاکم بن کر چالیس سال زمین پر حکمرانی کریں گے''۔

5.10:۔ جسّاسہ کا قصہ اور دجال

حدیث 39:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ - وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ - حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ، شَعْبُ هَمْدَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ - فَقَالَ: حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ، فَقَالَتْ: لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ، فَقَالَ لَهَا: أَجَلْ

حَدِّثِينِي، فَقَالَتْ:.... سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي، مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُنَادِي: "الصَّلَاةَ جَامِعَةً". فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ. فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: "لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ". ثُمَّ قَالَ: "أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟". قَالُوا: "اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ". قَالَ: "إِنِّي، وَاللهِ! مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ، لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي: أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ، فَلَعِبَ بِهِمِ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ، مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ، فَقَالُوا: "وَيْلَكِ! مَا أَنْتِ؟". فَقَالَتْ: "أَنَا الْجَسَّاسَةُ". قَالُوا: "وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟". قَالَتْ: "أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ". قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ، قُلْنَا: "وَيْلَكَ! مَا أَنْتَ؟". قَالَ: "قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟". قَالُوا: "نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا، ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ، فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ". فَقُلْنَا: "وَيْلَكِ! مَا أَنْتِ؟". فَقَالَتْ: "أَنَا الْجَسَّاسَةُ". قُلْنَا: "وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟". قَالَتْ: "اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي

الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ". فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا، وَفَزِعْنَا مِنْهَا، وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً. فَقَالَ: "أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ". قُلْنَا: "عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟". قَالَ: "أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا، هَلْ يُثْمِرُ؟". قُلْنَا لَهُ: "نَعَمْ". قَالَ: "أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ". قَالَ: "أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ". قُلْنَا: "عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟". قَالَ: "هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟". قَالُوا: "هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ". قَالَ: "أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ". قَالَ: "أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ". قَالُوا: "عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟". قَالَ: "هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟". قُلْنَا لَهُ: "نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا". قَالَ: "أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟". قَالُوا: "قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ". قَالَ: "أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟". قُلْنَا: "نَعَمْ". قَالَ: "كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟". فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ. قَالَ لَهُمْ: "قَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟". قُلْنَا: "نَعَمْ". قَالَ: "أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً - أَوْ وَاحِدًا - مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا، يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا". قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: "هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ" - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - "أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ؟". فَقَالَ النَّاسُ: "نَعَمْ". "فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ، أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ، وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ. أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّأْمِ، أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ" وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ. قَالَتْ: فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

(مسلم رقم 119 -2942؛مسند أحمد رقم 27101، 27102، 27325، 27331، 27348، 27350؛مسند ابوداؤد طیالسی رقم 1751؛مسند حمیدی رقم 368؛مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37520، 37636؛مسند اسحاق بن راہویہ رقم 2361، 2362؛ابن ماجہ رقم 4074 ابوداؤد رقم 4325، 4326؛ترمذی رقم 2253؛أبو عمرو الدّانی فی "الفتن" رقم 625، 626، 627؛ الطبرانی 24/ (958)، 24/ (959)، 24/ (960)، 24/ (961)، 24/ (962)، 24/ (968)، 24/ (971)، 25/ (47) (الأحادیث الطوال)؛ابن مندہ رقم 1057، 1058، 1059، 1060؛البغوی فی "شرح السنۃ" رقم 4268، 4269؛تمّام فی "فوائدہ" رقم 1729 (الرّوض البسّام)؛البیہقی فی "دلائل النبوۃ" 5/416-417، 417؛ابن حبان رقم 6787، 6788)

ترجمہ حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ رضی اللہ عنہا نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کی طرف منسوب نہ کیجیے گا"۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: "اگر تم چاہتے ہو، تو میں ایسا ہی کروں گی"۔ حضرت عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ٹھیک ہے، سنایئے"۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: "ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز سنی، وہ اعلان کررہا تھا: "لوگو! نماز کھڑی ہونے والی ہے"۔ یہ سن کر میں مسجد کی طرف چل پڑی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر شخص اپنی جگہ بیٹھا رہے"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ آج میں نے تمھیں مسجد میں کیوں جمع کیا ہے؟"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں نے تم لوگوں کو کسی رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ میں نے تمھیں اس لیے بلایا ہے کہ (تمھیں ایک اہم واقعہ بتلاؤں کہ) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ جو کہ نصرانی

تھے، میرے ہاں آئے اور میرے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے جو میری احادیث کے موافق ہے، جو میں تم لوگوں سے مسیحِ دجال کے بارے میں بیان کرتا رہا ہوں۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے: ''وہ قبیلۂ بنولخم اور بنوجذام کے تیس لوگوں کے ہمراہ بحری جہاز میں محوِسفر تھے کہ پانی کی بپھری ہوئی موجوں نے ان کے جہاز کو راستے سے بھٹکا دیا۔ وہ ایک ماہ تک سمندر میں بھٹکنے کے بعد ایک جزیرے کے قریب جا نکلے اور غروبِ آفتاب کے وقت جہاز کو جزیرے کے قریب لے گئے۔ پھر چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے تک پہنچے اور پھر اس میں داخل ہو گئے۔ وہاں انھیں گھنے اور موٹے بالوں والا ایک جانور دکھائی دیا۔ بالوں کی کثرت کے باعث پتہ نہ چلتا تھا کہ اس کی اگلی جانب کون سی ہے اور پچھلی جانب کون سی ہے۔ انھوں نے تعجب سے کہا: ''تیرا ستیاناس! تُو کیا چیز ہے؟''۔ اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں''۔ انھوں نے کہا: ''جساسہ کیا ہوتی ہے؟''۔ اس نے کہا: ''تم لوگ اس شخص کے پاس جاؤ جو الگ تھلگ اور دور جگہ میں رہتا ہے، وہ تمھارے بارے میں جاننے کا بہت خواہش مند ہے''۔ اس جساسہ نے جب اپنا نام لیا تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ یہ (جساسہ) کہیں کوئی شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے اس خانقاہ کی طرف چل پڑے۔ جب ہم اس میں داخل ہوئے تو ہم نے ایک عظیم الجثہ انسان دیکھا جو بہت مضبوطی سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے اور گھٹنوں سے ٹخنوں تک وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: ''تیرے لیے ہلاکت ہو! تو کون ہے؟''۔ اس نے کہا: ''تم لوگ میرے بارے میں جاننے میں کامیاب ہو گئے! پہلے تم بتاؤ! تم کون ہو؟''۔ ہم نے کہا: ''ہم عرب ہیں۔ ہم ایک بحری جہاز میں سوار تھے کہ سمندر کی طوفانی بپھری لہروں نے ہمیں دربدر کر دیا۔ بالآخر ہمیں اس جزیرے میں پہنچا دیا۔ ہم ایک کشتی میں بیٹھ کر یہاں تک پہنچے ہیں۔ یہاں ہمیں وہ جانور ملا جس کے جسم پر بے حد بال ہیں، اس کی اگلی اور پچھلی جانب میں تمیز کرنا مشکل ہے''۔ ہم نے اس سے پوچھا: ''تیرے لیے تباہی و بربادی ہو! تو کون ہے؟''۔ اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں''۔ اس نے کہا:

''تم لوگ اس بڑے محل کی خانقاہ میں جاؤ۔ وہاں جو شخص ہے وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہے''۔ ہم تیزی سے تمھاری طرف آئے ہیں۔ ہم اس جانور سے بھی خائف ہیں کہ کہیں وہ شیطان ہی نہ ہو۔ اس نے کہا: ''مجھے بیسان (فلسطین کا ایک شہر) کے کھجوروں کے باغات کے بارے میں کچھ بتلاؤ''۔ ہم نے کہا: ''تم اس شہر کی کس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟''۔ اس نے کہا: ''مجھے یہ بتاؤ! کیا اس کے درخت پھل دے رہے ہیں؟''۔ ہم نے کہا: ''دیتے ہیں''۔ اس نے کہا: ''قریب ہے کہ اس کے درخت پھل دینا بند کر دیں گے''۔ اس نے کہا: ''مجھے بحیرۂ طبریہ کے بارے میں بتاؤ؟''۔ ہم نے کہا: ''تم اس کی کس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟''۔ اس نے کہا: ''کیا اس میں پانی موجود ہے؟''۔ انھوں نے کہا: ''اس میں بہت پانی ہے''۔ اس نے کہا: ''مجھے زُغر (اُردن میں بحیرۂ مردار کے کنارے ایک بستی) کے چشمے کے بارے میں بتلاؤ؟''۔ انھوں نے کہا: ''تم اس کی کس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟''۔ اس نے کہا: ''کیا اس چشمے میں پانی موجود ہے، اور کیا اس کے باشندے اس پانی سے کاشتکاری کرتے ہیں؟''۔ ہم نے کہا: ''ہاں، اس چشمے میں بہت پانی ہے، اور اس کے باشندے اس سے کاشتکاری بھی کرتے ہیں''۔ اس نے کہا: ''مجھے یہ بتاؤ کہ اَن پڑھوں (اُمیین) کے نبی ﷺ کا کیا حال ہے؟''۔ انھوں نے کہا: ''وہ مکہ سے ہجرت کر چکے ہیں اور مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہیں''۔ اس نے کہا: ''کیا عربوں نے اس سے لڑائی کی ہے؟''۔ ہم نے کہا: ''ہاں! کی ہے''۔ اس نے کہا: ''پھر نتیجہ کیا رہا؟''۔ ہم نے اسے خبر دی کہ وہ اردگرد کے تمام عربوں پر غالب آ گئے ہیں اور ان سب نے اُن کی اطاعت قبول کر لی ہے''۔ اس نے کہا: ''کیا یہ سب ہو چکا؟''۔ ہم نے کہا: ''بالکل''۔ اس نے کہا: ''یہی اُن کے لیے بہتر ہے کہ اس نبی ﷺ کی اطاعت کر لیں۔ اب میں تمھیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں: میں مسیح (دجّال) ہوں۔ عنقریب مجھے کسی وقت خروج کا اذن مل جائے گا۔ میں نکلوں گا اور ساری زمین کے ہر شہر کا چالیس روز میں چکر لگاؤں گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، کیونکہ یہ دو شہر مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے کسی شہر میں بھی اگر میں داخل

ہونے کی کوشش کروں گا، تو میرا سامنا ایک فرشتے سے ہوگا جو ننگی تلوار سونت کر میری راہ میں کھڑا ہوگا۔ وہ مجھے ان شہروں میں داخل ہونے سے روک دے گا۔ مکہ اور مدینہ کے تمام راستوں اور شاہراہوں پر بھی فرشتے متعین ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے''۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا منبر پر مارا اور فرمایا: ''یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے''، یعنی مدینہ منورہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ بات میں تم سے پہلے ہی بیان نہیں کر چکا؟''۔ لوگوں نے کہا: ''جی ہاں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ کی بات اچھی لگی کیونکہ وہ میری اس بات کے مطابق تھی جو میں دجال کے بارے میں اور مکہ اور مدینہ کے متعلق تم سے بیان کیا کرتا ہوں۔ خبردار رہو! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست سنی اور یاد رکھی ہے۔

5.11:۔ دجال کے خروج کے وقت عربوں کی قلّت

حدیث 40:۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ". قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "كُلُّهُمْ قَلِيلٌ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، ج ۴۵ ص ۵۹۳ رقم 27620؛ مسلم رقم 125 - 2945؛ ترمذی رقم 3930؛ ابن حبان رقم 6797؛ الطبرانی فی "الكبير" 25/ رقم (249)؛ ابن أبی عاصم فی "الآحاد والمثانی" رقم 3326؛ البعث والنشور رقم 160؛ ابن سعد 157/8؛ ابن الأثير فی "أسد الغابة" 352/7)

ترجمہ حضرت اُمِّ شَرِیک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''(دجّال کا فتنہ اتنا سخت ہوگا کہ) لوگ دجّال کے خوف سے بھاگ کر پہاڑوں میں جا کر چھپ جائیں گے''۔ (یہ حالات سُن کر) حضرت اُمّ شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! عرب اس زمانہ میں کہاں ہوں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب (اس زمانہ میں بہت) تھوڑے ہوں گے''۔

تشریح مقصد سوال کا یہ تھا کہ عرب تو نہایت بہادری اور جانبازی سے اسلام کا دفاع کرنے والے ہیں، ان کے ہوتے ہوئے دجّال کو اتنا فساد پھیلانے کا موقع کیسے مل جائے گا؟!!۔

حدیث 41:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ جَهْدًا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الدَّجَّالِ. فَقَالُوا: "أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "غُلَامٌ شَدِيدٌ يَسْقِي أَهْلَهُ الْمَاءَ، وَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَيْسَ". قَالُوا: "فَمَا طَعَامُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيدُ وَالتَّهْلِيلُ". قَالَتْ عَائِشَةُ: "فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ".

(مسند أحمد رقم 24470، 24944؛ مسند ابی یعلی رقم 4607)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کے خروج کے زمانے کے سخت حالات کو بیان فرمایا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اس وقت سب سے بہتر مال کون سا ہوگا؟''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجّال کے خروج کے وقت بہترین مال اور ذخیرہ وہ قوی جوان ہوگا جو اہل خانہ کو پانی مہیا کر کے پلائے۔ خوراک تو بہر حال نہیں ہوگی''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اس وقت مؤمنوں کی خوراک کیا ہوگی؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ''۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''اس روز عرب کہاں ہوں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب اس روز تھوڑے ہوں گے''۔

5.12:۔ دجال کے خروج سے پہلے شدید لڑائی اور فتح قسطنطنیہ

حدیث42:۔حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ". ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا". أَوْ كَمَا "أَنَّكَ قَاعِدٌ" يَعْنِي: مُعَاذًا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۳۶ص۴۳۲رقم22121؛أبو داود رقم4294؛ الخطيب فی "تاريخه" 223/10؛أبو القاسم البغوی فی "الجعديات" رقم3530؛أبو محمد البغوی فی "شرح السنة" رقم4252؛الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" رقم519؛ البخاری فی "تاريخه" 193/5،الحاكم 420/4-421موقوفاً)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بیت المقدس کے آباد ہونے سے مدینہ کی بربادی شروع ہوجائے گی۔مدینہ کی بربادی ہوئی تو ایک عظیم معرکہ شروع ہوجائے گا۔وہ معرکہ شروع ہوا،تو قسطنطنیہ فتح ہوجائے گا اور جب قسطنطنیہ فتح ہوگیا تو پھر جلد ہی دجال کا خروج ہوگا“۔

5.13:۔دجال کے خروج سے پہلے فتوحات

حدیث43:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَزْوَةٍ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمٌ مِنْ

قِبَلِ الْمَغْرِبِ، عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ، فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ، فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، قَالَ: فَقَالَتْ لِي نَفْسِي: "ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ". قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: "لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ". فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، قَالَ: فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي، قَالَ: "تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ". قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: "يَا جَابِرُ! لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ". (مسلم رقم 38-2900)

ترجمہ حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے لیے ایک سفر پر نکلے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مغرب کی جانب سے ایک قوم آئی۔ ان کے بدن پر اُون کے کپڑے تھے۔ ان کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ٹیلے پر ہوئی۔ وہ کھڑے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ مجھے جا کر اُن کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کھڑے ہونا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دھوکے سے قتل نہ کر دیں۔ پھر میں نے کہا: ''شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے کوئی خفیہ بات چیت کر رہے ہوں''۔ بہر حال میں آیا اور ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار باتیں سیکھیں جنھیں میں انگلیوں پر گن سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم جزیرۂ عرب پر جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم ایران پر حملہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم رُوم پر حملہ کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا۔ پھر تم دجال پر حملہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا''۔ یعنی جس جگہ دجال لڑے گا اس جگہ پر اور اس کے ساتھیوں پر تمھیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''اے جابر بن سمرہ! ہم سمجھتے ہیں کہ دجال روم کے فتح ہو جانے کے بعد ہی نکلے گا''۔

5.14:۔ دجال کے خروج سے پہلے بارش اور پیداوار کا رُک جانا

حدیث 44:۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ، يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ، يَأْمُرُ اللهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ، فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، ثُمَّ يَأْمُرُ اللهُ السَّمَاءَ، فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ، فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ، فَلَا تُقْطِرُ قَطْرَةً، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ، فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ، إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ"۔ (سنن ابن ماجہ، رقم 4077)

ترجمہ: دجّال کے خروج سے پہلے تین سال بڑے شدید ہوں گے۔ لوگوں کو اس میں بڑا سخت فقر وفاقہ لاحق ہوجائے گا۔ پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ ایک تہائی بارش کو رُوک دے، اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنی تہائی پیداوار کو روک لے۔ دوسرے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ دو تہائی بارش کو روک لے، اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ دو تہائی پیداوار کو روک لے۔ پھر تیسرے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا، کہ وہ مکمل طور پر بارش کو روک لے، تو ایک قطرہ پانی بھی نہیں برسے گا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا کہ وہ مکمل طور پر پیداوار کو روک لے، تو ایک پودا بھی نہیں اُگے گا۔ پس زمین پر ہر قسم کا کھر والا جانور نہیں بچے گا مگر جو اللہ چاہے گا (وہ بچے گا)۔

5.15:۔ دجال سے پہلے فتنوں (احلاس، سرّاء، دُہیماء) کی کثرت اور لوگوں کا باہمی اختلاف

حدیث 45:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ أَوِ الْيَحْصُبِيُّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُعُودًا، فَذَكَرَ الْفِتَنَ، فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ. فَقَالَ قَائِلٌ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ؟". قَالَ: "هِيَ فِتْنَةُ هَرَبٍ وَحَرَبٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ، دَخَلُهَا أَوْ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي، وَلَيْسَ مِنِّي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ: انْقَطَعَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ، فُسْطَاطُ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ، إِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنَ الْيَوْمِ أَوْ غَدٍ".

(صحيح: مسند أحمد رقم 6168؛ أبو داود رقم 4242؛ مستدرک حاکم رقم 8441: قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي؛ أبو نعيم في "الحلية" 158/5؛ البغوي في "شرح السنة" رقم 4226؛ الفتن لنعيم بن حماد رقم 93، 1483 مرسلا؛ مسند الشاميين رقم 2551؛ صحيح الجامع: رقم 4194؛ الصحيحة: رقم 974)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے فتنوں کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ فتنوں کا تذکرہ کیا، یہاں تک کہ "احلاس" کے فتنے کا ذکر کیا۔ کسی کہنے والے نے کہا: "اے اللہ کے رسول! یہ احلاس کا فتنہ کیا ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "احلاس کا فتنہ جنگ اور فرار کا فتنہ

ہے''۔''پھر''سراء'' کا فتنہ ہوگا۔اس کی ابتداء یااس کی حرارت میرے اہل بیت کے ایک فرد کے قدموں کے نیچے سے ہوگی، جو سمجھتا ہوگا کہ وہ مجھ سے تعلق رکھتا ہے، حالانکہ وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا ہوگا۔میرے دوست تو متقی لوگ ہیں۔پھر لوگ ایک شخص پر صلح کر لیں گے، جس طرح پسلیوں پر سرین ہو (یعنی وہ آدمی اس قابل نہیں ہو گا)۔پھر''دھیماء''(اندھیرے) کا فتنہ ہوگا۔اس اُمت کے ہر شخص کو جھنجوڑ کر رکھ دے گا۔جب کہا جائے گا کہ یہ ختم ہوگیا ہے، تو وہ اور طویل ہوجائے گا۔آدمی اس میں صبح ایمان کی حالت میں ہوگا، اور شام کو کفر کی حالت میں۔یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے: ایمان کا گروہ جس میں نفاق نہیں ہوگا۔نفاق کا گروہ جس میں کوئی ایمان نہیں ہوگا۔جب تم ایسی صورت حال دیکھو تو اس دن یا دوسرے دن دجّال کا انتظار کرو''۔

5.16:۔دم دار ستارے (comet) کا ظاہر ہونا

حدیث46:۔أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، أَنْبَأَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: غَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: "مَا نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ". قُلْتُ: "لِمَ؟". قَالَ: قَالُوا: "طَلَعَ الْكَوْكَبُ ذُو الذَّنَبِ، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ الدَّجَّالُ قَدْ طَرَقَ".

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق-من تلخيص الذهبي]-على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۰۶ رقم 8419)

ترجمہ حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں صبح کے وقت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''گزشتہ رات میں پوری رات نہیں سوسکا''۔میں نے عرض کیا:''کیوں؟''۔انھوں نے فرمایا:''دم دار ستارہ (comet) طلوع ہوا ہے۔مجھے اندیشہ ہوا کہ دجّال آگیا ہے''۔

5.17:۔چشمے اور نہریں سوکھ جائیں گی

حدیث 47:۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لِلدَّجَّالِ آيَاتٌ مَعْلُومَاتٌ: إِذَا غَارَتِ الْعُيُونُ، وَنُزِفَتِ الْأَنْهَارُ، وَاصْفَرَّ الرَّيْحَانُ، وَانْتَقَلَتْ مَذْحِجُ وَهَمْدَانُ مِنَ الْعِرَاقِ، فَنَزَلَتْ قِنَّسْرِينَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ غَادِيًا أَوْ رَائِحًا"۔

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔ [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح۔

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۰۶ رقم 8420)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''دجال کے آنے کی چند معلوم نشانیاں ہیں۔ جب چشمے (یا زیر زمین پانی) نیچے چلے جائیں، اور نہروں کا پانی نکال لیا جائے، اور گھاس (مراد سبزہ) پیلی ہو جائے اور قبیلۂ مذحج اور ہمدان عراق سے قنسرین کوچ کر جائیں۔ تو تم دجال کا انتظار کرو کہ صبح آجائے یا شام آجائے''۔

حدیث 48:۔أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: خَرَجَ حُذَيْفَةُ بِظَهْرِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ رَجُلٌ فَالْتَفَتَ إِلَى جَانِبِ الْفُرَاتِ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: "كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ تَرَاهُمْ يَخْرُجُونَ - أَوْ يُخْرَجُونَ - مِنْهَا، لَا يَذُوقُونَ مِنْهَا قَطْرَةً"۔ قَالَ رَجُلٌ: "وَتَظُنُّ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؟"۔ قَالَ: "مَا أَظُنُّهُ وَلَكِنْ أَعْلَمُهُ"۔

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۸۹ رقم 8640)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تمھاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم

کوفہ والوں کو دیکھو گے کہ وہ یہاں سے نکل رہے ہوں گے، یا نکالے جائیں گے۔ اس فرات سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکیں گے"۔ ایک شخص نے کہا: "اے ابوعبداللہ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کنیت)! آپ ایسا گمان کرتے ہیں؟"۔ انھوں نے فرمایا: "میں گمان نہیں کرتا بلکہ مجھے علم ہے"۔

حدیث 49:۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: "يُوشِكُ أَنْ تَطْلُبُوا فِي قُرَاكُمْ هٰذِهِ طَسْتًا مِنْ مَاءٍ، فَلَا تَجِدُونَهُ يَنْزَوِي كُلُّ مَاءٍ إِلٰى عُنْصُرِهِ فَيَكُونُ فِي الشَّامِ بَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَاءُ"۔ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۴۹ تحت رقم 8538؛ عبد الرزاق 20779/373/11؛ صحيح: سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ۷ ص ۲۱۰ رقم 3078)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قریب ہے کہ تم اپنی اس بستی میں ہاتھ دھونے کے لیے پانی مانگو، اور وہ تمھیں نہ ملے۔ سارا پانی اپنے ماخذ کی طرف چلا جائے۔ سو بقیہ مسلمان اور پانی شام میں ہوں گے"۔

5.18:۔ تیس دجالوں اور کذابوں کا خروج

حدیث 50:۔ حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّهُ، وَاللهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا، آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ، مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى۔ (مسند أحمد، رقم 20178)

ترجمہ: اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہ ہو جائیں۔ ان سب میں آخری کانا دجال ہوگا جس کی بائیں آنکھ ممسوح (مٹی ہوئی) ہو گی"۔

5.19:۔دجال کے خروج کا سبب

حدیث 51:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: "رَحِمَكَ اللهُ! مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا؟"۔ (مسلم رقم 98-2932)

ترجمہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ کی کسی گلی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ابن صیاد سے مڈھ بھیڑ ہوگئی، تو انھوں نے اسے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے اسے غصہ آ گیا، تو وہ پھولنے لگا اور ایسا پھولا کہ ساری گلی اس سے بھر گئی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کو کہیں یہ قصہ پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ انھوں نے فرمایا: ''اے ابن عمر! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! تم نے اسے فضول چھیڑا۔ تمھارا کیا مطلب تھا؟ کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''دجّال جب نکلے گا تو کسی بات پر غضب ناک ہونے کی وجہ سے ہی نکلے گا''۔

5.20:۔دجال کی زمین پر رفتار

حدیث 52:۔حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے:

قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟"۔ قَالَ: "كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ"۔ (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دجّال کی زمین پر رفتار کیا ہوگی؟''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس بارش کی طرح ہوگا جس کے پیچھے ہوا ہو''۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ وہ بہت تیزی سے زمین کے ہر حصے میں پہنچ جائے گا اور پوری زمین

پر گھومے گا۔

غیث کے معنیٰ بارش کے ہیں۔ علمائے کرام رحمہم اللہ نے غیث کا ترجمہ غیم یعنی بادل سے کیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اس کے بادل کے مانند جس کو تیز ہوا لے جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کو حقیقی معنیٰ (بارش) ہی میں لیں، تو تب بھی درست ہے۔ پھر آپ یوں سمجھیے کہ بادل مظفر آباد کے اوپر ہو، اور بارش بادل سے نکلے، لیکن اس وقت اگر تیز ہوا چل پڑے، تو یہ بارش کراچی میں جا کر گرے گی۔ مظفر آباد سے کراچی کا فضائی فاصلہ بارہ سو (۱۲۰۰) کلومیٹر سے زیادہ ہے۔

حدیث 53: ۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:...... قَالَ (حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ): "...فَيَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ، فَتُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ طَيَّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ، فَيَغْلِبُ عَلَى خَارِجِهَا وَيَمْنَعُ دَاخِلَهَا"۔ الحدیث

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۷۴ رقم 8612)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اس دجال کے لیے زمین ایسے لپیٹ دی جائے گی جیسے مینڈھے کی کھال لپیٹ دی جاتی ہے''۔

حدیث 54: ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ، وَإِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، فَلَهُ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً يَسِيحُهَا فِي الْأَرْضِ، الْيَوْمُ مِنْهَا كَالسَّنَةِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالشَّهْرِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ هٰذِهِ، وَلَهُ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ عَرْضُ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا، فَيَقُولُ لِلنَّاسِ: "أَنَا رَبُّكُمْ"، وَهُوَ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ - ك ف ر مُهَجَّاةٌ - يَقْرَؤُهُ

كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ، وَغَيْرُ كَاتِبٍ، يَرِدُ كُلَّ مَاءٍ وَمَنْهَلٍ إِلَّا الْمَدِينَةَ وَمَكَّةَ، حَرَّمَهُمَا اللهُ عَلَيْهِ، وَقَامَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَبْوَابِهَا. الحديث

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج ۲۳ ص ۲۱۰ رقم 14954: أخرجه ابن خزيمة في "التوحيد" 102/1؛ مستدرک حاکم رقم: 8613: قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دین کے کمزور ہونے اور علم کے اُٹھ جانے کے بعد دجّال نکلے گا۔ وہ زمین میں چالیس روز تک پھرے گا۔ ان میں سے ایک دن سال کی طرح، ایک دن ایک مہینے کی طرح، اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ بعدازیں باقی ایام تمھارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس کے پاس ایک گدھا ہوگا، جس پر وہ سوار ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ وہ لوگوں کے پاس آ کر کہے گا: ''میں تمھارا رب ہوں، حالانکہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا، اور تمہارا رب ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک، ف، ر'' لکھا ہوا ہوگا۔ ہر مؤمن اسے پڑھ لے گا، چاہے وہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہو۔ وہ ہر پانی اور چشمے کے پاس سے گزرے گا، مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ فرشتے ان شہروں کے دروازوں پر پہرہ دیں گے۔

5.21:۔ وہ مقامات جہاں دجال نہیں آسکے گا

حدیث 55:۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ". (بخاری رقم 1881)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے سوا دجّال دنیا کے ہر ملک کو تاراج کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے گھیرا ڈالے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ سرزمین مدینہ اپنے باسیوں کو تین جھٹکے دے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ سے نکال دے گا''۔

حدیث 56:۔حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا، فَيَنْزِلُ بِالسِّبْخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ".

☐ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "فَيَأْتِي سِبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ". وَقَالَ: "فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ".

(مسلم رقم 123-2943)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے سوا دجّال دنیا کے ہر ملک کو تاراج کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے گھیرا ڈالے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ (دجّال جب مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا تو) ''جرف'' کے مقام پر شوریلی زمین پر اپنا پڑاؤ ڈالے گا اور وہاں خیمہ نصب کرے گا۔ سرزمین مدینہ اپنے باسیوں کو تین جھٹکے دے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ سے نکال دے گا''۔

حدیث 57:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجَّالُ".

(بخاری رقم 7133؛ مسلم رقم 485-1379)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے متعین ہیں، اس میں نہ تو طاعون کا مرض داخل ہو سکے گا اور نہ ہی دجال"۔

حدیث 58:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ"۔ (مسلم رقم 486-1380)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسیح دجال مشرق کی جانب سے آئے گا۔ اس کا ارادہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ہوگا، مگر جب جبلِ احد کے پیچھے ہی ڈیرا لگا لے گا، تو فرشتے اس کا رخ شام کی جانب پھیر دیں گے اور وہ وہیں جا مرے گا"۔

حدیث 59:۔حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِئَهُ، وَظَهَرَ عَلَيْهِ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً، حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ، وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ، خَبَثَ الْحَدِيدِ وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ"۔ (سنن ابن ماجہ رقم 4077)

ترجمہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ زمین کا کوئی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جو اس کے پاؤں تلے نہ آیا ہو، اور جس پر اس کا ظہور نہ ہوا ہو۔ البتہ جس درّہ (راستہ) سے بھی وہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ آنا چاہے گا، فرشتے ننگی تلواریں لیے اس کے سامنے آجائیں گے، (اور وہ آگے بڑھنے کی جرأت نہ کرسکے گا)۔ چنانچہ وہ کھاری زمین کے کنارے

سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ ڈال دے گا۔اب مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے، جن کے باعث ہر منافق مرد اور عورت مدینہ طیبہ سے نکل کر دجال سے جا ملے گا۔ (ان زلزلوں کے ذریعہ) مدینہ طیبہ گندگی (منافقوں) کو اپنے اندر سے اسی طرح دور کر دے گا جس طرح لوہار کی دھونکنی (جس سے آگ کو ہوا دی جاتی ہے) لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔(اسی لیے) اس دن کو "یوم نجات" کہا جائے گا۔

حدیث 60:۔حضرت تمیم داری کے ساتھ جساسہ اور دجال کے قصہ میں ہے: دجال نے کہا:

"إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً - أَوْ وَاحِدًا - مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا، يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا"۔ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: "هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ، هٰذِهِ طَيْبَةُ" - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - "أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ؟" فَقَالَ النَّاسُ: "نَعَمْ"، "فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ، أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ، أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّأْمِ، أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ" وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ"۔ قَالَتْ: فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔ (مسلم رقم 119-2942)

ترجمہ مسیح (دجال) ہوں۔عنقریب مجھے کسی وقت خروج کا اذن مل جائے گا۔ میں نکلوں گا اور ساری زمین کے ہر شہر کا چالیس روز میں چکر لگاؤں گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، کیونکہ یہ دو شہر مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں۔ان میں سے کسی شہر میں بھی اگر میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا، تو میرا سامنا ایک فرشتے سے ہوگا جو ننگی تلوار سونت کر میری راہ میں کھڑا ہوگا۔ وہ مجھے ان شہروں میں داخل ہونے سے روک دے گا۔ مکہ اور مدینہ کے تمام راستوں اور شاہراہوں پر بھی فرشتے متعین ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے"۔

حدیث 61: ـ حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا سِتَّ سِنِينَ عَلَيْنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَامَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ: أَتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ، فَشَدَّدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ: "أَنْذَرْتُكُمُ الْمَسِيحَ وَهُوَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ". قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: "الْيُسْرَى، يَسِيرُ مَعَهُ جِبَالُ الْخُبْزِ وَأَنْهَارُ الْمَاءِ، عَلَامَتُهُ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ، لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكَعْبَةَ، وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ، وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَالطُّورَ، وَمَهْمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ". قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَحْسِبُهُ قَدْ قَالَ: "يُسَلَّطُ عَلَى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ وَلَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهِ".

(صحیح: مسند أحمد، رقم 23090، 23683، 23684، 23685؛ الحارث فی "مسنده - بغية الباحث"، رقم 784؛ الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار"، رقم 5692)

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جنادہ بن ابی اُمیہ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اوپر چھ سال حکمران رہے۔ پھر وہ خطبہ دینے کھڑے رہے، تو انھوں نے فرمایا: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے اُن سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو سنا ہے، وہ ہمیں بیان کیجیے، اس کے علاوہ دوسرے لوگوں سے سنی ہوئی بات بیان نہ کیجیے۔ ہم نے زور دے کر یہ بات اُن سے کہی۔ تو وہ فرمانے لگے: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: ''میں تمہیں مسیح دجال، جس کی بائیں آنکھ بے نور ہو گی (یعنی وہ کانا ہو گا)، سے ڈراتا ہوں۔ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ زمین میں چالیس دن رہے گا۔ اس کی حکومت زمین کے ہر کونے تک جائے گی۔ وہ چار مساجد: کعبہ، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ، اور کوہ طور کے قریب نہیں جا سکے گا۔ تم اس کے بارے میں شبہ میں نہ پڑ جانا۔ پس جان لو: تمھارا رب کانا نہیں

ہے۔ وہ ایک شخص پر غلبہ پائے گا، تو اسے قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ اس کے علاوہ کسی اور پر غلبہ نہیں پا سکے گا"۔

5.22:۔ دجال کے فتنے: جنت اور جہنم؛ آگ اور پانی

حدیث 62:۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، لِحُذَيْفَةَ: "أَلاَ تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟"۔ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ"۔

(بخاری رقم 3450؛ مسلم رقم 107-2935؛ مسند احمد رقم 23353)

ترجمہ حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: "کیا تم ہمیں وہ حدیث نہیں سناؤ گے جو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے"۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جب دجال ظاہر ہوگا تو اُس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا، جس کو لوگ آگ سمجھیں گے، وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے، وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ تم میں سے جس شخص کو ملے، تو وہ اُس کی لائی ہوئی آگ میں کود جائے کیوں کہ وہ ٹھنڈا پانی ہے"۔

حدیث 63:۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي الدَّجَّالِ: "إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ"۔ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (بخاری رقم 7130؛ مسلم رقم 106-2934)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس کے ہمراہ پانی اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ اصل میں ٹھنڈا پانی ہوگا، اس کا پانی

در حقیقت آگ ہوگی''۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے سنا ہے۔

حدیث 64:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ"۔ (مسلم رقم 104-2934)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ وہ گھنے بالوں والا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور آگ بھی ہوگی۔ اس کی آگ اصل میں جنت ہوگی، اور اس کی جنت حقیقت میں آگ ہوگی''۔

حدیث 66:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ"۔ (مسلم رقم 105-2934)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو بہتی نہریں ہوں گی۔ ان میں سے ایک آنکھ سے دیکھنے میں سفید پانی اور دوسری بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ اگر کوئی اسے پالے، تو وہ اس نہر پر جائے جسے وہ آگ دیکھ رہا ہے۔ وہ آنکھیں بند کر

کے اپنا سر جھکا کر اس آگ میں ڈال دے اور اُس میں سے پینا شروع کر دے، کیونکہ وہ آگ نہیں بلکہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بے شک دجّال مٹی ہوئی آنکھ والا ہوگا۔ اس کی (دائیں) آنکھ پر موٹا چھڑا ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جس کو ہر مؤمن پڑھے گا، چاہے وہ پڑھا لکھا ہو، یا نہ ہو“۔

حدیث 67:- قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: "هَلْ يُقِرُّ الْخَوَارِجُ بِالدَّجَّالِ؟"۔ فَقُلْتُ: "لَا"۔ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي خَاتَمُ أَلْفِ نَبِيٍّ، وَأَكْثَرُ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ يُتَّبَعُ، إِلَّا قَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَإِنِّي قَدْ بُيِّنَ لِي مِنْ أَمْرِهِ مَا لَمْ يُبَيَّنْ لِأَحَدٍ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَعَيْنُهُ الْيُمْنٰى عَوْرَاءُ جَاحِظَةٌ، وَلَا تَخْفَى كَأَنَّهَا نُخَامَةٌ فِي حَائِطٍ مُجَصَّصٍ، وَعَيْنُهُ الْيُسْرٰى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، مَعَهُ مِنْ كُلِّ لِسَانٍ، وَمَعَهُ صُورَةُ الْجَنَّةِ خَضْرَاءُ، يَجْرِي فِيهَا الْمَاءُ، وَصُورَةُ النَّارِ سَوْدَاءُ تَدَّاخَنُ"۔

(مسند أحمد ج١٨ ص٢٧٥، ٢٧٦ رقم 11752؛ الهيثمي في "مجمع الزوائد" 346/7، وقال: رواه أحمد وفيه مجالد بن سعيد، وثقه النسائي في رواية، وقال في أخرى: ليس بالقوي، وضعفه جماعة؛ فالحديث حسن بمجموع الطريقين: قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام، للألباني، ص ٦٤)

ترجمہ حضرت ابوالودّاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا خوارج دجّال کا اقرار کرتے ہیں؟“۔ میں نے کہا: ”نہیں“۔ اس پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں ایک ہزار یا زیادہ انبیاء کا خاتم ہوں۔ جس کسی نبی کو بھی دنیا میں بھیجا گیا ہے، تو اس نے اپنی اُمت کو دجّال سے ڈرایا ہے۔ مجھ سے اس کی کچھ ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جس کو پہلے کسی سے بیان نہیں کیا گیا۔ بے شک دجّال کانا ہوگا، جب کہ تمھارا رب کانا نہیں

ہے۔اس کی دائیں آنکھ بھینگی ہوگی، وہ ابھری ہوئی ہوگی، تجھ سے یہ مخفی نہ ہوگی، گویا کہ وہ چونے سے بنی ہوئی دیوار پر ابھار ہو۔اس کی بائیں آنکھ بائیں آنکھ ایسی ہوگی گویا کہ چمک دار ستارہ۔اس کے ساتھ ہر زبان والا ہوگا۔اس کے ساتھ جنت کی صورت ہوگی جو سرسبز وشاداب ہوگی، اس میں پانی بہہ رہا ہوگا۔اس کے ساتھ جہنم کی صورت ہوگی، جو سیاہ رنگ دھویں والی ہوگی۔

حدیث 68:۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَلَا كُلُّ نَبِيٍّ قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَأَنَّهُ يَوْمَهُ هٰذَا قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، وَأَنِّي عَاهِدٌ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ نَبِيٌّ لِأُمَّتِهِ قَبْلِي، أَلَا إِنَّ عَيْنَهُ الْيُمْنٰى مَمْسُوحَةُ الْحَدَقَةِ جَاحِظَةٌ، فَلَا تَخْفٰى كَأَنَّهَا نُخَاعَةٌ فِي جَنْبِ حَائِطٍ، أَلَا وَإِنَّ عَيْنَهُ الْيُسْرٰى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَمِثْلُ النَّارِ، فَالنَّارُ رَوْضَةٌ خَضْرَاءُ، وَالْجَنَّةُ غَبْرَاءُ ذَاتُ دُخَانٍ۔ الحديث۔

هٰذَا أَعْجَبُ حَدِيثٍ فِي ذِكْرِ الدَّجَّالِ تَفَرَّدَ بِهِ عَطِيَّةُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَلَمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِعَطِيَّةَ۔ [التعليق-من تلخيص الذهبي]-عطية ضعيف (المستدرك على الصحيحين، رقم 8621؛ فالحديث حسن بمجموع الطريقين: قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام، ص ۶۳، ۶۴)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں جنت کے بارے میں یہ تفصیل ہے:
''اور اس دجال کی بائیں آنکھ ایسی ہوگی گویا چمکتا ہوا ستارہ ہو۔اس کے ساتھ جنت کے مثل اور جہنم کے مثل (جنت وجہنم) ہوں گی۔سو اس کی جہنم سرسبز وشاداب ہوگی اور اس کی جنت گرد کے رنگ کی طرح دھویں والی ہوگی''۔

تحقیق دجال کی جنت وجہنم کے بارے میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے:

فَإِمَّا أَنْ يَكُونَ الدَّجَّالُ سَاحِرًا فَيُخَيِّلُ الشَّيْءَ بِصُورَةِ عَكْسِهِ، وَإِمَّا أَنْ يَجْعَلَ اللهُ بَاطِنَ الْجَنَّةِ الَّتِي يُسَخِّرُهَا الدَّجَّالُ نَارًا، وَبَاطِنَ النَّارِ جَنَّةً. وَهٰذَا الرَّاجِحُ. وَإِمَّا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كِنَايَةً عَنِ النِّعْمَةِ وَالرَّحْمَةِ بِالْجَنَّةِ وَعَنِ الْمِحْنَةِ وَالنِّقْمَةِ بِالنَّارِ فَمَنْ أَطَاعَهُ فانعم عَلَيْهِ بجنته يؤل أَمْرُهُ إِلَى دُخُولِ نَارِ الْآخِرَةِ وَبِالْعَكْسِ.

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳ ص ۹۹)

ترجمہ یا تو دجّال جادوگر ہوگا جو کسی بھی چیز کو اس کی حقیقت کے برخلاف بنا کر دکھا دے گا، یا اللہ تعالیٰ دجال کی جنت کو اندر سے جہنم بنا دیں گے، اور اس کی جہنم کو جنت۔ یہی بات راجح ہے، یا یہ کنایہ ہے۔ اس کی جنت سے مراد اس کی نعمتیں اور نوازشیں ہیں، اور اس کی جہنم سے مراد اس کی ناراضگی ہے، جو اس کی اطاعت کر لے گا، اس کو اپنی جنت دے دے گا، جس کا انجام آخرت میں جہنم ہے، اور یہی معاملہ اس کی جہنم کا ہوگا۔

5.23:۔ دجال کے فتنے: جمادات اور حیوانات پر اثر

حدیث 69:۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ [ص:2253] لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ. (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ وہ کچھ لوگوں کے پاس آ کر ان کو اپنی خدائی پر ایمان لانے کی دعوت دے گا۔ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے۔ وہ خوش ہو کر آسمان کو بارش کا حکم دے گا۔ فوراً بارش آ جائے گی اور زمین کو حکم دے گا، اسی وقت وہ سبزہ زار ہو جائے گی۔ شام کو جب ان کے حیوانات چراگاہوں سے چر کر واپس آئیں گے، تو اُن کے اونٹوں کے کوہان پہلے سے

زیادہ لمبے لمبے، اُن کے تھن پہلے سے زیادہ دودھ سے لبریز، اور اُن کی کوکھیں پہلے سے زیادہ تنی ہوئی ہوں گی۔

اس کے بعد وہ کچھ اور لوگوں کے پاس جائے گا اور ان کو بھی اپنی خدائی کی دعوت دے گا، مگر وہ اس کو نہ مانیں گے۔ جب وہ ان کے پاس سے واپس ہو جائے گا، وہ لوگ جب صبح کے وقت اُٹھ کر اپنے کھیتوں کو دیکھیں گے تو وہ بنجر ہو چکی ہوں گی۔ ان کی فصلیں برباد ہو چکی ہوں گی۔ پھر وہ ایک شور زمین سے گزرے گا، اس کو یہ حکم دے گا: ''اپنے تمام خزانے باہر اُگل دے''۔ وہ سب کے سب اس کے پیچھے پیچھے اس طرح ہولیں گے جیسے مکھیوں کے سردار کے پیچھے پیچھے سب مکھیاں ہوتی ہیں۔

5.24:۔ دجال کے فتنے: دجال اور دیہاتی

حدیث 70:۔ حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَيَقُولَانِ: يَا بُنَيَّ، اتَّبِعْهُ، فَإِنَّهُ رَبُّكَ. (سنن ابن ماجہ رقم 4077)

ترجمہ اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ کسی دیہاتی سے کہے گا: ''اگر تیرے (مردہ) ماں باپ کو مَیں زندہ کر دوں تو کیا تو شہادت دے گا کہ مَیں تیرا رب ہوں؟''۔ وہ کہے گا: ''ہاں (میں شہادت دوں گا)''۔ بس دیہاتی کے سامنے دو شیطان اُس کے ماں باپ کی صورت بنا کر آئیں گے اور کہیں گے: ''بیٹا! تُو اس کی پیروی کر، یہ تیرا رب ہے''۔

حدیث 71:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ، سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا، وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ضِرْسٍ، وَلَا ذَاتُ ظِلْفٍ

مِنَ الْبَهَائِمِ، إِلَّا هَلَكَتْ وَإِنَّ أَشَدَّ فِتْنَةٍ، يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ: "أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ". قَالَ: فَيَقُولُ: "بَلَى". فَتَمَثَّلَ الشَّيَاطِينُ لَهُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا تَكُونُ ضُرُوعُهَا، وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً قَالَ: وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ: "أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ، وَأَحْيَيْتُ لَكَ أَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ". فَيَقُولُ: "بَلَى". فَتَمَثَّلَ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ. قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ لَهُ ثُمَّ رَجَعَ قَالَتْ: وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ بِهِ قَالَتْ: فَأَخَذَ بِلُحْمَتَيِ الْبَابِ وَقَالَ: "مَهْيَمْ أَسْمَاءُ؟". قَالَتْ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ". قَالَ: "وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ". قَالَتْ أَسْمَاءُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا، وَاللهِ! لَنَعْجِنُ عَجِينَتَنَا فَمَا نَخْتَبِزُهَا حَتَّى نَجُوعَ. فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ".

(مسند أحمد، رقم 27579، 27568؛ عبد الرزاق فی "مصنفه" رقم 20821؛ الطبرانی فی "الکبیر" 24/ رقم (404)؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 4263)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے ظہور سے پہلے تین قحط پڑیں گے۔ ایک سال آسمان کی ایک تہائی بارش رُک جائے گی، اور زمین کی ایک تہائی پیداوار کم ہو جائے گی۔ دوسرے سال آسمان کی دو حصے بارش رُک جائے گی، اور زمین کی پیداوار بھی دو حصے کم ہو جائے گی۔ تیسرے سال آسمان سے بارش بالکل نہ برسے گی، اور زمین کی پیداوار بھی کچھ نہ ہوگی، یہاں تک کہ جتنے حیوانات ہیں، خواہ کھر والے ہوں یا ڈاڑھ سے کھانے والے، سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک گنوار آدمی کے پاس آ کر کہے گا: ''اگر میں تیرے اونٹ زندہ کر دوں، تو کیا اس کے بعد بھی تجھ کو یہ یقین نہ آئے گا کہ

میں تیرا رب ہوں؟''۔ وہ کہے گا: ''ضرور''۔ اس کے بعد شیطان اسی کے اونٹ کی سی شکل بن کر اس کے سامنے آئے گا، جیسے اچھے تھن اور بڑے کوہان والے اونٹ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور شخص کے پاس آئے گا جس کا باپ اور سگا بھائی گزر چکا ہوگا، اور اس سے آ کر کہے گا: ''بتلا! اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں، تو کیا پھر بھی یقین نہ آئے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟''۔ وہ کہے گا: ''کیوں نہیں''۔ بس اس کے بعد شیطان اس کے باپ اور بھائی کی صورت بن کر آ جائے گا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کے دونوں کواڑ پکڑ کر فرمایا: ''اسماء! کہو! کیا حال ہے؟''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دجّال کا ذکر سُن کر ہمارے دل تو سینے سے نکلے پڑتے ہیں''۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہوا، تو میں اس سے نمٹ لوں گا، ورنہ میرے بعد پھر ہر مؤمن کا نگہبان میرا رب ہے''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ہمارا حال جب آج یہ ہے کہ ہم آٹا گوندھنا چاہتے ہیں، مگر غم کے مارے اس کو اچھی طرح گوندھ بھی نہیں سکتے، چہ جائیکہ روٹی پکا سکیں، بھوکے ہی رہتے ہیں، تو بھلا اُس دن مؤمنوں کا کیا حال ہوگا جب یہ فتنہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دن اُن کو وہ غذا کافی ہوگی جو آسمان کے فرشتوں کی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس''۔

تشریح حدیثِ مذکور سے معلوم ہوا کہ جب اس عظیم ترین فتنے کا ظہور قریب ہوگا، تو جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کے ظہور سے پہلے برکات (ارہاص) کا ظہور شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس فتنے سے پہلے برکات کا خاتمہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ بارش، غلہ اور اسی کے ساتھ سب حیوانات ختم ہو جائیں گے۔ اس بے سروسامانی میں وہ اس ساز و سامان کے ساتھ آئے گا کہ ایک برباد شدہ کسان کے حیوانات زندہ کر دے گا اور ایک شخص سے اس کے باپ اور بھائی کے دوبارہ زندہ کر دینے کا وعدہ کرے گا۔ اب سوچئے کہ ضعیف انسان کی بے علمی اور اسی کے ساتھ جب افلاس کی سختی بھی یکجا جمع ہو جائے، تو اس کی آزمائش کا میدان کتنا سخت ہو جائے گا۔ مردہ کا زندہ کرنا ہی کچھ کم بات نہیں، پھر ایک کسان کے لیے اس کے جانور اور اُن سے بڑھ کر اس کی اولاد اور اس کے ماں

باپ اس سے زیادہ پیاری چیزیں اور کیا ہوسکتی ہیں؟ کون ہے جو اس فتنہ کا مقابلہ کر سکتا؟ اگر کہیں حدیث نے اس کی اعجوبہ نمائیوں کا راز فاش نہ کر دیا ہوتا، تو آج بھی بہت سے ضعیف الایمان تردد میں پڑ جاتے۔ مگر جب یہ بات صاف ہوگئی کہ یہ سب کچھ شیطانی تصرفات اور شعبدے ہوں گے، تو اب کوئی اشکال نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ دجّال جب خدائی کا مدعی ہو، تو اس کو خدائی کا سامان بھی دکھانا ضروری ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ جنت دوزخ کا ہونا بھی ضروری ہے اور مردہ کو زندہ کرنے کا دعویٰ بھی ضروری ہے، مگر حدیث کہتی ہے کہ یہ سب بازیگر کے تماشے سے زیادہ نہ ہوگا۔ چنانچہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر اس کو قتل کر دیں گے، تو اس کی خدائی کا یہ سارا ڈھونگ ایک بندہ کے ہاتھوں کھل جائے گا۔

5.25:۔دجال کے فتنے: دجال کا نوجوان کو مارنا اور زندہ کرنا

حدیث 72:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: "يَأْتِي الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: "أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟". فَيَقُولُونَ: "لَا". فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: "وَاللهِ! مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ. فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ".

(بخاری رقم 1882، 7132؛ مسلم رقم 112-2938)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن طویل حدیث دجّال کے بارے میں بیان فرمائی، تو جو باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم

سے اس کے متعلق بتائیں۔ ان میں یہ بھی فرمایا تھا: ''دجّال آئے گا مگر مدینہ منورہ کے راستوں میں گھس آنا اس کے لیے حرام اور ناممکن ہوگا، تو وہ مدینہ منورہ کے آس پاس کی بنجر زمین پر کسی جگہ آ کر اترے گا۔ تو اس کے مقابلہ کے لیے ایک شخص نکلے گا جو تمام انسانوں میں سب سے بہتر (یا بہتر انسانوں میں سے) ہوگا۔ وہ شخص کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہی دجّال ہے جس کی بات ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنائی تھی''۔ تو دجّال کہے گا: ''لوگو! بتاؤ! اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں، تب تو تم کو میرے معاملے میں کوئی شک شبہ باقی نہ رہے گا''۔ وہ کہیں گے: ''نہیں''۔ تو وہ ان کو قتل کر دے گا، پھر ان کو زندہ کر دے گا۔ تو وہ بزرگ کہیں گے: ''اللہ کی قسم! اب تو مجھ کو تیرے بارے میں اور بھی یقین اور بصیرت حاصل ہوگئی کہ آج سے زیادہ ایسی بصیرت پہلے نہ تھی۔ تو دجّال پھر ان کو قتل کرنا چاہے گا، مگر اس کا قابو ان پر چل نہ سکے گا''۔

حدیث 73:۔ حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَقْتُلَهَا، وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ، حَتَّى يُلْقَى شِقَّتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولَ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا، فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي، فَيَبْعَثُهُ اللهُ، وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ، وَأَنْتَ عَدُوُّ اللهِ، أَنْتَ الدَّجَّالُ، وَاللهِ! مَا كُنْتُ بَعْدُ أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ"۔ (سنن ابن ماجہ رقم 4077)

ترجمہ: اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اُسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنین کی آزمائش کے لیے) ایک (مؤمن) شخص پر قدرت دی جائے گی۔ پس وہ اس شخص کو قتل کر دے گا، پھر (لوگوں سے) کہے گا: ''دیکھو! میرے اس ''بندے'' کی طرف۔ میں اُسے ابھی زندہ کروں گا، اور یہ پھر کہے گا: اس کا رب میرے سوا کوئی اور ہے''۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرما دیں گے، اور خبیث (دجّال) اس سے کہے گا: ''بتا، تیرا رب کون ہے؟''۔ وہ کہے گا: ''میرا رب اللہ ہے، اور تُو اللہ کا دشمن ہے، تُو دجّال ہے۔ اللہ کی قسم! (تیرے دجّال ہونے کا) جتنا یقین مجھے آج ہے، اتنا کبھی نہیں تھا''۔

5.26:۔ دجال کے پیروکار: یہودی

حضرت امام مہدی علیہ السلام جب قسطنطنیہ کو فتح فرما کر شام تشریف لائیں گے، دمشق میں مقیم ہوں گے کہ شام اور عراق کے درمیان میں سے دجال نکلے گا، پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا، یہاں سے اصفہان پہنچے گا، اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے، پھر خدائی کا دعویٰ شروع کر دے گا اور اپنے لشکر کے ساتھ زمین میں فساد مچاتا پھرے گا، بہت سے ملکوں سے ہوتا ہوا یمن تک پہنچے گا، بہت سے گمراہ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے، یہاں سے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہوگا، مکہ مکرمہ کے قریب آ کر ٹھہرے گا، مکہ مکرمہ کے گرد فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا جس وجہ سے وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہو سکے گا، پھر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوگا یہاں بھی فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا، دجال مدینہ میں بھی داخل نہ ہو سکے گا، اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا، جس سے کمزور ایمان والے گھبرا کر مدینہ منورہ سے باہر نکل جائیں گے، اور دجال کے فتنہ میں پھنس جائیں گے۔

حدیث 74:۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ"۔ (مسلم رقم 124-2944)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اصفہان کے ستر ہزار (70,000) یہودی دجال کی اطاعت و پیروی اختیار کریں گے، جن کے سروں پر طیلساؤں ہوں گی''۔

تشریح اصفہان ایران کا بڑا شہر ہے، جہاں پر دجال پہنچ کر الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔

''الطَّيَالِسَةُ'' یہ طیلسان کی جمع ہے۔ یہ اصل میں تالیسان تھا۔ عربوں نے طیلسان بنا دیا۔ یہ سبز چادر کو کہتے ہیں۔ دجال کے ساتھی اس کو استعمال کریں گے کیونکہ یہ لباس یہود کو پسند ہے۔

فائدہ اصفہان ایران کا شہر ہے جو ایران کے وسط میں واقع ہے۔ یہ ایرانی دار الحکومت تہران سے جنوب کی جانب تقریباً 340 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ سرکاری اعلان کے مطابق اس میں پچیس سے تیس ہزار (25,000-30,000) یہودی آباد ہیں۔ اصفہان کا رقبہ 105,937 مربع کلومیٹر ہے۔

حدیث 75:۔حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَنْزِلَنَّ الدَّجَّالُ خُوزَ وَكَرْمَانَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا، وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ"۔

(مسند أحمد رقم 8453، 8240؛ الفتن لنعيم بن حماد رقم 1913 مرسلا؛ مسند ابی یعلی رقم 5976؛ البزار 3390- كشف الأستار؛ الهيثمي في "المجمع" 345/7 وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: رجاله ثقات إلا أن ابن إسحاق مدلس)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجال خوز اور کرمان میں اُترے گا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) لوگ ہوں گے جن کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالوں کی مانند ہوں گے''۔

تشریح ''كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ'': ''منڈھی ہوئی ڈھالوں جیسے'' یعنی ان کے سر چھوٹے، چہرے بیضوی یا گول ہوں گے، اور وہ رخساروں کی ہڈیوں، آنکھوں اور ناک کے نقوش کے ابھرے ہونے کے سبب چپٹے معلوم ہوں گے جس سے آنکھ کا محور نمایاں نظر آئے گا۔

''خوز'': مغربی ایران کا شہر ہے۔ آج کل خوزستان کہلاتا ہے۔

''کرمان'': ایران کے جنوب مشرق میں ایک صوبہ ہے۔

5.27:۔دجال کے پیروکار: کفار و منافقین

حدیث 76:۔حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَشْرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلٰى فَلَقٍ مِنْ أَفْلَاقِ الْحَرَّةِ، وَنَحْنُ مَعَهُ، فَقَالَ: "نِعْمَتِ الْأَرْضُ الْمَدِينَةُ، إِذَا خَرَجَ الدَّجَّالُ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا مَلَكٌ، لَا يَدْخُلُهَا، فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ، رَجَفَتِ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، لَا يَبْقٰى مُنَافِقٌ، وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، وَأَكْثَرُ - يَعْنِي - مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَآءُ، وَذٰلِكَ يَوْمُ التَّخْلِيصِ، وَذٰلِكَ يَوْمَ تَنْفِي الْمَدِينَةُ الْخَبَثَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، يَكُونُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَاجٌ وَسَيْفٌ مُحَلًّى، فَتُضْرَبُ رَقَبَتُهُ بِهٰذَا الضَّرْبِ الَّذِي عِنْدَ مُجْتَمَعِ السُّيُولِ". ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَتْ فِتْنَةٌ، وَلَا تَكُونُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَكْبَرَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَلَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ حَذَّرَهُ أُمَّتَهُ، وَلَأُخْبِرَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مَا أَخْبَرَهُ نَبِيٌّ أُمَّتَهُ قَبْلِي". ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عَيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ".

(صحیح بطرقه وشواهده: مسند أحمد رقم 14112؛ 15233، 14954)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرّہ (آتش فشانی سنگریزے) کی کسی اونچی جگہ پر چڑھے۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین زمین مدینہ کی ہے۔ جب دجّال نکلے گا، تو اس کے ہر راستہ پر فرشتہ بیٹھا ہوگا۔ دجّال اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب صورتِ حال اس طرح ہوگی، تو مدینہ تین مرتبہ اپنے رہنے والوں کو ہلائے گا۔ کوئی منافق مرد اور منافق عورت اس میں باقی نہیں رہے گا۔ وہ مدینے سے باہر نکل جائیں گے۔ اکثر نکلنے والی عورتیں ہوں گی۔ یہ خلاصی کا دن ہوگا۔ ایسا دن ہوگا کہ مدینہ اپنا میل کچیل اس طرح نکال دے گا، جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ ختم کر دیتی ہے۔ دجّال کے ساتھ ستر ہزار (70,000) یہودی ہوں گے۔ ان میں ہر شخص پر چمکتی ہوئی تلوار ہوگی، اس کی گردن پر ایسی ضرب لگائی جائے گی جیسے سیلابی پانی پر لگائی جاتی ہے''۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی فتنہ قیامت تک دجّال کے فتنے سے بڑا نہیں ہوا ہوگا۔ کوئی نبی علیہ السلام ایسا نہیں جس نے اپنی اُمّت کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ میں تمہیں ایسی نشانی بتا

رہا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام نے نہیں بتائی"۔ پھر اپنا ہاتھ اپنی آنکھ پر رکھا، پھر فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے"۔

حدیث 77:۔حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسٰی، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِلُ الدَّجَّالُ حِينَ يَنْزِلُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، فَتَرْجُفُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم 13495؛ البخاری رقم 7124)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دجال آئے گا، یہاں تک کہ مدینہ کے ایک کنارے آ کر اترے گا، تو تین بار زلزلے آئیں گے۔ اس وقت جتنے کافر اور جتنے منافق ہوں گے، سب نکل نکل کر اس کے ساتھ ہو جائیں گے"۔

5.28:۔دجال کے پیروکار: جاہل اور گنوار دیہاتی

حدیث 78:۔حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں یہ بھی فرمایا:

وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِأَعْرَابِيٍّ: "أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟"۔ فَيَقُولُ: "نَعَمْ"۔ فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَيَقُولَانِ: "يَا بُنَيَّ! اتَّبِعْهُ، فَإِنَّهُ رَبُّكَ"۔ (سنن ابن ماجہ رقم 4077)

ترجمہ (دجّال کا) ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: "اگر میں تمہارے فوت شدہ ماں باپ کو زندہ کردوں، تو مجھے رب مان لوگے؟"۔ وہ کہے گا: "ہاں"۔ چنانچہ دو شیطان اس کے ماں باپ کی شکل میں سامنے آجائیں گے اور اعرابی سے کہیں گے: "ہمارے پیارے بیٹے! اس کی اتباع کرو کہ یہی تمہارا رب ہے"۔

5.29:۔دجال کے پیروکار: چپٹے چہروں والے لوگ

حدیث79:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ"۔ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ۔ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔ (صحیح: ترمذی رقم 2237)

ترجمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال مشرق کے ایک علاقے، جس کو خراسان کہا جاتا ہے، سے نکلے گا، اس کی پیروی ایسی قوم کرے گی جن کے چہرے چپٹی ڈھال کی مانند ہوں گی''۔

حدیث80:۔حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا، وَكَرْمَانَ مِنَ الأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ، فُطْسَ الأُنُوفِ، صِغَارَ الأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ"۔

(بخاری رقم 3590)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم خوز اور کرمان سے جنگ نہ کرلو جو کہ عجمیوں میں سے دو قومیں ہیں، سرخ چہرے والے، چپٹی ناک والے، چھوٹی آنکھوں والے۔ گویا ان کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال ہوں۔ ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے''۔

حدیث81:۔حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَنْزِلَنَّ الدَّجَّالُ خُوزَ وَكَرْمَانَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا، وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۴ ص ۱۶۵، ۱۶۶ رقم 8453؛ البزار رقم 3390- کشف الأستار؛ الهيثمي في "المجمع" 345/7 وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: رجاله ثقات إلا أن ابن إسحاق مدلس)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دجّال خوز اور کرمان میں ضرور اترے گا، ستر ہزار (70,000) لوگوں میں، جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کے مانند ہوں گے''۔

حدیث 82:- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَهْبِطُ الدَّجَّالُ خُوزَ وَكَرْمَانَ فِي ثَمَانِينَ أَلْفًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ، وَيَلْبَسُونَ الطَّيَالِسَةَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ"۔ (رجاله ثقات: مسند أبي يعلى، ج ۱۰ ص ۳۸۰ رقم 5976)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجّال خوز اور کرمان میں اسی ہزار (80,000) لوگوں میں اترے گا جو پیروں میں بال پہنے ہوں گے، اور طیلسانی چادریں اوڑھے ہوں گے، گویا اُن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال ہوں''۔

فائدہ ترکوں اور خوز و کرمان والوں کے چہرے ایسے ہوں گے گویا وہ تہہ بہ تہہ ڈھال ہوں، یا تو حقیقی معنیٰ مراد ہیں، یا پھر چہروں پر گیس ماسک چڑھے ہوں گے۔

5.30:- دجال کے پیروکار: عورتیں

حدیث 83:- حَدَّثَنَا بَهْزٌ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجِيءُ الدَّجَّالُ فَيَطَأُ الْأَرْضَ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ، فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ، فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ،

فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم 12986، 13495، 12244: بخاری رقم 1881؛ مسلم رقم 123 - 2943؛ مصنف ابن شیبہ رقم 32428، 37491؛ النسائی فی "الکبری" رقم 4274؛ ابن حبان رقم 6803؛ البغوی رقم 2022)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہ ہوگا جس میں دجّال نہ جائے گا۔ وہ مدینہ آنے کی کوشش کرے گا تو مدینہ کے ہر راستے پر فرشتوں کو گھیرا ڈالے ہوئے اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ (جب وہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا تو) ایک شور دار زمین پر آئے گا، وہاں اپنا خیمہ لگائے گا۔ سرزمین مدینہ اپنے باسیوں کو تین جھٹکے دے گی، تو ہر منافق مرد اور عورت مدینہ سے نکل کر دجّال کے پاس چلا جائے گا''۔

حدیث 84:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِي هٰذِهِ السَّبَخَةِ بِمَرِّ قَنَاةَ، فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلٰى حَمِيمِهِ وَإِلٰى أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ، فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا، مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّطُ اللهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُونَهُ وَيَقْتُلُونَ شِيعَتَهُ، حَتّٰى إِنَّ الْيَهُودِيَّ لَيَخْتَبِئُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَوِ الْحَجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرَةُ لِلْمُسْلِمِ: "هٰذَا يَهُودِيٌّ تَحْتِي فَاقْتُلْهُ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٩ ص ٢٥٥ رقم 5353؛ قتال اليهود فقط بأسانيد صحيحة مسند احمد رقم 6032، 6147، 6186، 6366؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 13197)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال اس شوردار زمین میں ''مَرِّ قَنَاةَ'' کے مقام پر اترے گا۔ اس کی طرف نکلنے والوں کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہوگی یہاں تک کہ آدمی اپنے کسی قریبی رشتہ دار، ماں، بیٹی، بہن، یا پھوپھی کو گھر میں اس خوف سے باندھ کر رکھے گا کہ کہیں وہ دجّال کی طرف نہ

چلی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دجّال پر مسلط کر دے گا۔ پھر مسلمان دجّال اور اس کے حامیوں کا قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی درخت، یا پتھر کے نیچے بھی چھپے گا۔ تو وہ پتھر یا درخت بھی مسلمان کو پکار کر کہے گا: ''یہ یہودی میرے نیچے چھپا ہوا ہے، لہٰذا اس کو قتل کردو''۔

5.31:۔ دجال کے ٹھہرنے کی مدت

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے:

حدیث 85:۔ قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟". قَالَ: "أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ". قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟". قَالَ: "لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ". (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ: ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دجال زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا۔ اس کا پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا دن ایک ماہ کے برابر، تیسرا دن ایک جمعہ کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد والے دن تمھارے عام دنوں کے برابر ہوں گے''۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا سال کے برابر دن میں ایک دن کی (پانچ) نمازیں ہمارے لیے کافی ہوں گی؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم ہر نماز کے لیے وقت کا اندازہ کر لینا''۔

تشریح: علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

ومعنى "أقدروا له قدره": أَنَّهُ إِذَا مَضٰى بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَدْرَ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الظُّهْرِ كُلَّ يَوْمٍ فَصَلُّوا الظُّهْرَ ثُمَّ إِذَا مَضٰى بَعْدَهُ قَدْرُ مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعَصْرِ فَصَلُّوا الْعَصْرَ وَإِذَا مَضٰى بَعْدَ هٰذَا قَدْرُ مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ فَصَلُّوا الْمَغْرِبَ وَكَذَا الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ ثُمَّ الْمَغْرِبَ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ. وَقَدْ وَقَعَ فِيهِ

صَلَوَاتُ سَنَةٍ فَرَائِضُ كُلُّهَا مُؤَدَّاةٌ فِي وَقْتِهَا. وَأَمَّا الثَّانِي الَّذِي كَشَهْرٍ وَالثَّالِثُ الَّذِي كَجُمُعَةٍ فَقِيَاسُ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ أَنْ يُقَدَّرَ لَهُمَا كَالْيَوْمِ الْأَوَّلِ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ. وَاللهُ أَعْلَمُ. (شرح مسلم ج۱۸ ص ۶۳)

ترجمہ "تم اندازہ کر لینا" کے معنی یہ ہیں: اس طویل دن میں جب طلوع فجر کے بعد اتنا وقت گزر جائے جتنا عام دنوں میں فجر اور ظہر کے درمیان ہوتا ہے، تو اس وقت تم ظہر کی نماز ادا کر لینا۔ پھر جب ظہر کے بعد اتنا وقت گزر جائے جتنا ظہر اور عصر کے درمیان ہوتا ہے، تو اس وقت عصر کی نماز ادا کر لینا۔ پھر جب اتنا وقت گزر جائے جتنا عصر اور مغرب کے درمیان ہوتا ہے، تو اس وقت مغرب کی نماز پڑھ لینا۔ اسی طریق پر عشاء اور فجر کی نمازیں بھی وقت کا اندازہ کر کے ادا کرنا، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب۔۔۔۔ اسی طرح پڑھتے رہنا یہاں تک کہ وہ دن اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔ اسی طرح مہینہ اور جمعہ کے دنوں کے برابر نماز ادا کرتے رہنا۔

5.32:۔فتنۂ دجال سے نجات: اس سے دور رہنا

حدیث 86:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ، مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ، فَلْيَنْأَ مِنْهُ، مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ، فَلْيَنْأَ مِنْهُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَلَا يَزَالُ بِهِ لِمَا مَعَهُ مِنَ الشُّبَهِ حَتَّى يَتَّبِعَهُ".

تحقیق إسناده. حميد بن هلال- وهو العدوي البصري- وأبو الدهماء- واسمه قِرفة بن بُهيس العدوي- من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين.

وأخرجه الحاكم 531/4 من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن أبيه، بهذا الإسناد.

وأخرجه من طريق يحيى بن سعيد، به.

وأخرجه ابن أبي شيبة 129/15، وأبو داود (4319)، والدولابي في "الكنى" 170/1، و

من طريق جرير ابن حازم، عن حميد بن هلال، به.

وسيأتي عن يزيد بن هارون عن هشام بن حسان برقم ().

قوله: "فلينأ منه" أي: فليبتعد منه.

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم 19875، 19968؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37459؛ ابوداؤد رقم 4319؛ مسند الرؤیانی رقم 133؛ الکنی والأسماء للدولابی رقم 958؛ مستدرک حاکم رقم 8616؛ مسند البزار رقم 3590؛ الطبرانی فی "الکبیر" 18/ (رقم 550، 551، 552، 564)؛ البعث والنشور رقم 161؛ صحیح الجامع: رقم 6301؛ مشکوۃ رقم 5488؛ قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام، للألباني، ص ۴۳)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دیکھو! جو شخص دجّال کی خبر سنے، اس کو چاہیے کہ وہ اس سے دور ہی دور رہے (تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)۔ اللہ کی قسم! ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مؤمن آدمی ہے، لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس کے ساتھ ہوں گے، وہ بھی پیچھے لگ جائے گا''۔

حدیث 87:- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ". قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "هُمْ قَلِيلٌ". (مسلم رقم 125-2945)

ترجمہ حضرت اُمِّ شَرِیک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''(دجّال کا فتنہ اتنا سخت ہوگا کہ) لوگ دجّال کے خوف سے بھاگ کر پہاڑوں میں جا کر چھپ جائیں گے''۔ (یہ حالات سُن کر) حضرت اُمِّ شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! عرب اس زمانہ میں کہاں ہوں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب (اس زمانہ میں بہت) تھوڑے ہوں گے''۔

5.33:۔فتنۂ دجال سے نجات: اللہ سے مدد طلب کرنا

حدیث88:۔حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيَسْتَغِثْ بِاللهِ. (سنن ابن ماجہ رقم 4077)

ترجمہ جو شخص اس کی آگ کے فتنے میں مبتلا ہو جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔

حدیث89:۔حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، قَالَ: قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الرَّابِعَةَ: "لَا يَنْجُو مِنْ شَرِّهَا إِلَّا مَنْ دَعَا كَدُعَاءِ الْغَرَقِ، أَسْعَدُ أَهْلِهَا كُلُّ تَقِيٍّ خَفِيٍّ، إِذَا ظَهَرَ لَمْ يُعْرَفْ، وَإِنْ جَلَسَ لَمْ يُفْتَقَدْ، وَأَشْقَى أَهْلِهَا كُلُّ خَطِيبٍ مِسْقَعٍ، أَوْ رَاكِبٍ مُوضِعٍ".

(الفتن لنعیم بن حماد ج۱ ص ۲۱۴ رقم 367)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور چوتھے فتنے کا تذکرہ کیا: ''اس کے شر سے وہی بچ پائے گا، جو ڈوبنے والے کی طرح (اخلاص سے) دعا کرے گا۔ اس وقت سب سے خوش قسمت شخص وہ متقی ہوگا جو پوشیدہ ہو۔ سب سے بدقسمت شخص پُرجوش خطیب اور تیز سوار ہوگا''۔

5.34:۔فتنۂ دجال سے نجات: اللہ کے اسماء وصفات کا علم حاصل کرنا

دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں ہے، بلکہ وہ حسین وجمیل اور تمام تر نقائص وعیوب سے پاک ہے، وہ قدوس اور ہر عیب سے مبرا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

آیت1:۔لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ (الشوریٰ:۱۱)

ترجمہ کائنات کی کوئی چیز اُس کے مشابہ نہیں۔ وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

5.35:۔فتنۂ دجال سے نجات: سورت کہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت

حدیث 90:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ".

(مسلم رقم 257-809)

ترجمہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی سورت کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرلے گا، وہ دجّال کے فتنے سے بچالیا جائے گا''۔

حدیث 91:۔حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ.

(مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ تم میں سے جو کوئی دجّال کو پائے، اسے چاہیے کہ وہ اس کے سامنے سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔

یہ دس آیات یہ ہیں:

آیت 1:۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ○ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ○ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ○ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی

اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا○ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا○ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا○ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا○ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا○ (الکھف:۱ تا۱۰)

ترجمہ: تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) پر یہ کتاب نازل کی اور اِس (کتاب) میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی۔ ٹھیک ٹھیک سیدھی بات کہنے والی کتاب، تا کہ وہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے خبردار کر دے، اور ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے دے کہ ان کے لیے (جنت میں) اچھا اجر ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور ان لوگوں کو ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے۔ اس بات کا نہ انہیں کوئی علم ہے اور نہ ان کے باپ دادا کو تھا۔ بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، وہ محض جھوٹ بکتے ہیں۔ اچھا! تو اے نبی ﷺ! شاید آپ ﷺ ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہیں، اگر یہ اس تعلیم (قرآن) پر ایمان نہ لائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سرو سامان بھی زمین پر ہے، اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تا کہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ آخر کار اس (زمین پر موجود ساری زینت) سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔ کیا آپ ﷺ سمجھتے ہیں کہ غار اور کتبے والے ہماری کوئی بڑی عجیب نشانیوں میں سے تھے؟ جب وہ چند نوجوان غار میں پناہ گزیں ہوئے اور انہوں نے کہا کہ: ”اے پروردگار! ہم کو اپنی رحمتِ خاص سے نواز! اور ہمارا معاملہ درست کر دے“۔

5.36:۔ فتنۂ دجال سے نجات: پوری سورت کہف کی تلاوت

حدیث 92:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الدَّجَّالِ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ- أَوْ: لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيلٌ-".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعلیق-من تلخیص الذهبی]-صحیح

(المستدرك علی الصحیحین، ج ۴ ص ۵۵۷ رقم 8562)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورت کہف کی اسی طرح تلاوت کرے جس طرح وہ اتری ہے، پھر اس کا سامنا دجّال سے ہو جائے، تو وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا، یا اسے اس مؤمن پر کوئی غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا''۔

5.37: فتنۂ دجال سے نجات: حرمین میں پناہ حاصل کرنا

اس لیے کہ دجّال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل ہی نہیں ہو سکے گا۔

حدیث93: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ". (بخاری رقم 1881؛ مسلم رقم 123-2943)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے سوا دجّال دنیا کے ہر ملک کو تاراج کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے گھیرا ڈالے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ سرزمین مدینہ اپنے باسیوں کو تین جھٹکے دے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو مدینہ سے نکال دے گا''۔

5.38:۔فتنۂ دجال سے نجات: فتنۂ دجّال سے پناہ طلب کرنا

حدیث94:۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَيَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"۔ (بخاری رقم 1377؛ مسلم رقم 128-588؛ مسند احمد رقم 9855)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے آتشِ دوزخ کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، حیات وموت کے فتنے سے اور مسیحِ دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں''۔

5.39:۔فتنۂ دجال سے نجات: دجال کے بارے آگاہی

حدیث95:۔قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَيَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ إِصْطَخْرُ نَادَى مُنَادٍ: "أَلَا إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ"۔ قَالَ: فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: فَقَالَ: لَوْلَا مَا تَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ، وَحَتَّى تَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۲۷ ص ۲۲۵ رقم 16667؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 907؛ مسند الشامیین طبرانی رقم 992؛ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ رِوَايَةِ بَقِيَّةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، وَهِيَ صَحِيحَةٌ كَمَا قَالَ ابْنُ مَعِينٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد رقم 12499؛؛؛؛)

ترجمہ حضرت صعب بن جثّامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجّال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک لوگ اس کے ذکر سے غافل نہ ہو جائیں، یہاں تک کہ ائمہ (خطباء) منبروں پر بھی اس کا ذکر اور بیان چھوڑ دیں گے''۔

تشریح: کوئی بھی شخص دجّال کا نہ تو ذکر کرے گا اور نہ اس کے بارے میں سوچے گا۔ جب لوگ اس کو بھول جائیں گے اور اس کی صفات ذہنوں سے نکل جائیں گی اور کثرت فتن کے باوجود لوگ اس کے بارے میں احتیاط ترک کر دیں گے تو اس وقت دجّال ظاہر ہوگا۔

5.40:۔فتنہ دجال سے نجات: علم شریعت سیکھنا

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ ساتھ علمِ شرعی ہر فتنے کے مقابلے کے لیے موثر ہتھیار ہے۔ انہی میں سے فتنہ دجّال بھی ہے۔ مدینہ منورہ میں ایک اللہ والے دجال سے مناظرہ کریں گے۔ دجال انہیں قتل کردے گا، پھر زندہ کرے گا، وہ کہیں گے: ''اب تو تیرے دجال ہونے کا پکا یقین ہو گیا ہے''۔ دجال انہیں دوبارہ قتل کرنا چاہے گا مگر نہیں کر سکے گا۔

حدیث 96:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: "يَأْتِي الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: "أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟". فَيَقُولُونَ: "لَا". فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: "وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ. فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ".

(بخاری رقم 1882، 7132؛ مسلم رقم 112-2938)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن طویل حدیث دجال کے بارے میں بیان فرمائی، تو جو باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کے متعلق بتائیں۔ ان میں یہ بھی فرمایا تھا: ''دجال آئے گا مگر مدینہ منورہ کے راستوں میں گھس آنا اس کے لیے حرام اور ناممکن ہوگا، تو وہ مدینہ منورہ کے آس پاس کی بنجر زمین پر کسی جگہ آ کر اترے گا۔ تو اس کے مقابلہ کے لیے ایک شخص نکلے گا جو تمام انسانوں میں سب سے بہتر (یا بہتر انسانوں میں سے) ہوگا۔ وہ شخص کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہی دجال ہے جس کی بات ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنائی تھی''۔ تو دجال کہے گا: ''لوگو! بتاؤ! اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں، تب تو تم کو میرے معاملے میں کوئی شک شبہ باقی نہ رہے گا''۔ وہ کہیں گے: ''نہیں''۔ تو وہ ان کو قتل کر دے گا، پھر ان کو زندہ کر دے گا۔ تو وہ بزرگ کہیں گے: ''اللہ کی قسم! اب تو مجھ کو تیرے بارے میں اور بھی یقین اور بصیرت حاصل ہوگئی کہ آج سے زیادہ ایسی بصیرت پہلے نہ تھی۔ تو دجال پھر ان کو قتل کرنا چاہے گا، مگر اس کا قابو اِن پر چل نہ سکے گا''۔

حدیث 97: ـحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ - مَسَالِحُ الدَّجَّالِ - فَيَقُولُونَ لَهُ: "أَيْنَ تَعْمِدُ؟". فَيَقُولُ: "أَعْمِدُ إِلَى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ". قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: "أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟". فَيَقُولُ: "مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ". فَيَقُولُونَ: "اقْتُلُوهُ". فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: "أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ". قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ، قَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ، فَيَقُولُ: "خُذُوهُ وَشُجُّوهُ، فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا، قَالَ: فَيَقُولُ: "أَوَمَا تُؤْمِنُ بِي؟". قَالَ:

فَيَقُولُ: "أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ". قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: "قُمْ". فَيَسْتَوِي قَائِمًا. قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: "أَتُؤْمِنُ بِي؟". فَيَقُولُ: "مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً". قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ". قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ".

(مسلم رقم 113-2938)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دجّال نکلے گا تو ایک مؤمن نوجوان اس کی جانب چلے گا۔ راستے میں اسے دجّال کے پہرے دار اور کارندے ملیں گے اور اس نوجوان سے پوچھیں گے: ''کہاں کا ارادہ ہے؟''۔ نوجوان کہے گا: ''میں اس کی طرف جارہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے''۔ وہ کہیں گے: ''کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟''۔ نوجوان کہے گا: ''ہمارے رب کی صفات کوئی پوشیدہ تو نہیں ہیں (میں دجّال کو دیکھتے ہی اس کی صفات سے اسے پہچان لوں گا)''۔ وہ کہیں گے: ''اسے قتل کر ڈالو''۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: ''کیا تمھارے رب نے تمھیں منع نہیں کر رکھا کہ اس کے حکم کے بغیر کوئی کسی کو قتل نہ کرے؟''۔ وہ اس نوجوان کو لے کر دجّال کے پاس آئیں گے۔ جب وہ مؤمن دجّال کو دیکھے گا، تو کہے گا: ''اے لوگو! یہ وہی مسیحِ دجّال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا''۔ دجّال حکم دے گا، تو اس نوجوان کو (مارنے کے لیے) لٹا دیا جائے گا۔ وہ کہے گا: ''اسے پکڑو، اس کی ہڈیاں توڑ دو''۔ اس نوجوان کے پیٹ اور پشت پر شدید ضربیں لگائی جائیں گی۔ دجّال پوچھے گا: ''کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟''۔ نوجوان کہے گا: ''تو مسیح کذاب ہے''۔ پھر دجّال کے حکم سے ایک آرا لایا جائے گا اور اس

نوجوان کے سر پر رکھ کر اس کے پورے بدن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ دجّال اس کے بدن کے دونوں حصوں کے درمیان فخر و تکبر سے ٹہلے گا اور اس سے کہے گا: ''اٹھو!''۔ وہ نوجوان زندہ ہو کر سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ دجّال کہے گا: ''کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟''۔ وہ کہے گا: ''اب تو مجھے تیرے بارے میں پہلے سے بھی زیادہ یقین ہو گیا ہے''۔ پھر وہ مؤمن نوجوان کہے گا: ''اے لوگو! میرے بعد اب یہ کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا''۔ دجّال اسے ذبح کرنے کے لیے پھر پکڑ لے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن سے لے کر ہنسلی کی ہڈی تک کو پیتل کا بنا دے گا جس کی وجہ سے دجّال اسے قتل نہ کر سکے گا۔ آخر کار اسے اس کے دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی آگ میں پھینک دے گا۔ لوگ یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ اسے آگ میں پھینکا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہو گی کہ اسے تو جنت میں پھینکا گیا ہو گا''۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ نوجوان اللہ رب العالمین کے نزدیک عظیم ترین شہادت ہو گا''۔

5.41:۔ دجال سے لڑائی کے لیے اہل ایمان تیاری کریں گے

حدیث 98:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ الحدیث (مسلم رقم 34-2897)

ترجمہ جب مسلمان (دجال سے) جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے اور صفیں مرتب کر لیں گے، تو نماز کی اقامت ہو گی اور اسی وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔

حدیث 99:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:...... وَلَكِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ فِي بُغْضٍ مِنَ النَّاسِ، وَخِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ، فَيَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ، فَتُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ طَيَّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ، فَيَغْلِبُ عَلَى خَارِجِهَا وَيَمْنَعُ

دَاخِلَهَا. ثُمَّ جَبَلَ إِيلِيَاءَ فَيُحَاصِرُ عِصَابَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَقُولُ لَهُمُ الَّذِينَ عَلَيْهِمْ: "مَا تَنْتَظِرُونَ بِهَذَا الطَّاغِيَةِ أَنْ تُقَاتِلُوهُ حَتّٰى تَلْحَقُوا بِاللهِ أَوْ يُفْتَحَ لَكُمْ؟". فَيَأْتَمِرُونَ أَنْ يُقَاتِلُوهُ إِذَا أَصْبَحُوا. فَيُصْبِحُونَ وَمَعَهُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَهْزِمُ أَصْحَابَهُ. حَتّٰى إِنَّ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ وَالْمَدَرَ، يَقُولُ: "يَا مُؤْمِنُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ عِنْدِي فَاقْتُلْهُ". الحديث. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۷۴ رقم 8612)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لیکن دجال اس وقت نکلے گا جب لوگوں میں حسد و بغض، دین کی کمی، اور آپس میں بری معاشرت ہوگی۔ پھر دجال ہر جگہ پہنچے گا۔ اس کے لیے زمین ایسے لپیٹ دی جائے گی، جیسے مینڈھے کی کھال لپیٹ دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ پہنچے گا۔ تو دجال مدینہ منورہ کے قریب آ کر اس کے بیرونی علاقے پر قابض ہو جائے گا اور مدینہ منورہ والوں کو باہر نکلنے سے روک دے گا۔ پھر وہ بیت المقدس میں جبلِ ایلیاء کے پاس آئے گا، پھر وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کر لے گا۔ مسلمان اس کے باعث شدید مشکلات کا سامنا کریں گے۔ بالآخر مسلمانوں کے امراء کہیں گے: ''تم لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہو؟ اٹھو، اور اس شیطان کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے رب سے جا ملو، یا پھر تمھیں فتح نصیب ہو جائے گی''۔ وہ دجال سے لڑائی کے بارے میں مشورہ کریں گے، جیسے ہی صبح ہوگی، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی تشریف لے آئیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل اور اس کے ساتھیوں کو شکست دیں گے۔ یہاں تک کہ درخت، پتھر اور مٹی بول اٹھیں گے: ''اے مؤمن! یہ میرے پاس یہودی ہے۔ اس کو قتل کر دو''۔

5.42:۔ دجال کا سامنا کرتے وقت مسلمان کو کیا کرنا چاہیے

حدیث 100:۔ حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ، وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَيَقْتُلُهَا، ثُمَّ يُحْيِيهَا ۔الحديث

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ.

(التعليق-من تلخيص الذهبي)-على شرط مسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۸۰ رقم 8620)

ترجمہ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا گا۔ ہر مؤمن اسے آسانی سے پڑھ لے گا۔ تم میں سے جو کوئی اسے پائے، اسے چاہیے کہ اس کے چہرے پر تھوک دے اور سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ اسے ایک (مؤمن) آدمی پر تسلط دیا جائے گا جسے وہ قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔

حدیث 101:۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمْ، أَوْ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ، الْكَذَّابَ الْمُضِلَّ، وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ، وَإِنَّهُ سَيَقُولُ: "أَنَا رَبُّكُمْ". فَمَنْ قَالَ: "كَذَبْتَ، لَسْتَ رَبَّنَا، وَلَكِنَّ اللهَ رَبُّنَا، وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا، وَإِلَيْهِ أَنَبْنَا، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ".

(صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه: مسند أحمد، رقم 23487)

ترجمہ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمھارے دنیا سے جانے کے بعد گمراہ کن دجال ظاہر ہوگا۔ اس کے سر کے بال (موٹے، سخت کھردرے اور) پچھلی جانب گچھوں کی صورت میں ہوں گے۔ وہ کہے گا: ''میں تمھارا رب ہوں''۔ جس نے یہ سن کر کہا: ''تو جھوٹا ہے، تو ہمارا رب نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے، اسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا، اور تجھ سے بچنے کے لیے ہم اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ مانگتے ہیں، تو ایسے شخص پر دجال کو کوئی غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا''۔

5.43:۔بلادِ شام میں دجّال کی ہلاکت

حدیث102 :۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ"۔ (مسلم رقم 486-1380)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسیح دجال مشرق کی جانب سے آئے گا۔ اس کا ارادہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ہوگا، مگر جب جبلِ احد کے پیچھے ہی ڈیرا لگالے گا، تو فرشتے اس کا رخ شام کی جانب پھیر دیں گے اور وہ وہیں جا مرے گا"۔

تنبیہ آج کل صرف "سوریہ" کو شام کہا جاتا ہے جس کا دار الحکومت "دمشق" ہے۔ لیکن پہلے ملک شام بہت بڑا تھا۔ طول میں دریائے فرات (عراق) سے العریش تک (جہاں سے مصر شروع ہوتا ہے)، عرض میں جزیرہ نمائے عرب سے بحر روم تک پھیلا ہوا تھا۔ اردن، فلسطین، لبنان، موجودہ سوریہ (دمشق)، بیت المقدس، طرابلس، انطاکیہ سب اسی کے حصے تھے۔ لہٰذا احادیث میں شام سے اصل ملک شام مراد ہے، صرف سوریہ نہیں۔

5.44:۔دجال کو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام قتل کریں گے

حدیث103 :۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَمِّعَ ابْنَ جَارِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: "يَقْتُلُهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِبَابِ لُدٍّ"۔

(صحیح لغیرہ: مسند أحمد، ج ۲۴ ص ۲۰۹ رقم 15466، 15467، 15468؛ مسند حمیدی رقم 850؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 2124؛ الطيالسي رقم 1227؛ الطبراني في

"الکبیر" 19/ (رقم 1081،1080،1079،1078،1077)؛السنن الوادة فی الفتن للدانی رقم 690؛البعث والنشور رقم 210)

ترجمہ حضرت مُجَمِّعُ ابْنُ جَارِيَةَ انصاری اوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (فلسطین کے شہر) ''لُدّ'' کے دروازے پر دجّال کو قتل کر دیں گے''۔

حدیث 104:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: "يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ"۔ (مسلم رقم 82-2922)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کرلیں۔ مسلمان اُن کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درختوں کے پیچھے چھپتے پھریں گے۔ لیکن پتھر یا درخت بھی بول اُٹھے گا: ''اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے۔ آؤ، اور اس کو قتل کرو۔ البتہ غرقد کا درخت نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے''۔

فائدہ غرقد کا درخت کانٹے دار جھاڑی نما ہوتا ہے، جو کہ بنجر زمین میں اُگتا ہے۔ اس درخت کو زمانہ قدیم سے ہی انسانیت کے لیے نقصان دہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ یہ یہودیوں کی جانب سے دنیا بھر میں لگایا جا رہا ہے۔ اس کو عربی میں ''العوسج'' اور انگلش میں لائیسیم (Lycium) کہتے ہیں۔

حدیث 105:۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ، فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِي

الْقَهْقَرَىٰ، لِيَتَقَدَّمَ عِيسَىٰ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسَىٰ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ،
ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: "تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ". فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ،
فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "افْتَحُوا الْبَابَ، فَيُفْتَحُ،
وَوَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ، كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ
فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ، كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا،
وَيَقُولُ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً، لَنْ تَسْبِقَنِي بِهَا".
فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْزِمُ اللهُ الْيَهُودَ. فَلَا يَبْقَىٰ شَيْءٌ
مِمَّا خَلَقَ اللهُ يَتَوَارَىٰ بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللهُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ، وَلَا شَجَرَ،
وَلَا حَائِطَ، وَلَا دَابَّةَ، إِلَّا الْغَرْقَدَةَ فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطِقُ، إِلَّا قَالَ: "يَا
عَبْدَ اللهِ الْمُسْلِمَ! هٰذَا يَهُودِيٌّ! فَتَعَالَ اقْتُلْهُ". (ابن ماجہ رقم 4077)

ترجمہ مسلمانوں کا امام بڑا نیک شخص ہوگا۔ (ایک دن یہ واقعہ ہوگا کہ) ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھا ہی ہوگا کہ اُن میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام پیچھے ہٹے گا تا کہ نماز پڑھانے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آگے کرے، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: ''آگے بڑھو، اور نماز پڑھاؤ، کیونکہ نماز کی اقامت تمھارے ہی لیے ہوئی ہے''۔ لہٰذا (اس وقت) مسلمانوں کو ان کا امام ہی نماز پڑھائے گا۔

جب امام نماز پڑھا کر فارغ ہوگا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''دروازہ کھولو''۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اس کے پیچھے دجّال ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار (70,000) یہودی ہوں گے، جن میں سے ہر ایک کے پاس زیور سے آراستہ تلوار اور ساج (ایک قیمتی دبیز کپڑے) کا لباس ہوگا۔ جب دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ وہ بھاگ کھڑا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے: ''میری ایک ایسی ضرب تیرے لیے مقدر ہو چکی ہے جس سے تُو نِکل نہیں سکتا''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے 'لُدّ' کے مشرقی دروازے پر جا لیں گے، اور قتل کر ڈالیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے

گا۔ اللہ کی مخلوق میں سے جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپنا چاہے گا، خواہ پتھر ہو، یا درخت، دیوار ہو یا جانور ہو، اللہ تعالیٰ اُسے گویائی عطا فرمادے گا، اور وہ پکارے گی: ''اے مسلمان، بندۂ خدا! یہ یہودی ہے۔ آکر اسے قتل کر ڈال''۔ سوائے ایک غرقد نامی درخت کے، کیونکہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے، وہ نہیں بولے گا۔

حدیث 106:۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسٰى: "إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ"۔ (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ: ادھر دجال یہ شعبدہ بازیاں دکھلا رہا ہوگا، اُدھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اور دو زرد زعفرانی رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکتے معلوم ہوں گے، اور جب سر اٹھائیں گے تو بالوں میں چاندی کے سے موتی گرتے محسوس ہوں گے۔ جس کافر کو ان کے سانس لگ جائیں گے وہ زندہ نہ رہ سکے گا۔ ان کے سانس کا اثر اتنے فاصلہ تک پڑے گا جہاں تک کہ اُن کی نظر جائے گی۔ وہ دجال کا پیچھا کریں گے، تو مشرقی باب لُدّ پر اس کو پکڑ لیں گے، اور یہاں اس کو قتل کردیں گے۔

اس کے قتل سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر ان لوگوں کے پاس آئیں گے جو اس کے فتنہ سے بچ رہے ہوں گے اور ان کو تسلی اور تشفی دیں گے اور جنت میں ان کے

مراتب کا حال بیان فرمائیں گے۔

پھر اسی دوران میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے: ”اب میری ایسی مخلوق نکلنے والی ہے جس کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں۔ لہٰذا میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لے جا کر جمع کر دو“۔

5.45:۔ دجال پر سب سے بھاری: بنو تمیم

حدیث 107:۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ". وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ". قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا". وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: "أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ".

(بخاری رقم 2543، 4366؛ مسلم رقم 198-2525؛ مسند أحمد، ج ۱۵ ص ۳۰، ۳۱ رقم 9068؛ ابو یعلی رقم 6108؛ ابن حبان رقم 6808)

حدیث 108:۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ، بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ"، وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ.

(مسلم رقم (م) 198-م 2-(2525)؛ مسند البزار رقم 9616؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 11028 طبع جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ؛ معجم اوسط رقم 7962؛ مستدرک حاکم رقم 6986؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 18075)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بنوتمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں، میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''وہ میری اُمت میں دجّال کے خلاف سب سے زیادہ سخت ہیں''۔ ان کی طرف سے صدقے کا مال آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں''۔ بنوتمیم کی ایک لونڈی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آزاد کردو کہ یہ اولادِ اسماعیل میں سے ہے''۔ مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے: ''وہ (بنوتمیم) ملاحم (آخری دور کی گھمسان کی جنگوں) میں لوگوں میں سب سے سخت قتال کرنے والے ہیں۔

فائدہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بنوتمیم میں سے تھے۔ یہ قبیلہ آج بھی یمن وحجاز اور عراق میں موجود ہے۔

حدیث109:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: وَنَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عِنْدَهُ، فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى لِيَحْصِبَهُ - ثُمَّ قَالَ عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ تَمِيمًا ذُكِرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: "أَبْطَأَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ تَمِيمٍ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ". فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُزَيْنَةَ، فَقَالَ: "مَا أَبْطَأَ قَوْمٌ هٰؤُلَاءِ مِنْهُمْ". وَقَالَ رَجُلٌ يَوْمًا: "أَبْطَأَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ مِنْ تَمِيمٍ بِصَدَقَاتِهِمْ". قَالَ: فَأَقْبَلَتْ نَعَمٌ حُمْرٌ وَسُودٌ لِبَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذِهِ نَعَمُ قَوْمِي". وَنَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: "لَا تَقُلْ لِبَنِي تَمِيمٍ إِلَّا خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ أَطْوَلُ النَّاسِ رِمَاحًا عَلَى الدَّجَّالِ".

(صحیح: مسند أحمد ج۲۹ ص ۷۴ رقم17533؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع

الزوائد رقم 16573)

ترجمہ حضرت عکرمہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنوتمیم کا ذکر ہوا، تو ایک شخص نے کہا: ''یہ بنوتمیم تو اس کام سے پیچھے رہ گئے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزینہ کے لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''بنوتمیم پیچھے نہیں رہے، یہ انہی میں سے ہیں''۔ ایک شخص نے کہا: ''بنوتمیم اپنے صدقات میں پیچھے رہ گئے ہیں''۔ اتنے میں بنوتمیم کے سرخ اور سیاہ اونٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ میری قوم کے اونٹ ہیں''۔ ایک شخص نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بنوتمیم کے بارے میں کوئی نامناسب بات کہی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنوتمیم کے بارے میں اچھی بات کہو، دجال کے مقابلے میں ان کے نیزے سب سے لمبے ہوں گے''۔

5.46:۔ ریاکاری دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے

حدیث 110:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا نَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَبِيتُ عِنْدَهُ تَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ، أَوْ يَطْرُقُهُ أَمْرٌ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَبْعَثُنَا فَيَكْثُرُ الْمُحْتَسِبِينَ، وَأَهْلُ النُّوَبِ، فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: "مَا هٰذِهِ النَّجْوَى؟ أَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنِ النَّجْوَى". قَالَ: قُلْنَا: "نَتُوبُ إِلَى اللهِ، يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّمَا كُنَّا فِي ذِكْرِ الْمَسِيحِ فَرَقًا مِنْهُ". فَقَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْمَسِيحِ عِنْدِي". قَالَ: قُلْنَا: "بَلَى". قَالَ: "الشِّرْكُ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ لِمَكَانِ رَجُلٍ".

(مسند أحمد، ج ۱۷ ص ۳۵۴، ۳۵۵ رقم 11252؛ ابن ماجه رقم 4204؛ البزار مختصراً

رقم 2447 (زوائد)، الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم 1781، ابن عدی فی "الکامل" 1034/3؛ مستدرک حاکم رقم 7936: صححہ الحاکم، ووافقہ الذہبی)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خدمت کے لیے باری باری حاضر ہوتے تھے۔ ہم رات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی حاضر رہتے تھے تاکہ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرورت ہو، یا کسی جگہ بھیجنا ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھیج دیں۔ اس طرح بہت سے لوگ اس خدمت کے لیے موجود رہتے تھے۔ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ سرگوشیاں کیا ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے سرگوشیوں سے منع نہیں کر دیا ہے؟''۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہم مسیح دجّال کے خوف سے اس کے بارے میں ذکر کر رہے تھے''۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تمہارے بارے میں دجّال سے بھی زیادہ خوف ہے!''۔ ہم نے عرض کیا: ''ہاں، ضرور''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شرکِ خفی ہے، یعنی آدمی نماز کے لیے کھڑا ہو اور کوئی شخص اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہو، تو وہ اسے دکھانے کے لیے اپنی نماز کو خوبصورت طریقے سے ادا کرنا شروع کر دے''۔

5.47:۔ گمراہ کن پیشوا دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہیں

حدیث 111:۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِیعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَیْرَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو تَمِیمٍ الْجَیْشَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ، قَالَ: کُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَغَیْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَى أُمَّتِي". قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: قُلْتُ: "یَا رَسُولَ اللهِ! مَا هٰذَا الَّذِي غَیْرُ الدَّجَّالِ

أَخْوَفُكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟". قَالَ: "أَئِمَّةً مُضِلِّينَ".

(صحيح لغيره: مسند أحمد، ج۳۵ص۲۲۲رقم21296: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيهِ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ، وَفِيهِ ضَعْفٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم9212: ابن عبد الحكم في "فتوح مصر" ص285: صحيح الجامع: 4165، فالحديث بمجموع ذلك صحيح، الصحيحة:1989)

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دجال کے فتنہ سے بڑھ کر مجھے اپنی اُمت پر ایک چیز کا خوف ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کس چیز کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمت کے لیے سب سے زیادہ خوف سمجھتے ہیں؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ گمراہ کن پیشوا ہیں"۔

5.48:۔کفر کا ساتھ دینا دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے

حدیث112:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ الدَّجَّالُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَيْسَ مِنْ فِتْنَةٍ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا تَضَعُ لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَمَنْ نَجَا مِنْ فِتْنَةٍ مَا قَبْلَهَا نَجَا مِنْهَا، وَاللهُ لَا يَضُرُّ مُسْلِمًا، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ".

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج۷ص۲۳۲رقم2807: صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد، ج۳۸ص۳۳۴رقم23304: ابن حبان رقم6807، الطبراني في "الكبير" رقم(3018): رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۷ص۳۳۵رقم12498)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''تم میں سے بعض کا فتنہ میرے نزدیک دجّال کے فتنے سے بڑا ہے۔ فتنہ چھوٹا ہو، یا بڑا ہو، وہ دجال پر ہی منتج ہوگا۔ لہٰذا جو اس فتنے سے پہلے فتنوں سے بچ گیا، وہ دجّال کے فتنے سے بھی بچ جائے گا۔ اللہ کی قسم! دجال مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا''۔

5.49:۔دجال کا مقابلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مجاہدین کریں گے

حدیث 113:۔حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، وَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ"۔

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، ج ٣٣ ص ٨٣ رقم 19851؛ أبو داود رقم 2484؛ مستدرک حاکم رقم 2392، 8391؛ الطبرانی فی "الکبیر" 18/ (رقم 228)؛ الخطیب فی "شرف أصحاب الحديث" رقم 46؛ اللالکائی فی "أصول الاعتقاد" رقم 169.168؛ البزار فی "مسنده" رقم 3524)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی، جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں''۔

حدیث 114:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ، حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ".

تحقیق

إسناده صحيح. حماد: هو ابن سلمة، وقتادة: هو ابن دعامة، ومُطرِّف: هو ابن عبد الله بن الشِّخِّير.

وأخرجه أحمد (19851)، والبزار (3524)، والحاكم 2/ 71 و 4/ 450، والطبراني في "الكبير" 18/ (228)، والخطيب في "شرف أصحاب الحديث" (46)، واللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" (168) و (169) من طريق قتادة بن دعامة، به.

وجاء في رواية أحمد: "حتى يأتي أمر الله وينزل عيسى ابن مريم" بدل قوله: "حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال".

وأخرجه من طريق مطرّف، عن عمران بن الحصين، وفي رواية أبي عوانة: "حتى تقوم الساعة" بدل "حتى يقاتل آخرهم ...".

وأخرجه من طريق يزيد بن عبد الله بن الشخير أبي العلاء، عن أخيه مُطرِّف، عن عمران.

قوله: "ناوأهم": قال الخطابي: يريد ناهضهم للقتال، وأصله من ناء ينوء، إذا نهض، والمناوأة مهموزة مفاعلة منه.

وأما هذه الطائفة فقال البخاري: هم أهل العلم، ويرى الإمام النووي أن هذه الطائفة متفرقة بين أنهل من المؤمنين، منهم شجعان مقاتلون، ومنهم فقهاء، ومنهم محدثون، ومنهم زهاد وآمرون بالمعروف وناهون عن المنكر، ومنهم أهل أنواع من الخير، ولا يلزم أن يكونوا مجتمعين، بل قد يكونون متفرقين في أقطار الأرض.

(سنن أبي داود، ج ۳ ص ۱۴۱ رقم 2484؛ مسند احمد رقم 19920، 19851، 19895 موقوفاً؛ مسند البزار رقم 3524؛ مستدرک حاکم رقم 2392، 8391؛ الطبراني في "الكبير" 18/ (رقم 228، 254)؛ الخطيب في "شرف أصحاب الحديث" رقم 46؛ اللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" رقم 168، 169؛ أبو عوانة رقم 7513)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر مخالفین سے لڑتا رہے گا اور ان پر غالب رہے گا، یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیحِ دجّال سے لڑائی کرے گا''۔

5.50:۔فتنۂ دجال کا مقابلہ ثابت قدمی ہے

فتنوں میں ثابت قدم رہنا شریعت کا ایک بنیادی اصول ہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنۂ دجّال کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا:

حدیث115 :۔''یَا عِبَادَ اللہِ! فَاثْبُتُوْا'' (مسلم رقم110-2937)

ترجمہ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔

باب 6

نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے تیسری علامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا ہے۔ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے، اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا فرض ہے اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اس عقیدے کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔

آیت 1:۔ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ (الزخرف:٦١)

ترجمہ: اور وہ (یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے الوالعزم اور مقرب انبیاء اور رسل میں سے ایک نبی اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس اختصاص سے نوازا کہ باپ کے بغیر محض ماں سے پیدا فرمایا۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام اپنی نیکی اور کثرتِ عبادت کے باعث ایک ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے پاس سے رزق عطا فرماتا تھا۔

''مسیح''، فعیل کے وزن پر ہے۔ کبھی اس سے فاعل، یعنی مَاسِحٌ ''ہاتھ پھیرنے والا''، اور کبھی مفعول، مَمْسُوْحٌ ''جس پر ہاتھ پھیرا جائے'' مراد ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح بمعنی مَاسِحٌ ہیں۔ انھیں اس لیے مسیح کہا گیا کہ وہ جس کسی بیمار یا معذور کے بدن پر ہاتھ پھیرتے تھے، وہ شفایاب ہوجاتا تھا۔ ان کی وجہ تسمیہ میں

یہی بات راجح ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ لَقَبٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُ (دجال) وَبَيْنَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لٰكِنَّهُ يُطْلَقُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى الْمَاسِحِ، لِحُصُولِ الْبُرْءِ بِبَرَكَةِ مَسْحِهِ، وَبِمَعْنَى الْمَمْسُوحِ، لِنُزُولِهِ نَظِيفًا مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ.....وَالدَّجَّالُ لِشُؤْمِهِ.

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۸ ص۳۴۵۲، تحت رقم 5470)

6.1:۔ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت وفضیلت

آیت 2:۔ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۚ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

(آل عمران: ۳۷)

ترجمہ آخر کار اس کے رب نے اس لڑکی (حضرت مریم علیہا السلام) کو بخوشی قبول فرما لیا، اُسے بڑی اچھی لڑکی بنا کر اُٹھایا۔ اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اس کا سرپرست بنا دیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام جب کبھی اُس کے پاس محراب میں جاتا، تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتا۔ پوچھتا: "مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟"۔ وہ جواب دیتی: "اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے"۔

ایک بار ایسا ہوا کہ فرشتوں نے آ کر حضرت مریم کو ایک خوش خبری سنائی:

آیت 3:۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○

(آل عمران: ۴۲، ۴۳)

ترجمہ پھر وہ وقت آیا جب حضرت مریم علیہا السلام سے فرشتوں نے آ کر کہا: "اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا"۔ "اے مریم! اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ، اس

کے آگے سر بسجود ہو، اور جو بندے اُس کے حضور جھکنے والے ہیں اُن کے ساتھ تو بھی جھک جا"۔

حدیث 1:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ"۔

(صحيح على شرط الشيخين:مسند أحمد ج١٩ ص ٨٣ رقم 12391؛ "مصنف عبد الرزاق" رقم 20919؛تفسير عبد الرزاق "رقم 403؛ "فضائل الصحابة" لأحمد رقم 1325، 1332، 1337، 1338؛ ترمذی رقم 3878؛ ابن أبي عاصم فی "الآحاد والمثاني" رقم 2960، 2961؛ أبو يعلى رقم 3039؛ الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" رقم 147؛ ابن حبان رقم 6951، 7003 ؛ الطبرانی فی "المعجم الكبير" 22/ (1003، 1004)، 23/ (3)؛ مستدرک حاکم رقم 4745؛ أبو نعيم فی "الحلية" 2/344؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 3955؛ "تفسير بغوی" 1/301 ؛ الطبری 3/263؛ ابن عدی 4/1533؛ الخطيب فی "تاريخ بغداد" 9/404؛ ابن عبد البر فی "الاستيعاب" 4/277؛ ابن الأثير فی "أسد الغابة" 7/83)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دنیا بھر کی عورتوں میں چار عورتیں افضل ترین ہیں: حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام، حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ علیہا السلام (فرعون کی بیوی)۔

6.2:۔ حضرت مریم علیہا السلام کا اللہ کے حکم سے حاملہ ہونا

آیت 4:۔اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۗ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا

يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ (آل عمران:۴۵ تا ۴۷)

ترجمہ اور جب فرشتوں نے کہا: ''اے مریمؑ! اللہ تجھے اپنے ایک فرمان کی خوشخبری دیتا ہے۔ اُس کا نام حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہوگا، دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا، اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا۔ لوگوں سے گھوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، اور وہ ایک مردِ صالح ہوگا''۔ یہ سن کر حضرت مریم علیہا السلام بولی: ''پروردگار! میرے ہاں بچہ کہاں سے ہوگا؟ مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا''۔ جواب ملا: ''ایسا ہی ہوگا، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے''۔

آیت5:۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۪ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○

(مریم:۱۶ تا ۲۲)

ترجمہ اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اس کتاب میں حضرت مریم علیہا السلام کا حال بیان کریں، جب کہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرقی جانب گوشہ نشین ہوگئی تھیں، اور پردہ ڈال کر اُن سے چھپ بیٹھی تھیں۔ اس حالت میں ہم نے اس کے پاس اپنی روح کو (یعنی فرشتے کو) بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں نمودار ہوگیا۔ حضرت مریم علیہا السلام یکایک بول اٹھیں: ''اگر تو کوئی خدا ترس آدمی ہے، تو میں تجھ سے خدائے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں''۔ اُس نے کہا: ''میں تو تیرے ربّ کا فرستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں''۔ حضرت مریم علیہا السلام نے کہا: ''میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا؟ جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے، اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں''۔ فرشتے نے کہا: ''ایسا ہی ہوگا، تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان ہے اور

ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اُس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت۔ اور یہ کام ہو کر رہنا ہے"۔ حضرت مریم علیہا السلام کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور وہ اس حمل کو لیے ہوئے ایک دور کے مقام پر چلی گئیں۔

آیت 6:۔ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ (التحریم: ۱۲)

ترجمہ اور (اللہ تعالیٰ) حضرت عمران کی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے رُوح پھونک دی، اور اس نے اپنے ربّ کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھیں۔

6.3:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت

آیت 7:۔ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ (مریم: ۲۳ تا ۲۸)

ترجمہ پھر زچگی کی تکلیف نے اُسے (حضرت مریم علیہا السلام کو) ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگیں: "کاش! میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور میرا نام ونشان نہ رہتا"۔ فرشتے نے نیچے سے اس کو پکار کر کہا: "غم نہ کر، تیرے ربّ نے تیرے نیچے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے، اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو حرکت دے، تیرے اوپر تر و تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی۔ پس تو کھا اور پی، اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں نے رحمان کے لیے روزے کی

نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی"۔ پھر وہ اس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے: "اے مریم! یہ تو تو نے بڑا پاپ کر ڈالا۔ اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی"۔

6.4:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گہوارے میں باتیں

آیت 8:۔ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ○ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ○ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ○ (مریم:۲۹ تا ۳۳)

ترجمہ حضرت مریم علیہا السلام نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا: "ہم اس سے کیا بات کریں جو گہوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے؟"۔ بچہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بول اُٹھا: "میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی، اور نبی بنایا، اور بابرکت کیا جہاں بھی میں رہوں، اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں، اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا، اور مجھ کو جبار اور شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جب کہ میں پیدا ہوا اور جب کہ میں مروں اور جب کہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں"۔

6.5:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حق اور سچی بات

آیت 9:۔ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ○ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○

(مریم:۳۴،۳۵)

ترجمہ یہ ہے، حضرت عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام، اور یہ ہے اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ پاک ذات ہے ۔ وہ جب کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے: "ہو جا"، اور بس وہ ہو جاتی ہے۔

آیت 10:۔اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ○ (آل عمران:۵۹)

ترجمہ اللہ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور حکم دیا: ''ہو جا''، اور وہ ہو گیا۔

6.6:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

آیت 11:۔اِذۡ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ اذۡکُرۡ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ ۘ اِذۡ اَیَّدۡتُّکَ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ۟ تُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الۡمَہۡدِ وَکَہۡلًا ۚ وَاِذۡ عَلَّمۡتُکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَالتَّوۡرٰىۃَ وَالۡاِنۡجِیۡلَ ۚ وَاِذۡ تَخۡلُقُ مِنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ بِاِذۡنِیۡ فَتَنۡفُخُ فِیۡہَا فَتَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِیۡ وَتُبۡرِیُٔ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِیۡ ۚ وَاِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِیۡ ۚ وَاِذۡ کَفَفۡتُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَنۡکَ اِذۡ جِئۡتَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡہُمۡ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ○ وَاِذۡ اَوۡحَیۡتُ اِلَی الۡحَوَارِیّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِیۡ وَبِرَسُوۡلِیۡ ۚ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَاشۡہَدۡ بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَ ○

(المائدہ:۱۱۰،۱۱۱)

ترجمہ پھر تصور کرو اُس موقع کا جب اللہ فرمائے گا: ''اے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ! یاد کر میری اس نعمت کو جو میں نے تجھے اور تیری ماں کو عطا کی تھی، میں نے رُوحِ پاک سے تیری مدد کی، تو گہوارے میں بھی لوگوں سے بات کرتا تھا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی، میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی، تو میرے حکم سے مٹی کا پتلا پرندے کی شکل کا بناتا اور اس میں پھونکتا تھا اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا، تو مردوں کو میرے حکم سے نکالتا تھا، پھر جب تو بنی اسرائیل کے پاس صریح نشانیاں لے کر پہنچا اور جو لوگ ان میں سے منکرِ حق تھے انہوں نے کہا: یہ نشانیاں جادوگری کے سوا اور کچھ نہیں ہیں تو میں نے ہی تجھے اُن سے بچایا''۔اور جب میں نے حواریوں کو اشارہ کیا: ''مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ''۔تب انہوں نے کہا: ''ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں''۔

6.7:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بشارت

آیت12:۔وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيلَ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (الصف:٦)

ترجمہ اور یاد کرو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وہ بات جو اس نے کہی تھی: ''اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں، اُس تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے، اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا''۔ مگر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہا: ''یہ تو صریح دھوکا ہے''۔

آیت13:۔اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (الاعراف:١٥٧)

ترجمہ (پس آج یہ رحمت اُن لوگوں کا حصہ ہے) جو اِس پیغمبر، نبی امی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے، اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ لہٰذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں اور اُس روشنی کی پیروی اختیار کریں، جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔

حدیث 2:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي عَبْدُ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ، وَ سَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةُ عِيسٰى بِي، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ، وَ كَذٰلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ تَرَيْنَ"۔

(صحيح لغيره دون قوله: "و كذلك أمهات النبيين ترين": مسند أحمد رقم 17150، 17151، 17163؛ البخاري في "التاريخ الكبير" 6/68-69؛ يعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 2/345؛ الطبري في "تفسيره" رقم 2072، 2073، 28/87؛ ابن حبان رقم 6404؛ الطبراني في "الكبير" 18/ رقم (629)؛ الآجري في "الشريعة" رقم 421؛ أبو نعيم في "الدلائل" رقم 9؛ البيهقي في "الدلائل" 2/130)

ترجمہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں اللہ کا بندہ ہوں۔ میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کی سرشت وتخلیق ابھی مٹی میں ہی تھی۔ میں تمہیں اپنی اصل وظہور کے بارے میں بتاتا ہوں: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں، میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انھوں نے دیکھا تھا۔ اور اسی طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی مائیں دیکھتی ہیں"۔

6.8:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں کی طرف اُٹھایا جانا

دلیل اول

آیت 14:۔فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ (آل عمران: ۵۲ تا ۵۵)

ترجمہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں، تو انھوں نے کہا: ''کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟''۔ حواریوں نے جواب دیا: ''ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلم (اللہ کے آگے سرِ اطاعت جھکا دینے والے) ہیں۔ اے ہمارے رب! جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے''۔ پھر بنی اسرائیل (حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف) خفیہ تدبیریں کرنے لگے۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خفیہ تدبیر کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے۔ (وہ اللہ کی خفیہ تدبیر ہی تھی) جب اللہ تعالیٰ نے کہا: ''اے عیسیٰ! اب میں تجھے واپس لے لوں گا اور تجھ کو اپنی طرف اُٹھا لوں گا اور جنھوں نے تیرا انکار کیا ہے اُن سے (یعنی اُن کی معیت سے اور اُن کے گندے ماحول میں اُن کے ساتھ رہنے سے) تجھے پاک کر دوں گا اور تیری پیروی کرنے والوں کو قیامت تک اُن لوگوں پر بالا دست رکھوں گا جنھوں نے تیرا انکار کیا ہے۔ پھر تم سب کو آخر کار میرے پاس آنا ہے، اُس وقت میں اُن باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہوا ہے''۔

1 ''اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ'' کی تفسیر

اس آیت کریمہ میں فرمانِ باری تعالیٰ: ''اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ'' میں ''تُوُفِّيْ'' کا معنی موت نہیں، بلکہ نیند ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

آیت 15: ۔ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ (الزمر:۴۲)

ترجمہ وہ اللہ ہی ہے جو موت کے وقت رُوحیں قبض کرتا ہے اور جو ابھی نہیں مرا ہے اُس کی روح نیند میں قبض کر لیتا ہے۔ پھر جس پر وہ موت کا فیصلہ نافذ کرتا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسروں کی روحیں ایک وقت مقرر کے لیے واپس بھیج دیتا ہے۔ اس میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرنے والے ہیں۔

آیت 16: ۔وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (الانعام:۶۰)

ترجمہ وہی ہے جو رات کو تمہاری رُوحیں قبض کرتا ہے اور دن کو جو کچھ تم کرتے ہو، اسے جانتا ہے، پھر دوسرے روز وہ تمہیں اِسی کاروبار کے عالم میں واپس بھیج دیتا ہے تاکہ زندگی کی مقرر مدت پوری ہو۔ آخر کار اسی کی طرف تمہاری واپسی ہے، پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ''اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ'' یعنی میں تجھے اپنی طرف لینے والا اور اپنے قبضے میں کرنے والا ہوں۔ عرب کہتے ہیں: ''تَوَفّٰى فَلَانٌ دَیْنَهٗ'': یعنی جب کوئی اپنا دیا ہوا قرض پورا لے لے اور اس کو اپنے قبضہ میں کرلے، تو کہتے ہیں: فلاں شخص نے فلاں سے اپنا پورا قرض وصول کرلیا۔ اس طرح ''مُتَوَفِّیْکَ'' کا معنی ہے: میں تجھے ان میں سے تجھے اپنی طرف زندہ ہی اُٹھانے اور قبضے میں کرنے والا ہوں۔ علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی معنی کو اختیار کیا ہے۔

إِنَّ "مُتَوَفِّیْكَ" اسْمُ فَاعِلِ تَوَفَّاهُ إِذَا قَبَضَهٗ وَحَازَهٗ إِلَیْهِ، وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ: تَوَفّٰى فَلَانٌ دَیْنَهٗ، إِذَا قَبَضَهٗ إِلَیْهِ، فَیَكُوْنُ مَعْنٰى "مُتَوَفِّیْكَ" عَلٰى هٰذَا قَابِضُكَ مِنْهُمْ إِلَیَّ حَیًّا. وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ اخْتِیَارُ ابْنِ جَرِیْرٍ۔

(دفع إیهام الاضطراب عن آیات الکتاب، ص۴۲۔ المؤلف: محمد الأمین بن محمد المختار بن عبد القادر الجکنی الشنقیطی رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۳۹۳ھ)۔ الناشر: مکتبة ابن تیمیة-القاهرة، توزیع: مکتبة الخراز-جدة. الطبعة: الأولى ۱۴۱۷ھ)

2 حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر

یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ: اے عیسیٰ! میں تم کو موت دینے والا ہوں۔(تمھارے وقتِ معہود پر۔سوتم اِن ظالموں کی سازش وعداوت سے گھبراؤ نہیں، یہ تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے)

لفظ ''مُتَوَفِّیْكَ'' سے یہ لازم نہیں آتا کہ موت اُسی وقت اور فی الفور واقع ہوگی۔ ہمارے اکابر مفسرین رحمہم اللہ اسی طرف گئے ہیں، بلکہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اسی کو بہتر تفسیر قرار دیا ہے۔

إِنِّي مُتَوَفِّيكَ أي مستوفي أجلك. معناه: إني عاصمك من أن يقتلك الكفار ومؤخرك إلى أجل كتبته لك. (کشاف: ج۱ ص۳۶۶)

أي مستوفي أجلك ومعناه أني عاصمك من أن يقتلك الكفار ومميتك حتف أمنفك لا قتلاً بأيديهم. (مدارک ج۱ ص۲۵۹)

يا عِيسى! إِنِّي مُتَوَفِّيكَ أي مستوفي أجلك ومؤخرك إلى أجلك المسمى، عاصماً إياك من قتلهم. (بیضاوی ج۲ ص۱۹)

مَعْنٰى قَوْلِهٖ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ أَيْ مُتِمٌّ عُمُرَكَ فَحِينَئِذٍ أَتَوَفَّاكَ. فَلَا أَتْرُكُهُمْ حَتّٰى يَقْتُلُوكَ، بَلْ أَنَا رَافِعُكَ إِلٰى سَمَائِي، وَمُقَرِّبُكَ بِمَلَائِكَتِي، وَأَصُونُكَ عَنْ أَنْ يَتَمَكَّنُوا مِنْ قَتْلِكَ. وَهٰذَا تَأْوِيلٌ حَسَنٌ. (کبیر ج۸ ص۲۳۷)

"توفّي": میں مفہوم ''پورا پورا دینے'' کا بھی شامل ہے۔اس لیے اشارۃً گویا یہ بھی ارشاد ہوگیا کہ تمھیں طولِ حیات پورا پورا ملے گا۔

وَالتَّوَفِّي فِي اللُّغَةِ: أَخْذُ الشَّيْءِ وَافِيًا تَامًّا، وَمِنْ ثَمَّ اسْتُعْمِلَ بِمَعْنَى الْإِمَاتَةِ...فَالْمُتَبَادِرُ مِنَ الْآيَةِ: إِنِّي مُمِيتُكَ وَجَاعِلُكَ بَعْدَ الْمَوْتِ فِي مَكَانٍ رَفِيعٍ عِنْدِي. (المنار ج۳ ص۲۶۰)

ایک قول یہ بھی نقل ہوا ہے کہ "توفّي" سے یہاں مراد وفات موت نہیں، بلکہ مرتبہ کی بلندی ہے:

وقد قيل "توفّي" رفعة واختصاص. لا "توفّي" موت. (راغب)
وَرَافِعُكَ إِلَيَّ: اور تم کو اپنی طرف اُٹھا لینے والا ہوں۔ (اس درمیان میں)
یعنی تمھاری وفات تو اپنے وقتِ مقرر پر جب ہوگی، ہوگی۔ تمھارے دشمن تمھاری ہلاکت کے کسی منصوبے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ سرِ دست اس کا انتظام یوں کیا جا رہا ہے کہ تمھیں ان کے درمیان سے اُٹھا لیا جائے گا۔
إِلَيَّ: یعنی آسمان کی طرف۔ ملاءِ اعلیٰ کی جانب۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں یہ محاورہ عام ہے۔ جہاں تعظیم وتفخیم مقصود ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی جانب منسوب کر دیتا ہے۔ مثلاً ہجرتِ ابراہیمی کی عظمت کا اظہار مقصود تھا۔ تو پیرایۂ بیان میں یہ رکھا گیا: إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ ہجرتِ ابراہیمی ایک ملک سے دوسرے ملک، ملکِ عراق سے ملکِ شام کی طرف ہوئی تھی۔
اے الی سمائی ومقرّ ملائكتي. (كشاف). اے محل كرامتي ومقرّ ملائكتي (بيضاوي). اے سمائي ومقرّ ملائكتي (مدارك)
وَاللهُ تَعَالَى يُضِيفُ إِلَيْهِ مَا يَكُونُ فِيهِ الْأَبْرَارُ مِنْ عَالَمِ الْغَيْبِ قَبْلَ الْبَعْثِ وَبَعْدَهُ. (المنارج ٣ ص ٢٦٠)
رَافِعُكَ: حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کی صراحت تو قرآن مجید میں موجود نہیں، لیکن قریب بہ صراحت ہونے کے یہ عقیدہ قرآن مجید کی اسی آیت میں موجود ہے۔ اور احادیث نے اُسے اور صاف اور مؤکد کر دیا ہے۔
وَأَوْلَى هٰذِهِ الْأَقْوَالِ بِالصِّحَّةِ عِنْدَنَا قَوْلُ مَنْ قَالَ: مَعْنَى ذٰلِكَ: إِنِّي قَابِضُكَ مِنَ الْأَرْضِ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ، لِتَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ".

(ابن جریر ج ۵ ص ۴۵۰)

مميتك في وقتك بعد النزول من السماء ورافعك الآن.

(مدارک ج ا ص ۲۵۹)

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں لِتَوَاتُرِ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔ اس لیے یہی عقیدہ جمہور اہل سنت کا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی جب پیدائش عام انسانی قاعدۂ تولّد وتناسل سے الگ یعنی بغیر باپ کے توسط کے، محض نفخۂ جبرائیل سے ہوگئی، تو اب رفعِ جسمانی میں آخر اس قدر استبعاد کیا ہے، بلکہ یہ تو بالکل قرینِ قیاس ہے کہ آپ علیہ السلام کا انجامِ ظاہری بھی معمولِ عام سے ہٹ کر ہوا ہو۔ اور عجب کیا مسِ مَلَکی نے آپ علیہ السلام کے جسم میں لطافت بھی شروع سے ایسی رکھ دی ہو، جو آپ علیہ السلام کے صعودِ آسمانی میں مُعین ہوسکے۔

(تفسیر ماجدی ج ۱ ص ۵۸۲ تا ۵۸۳۔ المولف: مولانا عبد الماجد دریا آبادی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۹۷۷ء)۔ الناشر: مجلسِ نشریاتِ قرآن، کراچی طبع ۱۹۹۸ء)

دلیلِ ثانی

آیت 17:۔ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ (النساء: ۱۵۷، ۱۵۸)

ترجمہ اور یہود نے خود کہا: ''ہم نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اُس کو قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا، بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں، ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے، محض گمان ہی کی پیروی ہے، انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا، اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے۔

☐ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَأَخْبَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ، وَإِنَّمَا شُبِّهَ لَهُمْ فَقَتَلُوا الشَّبِيهَ وَهُمْ لَا يَتَبَيَّنُونَ ذٰلِكَ، ثُمَّ إِنَّهُ رَفَعَهُ إِلَيْهِ، وَإِنَّهُ بَاقٍ حَيٌّ، وَإِنَّهُ سَيَنْزِلُ

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ - الَّتِي سَنُورِدُهَا إِنْ شَاءَ اللهُ قَرِيبًا - فَيَقْتُلُ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ - يَعْنِي: لَا يَقْبَلُهَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْأَدْيَانِ، بَلْ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْإِسْلَامَ أَوِ السَّيْفَ - فَأَخْبَرَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ أَنْ يُؤْمِنَ بِهِ جَمِيعُ أَهْلِ الْكِتَابِ حِينَئِذٍ، وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنِ التَّصْدِيقِ بِهِ وَاحِدٌ مِنْهُمْ، وَلِهٰذَا قَالَ: {وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ} أَيْ: قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى، الَّذِي زَعَمَ الْيَهُودُ وَمَنْ وَافَقَهُمْ مِنَ النَّصَارَىٰ أَنَّهُ قُتِلَ وَصُلِبَ.

(تفسیر القرآن العظیم،لابن کثیر،ج ۲ ص ۴۵۴)

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ اس طرح نہیں تھا۔ ان لوگوں کے لیے مشابہت پیدا کر دی گئی تھی۔ انھیں پتہ ہی نہ چل سکا اور انھوں نے ملتے جلتے شخص کو قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ وہ زندہ سلامت ہیں اور قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔ اس پر وہ متواتر احادیث دلالت کرتی ہیں، جن کا ذکر ہم ان شاء اللہ ابھی کریں گے۔ حضرت مسیح علیہ السلام گمراہی کو ختم کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، یعنی کسی بھی غیر مسلم سے جزیہ قبول کر کے اسے اسلام سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دیں گے، وہ صرف اسلام یا تلوار ہی کو قبول فرمائیں گے۔ آیت کریمہ خبر دے رہی ہے کہ اس وقت تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے اور ان میں سے کوئی ایسا بھی نہ ہوگا جو ان کی تصدیق نہ کرے۔

3 حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللهِ

ترجمہ اور (نیز) بہ سبب اُن کے (اس) قول کے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مار ڈالا، جو مسیح اور اللہ کے پیغمبر تھے۔

تفسیر یہ قول کس کا تھا؟ ظاہر ہے کہ یہودی کا تھا، جو اس پر خوش بھی ہوئے تھے، اور اس کا دعویٰ بھی فخر کے ساتھ کر رہے تھے۔ چاروں انجیلوں میں یہ داستان بڑی تفصیل اور تکرار کے ساتھ درج ملے گی۔

''اَلْمَسِيْحَ، رَسُوْلَ اللهِ'' یہ دونوں الفاظ یہود کے نہیں، وہ انھیں دونوں منصبوں یعنی مسیحیت اور رسالت ہی کے تو منکر تھے۔ قرآن مجید نے نفسِ واقعہ کے لحاظ سے ان کا صحیح منصب بیان کر دیا۔ قرآن مجید کا یہ اُسلوبِ بیان عام ہے۔

''اِنَّا قَتَلْنَا'': قتل کے معنی روح کو جسم سے جدا کر دینے کے ہیں، خواہ کسی طریقے پر ہو، تلوار سے، تیر سے، زہر سے، بیماری سے وغیرہ۔ اسی کو اردو محاورہ میں ''ختم کر دینا'' یا ''کام تمام کر دینا'' کہتے ہیں۔

یہاں اصطلاحِ فقہ، یا زبانِ اردو کا ''قتل'' مراد نہیں جس کے معنی محض تیز دھار آلہ سے ہلاک کرنے کے ہوتے ہیں۔

تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سزائے موت اگر چہ رومی عدالت سے ملی اور وہی ملکی عدالت نفاذِ سزا پر قادر تھی لیکن آپ علیہ السلام کو سزا دلوانے میں اور آپ علیہ السلام کے لیے سزائے موت کا حکم سنوانے میں ہاتھ تمام تر یہودی کا کام کر رہا تھا۔ اسی لیے قرآن مجید نے بھی جو تاریخ کی دقیق حقیقتوں کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیتا، بالکل صحیح طور پر آپ علیہ السلام کے قتل یا اقدامِ قتل کی ذمہ داری یہودی پر رکھی۔ انجیلیں اتنے جزء پر متفق المعنیٰ (بلکہ ایک حد تک متفق اللفظ بھی) ہیں کہ رومی عدالت کا حاکم پیلاطیس (Pilutus) آپ علیہ السلام کو سزا ہرگز نہیں دینا چاہتا تھا، بلکہ اس سے برابر بچ رہا تھا۔ یہ یہودی تھے کہ جنھوں نے استغاثہ جھوٹا گڑھا۔ گواہیاں جھوٹی فراہم کیں اور بلوہ و فساد کی دھمکی دے دے کر عدالت کو سزائے موت سنانے پر مجبور کر دیا۔

''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ''

ترجمہ حالانکہ نہ وہ آپ علیہ السلام کا کام تمام کر سکے اور نہ آپ علیہ السلام کو سولی ہی پر چڑھا پائے۔

تفسیر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کام تمام کر دینا تو الگ رہا، یہود تو واقعۃً اتنا بھی نہ کر سکے کہ آپ علیہ السلام کو سولی پر چڑھوا ہی دیتے۔ رومی حکومت میں جس کے ماتحت شام و

فلسطین تھے سزائے موت کا طریقہ سولی ہی کے ذریعہ سے تھا۔

''وَمَا صَلَبُوْهُ'': صَلَبُوْا کے اصل معنی محض سولی پر لٹکانے یا چڑھانے کے ہیں، چڑھا کر جان لینے کے نہیں۔ اردو میں یہ مفہوم تعلیق ''سولی دینے سے نہیں، ''سولی چڑھانے'' ہی سے ادا ہوتا ہے۔

''وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ''

ترجمہ بلکہ اُن پر شبہ ڈال دیا گیا۔ یا ''دھوکے میں ڈال دیئے گئے''، یا ''حقیقت اُن پر مشتبہ ہوگئی''۔

تفسیر یہ شبہ میں کون پڑ گئے یا حقیقت کن پر مشتبہ و ملتبس ہوگئی؟ ظاہر ہے کہ مراد وہی یہود یا اعدائے مسیح ہیں، جن کا ذکر اوپر سے چلا آرہا ہے۔

كأنه قيل وقع عليهم الشبه (مدارك)، التبس عليهم الأمر (بيضاوى)

یا یوں کہا جائے کہ شبہ انھیں مقتول سے متعلق ہوا، اور وہ دھوکے میں اس کی شخصیت کے بارہ میں پڑ گئے۔

شبه لهم المقتول والمصلوب (جلالين)

بہر حال اس پر ہمارے مفسرین رحمہم اللہ کو اتفاق ہے کہ یہود کو دھوکا ہوا، اور وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دھوکے میں کسی اور کو سولی پر چڑھا گئے۔ لیکن یہ شخص کون تھا؟ دھوکے کی صورت کیا ہوئی؟ اس کا تصریحی جواب نہ قرآن مجید میں ہے، نہ کسی حدیثِ صحیح میں۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ تاریخ کی روشنی میں واقعہ کے جزئیات کو ایک ایک کر کے لایا جائے۔ اس وقت کے پسِ منظر کو سامنے لے آیا جائے، اور جو صورتِ واقعہ نسبۃً زیادہ قرینِ قیاس اور مطابق مقتضائے حال معلوم ہو، اسی کو ترجیحی طور پر اختیار کیا جائے۔

پہلی بات اس سلسلہ میں یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یروشلم کے لوگوں سے ملتے جلتے کم تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ عوام تو عوام، خواص بھی آپ علیہ السلام کو پوری طرح پہچانتے نہ تھے۔ چنانچہ جب آپ علیہ السلام کی گرفتاری کا وقت آیا تو اس کے لیے اکابر یہود اور متعدد سپاہیوں کا ایک پورا گروہ مل کر بھی اس ضرورت کے لیے کافی نہ

ہوا، بلکہ آپ علیہ السلام کی شناخت کے لیے آپ علیہ السلام ہی کی مختصر سی پارٹی کے ایک منافق وغدّار کو ساتھ لینا پڑا۔ یہ ایک خالص تاریخی حقیقت ہے، لیکن حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس راز سے بھی واقف ہیں۔ فرماتے ہیں:

والناس ما كانوا يعرفون المسيح الا بالإسم بأنه كان قليل المخالطة للناس. (كبير)

دوسری بات اس سلسلے میں یہ خیال رکھنے کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، یا بہ الفاظ یہود: مسیح ناصری علیہ السلام کو، تبدیلِ ہیئت پر خاص قدرت تھی۔ انجیلوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسی قدرت کو بطورِ معجزہ کے بیان کیا گیا ہے۔

تیسرے اس تاریخی حقیقت کا استحضار ذہن میں کرلیا جائے کہ ملک شام (شام و فلسطین) کی عام آبادی اُس وقت اسرائیلیوں (یہود) ہی کی تھی۔ اسی برادری کے ایک فرد آپ علیہ السلام بھی تھے، لیکن ملک پر حکومت رومیوں کی تھی۔ اعلیٰ عہدہ دار، پولیس اور فوج رومیوں پر مشتمل تھی۔ یہ رومی نہ صرف مشرک یعنی دین وعقیدہ میں اسرائیلیوں سے مختلف تھے، بلکہ شکل وصورت، وضع ولباس، نسل وزبان، معیشت ومعاشرت وغیرہ میں بھی ان سے ایسے ہی الگ تھے، جیسے کل تک ہندوستان کے حاکم انگریز ہندوستانیوں سے نمایاں طور پر مختلف ومتمایز تھے۔ جس طرح ہندوستانیوں کو سب گورے یکساں، اور گوروں کو سارے ”کالے“ ایک سے معلوم ہوتے تھے۔ اسی طرح بدیسی حکمران رومیوں کی نظر میں سارے یہود یا اسرائیلی بھی ایک ہی سے تھے۔

چوتھی کڑی اس سلسلہ کی یہ ملایئے کہ جس مقام پر رومی عدالت تھی، وہاں سے سرکاری سولی گھر فاصلہ پر تھا۔ سولی یا صلیب جس کی شکل انگریزی چھاپہ کے بڑے حرف ٹی ”T“ کے مشابہ یا ریلوے سگنل سے ملتی جلتی ہوتی تھی۔ وہ سولی گھر میں پوری گڑی ہوئی نہیں ہوتی تھی، صرف اس کا سیدھا اور کھڑا ستون زمین میں گڑا ہوا رہتا تھا، باقی جو لکڑی اس کے اوپر آڑی پڑتی تھی، اس کے لیے قاعدہ یہ تھا کہ وہ مجرم کو عدالت سے اپنے اُوپر لاد کر سولی گھر تک لانی پڑتی تھی۔

یہاں تک جو کچھ عرض ہوا، اس پر ایک نظر دوبارہ کر کے امورِ ذیل کو بھی نظر کے سامنے لے آیئے:

1 حکم جب سنایا گیا ہے، جمعہ کا دن تھا، اور دن آخر ہو رہا تھا، اور یہود کو جلدی تھی کہ ہر طرح فراغت پا کر شاموں شام گھر واپس آ جائیں۔ جمعہ کی شام ہی اُن کا یَوْمُ السَّبت شروع ہو جاتا تھا۔ یوم السبت کے حدود کے اندر مجرم کی سزا دہی وغیرہ بھی ممنوع تھی۔ پھر یہود کا اہم تہوار یعنی عیدِ فسخ (PASSOVER) بھی شروع ہو رہی تھی۔ غرض یہود کو اس کی بہت ہی عجلت تھی کہ کسی طرح اُن کا یہ مجرم جلد سے جلد سولی پا کر شام سے قبل ہی دفن ہو جائے۔

2 لاغر و ناتواں مجرم (یعنی خود حضرت مسیح علیہ السلام) کے لیے ممکن نہ تھا کہ اتنی وزنی لکڑی لاد کر اتنا فاصلہ یہود کی خاطر خواہ تیزی سے طے کر سکیں، خصوصاً جب کہ یہودی بچے اور شریر قسم کے یہود خود ہی قدم قدم پر انھیں چھیڑتے جاتے، اور اُن کا راستہ کھوٹا کرتے جاتے تھے۔

اب اس ساری صورتِ حال کو اس تفصیل کے ساتھ پیشِ نظر رکھ کر غور فرمایئے کہ رومی سپاہی، جو مجرم، بلکہ مجرموں کو (آپ علیہ السلام کے ساتھ سولی کے لیے دو مجرم اور بھی تھے) حراست میں لیے ہوئے تھے، اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ وہ رعایا میں سے نہیں، بلکہ حاکم قوم کے افراد تھے، ایسے موقع پر کیا کرتے۔ خود تو اپنے اوپر وہ سولی والی لکڑی کا بوجھ لادنے سے رہے۔ انھوں نے وہی کیا جو اُن کی جگہ پر کوئی بھی اُن کا سا حکمران قوم کا فرد کرتا۔ انھوں نے مجمع ہی میں سے کسی بدتمیز یہودی ہی کو پکڑ لیا اور صلیب کی لکڑی اُس پر لاد دی!۔ انگریز گارد ایسے موقع پر، یعنی کسی ہندوستانی مجرم کو حراست میں لیے جاتا ہوتا، تو کیا کرتا؟! خصوصاً جب کہ ہندوستانی تماشائیوں کی طرف سے چھیڑ چھاڑ بھی اس مجرم کے ساتھ جاری تھی، یہی کرتا کہ بھیڑ میں کسی ہندوستانی ہی کو پکڑ لیتا اور چوبِ صلیب اس پر لاد دیتا۔

جب یہ مجمع (جو یقیناً کوئی باقاعدہ ومنظم مجمع نہیں، بلکہ عوام کی ایک بھیڑ تھا) اس افراتفری کے ساتھ ایک دوسرے کو ریلتا پیلتا، مجرم سے چھیڑ چھاڑ کرتا، اس سے تمسخر

کرتا ہوا، سولی گھر کے پھاٹک پر پہنچا، تو رومی پولیس گارد جو ساتھ تھا، اُس کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب یہاں سے جیل کے سنتریوں کا عمل دخل شروع ہوتا ہے، وہ کیا جانیں کہ یسوع ناصری کس شخصیت کا نام ہے، وہ اپنے حسب دستور مجرم اُسی کو سمجھے جس کے اوپر صلیب لدی ہوئی تھی ___ ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کو مستحضر کر لیجیے کہ جیل کے رومی سپاہیوں کی نظر میں سب یہودی اجنبی ہی تھے، اور اس لیے با ہمد گر ہم شکل اور یکساں، انھیں ایک اسرائیلی (یسوع ناصری) اور دوسرے اسرائیلی (شمعون کرینی) کے درمیان اشتباہ نہایت آسان تھا۔ انھیں دونوں کے درمیان کوئی نمایاں فرق ہی نظر نہیں آسکتا تھا۔ شمعون نے یقیناً واویلا مچایا ہوگا، لیکن ادھر مجمع کا شور و ہنگامہ، ادھر جیل کے سپاہیوں کی اسرائیلیوں کی زبان سے ناواقفیت اور پھر سولی پر لٹکا دینے کی جلدی، اسی افراتفری کے عالم میں اُسی شمعون کو پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا گیا، اور وہ چیختا چلاتا رہا۔ حضرت مسیح علیہ السلام قدرتاً اس ہڑبونگ میں دشمنوں کے ہاتھ سے رہا ہو گئے، اور دشمن دھوکے میں پڑے ہوئے ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے!!

ہمارے اکابر رحمہم اللہ نے اس شخص کا نام، جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دھوکے میں سولی پر چڑھا دیا گیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے یودس (GU DOS) لکھا ہے۔ اور یہی عقیدہ بعض مسیحیوں کی جانب بھی منسوب کیا ہے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ج۲ص۵۱۱)

''وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ'': یہ عقیدہ نو ایجاد نہیں، خود مسیحیوں ہی کا ایک قدیم ترین فرقہ باسلیدیہ (BASILIDES) کے نام سے گزرا ہے (بانی فرقہ کا سال وفات ۱۲۰ء ہے)۔ وہ اسی عقیدہ کا قائل تھا اور کھلم کھلا کہتا کہ مصلوب حضرت مسیح علیہ السلام نہیں ہوئے، بلکہ شمعون کرینی ہوا ہے۔ قرآن مجید نے اسی عقیدہ کی تصویب کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

''وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا'': (اور یقینی بات ہے کہ انھوں نے آپ علیہ السلام کا کام تمام نہیں کیا) میں يَقِيْنًا نفی قتل کی تاکید کے لیے ہے۔

كذلك ما قتلوه حقا (كشاف). ما قتلوه حقا فيجعل يقيناً تاكيد

لقوله:وَمَا قَتَلُوْهُ(مدارك). حال مؤكدة لنفي القتل (جلالين)
جملہ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ یقین خود یہود کو بھی آپ علیہ السلام کے قتل کا نہیں، بلکہ یہ بات محض وہم وظن کی بنا پر وہ کہہ رہے ہیں۔

أي: ما قتلوه قتلاً تيقنوه بل انما حكموا تخمينا ووهماً (راغب)
عقیدۂ قتلِ مسیح چونکہ بہت بڑی غلط فہمی یا گمراہی کا باعث ہے۔ دنیا کی دو بڑی قومیں یہود اور مسیحی اسی غلطی میں مبتلا ہیں۔ اس لیے قرآن مجید نے بھی اس کی تردید میں اتنا اہتمام کیا۔

''بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ'': (البتہ آپ علیہ السلام کو اللہ نے اپنی طرف اُٹھالیا) (اور اس امتیازِ خاص سے آپ علیہ السلام کو سرفراز بخشی)۔

''اِلَيْهِ'': لفظی معنی ہیں: اپنی طرف، لیکن مفسرین رحمہم اللہ نے مراد اپنے آسمان کی طرف لی ہے۔ قرآن مجید میں اس طرح کے حذفِ مضاف کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں، اور جس طرح ''اللہ نے اپنی طرف بُلا لیا'' سے مراد لی جاتی ہے کہ آخرت کی طرف بلا لیا، اسی طرح عربی اور اُردو دونوں محاوروں میں اللہ کی طرف اُٹھا لینے سے مراد آسمان کی طرف اُٹھا لینا ہوتی ہے۔

أي: الى السماء. والله تعالى متعال عن مكان (قرطبي). الى السماء (مدارك). الى سمائه (بحر).
اہلِ لغت نے بھی یہ معنی جائز رکھے ہیں۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ يحتمل رفعه الى السماء (راغب).
رَفَعَهُ: رفع کے اصلی معنی رفعِ جسمانی یا رفعِ مادی ہی کے ہیں۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ الرفع يقال فى الأجسام الموضوعة اذا أعليتها عن مقرّها (راغب)
مجازی معنی، یعنی رفع مراتب کے بھی جائز ہیں۔

أي: رفعه من حيث التشريف (راغب)
حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب لکھا ہے کہ تعظیم وتشریف کے جس سیاق میں یہاں

ذکر رفع الی اللہ کا ہے، وہ خود اس امر کی دلیل ہے کہ یہ رفع کوئی امتیازی اور مخصوص چیز ہے۔ متقین وصالحین کے عام دخولِ جنت اور وہاں کی لذّات جسمانی وحسّی سے الگ۔

رفعه اليه أعظم فی باب الثواب من الجنة ومن كل ما فيها من اللذات الجسمانية (كبير)۔

(تفسیر ماجدی ج ۱ ص ۸۲۳ تا ۸۳۰۔ المؤلف: مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمہ اللہ (التوفی ۱۹۷۷ء)۔ الناشر: مجلسِ نشریاتِ قرآن، کراچی طبع: ۱۹۹۸ء)

6.9:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے زمین پر نازل ہونا

آیت 18:۔ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ○ (الزخرف:۵۷)

ترجمہ اور جونہی کہ (حضرت عیسیٰ) ابنِ مریم علیہ السلام کی مثال دی گئی، تمہاری قوم کے لوگوں نے اُس پر غل مچادیا۔

یعنی جب بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ذکر آتا ہے، تو عرب کے مشرکین خوب شور مچاتے اور قسم قسم کی آوازیں نکالتے ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ پھر تین آیتوں کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آیت 19:۔ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○

(الزخرف: ۶۱، ۶۲)

ترجمہ اور وہ (یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے۔ پس تم اس میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو، یہی سیدھا راستہ ہے، ایسا نہ ہو شیطان (مثلاً منکر نزولِ مسیح علیہ السلام) تم کو اُس سے روک دے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

1 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر

حدیث 3:۔ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، مَوْلَى ابْنِ عُقَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ: لَقَدْ

عُلِّمْتُ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا رَجُلٌ قَطُّ. فَمَا أَدْرِي أَعَلِمَهَا النَّاسُ، فَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْهَا، أَمْ لَمْ يَفْطِنُوا لَهَا، فَيَسْأَلُوا عَنْهَا؛ ثُمَّ طَفِقَ يُحَدِّثُنَا، فَلَمَّا قَامَ، تَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ سَأَلْنَاهُ عَنْهَا. فَقُلْتُ: أَنَا لَهَا إِذَا رَاحَ غَدًا، فَلَمَّا رَاحَ الْغَدَ. قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، ذَكَرْتَ أَمْسِ أَنَّ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَسْأَلْكَ عَنْهَا رَجُلٌ قَطُّ. فَلَا تَدْرِي أَعَلِمَهَا النَّاسُ، فَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْهَا. أَمْ لَمْ يَفْطِنُوا لَهَا؛ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْهَا، وَعَنِ اللَّاتِي قَرَأْتَ قَبْلَهَا. قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقُرَيْشٍ: "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ فِيهِ خَيْرٌ". وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ أَنَّ النَّصَارَى تَعْبُدُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ. وَمَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ فَقَالُوا: "يَا مُحَمَّدُ! أَلَسْتَ تَزْعُمُ أَنَّ عِيسَى كَانَ نَبِيًّا وَعَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللهِ صَالِحًا، فَلَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا، فَإِنَّ آلِهَتَهُمْ لَكَمَا تَقُولُونَ". قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ" [الزخرف: 57] قَالَ: قُلْتُ: "مَا يَصِدُّونَ؟". قَالَ: "يَضِجُّونَ"، "وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ" [الزخرف: 61]، قَالَ: هُوَ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

(حسن: مسند أحمد ج ٥ ص ٨٥، ٨٦ رقم 2918؛ الطبرانی رقم 12740، مختصراً ابن حبان رقم 6817 مرفوعاً بنحوہ موقوفاً علی ابن عباس الطبری 90/25؛ بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث رقم 720؛ شرح مشکل الآثار رقم 986، 987؛ معجم کبیر رقم 12740؛ مستدرک حاکم رقم 3675: صحح الحاکم إسنادہ ووافقه الذهبی؛ الأحادیث المختارة رقم 351: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ.. وَفِيهِ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 11331؛ الصَّحِيحَة رقم: 3208)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا: ''اے گروہِ قریش! اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی بھی عبادت کی جائے، اس میں کوئی بھلائی

اور خیر نہیں ہے''۔ قریش اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس لیے قریش کے لوگ کہنے لگے: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی، اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات میں سچے ہیں، تو پھر یقیناً وہ ان (عیسائیوں) کا الٰہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟''۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

آیت 20:- وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ○ (الزخرف: ۵۷)

ترجمہ اور جونہی کہ (حضرت عیسیٰ) ابنِ مریم علیہ السلام کی مثال دی گئی، تمہاری قوم کے لوگوں نے اُس پر غل مچادیا۔

میں نے عرض کیا: ''يَصِدُّونَ کا کیا معنیٰ ہے؟''۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''يَضِجُّونَ کا معنیٰ ہے: شوروغل مچانا''۔ ''وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ'' کا معنیٰ ہے: یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا قیامت سے پہلے تشریف لانا قیامت کی نشانی ہے۔

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ} [الأنبياء: 98]، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزِّبَعْرَى: "أَنَا أَخْصِمُ لَكُمْ مُحَمَّدًا". فَقَالَ: "يَا مُحَمَّدُ! أَلَيْسَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ: {إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ} [الأنبياء: 98]". قَالَ: "نَعَمْ". قَالَ: "فَهٰذِهِ النَّصَارَى تَعْبُدُ عِيسَى، وَهٰذِهِ الْيَهُودُ تَعْبُدُ عُزَيْرًا، وَهٰذِهِ بَنُو تَمِيمٍ تَعْبُدُ الْمَلَائِكَةَ، فَهٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ؟". فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ} [الأنبياء: 101].

(معجم الکبیر طبرانی، رقم 12739؛ شرح مشکل الآثار رقم 988)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ وَقَدْ وُثِّقَ وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ. (مجمع الزوائد رقم 11178)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

آیت 21:۔ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○

[الأنبياء: 98]

ترجمہ بے شک تم اور تمہارے وہ معبود جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو، جہنم کا ایندھن ہیں، وہیں تم کو جانا ہے۔

تو اس پر عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزِّبَعْرَی کہنے لگا: ''میں تمہاری طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کروں گا''۔ اس نے کہا: ''اے محمد! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نہیں نازل فرمائی ہے:

آیت 22:۔ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○

[الأنبياء: 98]

ترجمہ بے شک تم اور تمہارے وہ معبود جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو، جہنم کا ایندھن ہیں، وہیں تم کو جانا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ تو وہ کہنے لگا: ''یہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ بنو تمیم فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ تو کیا یہ سب عابد اور معبود دوزخ میں جائیں گے؟''۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

آیت 23:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○

[الأنبياء: 101]

ترجمہ رہے وہ لوگ جن کے لیے ہماری طرف سے بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہوگا، تو وہ یقیناً اُس سے دور رکھے جائیں گے۔

2 دیگر مفسرین رحمۃ اللہ علیہم کی تفسیر

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ''اِنَّ'' کے ساتھ جو تاکید کے لیے آتا ہے، اور پھر ''لامِ مفتوحہ تاکید'' سے یہ بیان فرمایا ہے کہ بے شک البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی علامت اور نشانی ہے۔ اس کے بارے میں ہرگز شک نہ کرنا، اور میرے کہنے کو ماننا۔ یہی نظریہ صراطِ مستقیم ہے۔ ہر ادنیٰ عربی دان بھی بخوبی اس آیت کریمہ میں ہر ہر جملہ کی تاکید کو سمجھ سکتا ہے کہ کتنی تاکیدات سے اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون اور حکم بیان فرمایا ہے۔ پھر فرمایا: ''شیطان کے پھندے میں ہرگز نہ آنا اور ماننے سے نہ رکنا۔ شیطان تو تمہارا کھلا دشمن ہے''۔

لہٰذا ہر مسلمان کا یہی پختہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے اور وہ ضرور وہ قیامت سے پہلے آئیں گے اور یہی صراطِ مستقیم ہے، جس پر چلنا ہر مسلمان کا اسلامی فریضہ ہے، اور اس کی مخالفت شیطانی کارروائی اور گمراہی ہے۔

یہ یاد رہے کہ ''لَعِلْمٌ'' میں دو قراءتیں ہیں:

1 ایک ''لَعِلْمٌ'' بفتح لام اور بکسر عین۔ یہی اکثر اور جمہور قراء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی قراءت ہے اور علم کا معنی: ''دانستن، جاننا، پہچاننا اور شناخت کرنا'' ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور آمد سے قیامت کے قرب کا علم، شناخت اور پہچان ہوگی کہ اب قیامت بالکل قریب ہے۔ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول اور آمد نہ ہوگی، اس وقت تک قیامت ہرگز نہیں آئے گی۔

2 حضرت علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وَإِنَّ عِيسَى ظُهُورُهُ عِلْمٌ يُعْلَمُ بِهِ مَجِيءُ السَّاعَةِ، لِأَنَّ ظُهُورَهُ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَنُزُولَهُ إِلَى الْأَرْضِ دَلِيلٌ عَلَى فَنَاءِ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالِ الْآخِرَةِ.

(تفسیر الطبری، ج ۲۰ ص ۶۳۱۔ الناشر: دار هجر)

ترجمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہر ہونا ایک نشانی ہوگی۔ اس سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ قیامت اب بہت جلد آنے والی ہے۔ اس لیے کہ اُن کا آنا قیامت کی نشانیوں میں

سے ہے۔

2 حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وَإِنَّهُ أَيْ عِيسٰى لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ شَرْطٌ مِنْ أَشْرَاطِهَا تُعْلَمُ بِهِ فَسُمِّيَ الشَّرْطُ الدَّالُّ عَلَى الشَّيْءِ عِلْمًا لِحُصُولِ الْعِلْمِ بِهِ۔

(مفاتیح الغیب = التفسیر الکبیر، ج۲۷ ص۶۴۰)

ترجمہ اور بے شک وہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام البتہ قیامت کی نشانی ہے، یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے قیامت کا علم ہوگا۔ اس لحاظ سے علامت کسی شے کے وجود پر دلالت کرتی ہے، علم کہا گیا، کیونکہ اس علامت کے ساتھ اس شے کا علم حاصل ہوتا ہے۔

یعنی علامت کا اطلاق علم پر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مترجمین حضرات ''لَعِلْمٌ'' کا معنی بھی نشانی کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ دوسری قراءت کے عین موافق ہے۔ دوسری قراءت ''لَعَلَمٌ، بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَاللَّامِ'' اس میں ابتداء میں لام اور اس کے بعد عین اور دوسری لام پر بھی فتحہ ہے، جس کا معنی نشانی اور علامت ہے۔ یہ قراءت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو مالک غفاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی ہے۔

وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ الْغِفَارِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَقَتَادَةُ، وَمُجَاهِدٌ، وَالضَّحَّاكُ، وَمَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، وَالْأَعْمَشُ، وَالْكَلْبِيُّ. قَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ، وَأَبُو نصرة: لَعَلَمٌ، بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَاللَّامِ، أَيْ لَعَلَامَةٌ.

(البحر المحیط فی التفسیر، ج۹ ص۳۸۶)

دونوں قراءتوں کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور آمد سے قربِ قیامت کا علم ہوگا، اور وہ قیامت کی نشانی ہیں۔

3 علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ دونوں قراءتوں: ''لَعِلْمٌ'' اور ''لَعَلَمٌ'' کا تذکرہ کر کے آخر میں فرماتے ہیں:

والمشهور نزوله عليه السلام بدمشق والناس فى صلاة الصبح

فیتأخر الإمام وھو المھدی فیقدمه عیسی علیه السلام ویصلی خلفه ویقول: "إنما أقیمت لك".

وفی بعض الروایات أنه علیه السلام ینزل علی ثنیة یقال لھا أفیق بفاء وقاف بوزن أمیر وھی ھنا مکان بالقدس الشریف نفسه.

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ج ۱۳ ص ۹۵)

ترجمہ مشہور یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں نازل ہوں گے، جب کہ لوگ صبح کی نماز میں مصروف ہوں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام امام ہوں گے، وہ پیچھے ہٹ جائیں گے تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کروائیں، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کو آگے کر کے ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔ اور فرمائیں گے: ''نماز آپ علیہ السلام کے لیے قائم کی گئی ہے''۔

اور بعض روایات (مثلاً مسند احمد رقم 17900، مستدرک حاکم رقم 8473، مجمع الزوائد رقم 12520) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''أَفِیق'' (فاء اور قاف کے ساتھ بروزن اَمیر) کے ٹیلہ پر نازل ہوں گے۔ یہ قدس شریف میں ایک جگہ ہے (جو سوقِ حمیدیہ میں جامع اُموی کے مشرقی کنارہ پر ہے، جس پر سفید مینار بنا ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بوقت صبح نازل ہوں گے)۔

4 حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَإِنَّهُ لَعَلَمٌ لِلسَّاعَةِ" أَيْ: أَمَارَةٌ وَدَلِيلٌ عَلَى وُقُوعِ السَّاعَةِ. قَالَ مُجَاهِدٌ: "وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ" أَيْ: آيَةٌ لِلسَّاعَةِ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ، وَأَبِي مَالِكٍ، وَعِكْرِمَةَ، والحسن وَقَتَادَةَ، وَالضَّحَّاكِ، وَغَيْرِهِمْ.

وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنه أَخْبَرَ بِنُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا. (تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ج ۷ ص ۲۳۶)

ترجمہ اور بے شک وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی علامت ہے، یعنی قیامت کی آمد اور اس کے وقوع کی نشانی اور دلیل ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت برپا ہونے سے پہلے آنا قیامت (کے قرب) کی علامت اور نشانی ہے۔ اسی طرح اس کی یہ تفسیر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابومالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متواتر احادیث کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امام عادل اور منصف حاکم بن کر نازل ہونے کی خبر دی ہے

قرآن کریم کی ان آیات کریمہ کے ہر ہر جملہ میں تاکیدی الفاظ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور آمد کا بالکل واضح ثبوت ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جیسے ترجمان القرآن اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور معتبر و مستند تابعین رحمہم اللہ کی تفسیر اس پر مستزاد ہے۔ احادیث متواترہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور نزول اپنی جگہ حق ہے۔

5 علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ "لَعِلْمٌ" اور "لَعَلَمٌ" دونوں قراءتوں کا حوالہ دے کر بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، بعض تابعین رحمہم اللہ اور تبع تابعین رحمہم اللہ وغیرہ کی تفسیریں نقل کرتے ہیں، اور بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

أَنَّهُ قَالَ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ۔

(تفسیر الطبری = جامع البیان عن تأویل آی القرآن، ج ۲۰ ص ۶۳۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول مراد ہے (کیونکہ وہ قیامت کی نشانی ہیں)۔

الحاصل: قرآن کریم کے اس قطعی بیان اور مضمون سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول من السماء اور آمد بالکل واضح ہے جیسا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم،

تابعین رحمہم اللہ، تبع تابعین رحمہم اللہ، اور مفسرین کرام رحمہم اللہ کی روشن تفاسیر سے یہ بات بیان ہوئی ہے۔

آیت 24:- وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۝ (النساء:١٥٩)

ترجمہ: اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہی دے گا۔

1 اس آیت کی تفسیر

مفسرین رحمہم اللہ کی اکثریت کے بقول ''بِهٖ'' اور ''مَوۡتِهٖ'' میں دونوں جگہ ''ہ'' ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

حافظ ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ جَرِيرٍ: اخْتَلَفَ أَهْلُ التَّأْوِيلِ فِي مَعْنَى ذٰلِكَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعْنَى ذلك: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ" يَعْنِي بِعِيسَى "قَبْلَ مَوْتِهِ" يَعْنِي: قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى-يُوجه ذٰلِكَ إِلَى أَنَّ جَمِيعَهُمْ يُصَدِّقُونَ بِهِ إِذَا نَزَلَ لِقَتْلِ الدَّجَّالِ، فَتَصِيرُ الْمِلَلُ كُلُّهَا وَاحِدَةً، وَهِيَ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ الْحَنِيفِيَّةُ، دِينُ إِبْرَاهِيمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ذِكْرُ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حُصَين، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ"۔ قَالَ: قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. وَقَالَ الْعَوْفِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذٰلِكَ.

وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ فِي قَوْلِهِ: "إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ" قَالَ: ذٰلِكَ عِنْدَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَا يَبْقَى أَحَدٌ من أهل الكتاب إلا آمن به.

وَقَالَ ابْنُ جَرِيرٍ: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّة، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنِ الْحَسَنِ: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ". قَالَ: "قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى". وَاللهِ! إِنَّهُ الْآنَ حَيٌّ عِنْدَ اللهِ، وَلٰكِنْ إِذَا نَزَلَ آمَنُوا بِهِ أَجْمَعُونَ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ". قَالَ: "قَبْلَ مَوْتِ عِيسَى. إِنَّ اللهَ رَفَعَ إِلَيْهِ عِيسَى إِلَيْهِ وَهُوَ بَاعِثُهُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَقَامًا يُؤْمِنُ بِهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ".

وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ. وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْحَقُّ، كَمَا سَنُبَيِّنُهُ بَعْدُ بِالدَّلِيلِ الْقَاطِعِ، إِنْ شَاءَ اللهُ، وَبِهِ الثِّقَةُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ.

(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ج ۲ ص ۴۵۲، ۴۵۳)

(تفسیر الطبری = جامع البیان عن تأویل آی القرآن، ج ۷ ص ۶۶۳ تا ۶۶۶)

ترجمہ: علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مفسرین کرام رحمہم اللہ نے اس کے معنی میں اختلاف کیا ہے۔ بعض مفسرین رحمہم اللہ کہتے ہیں: اس کا معنیٰ یہ ہے: اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پر ایمان نہ لے آئے گا۔ اس سے مراد یہ ہے: سارے اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کریں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو قتل کریں گے۔ پھر ساری ملتیں ایک ہی ہو جائیں گی، اور وہ دین حنیف ملت اسلام ہی ہوگی۔ وہ دین ابراہیم ہی ہوگا۔

اس تفسیر کو بیان کرنے والے یہ ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے

آئے گا، یعنی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے۔
حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں: ''اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا''۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا۔ اس وقت اہل کتاب میں سے کوئی شخص بھی نہیں باقی رہے گا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔
حضرت ابورجاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں: اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے۔ اللہ کی قسم! حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں، اور جب نازل ہوں گے، تو سبھی ہی ان پر ایمان لائیں گے۔
حضرت جویریہ بن بشر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا: ''اے ابوسعید! اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے: ''اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا''۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی جگہ بھیجے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے تمام نیک و بد اُن پر ایمان لائیں گے۔
یہی تفسیر حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اور بے شمار مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے کی ہے۔ یہی تفسیر حق ہے۔ ہم آگے دلیل قاطع سے اسے بیان کریں گے۔ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ اسی پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔
اس کے بعد حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے نصوصِ قرآنیہ، احادیثِ متواترہ اور اجماعِ اُمّت کے حوالہ سے اسے مُبرہن کیا ہے۔ قرآن کریم کے اس روشن بیان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور اُن کی وفات سے قبل یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار کا ان پر ایمان لانا ثابت ہے۔
کتبِ تفاسیر میں ''إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء:۱۵۹)'' کی دو تفسیریں نقل کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ ''بِهٖ'' کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ اور

''قَبۡلَ مَوۡتِهٖ'' میں ضمیر کتابی یعنی یہود ونصاریٰ کے ہر ہر فرد کی طرف راجع ہے اور مطلب یہ ہے کہ ہر یہودی اور نصرانی اپنی موت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے گا۔ وہ یوں کہ نزع اور جان کنی کے وقت انھیں اپنے باطل عقیدہ پر بخوبی اطلاع ہو جائے گی، اور وہ مجبور ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔

تنبیہ اگرچہ کتبِ تفسیر میں یہ تفسیر بھی موجود اور مذکور ہے، مگر دلائل اور سیاق وسباق سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

اوّل اس لیے کہ نزع کی حالت کا ایمان، ایمان نہیں، اور نہ عند اللہ اس کی قبولیت ہے، حالانکہ آیت کریمہ میں لامِ تاکید اوّل میں اور نونِ تاکید ثقیلہ آخر میں ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ضرور بہ ضرور ایمان لائیں گے۔ اس ایمان سے ایسا ایمان مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان ہو، اور مقبول بھی ہو۔ مرتے وقت یہودی اور نصرانی کا ایمان ہی نہیں۔ تو وہ اس ''لَيُؤۡمِنَنَّ'' کا مصداق کیسے ہوسکتا ہے؟

ثانیاً اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت 25:۔ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡيُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡ (الکہف:۲۹)

ترجمہ اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کردے۔

یعنی ہر مکلف سے وہ ایمان مطلوب ہے جو اس کی مرضی اور مشیّت سے ہو، اور نزع کے وقت جب فرشتے سامنے ہوں، تو اس وقت کا ایمان مجبوری کا ایمان ہوگا، جس کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے۔

ثالثاً اس لیے کہ قرآن کریم سے زیادہ فصاحت اور بلاغت والی کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے۔ اگر ''مَوۡتِهٖ'' کی ضمیر کتابی کی طرف راجع ہو، تو آگے ''وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا'' میں ''يَكُوۡنُ'' میں ''هُوَ'' ضمیر یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے، تو انتشارِ ضمائر لازم آئے گا کہ ایک ضمیر تو کتابی کی طرف راجع ہو، اور دوسری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف، جو فصاحت وبلاغت کے خلاف ہے۔

اس لیے یہی بات راجح اور متعین ہے کہ ''قَبۡلَ مَوۡتِهٖ'' میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، اور یہود و

نصاریٰ کو اپنی غلطی کا اقرار واحساس ہوگا تو اپنے نزع سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے، اور وہ ایمان، ایمان ہوگا اور مقبول ہوگا۔

علامہ ابوحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالظَّاهِرُ أَنَّ الضَّمِيرَيْنِ فِي: بِهٖ، وموته، عائدان أنّ عَلٰى عِيسٰى وَهُوَ سِيَاقُ الْكَلَامِ، وَالْمَعْنٰى: مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَكُونُونَ فِي زمان نزوله.

رُوِيَ أَنَّهٗ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ، فَلَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا يُؤْمِنُ بِهٖ، حَتّٰى تَكُوْنَ الْمِلَّةُ وَاحِدَةً وَهِيَ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ قَالَهٗ: ابْنُ عَبَّاسٍ، وَالْحَسَنُ، وَأَبُو مَالِكٍ.

(البحر المحيط في التفسير، ج ۴ ص ۱۲۹، ۱۳۰)

ترجمہ: ظاہر یہی ہے کہ ''بِہٖ'' اور ''مَوْتِہٖ'' میں دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ سیاقِ کلام بھی اسی کو چاہتا ہے۔ معنی یہ ہے: جو اہلِ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوں گے، ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہے گا جو ان پر ایمان نہ لائے۔ احادیث میں مروی ہے کہ وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور اہلِ کتاب میں سے کوئی بھی ان پر ایمان لائے بغیر نہیں رہے گا یہاں تک کہ اس وقت ایک ہی ملت باقی رہے گی، اور وہ صرف ملتِ اسلام ہی ہوگی۔ یہی بات حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

علامہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر سے واضح ہوگیا کہ آیت کریمہ کا ظاہر اور سیاق وسباق اسی کو چاہتا ہے کہ ''بِہٖ'' کی طرح ''قَبْلَ مَوْتِہٖ'' کی ضمیر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔

حضرت قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ تفسیر نقل کی ہے:

وقيل: الضميران لعيسى عليه أفضل الصلاة والسلام، والمعنى: أنه إذا نزل من السماء آمن به أهل الملل جميعا.

روي: أنه عليه الصلاة والسلام ينزل من السماء حين يخرج الدجال

فيهلكه ولا يبقى أحد من أهل الكتاب إلا يؤمن به، حتى تكون الملة واحدة وهي ملة الإسلام، وتقع الأمنة حتى ترتع الأسود مع الإبل، والنمور مع البقر، والذئاب مع الغنم، وتلعب الصبيان بالحيات. ويلبث في الأرض أربعين سنة ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون ويدفنونه۔ (أنوار التنزيل وأسرار التأويل للبيضاوي، ج۲ ص۱۰۸)

ترجمہ اور یہ کہا گیا ہے (اور یہی صحیح اور راجح ہے) کہ دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ معنی یہ ہے کہ جب وہ آسمان سے نازل ہوں گے تو تمام ملتوں والے ان پر ایمان لائیں گے۔ احادیث میں مروی ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَمَا قَالَ تَعَالَى: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ" [النساء:159] وَالْقَوْلُ الصَّحِيحُ الَّذِي عَلَيْهِ الْجُمْهُورُ قَبْلَ مَوْتِ الْمَسِيحِ.

□ قَالَ تَعَالَى: "وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ" [النساء: 157]. فَنَفَى عَنْهُ الْقَتْلَ. ثُمَّ قَالَ: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ" [النساء: 159]. وَهٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مَعْنَاهُ: قَبْلَ مَوْتِ الْمَسِيحِ.

(الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، ج۲ ص۳۳۷؛ ج۴ ص۳۴)

ترجمہ آیت کریمہ: "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" (النساء: ۱۵۹) کی تفسیر میں صحیح قول (اور تفسیر) وہی ہے جس پر جمہور اہل اسلام ہیں کہ "مَوْتِهٖ" میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔

6.10:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اب تک وفات نہیں ہوئی، ان کو تشریف لانا ہے، اس کے بعد اُن کی وفات ہونی ہے

حدیث 4:۔ حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّشْتَكِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُود: "إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

(تفسیر القرآن العظیم لابن أبي حاتم. ج ۴ ص ۱۱۱۰ رقم 6232)

(تفسیر الطبری= جامع البیان عن تأویل آی القرآن. ج ۵ ص ۴۴۸)

(تفسیر القرآن العظیم. لابن کثیر. ج ۸ ص ۵۰۳)

ترجمہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی فوت نہیں ہوئے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کو لوٹ کر تمہارے پاس آنا ہے''۔

تنبیہ عجیب بات ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں یہود و نصاریٰ کو علیحدہ علیحدہ خطاب فرمایا ہے، چونکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مُردہ تصور کرتے ہیں، اور ان کی دوبارہ آمد کے منکر ہیں۔ اس لیے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص یہود کو خطاب فرمایا، تو ان کے مقابلہ میں خاص طور پر ان کی دوبارہ تشریف آوری پر زور دیا ہے، اور صراحت کے ساتھ ان کی موت کی نفی فرما دی ہے، جس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی نہیں ہوئی۔ تو پھر ان کا دوبارہ تشریف لانا خود بخود ضروری ہے۔ اس حقیقت کی مزید تاکید کے لیے جو شخص آسمانوں پر گیا ہے، وہی شخص دوبارہ آئے گا۔ لفظ ''رجوع'' یعنی لوٹنے کا استعمال فرمایا ہے۔ اس کے برعکس نصاریٰ ہیں، وہ ان کو خدا مانتے ہیں۔ لہٰذا اِن کے نزدیک وہ فنا کے تحت آ ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص ان سے خطاب فرمایا، تو ان کو یہ کہہ کر قائل کیا

ہے کہ خدا وہ ہے جس کو کبھی فنا نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اترنے کے بعد موت آنی ہے۔ پھر وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں؟!!

حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّبِيعِ قَوْلُهُ: الٓمٓ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ القيوم قال: إن النصارى أتوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَاصَمُوهُ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَقَالُوا: مَنْ أَبُوهُ؟ فَقَالُوا عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَالْبُهْتَانَ، لَا إِلٰهَ إِلا اللهُ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلا وَلَدًا. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَأَنَّ عِيسَى يَأْتِي عَلَيْهِ الْفَنَاءُ؟". قَالُوا: "بَلَى". قَالَ: "أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا قَيِّمٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَكْلَأُهُ وَيَحْفَظُهُ وَيَرْزُقُهُ؟". قَالُوا: "بَلَى". قَالَ: "فَهَلْ يَمْلِكُ عيسى من ذلك شيء؟". قَالُوا: لَا. قَالَ: "أَفَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلا فِي السَّمَاءِ؟". قَالُوا: "بَلَى". قَالَ: "فَهَلْ يَعْلَمُ عيسى من ذلك شيء إلا مَا عُلِّمَ؟". قَالُوا: "لَا". قَالَ: "فَإِنَّ رَبَّنَا صَوَّرَ عِيسَى فِي الرَّحِمِ كَيْفَ يَشَاءُ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا لَا يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَلا يَشْرَبُ الشَّرَابَ وَلا يُحْدِثُ الْحَدَثَ؟". قَالُوا: "بَلَى". قَالَ: "أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ عِيسَى حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كَمَا تَحْمِلُ الْمَرْأَةُ ثُمَّ وَضَعَتْهُ كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ وَلَدَهَا، ثُمَّ غُذِّيَ كَمَا يُغَذَّى الصَّبِيُّ، ثُمَّ كَانَ يَطْعَمُ الطَّعَامَ، وَيَشْرَبُ الشَّرَابَ وَيُحْدِثُ الْحَدَثَ؟". قَالُوا: "بَلَى". قَالَ: "فَكَيْفَ يَكُونُ هٰذَا كَمَا زَعَمْتُمْ؟". فَعَرَفُوا ثُمَّ أَبَوْا إِلا جُحُودًا، فَأَنْزَلَ اللهُ: الٓمٓ. اللهُ لَا إِلٰهَ إِلا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ.

(تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم، ج ٢ ص ٥٨٥ رقم 3124)

(تفسير الطبري = جامع البيان عن تأويل آي القرآن، ج ۵ ص ۱۷۴)

ترجمہ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں: نصاریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑنے لگے اور کہنے لگے: ''اگر وہ خدا کے بیٹے نہ تھے، تو بتایئے: ان کا والد کون

تھا؟''۔ حق تعالیٰ پر طرح طرح کے جھوٹ اور بہتان لگانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: ''کیا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوا کرتا ہے؟''۔ انھوں نے کہا: ''کیوں نہیں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے۔ اس کو موت کبھی نہ آئے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت آنی ہے''۔ انھوں نے اس کا اقرار کیا اور کہا: ''بے شک اُن کو موت آنی ہے (تو پھر وہ حق تعالیٰ کے مشابہ کہاں رہے؟)''۔

اگر بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت آچکی تھی تو کیا اس حقیقت کے انکشاف کے لیے اس سے زیادہ بڑھ کر کوئی اور موقع تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں صاف فرما دیتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو کبھی کے مر چکے ہیں، مگر قرآن و حدیث میں عیسائیوں کے سامنے ایک جگہ بھی ہم کو اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔

حدیث 6:۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: "مَا تَذْكُرُونَ؟". قَالُوا: "نَذْكُرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ: الدُّخَانُ، وَالدَّجَّالُ، وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ".

(صحيح: مسند أحمد، رقم 16141، 16143، 16144؛ الحميدي رقم 827؛ مسلم رقم 39-2901، البغوي في "شرح السنة" رقم 4250؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 1013؛ ابن حبان رقم 6843؛ الطيالسي رقم 1067، أبو داود رقم 4311؛ ترمذي رقم 2183؛ النسائي في "الكبرى" رقم 11380، 11482؛ الطبراني في "الكبير" رقم 3029، 3030، 3032، 3033)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر بالا خانہ سے جھانکا (یہ بالا خانہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ کے اوپر تھا، وہاں سے مسجد کی

طرف کھڑکی کھلتی تھی)، اور ہم قیامت کا تذکرہ کررہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم دس نشانیاں دیکھو گے:

۱ دخان یعنی دھواں۔

۲ دجّال کا خروج

۳ دابۃ الارض کا خروج: زمین سے جانور کا نکلنا

۴ سورج کا مغرب سے طلوع کرنا۔

۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا

۶ یاجوج ماجوج کا خروج

۷ تا ۹ تین خسف: مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنسے گی۔

۱۰ سب سے آخر میں وہ آگ جو یمن سے ظاہر ہوگی اور سب کو دھکا دے کر محشر تک لے جائے گی۔“

حدیثِ مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کا آنا یقینی ہے، مگر اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول چند اور علامات کے ساتھ اتنا ہی یقینی ہے، یہاں تک کہ ان کی تشریف آوری سے پہلے قیامت کا تصور کرنا گویا بے حقیقت بات ہے۔ نیز حدیث مذکور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول جن اور دیگر علامات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر علامت اپنی اپنی نوعیت میں عجیب ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ انقلابِ عالم کے عجیب تر حادثہ کی علامات ایسے ہی عجیب در عجیب ہونی چاہیے۔ ان کی تاویلیں کر کر کے دنیا کے عام حوادث کی صف میں کھینچنا قیامت کی حقیقت سے ناواقفی کی دلیل ہے، بلکہ ایک طرح پر قیامت ہی کا انکار ہے، کیونکہ قیامت کا وجود ان علامات کے وجود سے کہیں عجیب تر ہے۔ پس اگر یہ علامات مادی عقول کے نزدیک خلافِ عقل ہونے کی بنا پر قابلِ تاویل ہیں، تو پھر قیامت کا وجود بدرجۂ اولیٰ قابل تاویل ہونا چاہیے، (العیاذ باللہ)۔ اہل عقل وانصاف کو ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیثوں میں قیامت کے قریب تر متعلقات میں

شمار کیا گیا ہے۔ پھر اگر اس کو قیاس کرنا ہی ہے تو قیامت پر قیاس کرنا چاہیے۔ عالم کے عام نظم ونسق میں اس کو شامل کر لینا کتنی بڑی نادانی ہے۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "علاماتِ قیامت" میں قیامت کی علامات کی دو قسمیں قرار دی ہیں: صغریٰ (چھوٹی) اور کبریٰ (بڑی)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول علاماتِ کبریٰ میں شامل فرمایا ہے، جس کا حاصل حدیث کے الفاظ میں یہ ہے: اس کے بعد قیامت کا اس طرح انتظار کرنا چاہیے، جیسے جانور کے حمل کی مدت پوری ہو جانے کے بعد اس کا مالک بچہ کی پیدائش کا انتظار کیا کرتا ہے۔

حدیث 7:۔ حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، وَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ"۔

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، رقم 19851، 19920، موقوفاً 19895؛ أبو داود رقم 2484؛ الطبرانی فی "الکبیر" 18/ (رقم 228)؛ الخطیب فی "شرف أصحاب الحدیث" رقم 46؛ اللالکائی فی "أصول الاعتقاد" رقم 169.168؛ مستدرک حاکم رقم 2392، 8391؛ البزار فی "مسنده" رقم 3524)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی، جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں"۔

حدیثِ مذکور اگرچہ ایک دوسرے مضمون کی حدیث ہے، مگر چونکہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری قیامت کی طرح یقینی مسئلہ ہے۔ اس لیے جب کہیں قیامت کا تذکرہ آتا ہے، تو اگر وہاں سیاقِ کلام میں ذرا کوئی مناسبت نکل آتی ہے، تو مسلّمات کی طرح فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ بھی آجاتا ہے۔

6.11:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول: احادیث مبارکہ

حدیث 8:۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ، فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: "مَا تَذْكُرُونَ؟". قُلْنَا: "السَّاعَةَ". قَالَ: "إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ".

(مسلم رقم 40-2901)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر بالا خانہ سے جھانکا (یہ بالا خانہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ کے اوپر تھا، وہاں سے مسجد کی طرف کھڑکی کھلتی تھی)، اور ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم دس نشانیاں دیکھو گے:

۱ دخان یعنی دھواں۔

۲ دجّال کا خروج

۳ دابۃ الارض کا خروج: زمین سے جانور کا نکلنا

۴ سورج کا مغرب سے طلوع کرنا

۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول

۶ یاجوج ماجوج کا خروج

۷ تا ۹ تین جگہ زمین کے دھنسنے کے واقعات: مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنسے گی

۱۰ سب سے آخر میں جو علامت ظاہر ہوگی، وہ یمن (عدن) کی سرزمین سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر شام کی طرف لے جائے گی، یا فرمایا: لوگوں کو جمع کرے گا۔

حدیث9:۔حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، وَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ".

(صحیح علی شرط مسلم :مسند أحمد، رقم19851، 19920، موقوفاً19895؛ أبو داود رقم2484؛ الطبرانی فی "الکبیر" 18/ (رقم228)؛ الخطیب فی "شرف أصحاب الحدیث" رقم46؛ اللالکائی فی "أصول الاعتقاد" رقم169.168؛ مستدرک حاکم رقم2392، 8391؛ البزار فی "مسنده" رقم3524)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت میں ایک جماعت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں حق پر مسلسل ڈٹی رہے گی، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت قریب) آ پہنچے، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں''۔

حدیث10:۔حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَحَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيُدْعَوُنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد ج١٦ ص٢٥۴ رقم10404؛ مسلم رقم243 – 155؛ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم105؛ ابن حبان رقم6816؛ الآجری فی "الشریعة" رقم887؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم، لأبی نعیم رقم 392؛ البعث والنشور، رقم199؛ ابن منده فی "الإیمان" رقم412؛ البغوی رقم4276؛ مستخرج ابی عوانه رقم313)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل منصف حاکم بن کر ضرور نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کردیں گے، نوجوان اونٹنیوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے گا، کوئی انھیں پکڑنا گوارا نہیں کرے گا۔ آپس کی دشمنی، باہمی بغض اور حسد ناپید ہوجائے گا۔ لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائے گا مگر کوئی اسے لینے کو تیار نہ ہوگا''۔

حدیث 11:۔(خ م د حم): عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : ("الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ (1) أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى (2) وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام) (3) (فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) (4) (لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ) (5) (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ) (6) (وَإِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَتْ بِي حَيَاةٌ) (7) (أَنْ أَلْقَاهُ، فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ) (8) (فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، رَجُلٌ مَرْبُوعٌ (9) إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ) (10) (عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ (11)) (12) (سَبْطٌ (13) كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ) (14) (إِمَامًا مُقْسِطًا، وَحَكَمًا عَدْلًا) (15) (مَهْدِيًّا) (16) (يَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ (17)) (18) (وَالْخَرَاجَ (19) وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ) (20) (وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ) (21) (وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ (22) كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ) (23) (وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ) (24) (مَسِيحَ الضَّلَالَةِ، الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ) (25) (وَتَكُونَ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً (26)) (27) (وَيَنْزِلُ) (28) (بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ (29) وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ (30) مِنْهَا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيُثَنِّيَهُمَا (31)) (32) (جَمِيعًا) (33) (ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: "يَا مُحَمَّدُ!" لَأُجِيبَنَّهُ) (34) (وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ (35) فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا (36)) (37) (وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا (38)) (39) (وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ (40) وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ) (41) (وَتَضَعُ

الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا) (42) (وَتُتَّخَذُ السُّيُوفُ مَنَاجِلَ) (43) (وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ، حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنِّمَارُ (44) مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ) (45) (وَتَذْهَبُ حُمَةُ (46) كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ (47)) (48) (فَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا تَضُرُّهُمْ) (49) (وَتُنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا) (50) (وَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ) (51) (وَيَدْفِنُونَهُ") (52) (ثُمَّ تَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا". (53)) (54) (قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "يُؤْمِنُ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ": عِيسَى) (55).

---

(1) أَوْلَادُ الْعَلَّات: الْإِخْوَة مِنَ الْأَب، وَأُمَّهَاتهم شَتَّى.

(2) شَتَّى: مختلفين، متفرقين.

(3) (حم) 9259، (خ) 3258، انظر الصحيحة: 2182

(4) (حم) 10994، صحيح الجامع 1452، وقال الأرناءوط: إسناده حسن

(5) (حم) 9259، (خ) 3258

(6) (خ) 2109، (م) 155

(7) (حم) 7958، وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: إسناده صحيح.

(8) (حم) 7957، وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: إسناده صحيح.

(9) المَربوع: المتوسط القامة بين الطول والقصر.

(10) (د) 4324، (حم) 9259

(11) المُمَصَّرَة: التي فيها صُفْرة خفيفة.

(12) (حم) 9259، وقال الأرناءوط: صحيح، وانظر روضة المحدثين: 1198

(13) الشعر السَّبْط: المُنْبَسِط المُسْتَرسل.

(14) (د) 4324، (حم) 9259

(15) (م) 155، (حم) 7665

(16) (حم) 9312, وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: إسناده صحيح.

(17) الجِزْيَة: عبارةٌ عن المَالِ الذي يُعْقَد للْكِتَابي عليه الذِّمَّة. وهي فِعْلة. من الجزَاء. كأنها جَزَتْ عن قَتْلِه. والجزيةُ مقابل إقامتهم في الدولة الإسلامية. وحمايتها لهم.

(18) (خ) 2109, (م) 155

(19) الخَرَاج: معناه الغَلَّة, لأَن عمرَ بن الخطاب - رضي الله عنه - أمر بِمَسَاحَةِ أَرضِ السَّوَادِ وأَرضِ الفَيْء, ودفعها إلى الفلاحين الذين كانوا فيه, على غلةٍ يؤدونها كل سنة ولذلك سُمِّيَ خَراجاً, ثم قيل بعد ذلك للبلاد التي افتُتِحت صُلْحاً ووُظِّف ما صولحوا عليه على أَراضيهم: خراجية, لأَن تلك الوظيفة أَشبهت الخراجَ الذي أُلْزِم به الفلاَّحون, وهو الغَلَّة. لسان العرب - (ج 2/ ص 249)

(20) (حم) 7890, وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: إسناده صحيح.

(21) (حم) 9259

(22) أي: الأديان.

(23) (د) 4324, (حم) 9259

(24) (حم) 9259

(25) (حم) 9630, وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: صحيح, (د) 4324

(26) قَالَ الخَطَّابِيُّ: أَيْ يُكْرِهُ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى الْإِسْلَام. فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ الْجِزْيَة, بَلْ الْإِسْلَامَ أَوْ الْقَتْل. عون المعبود - (ج 9/ ص 361)

(27) (حم) 9110, وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: إسناده حسن.

(28) (حم) 7890

(29) (فَجّ الرَّوْحَاء): بَيْن مَكَّة وَالْمَدِينَة, وَكَانَ طَرِيقُ رَسُول الله - صلى الله عليه وسلم - إِلَى بَدْرٍ وَإِلَى مَكَّة عَام الْفَتْح, وَعَام حَجَّة الْوَدَاع. (النووي - ج 4/ ص 353)

(30) الإهلال: رفع الصوت بالتلبية.

(31) أي: يَقْرُن بَيْنهمَا.

(32) (م) 1252, (حم) 7270

(33) (حم) 10671, وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: إسناده حسن.

(34) (يع) (6584), انظر الصَّحِيحَة: 2733.

(35) الْقِلَاص: جمع قَلُوص, وَهِيَ مِنَ الْإِبِل كَالْفَتَاةِ مِنَ النِّسَاء, وَالْحَدَث مِنَ الرِّجَال, وَمَعْنَاهُ أَنْ يُزْهَد فِيهَا وَلَا يُرْغَب فِي اِقْتِنَائِهَا لِكَثْرَةِ الْأَمْوَال, وَقِلَّة الْآمَال وَعَدَم الْحَاجَة, وَالْعِلْم بِقُرْبِ الْقِيَامَة, وَإِنَّمَا ذُكِرَتْ الْقِلَاص لِكَوْنِهَا أَشْرَف الْإِبِل الَّتِي هِيَ أَنْفَس الْأَمْوَال عِنْد الْعَرَب, وَهُوَ شَبِيه بِمَعْنَى قَوْل الله عَزَّ وَجَلَّ {وَإِذَا الْعِشَار عُطِّلَتْ}. (النووی- ج1/ص282)

(36) أَيْ: لَا يُعْتَنَى بِهَا. (النووی- ج1/ص282)

(37) (م) 155, (حم) 10409

(38) أَيْ: أَنَّهُمْ حِينَئِذٍ لَا يَتَقَرَّبُونَ إِلَى الله إِلَّا بِالْعِبَادَةِ, لَا بِالتَّصَدُّقِ بِالْمَالِ, وَقِيلَ: مَعْنَاهُ أَنَّ النَّاس يَرْغَبُونَ عَنْ الدُّنْيَا حَتَّى تَكُون السَّجْدَة الْوَاحِدَة أَحَبّ إِلَيْهِمْ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. فتح الباری (ج10/ص250)

(39) (خ) 3264

(40) أَيْ: الْعَدَاوَة.

(41) (م) 155, (حم) 10409

(42) (حم) 9312

(43) (حم) 10266, وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: صحيح, وهذا إسناد محتمل للتحسين.

(44) أي: التُّهُور.

(45) (حم) 9259

(46) الْحُمَةُ: السُّمُّ.

(47) أي: الحشرات السامة كالأفعى والعقرب وغيرها.

(48) (حم) 10266

(49) (حم) 9259

(50) (حم) 10266.

(51) (حم) 9259, (د) 4324

(52) (حم) 9630

(53) [النساء/159]

(54) (خ) 3264, (م) 155

(55) (حم) 7890

(الجامع الصحیح للسنن والمسانید، ج۲ ص۴۸۸۔ المؤلف: صهیب عبد الجبار۔ عدد الأجزاء: 38۔ تاریخ النشر: 15-8-2014۔ المکتبۃ الشاملہ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”انبیائے کرام علیہم السلام آپس میں علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں جدا جدا ہیں۔ اُن کا دین ایک ہے۔ میں، دنیا اور آخرت میں، سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قریب ہوں۔ اس لیے کہ میرے اور اُن کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری زندگی لمبی ہوگئی، تو میں اُن سے ملاقات کروں گا۔ پھر اگر میری موت نے جلدی کرلی، تو پھر جو کوئی تم میں سے ان سے ملاقات کا شرف حاصل کرلے، تو اُن کو میری طرف سے سلام پہنچادے۔ پھر جب تم ان کو دیکھو، تو اُن کو پہچان لینا۔ وہ درمیانے قد والے، سرخی مائل سفید رنگ کے ہوں گے۔ ان کے اوپر دو ہلکے زرد رنگ کی چادریں ہوں گی۔ ان کے بال سیدھے ہوں گے۔ گویا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں، اگرچہ پانی نے ان کو تر بھی نہ کیا ہوگا۔ وہ لوگوں سے اسلام کی خاطر جہاد و قتال کریں گے۔ وہ انصاف کرنے والے، عادل حاکم ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر (سور) کو مار ڈالیں گے، جزیہ اور خراج کو اُٹھا دیں گے، اُن کے لیے نماز کو جمع کیا جائے گا۔ وہ لوگوں کو اسلام ہی کی دعوت دیں گے۔ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ ساری ملتوں اور دینوں کو ختم کردیں گے۔ اُن کے زمانے میں ہی اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں مسیحِ ضلالت (گمراہ)، کانے اور کذاب یعنی دجّال کو ہلاک کرے گا۔ اور دین کی دعوت ایک ہی ہوگی یعنی دین اسلام ہی رہے گا۔

وہ (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ) فَجِّ الرَّوْحَاءِ میں نازل ہوں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! وہ حج، یا عمرہ، یا دونوں کا اکٹھا تلبیہ پڑھیں گے۔ پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہوکر کہیں گے: ”اے محمد!“،

تو میں ضرور اُن کو جواب دوں گا۔ اور جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا کہ اُن سے سواری اور بار برداری کا کام نہیں لیا جائے گا۔ مال و دولت کی فراوانی ہوگی، یہاں تک کہ کوئی اس کا خواہش مند نہ رہے گا۔ اس وقت ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یقیناً لوگوں کے دلوں سے کینہ، بغض، اور حسد جاتا رہے گا۔ لڑائی اپنے ہتھیاروں کو ڈال دے گی۔ تلواروں کو میانوں میں ڈال دیا جائے گا۔ روئے زمین پر امن وامان کا دور دورہ ہوگا، یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائے کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ، ہر زہریلا جانور دوسرے زہریلے جانوروں کے ساتھ گھوم پھر رہے ہوں گے۔ چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیل رہے ہوں گے، مگر وہ اُن کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ آسمان سے رزق اُترے گا، زمین اپنی ساری برکتوں کو باہر نکال دے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہیں گے، پھر اُن کو وفات دے دی جائے گی۔ مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے، اور اُن کو دفن کریں گے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت 26:۔ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ (النساء:۱۵۹)

ترجمہ: اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہی دے گا۔

6.12:۔ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام پر اجماعِ اُمت

وَأَمَّا الْإِجْمَاعُ فَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى نُزُوْلِهٖ وَلَمْ يُخَالِفْ فِيْهِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الشَّرِيْعَةِ، وَإِنَّمَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ الْفَلَاسِفَةُ وَالْمَلَاحِدَةُ مِمَّنْ لَا يُعْتَدُّ بِخِلَافِهٖ. وَقَدِ انْعَقَدَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلٰى أَنَّهٗ يَنْزِلُ وَيَحْكُمُ بِهٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَلَيْسَ يَنْزِلُ بِشَرِيْعَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ عِنْدَ نُزُوْلِهٖ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنْ كَانَتِ النُّبُوَّةُ قَائِمَةً بِهٖ وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِهَا۔

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فی عقد الفرقة المرضية.للسفارینی،ج ۲ص ۹۴،۹۵)

ترجمہ أمت محمدیہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اجماع ہے۔ اہل شریعت میں سے کسی نے اس مسئلہ میں مخالفت نہیں کی ہے۔صرف فلاسفہ اور ملحدین نے اس کا انکار کیا ہے۔ ان کی اس بات کا کوئی وزن نہیں ہے۔ اس بات پر بھی أمت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر شریعتِ محمدی کے مطابق ہی فیصلے کریں گے۔ ان پر آسمان سے نازل ہونے کے بعد کوئی مستقل شریعت نہیں اترے گی۔ اگرچہ وہ اس وقت بھی نبوت کے وصف سے متصف ہوں گے۔

6.13:۔ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو احادیث ہم تک پہنچی ہیں، وہ متواتر ہیں اور ان کے تواتر کا ذکر کرنے والوں میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (طبقات الحنابلہ ج ۱ ص ۲۴۱ تا ۲۴۳)، حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (مقالات الاسلامیین ج ۱ ص ۳۴۵)، حضرت علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ (تفسیر طبری: ج ۳ ص ۲۹۱)، علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۲۲۳) اور علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ (لوامع الانوار البہیہ ج ۱ ص ۹۴، ۹۵) شامل ہیں۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب: ''التوضيح فی ما جاء فی المنتظر والدجال والمسيح'' میں ان احادیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''التصريح بما تواتر فی نزول المسيح'' میں ایک سو ایک (۱۰۱) احادیث کو بیان کیا ہے۔ اس کتاب کی تحقیق علامہ عبد الفتاح أبو غدة رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وارد احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّهُ رَفَعَهُ إِلَيْهِ، وَإِنَّهُ بَاقٍ حَيٌّ، وَإِنَّهُ سَيَنْزِلُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ.

(تفسیر القرآن العظیم۔لابن کثیر۔ج۲ص۴۵۴)

ترجمہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اُٹھالیا۔ وہ باقی اور زندہ ہیں۔ وہ عنقریب قیامت سے پہلے زمین پر نازل ہوں گے، جیسا کہ اس پر احادیث متواترہ دلالت کرتی ہیں۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واعلم أن أحاديث الدجال ونزول عيسى عليه السلام متواترة يجب الإيمان بها، ولا تغتر بمن يدعي فيها أنها أحاديث آحاد، فإنهم جهال بهذا العلم، وليس فيهم من تتبع طرقها ولو فعل لوجدها متواترة كما شهد بذلك أئمة هذا العلم كالحافظ ابن حجر وغيره. ومن المؤسف حقا أن يتجرأ البعض على الكلام فيما ليس من اختصاصهم، لا سيما والأمر دين وعقيدة! (حاشیہ شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص۵۰۱)

ترجمہ اچھی طرح جان لیجیے! خروجِ دجال اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وارد احادیث متواتر ہیں۔ ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ آپ ان لوگوں کے قول سے فریب نہ کھائیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ احادیث خبر واحد ہیں۔ ایسا سمجھنے والے دراصل علمِ حدیث سے جاہل ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے ان احادیث کی سندوں کی تحقیق کی ہو۔ اگر وہ تحقیق کرتے تو انھیں معلوم ہوجاتا کہ یہ احادیث متواتر ہیں، جیسے کہ اس علم کے ائمہ مثلاً: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر نے شہادت دی ہے۔ یہ امر یقیناً افسوس ناک ہے کہ بعض لوگ ایسے موضوع کے بارے میں گفتگو کی جرأت کرتے ہیں جو ان کا میدان ہی نہیں ہے۔ یہ بات اس وقت اور بھی زیادہ افسوس ناک ہوجاتی ہے جب اس معاملے کا تعلق دین اور عقیدے سے ہو۔

6.14:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کن حالات میں نازل ہوں گے؟

حدیث 12:۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: "يَأْتِي سِبَاخَ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَهَا، فَتَنْتَفِضُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا نَفْضَةً أَوْ نَفْضَتَيْنِ، وَهِيَ الزَّلْزَلَةُ. فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ، ثُمَّ يُوَلِّي الدَّجَّالُ قِبَلَ الشَّامِ، حَتَّى يَأْتِيَ بَعْضَ جِبَالِ الشَّامِ فَيُحَاصِرَهُمْ. وَبَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُعْتَصِمُونَ بِذِرْوَةِ جَبَلٍ مِنْ جِبَالِ الشَّامِ، فَيُحَاصِرُهُمُ الدَّجَّالُ نَازِلًا بِأَصْلِهِ، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: "يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! حَتَّى مَتَى أَنْتُمْ هٰكَذَا وَعَدُوُّ اللهِ نَازِلٌ بِأَرْضِكُمْ هٰكَذَا، هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا بَيْنَ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ، بَيْنَ أَنْ يَسْتَشْهِدَكُمُ اللهُ أَوْ يُظْهِرَكُمْ. فَيُبَايِعُونَ عَلَى الْمَوْتِ بَيْعَةً يَعْلَمُ اللهُ أَنَّهَا الصِّدْقُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ تَأْخُذُهُمْ ظُلْمَةٌ لَا يُبْصِرُ امْرُؤٌ فِيهَا كَفَّهُ، قَالَ: فَيَنْزِلُ ابْنُ مَرْيَمَ فَيَحْسِرُ عَنْ أَبْصَارِهِمْ، وَبَيْنَ أَظْهُرِهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ لَأْمَتُهُ يَقُولُونَ: "مَنْ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ!؟". فَيَقُولُ: "أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، وَرُوحُهُ، وَكَلِمَتُهُ، عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، اخْتَارُوا بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ: بَيْنَ أَنْ يَبْعَثَ اللهُ عَلَى الدَّجَّالِ وَجُنُودِهِ عَذَابًا مِنَ السَّمَاءِ، أَوْ يَخْسِفَ بِهِمُ الْأَرْضَ، أَوْ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ سِلَاحَكُمْ، وَيَكُفَّ سِلَاحَهُمْ عَنْكُمْ". فَيَقُولُونَ: "هٰذِهِ يَا رَسُولَ اللهِ! أَشْفَى لِصُدُورِنَا وَلِأَنْفُسِنَا". فَيَوْمَئِذٍ تَرَى الْيَهُودِيَّ الْعَظِيمَ الطَّوِيلَ، الْأَكُولَ الشَّرُوبَ، لَا تُقِلُّ يَدُهُ سَيْفَهُ مِنَ الرِّعْدَةِ، فَيَقُومُونَ إِلَيْهِمْ فَيُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، وَيَذُوبُ

الدَّجَّالُ حِينَ يَرَى ابْنَ مَرْيَمَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ، حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَوْ يُدْرِكَهُ عِيسٰى فَيَقْتُلَهُ".

(الجامع (منشور کملحق بمصنف عبد الرزاق)، ج ۱۱ ص ۳۹۷، ۳۹۸ رقم 20834)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دجّال کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرمایا: ''دجال مدینہ کی بنجر زمین میں وارد ہوگا۔ مدینہ کے اندر داخل ہونا اس کے لیے ممنوع ہوگا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کو زلزلے کے ایک یا دو جھٹکے دے گا۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ تمام منافق مرد اور عورتیں مدینہ سے نکل کر دجال کی طرف چلے جائیں گے۔ پھر دجال شام کی طرف رخ کرلے گا۔ اس کے بعض پہاڑوں کے پاس ٹھہر کر اُن کا محاصرہ کرلے گا۔ کچھ مسلمان جو شام کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوں گے۔ دجّال اس پہاڑ کے نیچے جا کر اُن کا بھی محاصرہ کرلے گا۔ جب یہ محاصرہ طویل ہو جائے گا، تو ایک مسلمان پکار کر ساتھیوں سے کہے گا: ''اے مسلمانوں کی جماعت! تم کب تک اس حالت میں رہو گے۔ اللہ کا دشمن دجّال تمھاری سرزمین پر ڈیرا جما چکا ہے۔ اُٹھو! باہر نکلو، تم دو بھلائیوں میں سے ایک ضرور پالو گے: اللہ تعالیٰ تمھیں شہادت نصیب فرمائے گا، یا پھر تم اس پر غلبہ پالو گے''۔ وہ سب خلوصِ دل سے موت پر بیعت کرلیں گے، پھر ان پر ایسا اندھیرا چھا جائے گا کہ ایک انسان اپنی ہتھیلی تک کو نہیں دیکھ سکے گا۔ اسی دوران اچانک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تشریف لے آئیں گے۔ مؤمنوں کی آنکھوں سے ظلمت کے پردے ہٹ جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے درمیان موجود ہوں گے۔ انھوں نے زرہ پہن رکھی ہوگی۔ لوگ کہیں گے: ''اللہ کے بندے! آپ کون ہیں؟''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''میں اللہ کا بندہ، اس کا رسول، اس کی طرف سے روح، اور اس کا کلمہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں''۔ اس موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مؤمنوں سے فرمائیں گے: ''تم لوگ دجال سے نجات پانے کی تین صورتوں میں سے ایک کا انتخاب کرلو، جو تمھیں زیادہ پسند ہو۔ پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ دجال پر اور اُس کے لشکروں پر آسمان سے کوئی عذاب نازل کردے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ انھیں

زمین میں دھنسا دے۔ اور تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ تمھارے ہتھیاروں کو اُن پر مسلط کر دے، اور اُن کے ہتھیار تم سے روک لے''۔ وہ کہیں گے: ''اے اللہ کے نبی! یہ تیسری صورت ہمارے لیے سب سے بڑھ کر اطمینان بخش ہے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ''اس دن آپ دیکھیں گے کہ ایک عظیم الجثہ، لمبا تڑنگا، بہت زیادہ کھانے پینے والا یہودی اس حالت سے دوچار ہو جائے گا کہ کپکپاہٹ کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار کو تھامنے سے قاصر رہے گا۔ اہل ایمان دجال کی طرف اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اس پر فتح پالیں گے۔ وہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دیکھے گا تو سیسے کی طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو جالیں گے اور قتل کر ڈالیں گے''۔

6.15:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی کیفیت

حدیث 13:۔ حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ.

(مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ اسی حالت میں (کہ ایک نوجوان دجال سے برسرِ پیکار ہوگا) یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کو (آسمان سے) بھیجے گا اور وہ زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق میں سفید مشرقی مینار پر نازل ہوں گے۔ جب وہ اپنے سر کو نیچا کریں گے، تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے جیسے کہ موتی گر رہے ہوں۔

حدیث 14:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ، وَإِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، فَلَهُ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً يَسِيحُهَا فِي الْأَرْضِ، الْيَوْمُ مِنْهَا كَالسَّنَةِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالشَّهْرِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ هٰذِهِ، وَلَهُ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ عَرْضُ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا، فَيَقُولُ لِلنَّاسِ: "أَنَا رَبُّكُمْ"، وَهُوَ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ - ك ف ر مُهَجَّاةٌ - يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ، وَغَيْرُ كَاتِبٍ، يَرِدُ كُلَّ مَاءٍ وَمَنْهَلٍ إِلَّا الْمَدِينَةَ وَمَكَّةَ، حَرَّمَهُمَا اللهُ عَلَيْهِ، وَقَامَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَبْوَابِهَا، وَمَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ، وَالنَّاسُ فِي جَهْدٍ إِلَّا مَنْ تَبِعَهُ، وَمَعَهُ نَهْرَانِ أَنَا أَعْلَمُ بِهِمَا مِنْهُ، نَهْرٌ يَقُولُ الْجَنَّةُ، وَنَهْرٌ يَقُولُ النَّارُ، فَمَنْ أُدْخِلَ الَّذِي يُسَمِّيهِ الْجَنَّةَ، فَهُوَ النَّارُ، وَمَنْ أُدْخِلَ الَّذِي يُسَمِّيهِ النَّارَ، فَهُوَ الْجَنَّةُ". قَالَ: "وَيَبْعَثُ اللهُ مَعَهُ شَيَاطِينَ تُكَلِّمُ النَّاسَ، وَمَعَهُ فِتْنَةٌ عَظِيمَةٌ، يَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ، وَيَقْتُلُ نَفْسًا ثُمَّ يُحْيِيهَا فِيمَا يَرَى النَّاسُ، لَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا مِنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ: "أَيُّهَا النَّاسُ! هَلْ يَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا الرَّبُّ؟". قَالَ: "فَيَفِرُّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى جَبَلِ الدُّخَانِ بِالشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ، فَيُحَاصِرُهُمْ، فَيَشْتَدُّ حِصَارُهُمْ وَيُجْهِدُهُمْ جَهْدًا شَدِيدًا، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُنَادِي مِنَ السَّحَرِ، فَيَقُولُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ؟". فَيَقُولُونَ: "هٰذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ". فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيُقَالُ لَهُ: "تَقَدَّمْ، يَا رُوحَ اللهِ!". فَيَقُولُ: "لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ". فَإِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ. قَالَ: "فَحِينَ يَرَى الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَيَمْشِي إِلَيْهِ، فَيَقْتُلُهُ حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَةَ وَالْحَجَرَ يُنَادِي: "يَا رُوحَ اللهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ، فَلَا يَتْرُكُ مِمَّنْ كَانَ يَتْبَعُهُ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج ۲۳ ص ۲۱۰ رقم 14954؛ شرح مشکل الآثار رقم 5694؛ مستدرک حاکم رقم 8473)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دین کے کمزور ہونے اور علم کے اُٹھ جانے کے بعد دجّال نکلے گا۔ وہ زمین میں چالیس روز تک پھرے گا۔ ان میں سے ایک دن سال کی طرح، ایک دن ایک مہینے کی طرح، اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ بعد ازیں باقی ایام تمھارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس کے پاس ایک گدھا ہوگا، جس پر وہ سوار ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ وہ لوگوں کے پاس آکر کہے گا: ''میں تمھارا رب ہوں، حالانکہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا، اور تمہارا رب ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک، ف، ر'' لکھا ہوا ہوگا۔ ہر مؤمن اسے پڑھ لے گا، چاہے وہ پڑھا لکھا ہو یا نہ ہو۔ وہ ہر پانی اور چشمے کے پاس سے گزرے گا، مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ فرشتے ان شہروں کے دروازوں پر پہرہ دیں گے۔

اس کے پاس روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا۔ لوگ اس وقت بہت بڑی مصیبت اور آزمائش میں ہوں گے، سوائے اس کے جو دجّال کی پیروی کرے گا۔ اس کے پاس دو نہریں ہوں گی۔ میں ان دونوں نہروں کے بارے میں جانتا ہوں۔ ایک نہر ہوگی جس کو وہ جنّت کا نام دیتا ہوگا، وہ (حقیقت میں) آگ ہوگی، اور ایک نہر ہوگی جس کو وہ آگ (دوزخ) کا نام دیتا ہوگا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ پھر جو شخص اس کی جنت میں داخل ہوگا، پس وہ آگ میں داخل ہوگا، اور جو شخص اس کی دوزخ میں داخل ہوگا، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو شیطانوں کو کر دے گا، جو لوگوں سے باتیں کریں گے۔ دجّال کے ساتھ بہت بڑا فتنہ اور آزمائش کا سامان ہوگا۔ وہ آسمان کو حکم دے گا، تو وہ بارش برسانا شروع کر دے گا جس کو لوگ دیکھیں گے۔ وہ ایک شخص کو قتل کرے گا، پھر اس کو زندہ کرے گا، اس کو بھی لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ دجّال کو اس ایک شخص کے علاوہ کسی اور پر ایسا کرنے کی قدرت نہ ہوگی۔ وہ لوگوں سے کہے گا: ''اے لوگو! کیا اس طرح کے کام رب کے علاوہ کوئی اور کر سکتا ہے؟''۔ پھر مسلمان

ملک شام کے ایک علاقہ دُخان کے پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔ دجال وہاں بھی آئے گا۔ پھر وہ اُن کا محاصرہ کرلے گا۔ دجال اُن کا محاصرہ بہت شدید کردے گا، اور اُن کو بڑی سخت آزمائش میں ڈال دے گا۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے، اور بوقتِ سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے: "اے مسلمانو! تمھیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟"۔ تو لوگ کہیں گے: "یہ کوئی جنات میں سے ہے"۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے، تو انھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے"۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی، تو اُن کا امیر کہے گا: "اے روح اللہ! امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے"۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: "تمھارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے"۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے، تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجّال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجّال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا، تو (مارے خوف کے) پانی میں نمک کے پگلنے کی طرح پگھلے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کی طرف جائیں گے، تو اس کو قتل کردیں گے، یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے: "اے روح اللہ! یہ یہودی ہے"۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی یہودی کو نہیں چھوڑیں گے، مگر اس کو قتل کردیں گے"۔

6.16: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا مقام اور وقت

حدیث 15: ۔حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الدِّمَشْقِيُّ، بِمَكَّةَ إِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ، قَاضِي حِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا۔ فَسَأَلْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ

النَّخْلِ". قَالَ: "غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ مِنِّي عَلَيْكُمْ. فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ. وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ. وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابٌّ جَعْدٌ قَطَطٌ. عَيْنُهُ طَافِئَةٌ. وَإِنَّهُ يَخْرُجُ خِلَّةً بَيْنَ الشَّامِ، وَالْعِرَاقِ. فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا. يَا عِبَادَ اللهِ! اثْبُتُوا". قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟". قَالَ: "أَرْبَعِينَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ". قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي هُوَ كَسَنَةٍ، أَيَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟". قَالَ: "لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ". قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟". قَالَ: "كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ". قَالَ: "فَيَمُرُّ بِالْحَيِّ فَيَدْعُوهُمْ، فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ. فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، وَهِيَ أَطْوَلُ مَا كَانَتْ ذُرًا، وَأَمَدُّهُ خَوَاصِرَ، وَأَسْبَغُهُ ضُرُوعًا. وَيَمُرُّ بِالْحَيِّ فَيَدْعُوهُمْ. فَيَرُدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ. فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ. فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْءٌ. وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: "أَخْرِجِي كُنُوزَكِ". فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ". قَالَ: "وَيَأْمُرُ بِرَجُلٍ فَيُقْتَلُ. فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ. فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ. ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ إِلَيْهِ. يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ". قَالَ: "فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ. بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ. وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ. فَيَتْبَعُهُ. فَيُدْرِكُهُ. فَيَقْتُلُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ الشَّرْقِيِّ".

قَالَ: "فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ: "إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا مِنْ عِبَادِي، لَا يَدَانِ لَكَ بِقِتَالِهِمْ. فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. فَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ. وَهُمْ كَمَا قَالَ اللهُ: مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. [الأنبياء: 96] . فَيَرْغَبُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ. فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي رِقَابِهِمْ. فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. فَيَهْبِطُ

عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ بَيْتًا إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ، فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ".

قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ السَّكْسَكِيُّ، عَنْ كَعْبٍ، أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: "فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ". قَالَ ابْنُ جَابِرٍ، فَقُلْتُ: "يَا أَبَا يَزِيدَ! وَأَيْنَ الْمَهْبِلُ؟". قَالَ: "مَطْلَعُ الشَّمْسِ". قَالَ: "وَيُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ، وَلَا وَبَرٍ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ، وَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: "أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ". قَالَ: "فَيَوْمَئِذٍ يَأْكُلُ النَّفَرُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْفَخِذَ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ، تَكْفِي أَهْلَ الْبَيْتِ". قَالَ: "فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ، -أَوْ قَالَ: كُلِّ مُؤْمِنٍ - وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ تَهَارُجَ الْحُمُرِ، وَعَلَيْهِمْ، -أَوْ قَالَ: وَعَلَيْهِ- تَقُومُ السَّاعَةُ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد ج٢٩ ص١٧٢ تا ١٧٥ رقم 17629؛ مسلم رقم 110 – 2937، 111 – 2937؛ أبو داود رقم 4321؛ ترمذی رقم 2240؛ النسائی فی "الکبری" رقم 8024؛ "عمل اليوم والليلة" للنسائی رقم 947؛ ابن قانع فی "معجم الصحابة" 163/3-164؛ ابن ماجه رقم 4075، 4076؛ الحاکم 8508: وقال الحاکم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه)

ترجمہ: حضرت نَوَّاسِ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی اہمیت سے دجّال کا ذکر فرمایا کہ مارے دہشت کے ہم کو یوں معلوم ہونے لگا، گویا وہ یہیں کسی باغ میں موجود ہے۔ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے اس دہشت وخوف کو محسوس کر لیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے اس بارے میں پوچھا۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول

اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح دجّال کا ذکر اتنی اہمیت کے ساتھ فرمایا کہ ہم کو یوں محسوس ہونے لگا گویا وہ یہیں کسی باغ میں ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مجھ کو تم پر دجّال سے بڑھ کر دوسری باتوں کا زیادہ اندیشہ ہے۔ دجال کا کیا ہے؟ اگر وہ میری موجودگی میں نکلا، تو تمھارے بجائے میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ ورنہ تو ہر شخص خود اس کا مقابلہ کرے۔ میں نے تم سب کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا۔ دیکھو! وہ جوان ہوگا۔ اس کے بال سخت گھونگر والے اور اس کی آنکھ انگور کی طرح باہر کو ابھری ہوئی ہوگی۔ وہ شام اور عراق کی درمیانی گھاٹیوں سے ظاہر ہوگا۔ وہ اپنے دائیں بائیں ہر سمت بڑا اودھم مچائے گا۔ تو اے اللہ کے بندو! دیکھو! اس وقت ثابت قدم رہنا"۔ ہم نے عرض کیا: "یارسول اللہ! وہ کتنے عرصہ زمین پر رہے گا؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "چالیس دن۔ لیکن پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ پھر دوسرا دن ایک ماہ، تیسرا دن ایک جمعہ کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد بقیہ دن تمھارے عام دنوں کے برابر ہوں گے"۔ ہم نے پوچھا: "جو دن سال کے برابر ہوگا، کیا اس دن میں ہم کو ایک ہی دن کی نمازیں ادا کرنی کافی ہوں گی؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "نہیں، بلکہ ایک دن کی برابر نمازوں کا اندازہ کر کے نمازیں ادا کرتے رہنا"۔ ہم نے پوچھا: "وہ کس رفتار سے زمین پر گھومے گا؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس تیز رفتار بادل کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا اڑائے لا رہی ہو۔ وہ کچھ لوگوں کے پاس آ کر ان کو اپنی خدائی پر ایمان لانے کی دعوت دے گا۔ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے۔ وہ خوش ہو کر آسمان کو بارش کا حکم دے گا۔ فوراً بارش آجائے گی اور زمین کو حکم دے گا، اسی وقت وہ سبزہ زار ہو جائے گی۔ شام کو جب ان کے حیوانات چراگاہوں سے چر کر واپس آئیں گے تو اُن کے اونٹوں کے کوہان پہلے سے زیادہ لمبے لمبے، اُن کے تھن پہلے سے زیادہ دودھ سے لبریز، اور اُن کی کوکھیں پہلے سے زیادہ تنی ہوئی ہوں گی۔

اس کے بعد وہ کچھ اور لوگوں کے پاس جائے گا اور ان کو بھی اپنی خدائی کی دعوت دے گا، مگر وہ اس کو نہ مانیں گے۔ جب وہ ان کے پاس سے واپس ہوگا، تو یہ بچارے سب قحط میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ان کے قبضہ میں کوئی مال نہ رہے گا۔ سب دجال کے ساتھ

چلا جائے گا۔ پھر وہ ایک شور زمین سے گزرے گا، اس کو یہ حکم دے گا: ''اپنے تمام خزانے باہر اُگل دے''۔ وہ سب کے سب اس کے پیچھے پیچھے اس طرح ہو لیں گے جیسے مکھیوں کے سردار کے پیچھے پیچھے سب مکھیاں ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ایک شخص کو بلائے گا جو اپنے پورے شباب پر ہوگا، پھر تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر کے اتنی دور پھینک دے گا جتنا تیر انداز اور اس کے نشانہ لگانے کی جگہ کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔ پھر اس کو آواز دے کر بلائے گا، وہ ہنستا، کھل کھلاتا چلا جائے گا۔

ادھر دجال یہ شعبدہ بازیاں دکھلا رہا ہوگا، اُدھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اور دو زرد زعفرانی رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ (سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکتے معلوم ہوں گے، اور جب سر اٹھائیں گے تو بالوں میں چاندی کے سے موتی گرتے محسوس ہوں گے)۔ وہ دجال کا پیچھا کریں گے، تو مشرقی باب لُدّ پر اس کو پکڑ لیں گے، اور یہاں اس کو قتل کر دیں گے۔

پھر اسی دوران میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے: ''اب میں اپنے بندوں میں سے ایسی مخلوق کو نکالوں گا جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں۔ لہٰذا میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لے جا کر جمع کر دو''۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیج دیں گے، وہ ایسے ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

آیت 27:۔ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝

(الانبیاء:۹۶)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں گے اور ہر بلندی سے وہ نکل پڑیں گے۔

اس تنگی کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی جماعت مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگی۔ ان کی دعا سے ان کی گردنوں میں پھوڑے نکل آئیں گے، وہ سب کے سب ایک دم میں اس طرح پھول پھٹ کر مر جائیں گے جیسا ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھی کوہِ طور سے اتر کر آئیں گے تو زمین پر کوئی گھر ایسا نہ پائیں گے جہاں اُن کے سڑے ہوئے گوشت کی بدبو اور چربی کا اثر نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی جماعت پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرے گی۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ ایک قسم کا پرندہ بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح لمبی لمبی ہوں گی، وہ اس کو اٹھا اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، ڈال دیں گے۔

دوسری روایت میں ہے کہ وہ ان کو مقام مَہبل میں پھینک دیں گے۔ یہ جگہ سورج کے طلوع ہونے کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آسمان سے اس زور کی بارش برسائیں گے کہ کسی بستی میں مٹی سے بنا گھر نہ رہے گا اور جنگل میں کوئی خیمہ نہ بچے گا جس میں بارش نہ ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر صاف وشفاف کر دیں گے۔ پھر زمین کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اپنے پھل اور اپنی سب برکت ظاہر کر دے۔ تو وہ برکت ظاہر ہوگی۔ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا، اور اس کا چھلکا ان کے سایہ کے لیے کافی ہوگا۔ اونٹنی کے ایک مرتبہ کے دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک دودھ والی اونٹنی کئی کئی جماعتوں کے لیے کافی ہو گی۔ ایک دودھ کی گائے ایک قبیلہ کو اور ایک دودھ کی بکری ایک چھوٹے خاندان کو کافی ہوگی۔

مخلوقِ خدا اسی فراغت وعیش کی حالت میں ہوگی کہ ایک اچھی ہوا چلے گی اور اس سے مسلمانوں کی بغلوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور ان سب کو موت آجائے گی۔ صرف بدترین قسم کے کافر بچ رہیں گے جو گدھوں کی طرح منظر عام پر زنا کرتے پھریں گے۔ ان ہی پر قیامت قائم ہوگی"۔

فائدہ: جس اللہ تعالیٰ میں یہ قدرت ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کو پرندوں کی زندگی کا سبب بنا دے۔ اس میں یہ طاقت کیوں نہیں کہ اسی سانس کو وہ دجال کے حق میں سمِّ قاتل قرار دے دے۔ اسی طرح یہ بھی اُس کی حکمت ہے کہ دجال جیسی قوت کو وہ ان کے صرف ایک اشارہ سے ہلاک کر دے، اور دوسری طرف یاجوج ماجوج کے مقابلہ سے عاجز بنا کر طور کی گوشہ نشینی پر مجبور کر دے تا کہ ایک طرف دنیا کو یہ واضح ہو

جائے کہ جس پر دعوئ الوہیت کی تہمت لگائی گئی تھی، وہ تو مدعی الوہیت کا قاتل ہے۔ دوسری طرف یہ بھی واضح ہو جائے کہ جس نے مدعی الوہیت کو قتل کیا ہے، وہ خود خدا نہیں بلکہ وہ ایک بشر ہے۔ اس طرح طاقت وضعف کے ان دونوں مظاہروں میں اصل خدائے قہار ہی کی طاقت کا جلوہ نظر آئے۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر وطغیان کی طاقتوں کو قدرت نے پہلے ہی قدم پر سزا نہیں دے دی ہے، بلکہ استدراج وامہال کا قانون برابر ان کے ساتھ جاری رہا ہے۔ فرعون، نمرود، شداد اور ہامان کی داستانیں پڑھ لو، تو تم کو ثابت ہوگا کہ جب کفر وطغیان اپنی پوری طاقت کو پہنچ چکا ہے، تو اس کے بعد پاداشِ عمل کے قانون نے ان کو پکڑا ہے۔ پھر وہی سنت یہاں یاجوج ماجوج کے ساتھ جاری ہوگی۔ جب وہ آسمان والوں کے قتل سے مطمئن ہو جائیں گے تو پھر ایسے ہی طریقے سے ان کو ہلاک کیا جائے گا جو آسمان والے کی طرف سے ہوگا تا کہ عالمِ علوی کی شکست کا جواب سب غلط ہو کر رہ جائے۔ پھر دنیا کے خاتمہ پر وہی ایک دین رہ جائے گا جو حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے شروع ہوا تھا۔ آسمان وزمین کی وہی برکتیں ظاہر ہوں گی جو ان کے دور میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس طرح سے:

آیت 28: ۔ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ (آل عمران:۵۹)

ترجمہ الله کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی سی ہے۔

کا دوسرا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے کن حکمتوں سے عالَم کو بچھایا، کن حکمتوں سے اس کو پھیلایا، پھر کن حکمتوں سے اس کو سمیٹے گا، یہ خود وہی جانتا ہے۔

حدیث 16: ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلَّى الدِّمَشْقِيُّ الْقَاضِي، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ"۔

(المعجم الکبیر، ج ۱ ص ۲۱۷ رقم 590؛ الفوائد تمام، ج ۲ ص ۳۳ رقم 1058؛ رَوَاهُ

الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۸ ص ۲۰۵ رقم 13790)

ترجمہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب کے سفید مینارہ پر نازل ہوں گے''۔

6.17:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقامِ نزول میں اختلاف

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے مقام اور وقت میں روایات مختلف ہیں۔

اول روایات کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب سفید رنگ کے منارہ پر دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نزول فرمائیں گے۔ یہ منارہ آج بھی موجود ہے۔

دوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں نازل ہوں گے۔ وہ نازل ہو کر مسلمانوں کے امام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مقتدی بنیں گے اور وہ بیت المقدس میں صبح کی نماز ان کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلے کریں گے۔ وہ اُمت محمد میں سے ہوں گے۔

(منار القاری شرح مختصر صحیح البخاری ج ۴ ص ۲۱۰، ۲۱۱۔ المؤلف: حمزة محمد قاسم۔ راجعه: الشيخ عبد القادر الأرناؤوط۔ عنی بتصحيحه ونشره: بشير محمد عيون۔ الناشر: مكتبة دار البيان، دمشق - الجمهورية العربية السورية۔ مكتبة المؤيد، الطائف - المملكة العربية السعودية۔ عام النشر: ۱۴۱۰ھ)

قول اول

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ کی شرح میں فرماتے ہیں:

1 (الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ): وَيَقْتُلُهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ نُزُولِهِ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بِبَابٍ لَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حِينَ حَاصَرَ الْمُسْلِمِينَ، وَفِيهِمُ الْمَهْدِيُّ، وَبَعْدَ قَتْلِهِ لَا يَكُونُ الْجِهَادُ بَاقِيًا۔

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ج ۶ ص ۲۴۷ تحت رقم 3819)

ترجمہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق کی مشرقی جانب موجود مینارہ پر اترنے کے بعد دجال کو بیت المقدس کے دروازہ پر قتل کریں گے، جب اس نے مسلمانوں کا وہاں محاصرہ کیا ہوگا۔ ان محصور مسلمانوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی ہوں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جہاد باقی نہیں رہے گا۔

2 "فَيَنْزِلُ"، أَيْ: عِيسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، "عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ": بِالنَّصْبِ عَلَى الظَّرْفِيَّةِ مُضَافًا إِلٰى قَوْلِهٖ: "دِمَشْقَ": بِكَسْرِ الدَّالِ وَفَتْحِ الْمِيمِ وَتُكْسَرُ، وَهُوَ الْمَشْهُورُ الْآنَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهٗ تَحْتَ مُلْكِهٖ.

وَفِي الْجَامِعِ: رَوَى الطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ: "يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ". ذَكَرَ السُّيُوطِيُّ فِي تَعْلِيقِهٖ عَلَى ابْنِ مَاجَهْ أَنَّهٗ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَنْزِلُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ"، وَفِي رِوَايَةٍ: "بِالْأُرْدُنِّ". وَفِي رِوَايَةٍ: "بِمُعَسْكَرِ الْمُسْلِمِينَ". قُلْتُ: "حَدِيثُ نُزُولِهٖ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهْ، وَهُوَ عِنْدِي أَرْجَحُ، وَلَا يُنَافِي سَائِرَ الرِّوَايَاتِ، لِأَنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، وَهُوَ مُعَسْكَرُ الْمُسْلِمِينَ إِذْ ذَاكَ، وَالْأُرْدُنُّ اسْمُ الْكُورَةِ كَمَا فِي الصِّحَاحِ، وَبَيْتُ الْمَقْدِسِ دَاخِلٌ فِيهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ الْآنَ مَنَارَةٌ، فَلَا بُدَّ أَنْ تُحْدَثَ قَبْلَ نُزُولِهٖ، وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ".

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۸ ص۳۴۶۱ تحت رقم 5475)

ترجمہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارہ پر اتریں گے۔

جامع میں ہے: طبرانی نے روایت کیا ہے: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارہ میں اتریں گے''۔ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابن ماجہ کی تعلیق میں لکھا ہے: حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں آسمانوں سے نازل ہوں گے''۔ دوسری روایت میں ہے: ''اردن''۔ ایک اور روایت میں ہے: ''مسلمانوں کے معسکر میں''۔ میں (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں: ابن ماجہ کی

روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بیت المقدس میں ہوگا۔ میرے نزدیک یہی راجح ہے۔ یہ باقی روایات کے خلاف بھی نہیں ہے۔ اس لیے کہ بیت المقدس دمشق کے مشرقی جانب ہی ہے۔ اور وہ اس وقت مسلمانوں کا معسکر ہی ہوگا۔ اردن تو ایک علاقے کا نام ہے۔ بیت المقدس بھی اس میں داخل ہے۔ اگرچہ اس وقت بیت المقدس میں کوئی منارہ نہیں ہے، مگر یقیناً ان کے نزول سے پہلے مینارہ کا وجود وہاں ہو جائے گا۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ، سابق مہتمم دار العلوم، دیوبند لکھتے ہیں:

والمسيح ينزل من السماء في بيت المقدس.

(شرح العقيدة الطحاوية مع التكملة المسماة ب "مباني الخلافة والسياسة و غاياتها"، ص ١٥٨۔ المؤلف: محمد طيب القاسمي رحمه الله (التوفى ١٤٠٣هـ)۔ حققه و خرّج أحاديثه: أحمد خورشيد الصديقي۔ الناشر: المكتبة البشرى، كراچی، ١٤٣٨هـ)

ترجمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں آسمانوں سے نازل ہوں گے۔

قولِ ثانی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کے مشرق میں ایک سفید مینار کے قریب ہوگا۔ ان کے بدن پر وَرس اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے ہوں گے اور وہ دو فرشتوں کے پروں پر اپنی ہتھیلیاں رکھے ہوئے تشریف لائیں گے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مشہور ترین بات یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔ اس وقت نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی۔ مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا: "اے روح اللہ! آیئے، نماز پڑھایئے"۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: "آپ خود امامت کرائیں کیونکہ یہ اقامت آپ ہی کے لیے کہی گئی ہے"۔

دوسری روایت میں ہے: "تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کا اعزاز ہے"۔

سے اس اُمت کا اعزاز ہے"۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس مینار کی تعمیر ہمارے زمانے ۷۴۱ھ میں سفید پتھر کے ساتھ نئے سرے سے کی گئی۔ اس مینار کی تعمیر ان عیسائیوں کے مال سے کی گئی جنھوں نے اس جگہ پر موجود پہلے مینار کو جلا دیا تھا۔ غالباً یہ بھی شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے واضح دلائل میں سے ایک ہے کہ اس مینار کی تعمیر عیسائیوں کے مال سے کی گئی، جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور ان سے جزیہ قبول نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمٰن العریفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: میں نے ۱۴۱۲ھ میں بذات خود دمشق کے مشرقی علاقے میں اس سفید مینار کا مشاہدہ کیا ہے جس کے بارے میں وہاں کے لوگوں میں مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی مینار پر نزول فرمائیں گے۔ یہ مینار مسجد میں نہیں بلکہ ایک بازار میں داخل ہوتے ہی نصب ہے۔ جس محلے میں یہ مینار ہے، وہاں کی آبادی کی اکثریت عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ اب یہ بات اللہ ہی کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس مینار پر نازل ہوں گے، یا کسی اور مینار پر تشریف لائیں گے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کی جامع مسجد اُموی کے میناروں میں سے کسی ایک پر ہوگا۔ میں اس بارے میں کوئی بات وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔ واللہ اعلم!

(نِهَايَةُ الْعَالَمِ: جب دُنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی، ص 556، 557۔ المؤلف: ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمٰن العریفی حفظہ اللہ۔ مترجم: قاری محمد اقبال عبد العزیز حفظہ اللہ۔ الناشر: مکتبہ دار السلام، ریاض ۱۴۳۱ھ)

تنبیہ یہی دوسرا قول راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس بارے میں روایات سنداً زیادہ صحیح اور قوی ہیں۔ جمہور اُمت نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اس کی تحقیق حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بہت عمدہ کی ہے۔ اس کو ملاحظہ فرمائیں:

6.18: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقامِ نزول کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

1 وَفِي "صَحِيحِ مُسْلِمٍ" عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ عَنْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ أَنَّهُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ". وَلَعَلَّ أَصْلَ لَفْظِ الْحَدِيثِ: عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ الشَّرْقِيَّةِ بِدِمَشْقَ. وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ كَذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْأَجْزَاءِ، وَلَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ إِلَى الْآنَ، وَاللهُ الْمُيَسِّرُ، وَقَدْ جُدِّدَتْ هٰذِهِ الْمَنَارَةُ الْبَيْضَاءُ الشَّرْقِيَّةُ بِجَامِعِ دِمَشْقَ - بَعْدَ مَا أَحْرَقَهَا النَّصَارَى - فِي أَيَّامِنَا هٰذِهِ بَعْدَ سَنَةِ أَرْبَعِينَ وَسَبْعِمِائَةٍ، مِنْ أَمْوَالِ النَّصَارَى.

2 وَالْمَقْصُودُ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ وَالْبَلَدُ مُحَصَّنٌ مِنَ الدَّجَّالِ، وَيَكُونُ نُزُولُهُ عَلَى الْمَنَارَةِ الشَّرْقِيَّةِ بِدِمَشْقَ، وَهِيَ هٰذِهِ الْمَنَارَةُ الْمَبْنِيَّةُ فِي زَمَانِنَا مِنْ أَمْوَالِ النَّصَارَى، حَيْثُ أَحْرَقُوهَا فَجُدِّدَتْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ ثُمَّ يَكُونُ نُزُولُ عِيسَى حَتْفًا لَهُمْ، وَهَلَاكًا وَدَمَارًا عَلَيْهِمْ. يَنْزِلُ بَيْنَ مَلَكَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنَاكِبِهِمَا، وَعَلَيْهِ مَهْرُودَتَانِ وَفِي رِوَايَةٍ: مُمَصَّرَتَانِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَذٰلِكَ وَقْتَ الْفَجْرِ، فَيَنْزِلُ مِنَ الْمَنَارَةِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ. وَهٰذَا إِنَّمَا يَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ بِدِمَشْقَ، وَهُوَ هٰذَا الْجَامِعُ.

وَمَا وَقَعَ فِي "صَحِيحِ مُسْلِمٍ" مِنْ رِوَايَةِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ: "فَيَنْزِلُ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ" كَأَنَّهُ، وَاللهُ أَعْلَمُ، مَرْوِيٌّ بِالْمَعْنَى بِحَسَبِ مَا فَهِمَهُ الرَّاوِي، وَإِنَّمَا هُوَ يَنْزِلُ عَلَى الْمَنَارَةِ الشَّرْقِيَّةِ بِدِمَشْقَ، وَقَدْ أُخْبِرْتُ - وَلَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ إِلَّا الْآنَ - أَنَّهُ كَذٰلِكَ فِي بَعْضِ أَلْفَاظِ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي بَعْضِ الْمُصَنَّفَاتِ، وَاللهُ الْمَسْئُولُ الْمَأْمُولُ أَنْ

يُوَفِّقَنِي، فَيُوقِفَنِي عَلَى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ.
وَلَيْسَ فِي الْبَلَدِ مَنَارَةٌ تُعْرَفُ بِالشَّرْقِيَّةِ سِوَى هٰذِهِ، وَهِيَ بَيْضَاءُ بِنَفْسِهَا، وَلَا يُعْرَفُ فِي بِلَادِ الشَّامِ مَنَارَةٌ أَحْسَنُ مِنْهَا، وَلَا أَبْهٰى وَلَا أَعْلٰى مِنْهَا، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ.

3 وَتَكَامَلَ عِمَارَةُ الْمَنَارَةِ الشَّرْقِيَّةِ بِالْجَامِعِ الْأُمَوِيِّ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَاسْتَحْسَنَ النَّاسُ بِنَاءَهَا وَإِتْقَانَهَا، وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ لَمْ يُبْنَ فِي الْإِسْلَامِ مَنَارَةٌ مِثْلَهَا، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. وَوَقَعَ لِكَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ فِي غَالِبِ ظُنُونِهِمْ أَنَّهَا الْمَنَارَةُ الْبَيْضَاءُ الشَّرْقِيَّةُ الَّتِي ذُكِرَتْ فِي حَدِيثِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ فِي نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ فِي شَرْقِيِّ دِمَشْقَ، فَلَعَلَّ لَفْظَ الْحَدِيثِ انْقَلَبَ عَلَى بَعْضِ الرُّوَاةِ، وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى الْمَنَارَةِ الشَّرْقِيَّةِ بِدِمَشْقَ، وَهٰذِهِ الْمَنَارَةُ مَشْهُورَةٌ بِالشَّرْقِيَّةِ لِمُقَابَلَتِهَا أُخْتَهَا الْغَرْبِيَّةَ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ.

4 [ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي ذٰلِكَ]

قَدْ تَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عِنْدَ مُسْلِمٍ: "أَنَّ عِيسٰى يَنْزِلُ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ". وَفِي غَيْرِ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: "أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ الشَّرْقِيَّةِ بِدِمَشْقَ". وَهٰذَا أَشْبَهُ فَإِنَّ فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ: "فَيَنْزِلُ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لِلصُّبْحِ فَيَقُولُ لَهُ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ: "تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللّٰهِ!". فَيَقُولُ: "لَا، إِنَّهَا إِنَّمَا أُقِيمَتْ لَكَ". فَفِيهِ مِنَ الدَّلَالَةِ الظَّاهِرَةِ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَى مَنَارَةِ الْمَعْبَدِ الْأَعْظَمِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ إِذْ ذَاكَ، وَإِمَامُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ هُوَ الْمَهْدِيُّ فِيمَا قِيلَ، وَهُوَ جَامِعُ دِمَشْقَ الْأَكْبَرُ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ يَنْزِلُ فِي غَيْرِ دِمَشْقَ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمَحْفُوظٍ.

وَكَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي سَاقَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي "تَارِيخِهِ" مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ

عَائِذٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ، ثَنَا مَنْ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ رَبِيعَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ نَافِعِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَدِّهِ نَافِعِ بْنِ كَيْسَانَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ بَابِ دِمَشْقَ" - قَالَ نَافِعٌ: وَلَا أَدْرِي أَيَّ بَابِهَا يُرِيدُ - "عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ لِسِتِّ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فِي ثَوْبَيْنِ مُمَشَّقَيْنِ، كَأَنَّمَا يَتَحَدَّرُ مِنْ رَأْسِهِ اللُّؤْلُؤُ". فَفِيهِ مُبْهَمٌ لَمْ يُسَمَّ، وَهُوَ مُنْكَرٌ، إِذْ هُوَ مُخَالِفٌ لِمَا ثَبَتَ فِي الصِّحَاحِ مِنْ أَنَّ نُزُولَهُ وَقْتَ السَّحَرِ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَاللهُ أَعْلَمُ.

5 وَتَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ: "فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانِ اللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ".

هٰذَا هُوَ الْأَشْهَرُ فِي مَوْضِعِ نُزُولِهِ أَنَّهُ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ الشَّرْقِيَّةِ بِدِمَشْقَ، وَقَدْ رَأَيْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ: أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ جَامِعِ دِمَشْقَ، فَلَعَلَّ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ، وَتَكُونُ الرِّوَايَةُ: "فَيَنْزِلُ عَلَى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ الشَّرْقِيَّةِ بِدِمَشْقَ"، فَتَصَرَّفَ الرَّاوِي فِي التَّعْبِيرِ بِحَسَبِ مَا فَهِمَ، وَلَيْسَ فِي دِمَشْقَ مَنَارَةٌ تُعْرَفُ بِالشَّرْقِيَّةِ سِوَى الَّتِي إِلَى جَانِبِ الْجَامِعِ الْأُمَوِيِّ بِدِمَشْقَ مِنْ شَرْقِيِّهِ، وَهٰذَا هُوَ الْأَنْسَبُ وَالْأَلْيَقُ، لِأَنَّهُ يَنْزِلُ، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَقُولُ لَهُ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ: "يَا رُوحَ اللهِ! تَقَدَّمْ". فَيَقُولُ: "تَقَدَّمْ أَنْتَ، فَإِنَّهَا إِنَّمَا أُقِيمَتْ لَكَ". وَفِي رِوَايَةٍ: "بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةُ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ".

وَقَدْ جُدِّدَ بِنَاءُ مَنَارَةٍ فِي زَمَانِنَا فِي سَنَةِ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِمِائَةٍ، مِنْ حِجَارَةٍ بِيضٍ، مِنْ أَمْوَالِ النَّصَارَى الَّذِينَ حَرَقُوا الْمَنَارَةَ الَّتِي كَانَتْ مَكَانَهَا، وَلَعَلَّ هٰذَا يَكُونُ مِنْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ الظَّاهِرَةِ، حَيْثُ قَبَضَ اللهُ

بِنَاءَ هٰذِهِ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ مِنْ أَمْوَالِ النَّصَارَىٰ، لِيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا. فَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ جِزْيَةً، وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ قَتَلَهُ. وَكَذٰلِكَ يَكُونُ حُكْمُهُ فِي سَائِرِ كُفَّارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِنَّهُ لَا يَبْقَىٰ حُكْمٌ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا لَهُ. وَهٰذَا مِنْ بَابِ الْإِخْبَارِ عَنِ الْمَسِيحِ بِذٰلِكَ. فَإِنَّ اللهَ قَدْ سَوَّغَ لَهُ ذٰلِكَ. وَشَرَعَهُ لَهُ. فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَحْكُمُ بِمُقْتَضَىٰ هٰذِهِ الشَّرِيعَةِ الْمُطَهَّرَةِ.

وَقَدْ وَرَدَ فِي بَعْضِ الْأَحَادِيثِ، كَمَا تَقَدَّمَ، أَنَّهُ يَنْزِلُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَالْأَحَادِيثُ تَقْتَضِي أَنَّ الدَّجَّالَ يُقْتَلُ بِلُدٍّ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَتَدُلُّ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُهُ الدَّجَّالُ كَمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ حِمَايَةً لَهُ مِنْهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ عِيسَىٰ يَنْزِلُ بِالْأُرْدُنِّ. وَفِي رِوَايَةٍ بِمُعَسْكَرِ الْمُسْلِمِينَ، وَهٰذَا فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ، كَمَا تَقَدَّمَ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

(البداية والنهاية، ج۹ ص ۳۰۴؛ ج ۱۲ ص ۵۹۱، ۵۹۲؛ ج ۱۸ ص ۳۲۲؛ ج۱۹ ص ۲۱۹، ۲۲۹، ۲۳۰، الناشر: دار هجر)

6.19: حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت

حدیث 17: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ". قَالَ: "فَيَنزِلُ عِيسَى بنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مشکوٰۃ رقم 5507)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت میں ہمیشہ ایک جماعت رہے گی جو حق کے لیے لڑتی رہے گی"۔ اسی سلسلہ کلام میں آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، تو مسلمانوں کے امیر و امام ان سے کہیں گے کہ آپ نماز پڑھائیے۔ تو حضرت عیسیٰ بن

مریم علیہ السلام فرمائیں گے: ''نہیں، (یعنی میں اس وقت امام بن کر نماز نہیں پڑھاؤں گا)، تمہارے امام و امیر تم ہی میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کو یہ اعزاز بخشا گیا ہے''۔

حدیث 18: ۔حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"۔ (بخاری رقم 3449؛ مسلم رقم 244-155)

وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟"۔ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ "وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"۔ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: "تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟"۔ قُلْتُ: "تُخْبِرُنِي"۔ قَالَ: "فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔

(مسلم رقم 246-155)

حدیث 19: ۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ بِكُمْ إِذَا نَزَلَ بِكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ -أَوْ قَالَ: إِمَامُكُمْ- مِنْكُمْ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد ج ۱۳ ص ۱۰۸ رقم 7680؛ مسلم رقم 244-155، 245-155، 246-155؛ مصنف عبد الرزاق" رقم 20841؛ ابن مندہ فی "الإیمان" رقم 413، 414، 415؛ بخاری رقم 3449؛ البیہقی فی "الأسماء والصفات" ص 424؛ البغوی رقم 4277؛ ابن حبان رقم 6802؛ ابن حجر فی "تغلیق التعلیق" 40/4)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہوگا، اس وقت جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، اور امام

تمہارے تم میں سے ہوں گے"۔

دوسری حدیث میں الفاظ "فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ" ہیں۔ اس کی تشریح حدیث کے راوی ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں کی ہے: یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہونے کے بعد مسلمانوں کے امام وحاکم ہوں گے اور وہ امامت وحکومت قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق کریں گے"۔

حدیث 20:- حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"۔ قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: "تَعَالَ! صَلِّ لَنَا"۔ فَيَقُولُ: "لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ"۔ (مسلم رقم 247-156)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی"۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ان مبارک کلمات کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آخر میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر اُن سے عرض کرے گا: "تشریف لائیے! ہمیں نماز پڑھائیے"۔ (اس کے جواب میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: "میں (اس وقت) اِمامت نہیں کروں گا۔ تمھارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے) اس فضیلت وبزرگی کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے"۔

تشریح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمت کا ایک فرد یعنی خلیفۂ مہدی علیہ السلام ہوں

گے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ مناقب الشافعی رحمۃ اللہ علیہ از امام ابوالحسن آبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں ادا کریں گے''۔

وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْخَسعِيُّ الْآبِرِيُّ فِي مَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ بِأَنَّ الْمَهْدِيَّ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَنَّ عِيسٰى يُصَلِّي خَلْفَهٗ۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج٦ ص٤٩٣، ٤٩٤)

(مناقب الإمام الشافعي، لأبي الحسن الآبري، ص٩٥)۔

حدیث 21:۔ وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهٖ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ: "تَعَالَ صَلِّ بِنَا"۔ فَيَقُولُ: "لَا إِنَّ بَعْضَهُمْ أَمِيرُ بَعْضٍ تَكْرِمَةُ اللهِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ"۔ وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ۔

(المنار المنيف في الصحيح والضعيف، لابن قيم، ص ١٤٧، ١٤٨ رقم 338؛ قلت: وهو كما قال ابن القيم رحمه الله تعالى، فإن رجاله كلهم ثقات من رجال أبي داود: سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج٥ ص٢٧٦ رقم 2236؛ أَخْرَجَ أبو نعيم: الحَاوِيْ لِلْفَتَاوِيْ، ج٢ ص٧٧)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے، تو اُمّت کا امیر حضرت امام مہدی علیہ السلام ان سے عرض کرے گا: ''آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے''۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کو مرحمت فرمائی ہے''۔

تشریح اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ لہٰذا بخاری شریف اور مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ

مہدی علیہ السلام ہی ہیں۔

فائدہ اس اُمت کی شرافت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اتنی طویل مدت گزر جانے پر بھی اس میں ایسے افراد موجود رہیں کہ اسرائیلی سلسلہ کا ایک مقدس رسول علیہ السلام آ کر بھی اس کی امامت کو برقرار رکھے، اور اس کے پیچھے آ کر نماز میں اس کی اقتداء کر لے، اور اس کا اعلان بھی کرے کہ جس کرامت وشرافت کے تم پہلے مستحق تھے۔ اتنی مدتِ دراز کے بعد آج بھی اسی شرافت وکرامت کے مستحق ہو۔ سوچیے اور ذرا انصاف فرمایئے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر اس طرح اس اُمت کے پیچھے اقتداء نہ فرماتے، تو کیا یہ ثابت ہو سکتا تھا کہ جو اُمت کل تک خیر اُمت کہی جاتی تھی، آج بھی وہ اپنی اسی شرافت پر باقی ہے۔ یوں تو پہلے نبیوں کے دور میں بھی اُمت کے افراد لائق سے لائق تر گزرے ہیں، مگر آخر کچھ مدت کے بعد ہی ان کا حشر کیا کچھ نہیں ہو گیا جو نبوتوں کے مستحق تھے، وہ لعنت کے تحت آ گئے یا نہیں؟ لیکن ایک یہ اُمت بھی ہے جس کی شرافت میں اتنی طویل مدت گزرنے پر بھی ذرا فرق نہیں آیا۔

یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے، جب ہم اس طرف بھی نظر کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ آخرت کے وقت بھی ایک نماز کا نقشہ یہی تھا کہ مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منصبِ امامت کو سب سے بزرگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا تھا۔ اس درمیان میں ایک ایسا وقت آیا کہ اُن کی امامت میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر اُن کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ درحقیقت یہ اس کا اعلان تھا کہ یہ اُمت اب اس کمال کو پہنچ چکی ہے کہ ایک رسول علیہ السلام کی نماز اس کے پیچھے ادا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اب سمجھ لینا چاہیے کہ رسول علیہ السلام کی آمد کا جو مقصدِ اعظم ہوتا ہے، وہ پورا ہو چکا ہے۔ اس لیے رسولوں کے دستور کے مطابق اس کی وفات کا وقت بھی آ جائے، تو تعجب کی بات نہیں۔ ایک طرف امامت واقتداء کا یہ نقشہ آپ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیے۔ اس کے ہزاروں سال بعد امامت واقتداء کا یہ دوسرا نقشہ بھی رکھیں جو یہاں حدیث میں آپ کے سامنے موجود ہے، تو آپ کو بداہۃً ثابت ہو جائے گا کہ

جس مدت میں پہلی اُمتیں ہلاک ہو ہو کر دنیا سے نیست و نابود ہو چکی ہیں۔ یہ اُمت اس سے زیادہ مدت گزرنے پر بھی اپنی اسی شرافت و کرامت پر باقی ہے جو کبھی اس کو اپنے عہدِ کمال میں حاصل تھی۔ ان سے جہاں ایک طرف اس اُمت کی بزرگی کا ثبوت ملتا ہے، اس سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیتِ عظمیٰ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی معنی میں خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ جب قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں اس صفت کے لوگ موجود رہیں کہ اگر کوئی قدیم رسول علیہ السلام آئے، تو بے تکلف وہ ان کے پیچھے آکر نماز ادا کر لے۔ تو اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول علیہ السلام کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ یہ اچھی طرح ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ اصل وظائف رسالت و نبوت خدائی دین کی تاسیس و اشاعت ہے، کسی خاص شخص کا قتل کرنا اصل وظائف رسالت میں داخل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے رسول وہ ہیں جو قتل کرنے کی بجائے خود دشمنوں کے ہاتھوں مقتول ہو گئے ہیں مگر کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے وظیفۂ نبوت کی ادائیگی میں ذرا سا بھی قصور کیا تھا؟ اَلْعِیَاذُ بِاللهِ۔

پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ جدید رسالت کی حیثیت سے تشریف لائیں گے بلکہ یہ خدمت کسی حکمت سے اُن کے سپرد کی گئی ہے جیسا کہ بہت سے اُمور حضرت خضر علیہ السلام کے سپرد ہوئے، مگر ان عجائبات سے اُن کی رسالت کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ چنانچہ آج تک اُمت میں اختلاف ہے کہ وہ رسول تھے یا نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کے لیے صاحبِ شریعت رسول ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے، اور ان پر ہر اُمتی کو ایمان لانا یہ اُن کی رسالت کا حق ہے جو پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چونکہ شریعت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے۔ اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آکر اسی کی اتباع فرمائیں گے، بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحبِ تورات بھی آجائیں، تو ان کے لیے بھی شریعت یہی شریعت ہوگی۔ اگر کوئی کامل سے کامل رسول علیہ السلام کسی بڑی

شریعت کا اتباع کرتا ہے تو اس کی نبوت و رسالت میں ذرہ برابر بھی کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام گزرے ہیں جن کی اپنی کوئی شریعت ہی نہ تھی، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام کہلائے۔ پھر جو شریعت کہ سب شرائع کی جامع ہو، اگر کوئی رسول علیہ السلام آ کر اتباع کرتا ہے، تو اس میں اس رسالت کے خلاف کیا بات ہے؟ لہٰذا یہ سوال کتنا نامعقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو کیا رسالت کی صفت اُن سے سلب کر لی جائے گی؟ جی نہیں۔ وہ رسول علیہ السلام ہی ہوں گے۔ جس طرح اس وقت ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں، اسی طرح اُس وقت بھی ایمان رکھیں گے۔ صرف اتباعِ شریعت کا مسئلہ ہے۔ تو جب ہر رسول علیہ السلام کی اپنی شریعت میں نسخ و منسوخ ہونے سے اس میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس کے کمالات وہی ہیں۔ اس پر ایمان رکھنا اسی طرح ضروری ہے اور جس شریعت کی وہ دعوت دے اس کی اتباع ہر وقت لازم ہے۔ پس پہلے زمانہ میں ان کی شریعت انجیل تھی اور نزول کے بعد اب ان کے لیے قرآن کریم شریعت ہوگا۔ پہلے جب وہ شریعتِ انجیل کے داعی تھے، اس وقت قرآن کریم نہ تھا، اور جب وہ تشریف لائیں گے، تو ان سے پہلے انجیل منسوخ ہو چکی ہوگی اور ان کے سامنے قرآنی شریعت ہوگی۔ لہٰذا اب وہ خود بھی اسی کا اتباع فرمائیں گے۔ کسی شریعت کے خاص خاص احکام یا شریعت کے منسوخ ہو جانے سے رسالت مسلوب ہونے نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سوال نہ یہاں پیدا ہوتا ہے اور نہ اس حدیث میں پیدا ہوتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر بالفرض وہ آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی اتباع کریں، تو کیا اپنی رسالت سے معزول ہو جائیں گے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ۔

حدیث22:۔أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ*، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أُحَدِّثُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ أَبُو الْقَاسِمِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ﷺ: "إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَّالَ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ

قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِي زَمَانِ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ، وَفُرْقَةٍ، فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اللهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا، اللهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا - مَرَّتَيْنِ - وَيُنَزِّلُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَؤُمُّهُمْ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللهُ الدَّجَّالَ، وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ".

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: "فَيَؤُمُّهُمْ" أَرَادَ بِهِ فَيَأْمُرُهُمْ بِالْإِمَامَةِ، إِذِ الْعَرَبُ تَنْسُبُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ، كَمَا تَنْسُبُهُ إِلَى الْفَاعِلِ كَمَا ذَكَرْنَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا۔

(صحیح:صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، ج١٥ ص٢٢٣ رقم 6812؛مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج١٧ ص٩٦ رقم 9642؛رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ الْمُنْذِرِ وَهُوَ ثِقَةٌ:مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج٧ ص٣٤٩ رقم 12543؛صحيح:"قصة المسيح")

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سب سے زیادہ صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بے شک مسیح ضلالت، کانا دجال لوگوں کے اختلاف اور گروہ بندی کے زمانے میں مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ پھر چالیس دن میں زمین میں ہر اس جگہ جائے گا، جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ ان دنوں کی مقدار کو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں (دو دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جملہ کو ارشاد فرمایا)۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو آسمان سے اتاریں گے۔ پس (سب سے پہلی نماز فجر کے علاوہ باقی نمازوں میں) مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے۔ پھر جب وہ (نماز پڑھاتے ہوئے) رکوع سے سر اُٹھا کر "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کے بعد (بطورِ دعا) فرمائیں گے: ”اللہ دجال کو قتل کرے اور مؤمنین کو غالب کرے“۔

حدیث 23:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: أَتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لِنَعْرِضَ عَلَيْهِ مُصْحَفًا لَنَا عَلَى مُصْحَفِهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ أَمَرَنَا فَاغْتَسَلْنَا، ثُمَّ

أُتِينَا بِطِيبٍ فَتَطَيَّبْنَا، ثُمَّ جِئْنَا الْمَسْجِدَ فَجَلَسْنَا إِلَى رَجُلٍ، فَحَدَّثَنَا عَنِ الدَّجَّالِ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَجَلَسْنَا. فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةُ أَمْصَارٍ: مِصْرٌ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ، وَمِصْرٌ بِالْحِيرَةِ، وَمِصْرٌ بِالشَّامِ. فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ، فَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أَعْرَاضِ النَّاسِ، فَيَهْزِمُ مَنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَأَوَّلُ مِصْرٍ يَرِدُهُ الْمِصْرُ الَّذِي بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ، فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَقُولُ: نُشَامُّهُ، نَنْظُرُ مَا هُوَ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْأَعْرَابِ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ، وَمَعَ الدَّجَّالِ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ، وَأَكْثَرُ تَبَعِهِ الْيَهُودُ وَالنِّسَاءُ، ثُمَّ يَأْتِي الْمِصْرَ الَّذِي يَلِيهِ فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَقُولُ: نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْأَعْرَابِ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ بِغَرْبِيِّ الشَّامِ، وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَقَبَةِ أَفِيقٍ، فَيَبْعَثُونَ سَرْحًا لَهُمْ، فَيُصَابُ سَرْحُهُمْ، فَيَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَتُصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ، وَجَهْدٌ شَدِيدٌ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيُحْرِقُ وَتَرَ قَوْسِهِ فَيَأْكُلُهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَتَاكُمُ الْغَوْثُ"، ثَلَاثًا. فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: "إِنَّ هٰذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبْعَانَ". وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ: "يَا رُوحَ اللهِ! تَقَدَّمْ صَلِّ". فَيَقُولُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ، أَخَذَ عِيسَى حَرْبَتَهُ، فَيَذْهَبُ نَحْوَ الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الدَّجَّالُ، ذَابَ، كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ، فَيَضَعُ حَرْبَتَهُ بَيْنَ ثَنْدُوَتِهِ، فَيَقْتُلُهُ وَيَنْهَزِمُ أَصْحَابُهُ، فَلَيْسَ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ يُوَارِي مِنْهُمْ أَحَدًا، حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَةَ لَتَقُولُ: "يَا مُؤْمِنُ! هٰذَا كَافِرٌ". وَيَقُولُ الْحَجَرُ: "يَا مُؤْمِنُ! هٰذَا كَافِرٌ".

(مسند أحمد، ج۲۹ ص۴۳۰ تا ۴۳۲، رقم 17900؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1566؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم؛ معجم کبیر طبرانی، رقم 8392؛ مستدرک حاکم رقم 8473؛؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ عَلِيُّ

بْنُ زَيْدٍ وَفِيهِ ضَعْفٌ وَقَدْ وُثِّقَ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۷ ص ۳۴۳ رقم 12520)

ترجمہ حضرت ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے روز حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے پاس اس غرض سے آئے کہ اپنا ایک نسخہ (جو حدیث یا قرآن مجید کا تھا) اُن کے نسخہ سے ملا کر دیکھیں (کہ ہمارے نسخہ میں کوئی غلطی تو نہیں)۔ پس جب جمعہ کا وقت ہوا، تو انھوں نے ہمیں غسل کرنے کا حکم دیا۔ غسل کے بعد ہمارے پاس خوشبو لائی گئی۔ وہ خوشبو لگا کر ہم مسجد چلے گئے اور وہاں ایک شخص کے پاس جا بیٹھے، جس نے ہمیں دجّال کے بارے میں حدیث سنائی۔

پھر حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ آئے، تو ہم اُٹھ کر اُن کے پاس جا بیٹھے۔ اب انھوں (حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مسلمانوں کے تین شہر ایسے ہوں گے کہ ان میں ایک شہر تو دو سمندروں (بحرِ روم اور بحرِ فارس) کے ملنے کی جگہ پر واقع ہوگا۔ ایک شہر حیرہ (عراق میں کوفہ کے قرب وجوار کا علاقہ) کے مقام پر ہوگا۔ ایک شہر شام میں۔ پس تین بار (ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ) لوگ گھبرا اُٹھیں گے۔ پھر جلد ہی لوگوں کے برابر میں دجّال نکل آئے گا۔ پس وہ مشرق کی طرف کے لوگوں کو شکست دے دے گا۔ سب سے پہلے اس شہر میں وارد ہوگا جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ واقع ہے۔ اہل شہر کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ یہ کہہ کر وہیں رہ جائے گا کہ دجّال کون ہے؟ اور کیا کرتا ہے؟ ایک گروہ دیہات میں منتقل ہو جائے گا۔ ایک گروہ برابر والے شہر میں منتقل ہو جائے گا۔ اس وقت دجّال کے ساتھ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) آدمی ہوں گے، جن کے اوپر طیلسان (ایک خاص قسم کی عجمی دبیز چادر) ہوگی۔ اس کے اکثر پیرو عورتیں اور یہودی ہوں گے۔ پھر دجّال اس شہر کے قریب والے شہر میں آئے گا۔ اس شہر کے باشندوں کے (بھی) تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ کہے گا: ''دیکھیں! دجّال کون ہے؟ کیا کرتا ہے؟''۔ ایک گروہ دیہات میں چلا جائے گا، اور ایک گروہ قریب والے اس شہر میں چلا جائے گا، جو شام کی مغربی جانب میں ہوگا۔

(بالآخر) مسلمان (دو میل لمبی گھاٹی اُردن میں واقع) افیق نامی گھاٹی کی طرف سمٹ جائیں گے۔ اپنے مویشی (چرنے کے لیے) بھیجیں گے جو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اُن کو یہ نقصان بہت شاق گزرے گا، اور شدید بھوک اور سخت مشقت میں مبتلا ہو جائیں گے، یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلّہ جلا کر کھائیں گے۔ یہ اسی حال میں ہوں گے کہ سَحَر کے وقت کوئی پکارنے والا تین بار یہ آواز لگائے گا: ''اے لوگو! تمہارے پاس فریاد رَس آ پہنچا''۔ یہ سن کر لوگ آپس میں کہیں گے: ''یہ تو کسی پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے!''۔

نمازِ فجر کے وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کا امیر اُن سے کہے گا: ''اے روح اللہ! آگے آ کر نماز پڑھایئے''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''اس اُمت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں۔ (اس لیے تم ہی نماز پڑھاؤ)''۔ پس مسلمانوں کا امیر آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز سے فارغ ہو کر اپنا حربہ سنبھالیں گے اور دجّال کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ دجّال اُن کو دیکھتے ہی سیسہ کی طرح پگھلنے لگے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ اس کے سینہ کے بیچوں بیچ مار کر اُسے قتل کر ڈالیں گے۔ اس کے ساتھی شکست کھا جائیں گے۔ اُس دن اُن میں سے کسی کو بھی کوئی چیز اپنے پیچھے نہیں چھپائے گی، یہاں تک کہ درخت کہے گا: ''اے مؤمن! یہ کافر ہے''۔ پتھر کہے گا: ''اے مؤمن! یہ کافر ہے''۔

تنبیہ آج کل صرف ''سوریہ'' کو شام کہا جاتا ہے جس کا دارالحکومت ''دمشق'' ہے۔ لیکن پہلے ملک شام بہت بڑا تھا۔ طول میں دریائے فرات (عراق) سے العریش تک (جہاں سے مصر شروع ہوتا ہے)، عرض میں جزیرہ نمائے عرب سے بحرِ روم تک پھیلا ہوا تھا۔ اردن، فلسطین، لبنان، موجودہ سوریہ (دمشق)، بیت المقدس، طرابلس، انطاکیہ سب اسی کے حصے تھے۔ لہٰذا احادیث میں شام سے اصل ملک شام مراد ہے، صرف سوریہ نہیں۔

حدیث 24:۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ

عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ، وَحَذَّرَنَاهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: "إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، فَأَنَا حَجِيجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي، فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ، وَالْعِرَاقِ، فَيَعِيثُ يَمِينًا وَيَعِيثُ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ! فَاثْبُتُوا، فَإِنِّي سَأَصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِي، إِنَّهُ يَبْدَأُ، فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ، فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ، فَلْيَسْتَغِثْ بِاللهِ، وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ فَتَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا، كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَيَقُولَانِ: يَا بُنَيَّ، اتَّبِعْهُ، فَإِنَّهُ رَبُّكَ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَقْتُلَهَا، وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ، حَتَّى يُلْقَى شِقَّتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولَ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا، فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي، فَيَبْعَثُهُ اللهُ، وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ، وَأَنْتَ عَدُوُّ اللهِ، أَنْتَ الدَّجَّالُ، وَاللهِ! مَا كُنْتُ بَعْدُ أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ".

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيُّ: فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ". قَالَ: قَالَ أَبُو

سَعِيدٍ: "وَاللهِ! مَا كُنَّا نُرَى ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ". قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: "وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُكَذِّبُونَهُ، فَلَا تَبْقٰى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيُصَدِّقُونَهُ، فَيَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ، حَتّٰى تَرُوحَ مَوَاشِيهِمْ، مِنْ يَوْمِهِمْ ذٰلِكَ أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، وَأَدَرَّهُ ضُرُوعًا، وَإِنَّهُ لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِئَهُ، وَظَهَرَ عَلَيْهِ إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً، حَتّٰى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقٰى مُنَافِقٌ، وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيُدْعٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ". فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكَرِ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ، فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِي الْقَهْقَرٰى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسٰى يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسٰى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: "تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ"، فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ، فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: "افْتَحُوا الْبَابَ، فَيُفْتَحُ، وَوَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ، كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ، فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ، كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا، وَيَقُولُ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً، لَنْ تَسْبِقَنِي بِهَا". فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِيِّ، فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْزِمُ اللهُ الْيَهُودَ، فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللهُ يَتَوَارٰى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللهُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ، وَلَا شَجَرَ،

وَلَا حَائِطٍ، وَلَا دَابَّةٍ، إِلَّا الْغَرْقَدَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطِقُ، إِلَّا قَالَ: "يَا عَبْدَ اللهِ الْمُسْلِمَ! هٰذَا يَهُودِيٌّ! فَتَعَالَ اقْتُلْهُ". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَإِنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً، السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ، وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ، يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ، فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتّٰى يُمْسِيَ". فَقِيلَ لَهُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟". قَالَ: "تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَهَا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ الطِّوَالِ، ثُمَّ صَلُّوا". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْعٰى عَلَى شَاةٍ، وَلَا بَعِيرٍ، وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ، وَالتَّبَاغُضُ، وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتّٰى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرَّهُ، وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللهُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ، وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ، وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ؟". قَالَ: "لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا". قِيلَ لَهُ: "فَمَا يُغْلِي الثَّوْرَ؟". قَالَ: "تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا"، وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ، يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ، يَأْمُرُ اللهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولٰى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، ثُمَّ يَأْمُرُ اللهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ، فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ، فَلَا تُقْطِرُ قَطْرَةً،

وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ، فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ، إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ". قِيلَ: "فَمَا يُعِيشُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ؟". قَالَ: "التَّهْلِيلُ، وَالتَّكْبِيرُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيدُ، وَيُجْرَى ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُولُ: "يَنْبَغِي أَنْ يُدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ، حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ".

(سنن ابن ماجه، ج۵ ص۱۹۷ تا ۲۰۱، رقم 4077؛ أبو داود رقم 4322؛ ابن أبي عاصم فی "السنة" رقم 429؛ "الآحاد والمثاني" رقم 1249؛ نعيم بن حماد فی "الفتن" مقطعًا رقم 1446، 1491، 1516، 1554، 1562، 1572، 1589؛ الرویانی فی "مسنده" رقم 1239؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 7644، 7645؛ "مسند الشامیین" رقم 861؛ "شرح أصول الاعتقاد" رقم 850، 851)

رواه ابن ماجه وإسناده قوی، واللفظ له. وساق أبو داود سنده -وهو سند صحیح- إلى أبي أمامة عن النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال: "نحوه. وذكر الصلوات مثل معناه". یعنی نحو حدیث النواس بن سمعان، وصححه ابن خزیمة، ورواه الحاكم فی "المستدرك". وقال: صحیح علی شرط مسلم. وأقره الذهبی، وأورد الحافظ ابن حجر جملاً منه فی "فتح الباری" مستشهداً بها، فهو عنده حدیث صحیح أو حسن.

(التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، ص۱۵۲. المؤلف: محمد أنور شاه بن معظم شاه الكشمیری الهندی رحمه الله (المتوفی: ۱۳۵۳ھ). المحقق: عبد الفتاح أبو غدة. الناشر: مکتبة المطبوعات الإسلامیة بحلب - ودار القرآن الکریم بیروت. الطبعة: الطبعة الثالثة، ۱۴۰۱ھ)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، جس کا اکثر حصہ حدیثِ دجّال پر مشتمل تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے خبردار کیا۔ اسی سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب سے اللہ تعالیٰ نے ذرّیتِ آدم کو پیدا کیا، دنیا میں کوئی فتنہ دجّال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی علیہ السلام

کو بھی مبعوث فرمایا۔ اُس نے اپنی اُمت کو دجّال سے ڈرایا ہے۔ میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ تم بہترین اُمت۔ (اس لیے) وہ لامحالہ تمھارے ہی اندر نکلے گا۔ اگر وہ میری موجودگی (زندگی) میں نکلا، تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا مَیں ہوں۔ اگر میرے بعد نِکلا، تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ ونگہبان ہوگا۔

وہ شام وعراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا۔ پس وہ دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا۔ میں تمہارے سامنے اُس کی وہ علامات بیان کیے دیتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام نے بیان نہیں کیں۔ وہ سب سے پہلے تو یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ (مگر اُسے دیکھنے والے کو پہلی ہی نظر میں ایسی تین چیزیں نظر آجائیں گی جن سے اُس کے دعویٰ کی تکذیب کی جاسکتی ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ آنکھوں سے نظر آرہا ہوگا)، حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔ (تو یہ نظر آنا ہی اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ رب نہیں) اور (دوسری یہ کہ) وہ کانا ہوگا، حالانکہ تمھارا رب کانا نہیں۔ (تیسری یہ کہ) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا جو ہر مؤمن پڑھ لے گا، خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو، یا نہ جانتا ہو۔

اس کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک جنت ہوگی، اور ایک آگ ہوگی، مگر حقیقت میں اس کی آگ جنت ہوگی اور جنت آگ ہوگی۔ پس جو شخص اس کی آگ میں مبتلا ہو، اس کو چاہیے کہ اللہ سے فریاد کرے، اور سورت کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ ایسا کرنے سے وہ آگ اس کے لیے اسی طرح ٹھنڈی اور بے ضرر ہوجائے گی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگئی تھی۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ کسی دیہاتی سے کہے گا: ''اگر تیرے (مردہ) ماں باپ کو مَیں زندہ کردوں تو کیا تو شہادت دے گا کہ مَیں تیرا رب ہوں؟''۔ وہ کہے گا: ''ہاں (میں شہادت دوں گا)''۔ بس دیہاتی کے سامنے دو شیطان اُس کے ماں باپ کی

صورت بنا کر آئیں گے اور کہیں گے: ''بیٹا! تُو اس کی پیروی کر، یہ تیرا رب ہے''۔
اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اُسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنین کی آزمائش کے لیے) ایک (مؤمن) شخص پر قدرت دی جائے گی۔ پس وہ اس شخص کو قتل کر دے گا، پھر (لوگوں سے) کہے گا: ''دیکھو! میرے اس ''بندے'' کی طرف۔ میں اُسے ابھی زندہ کروں گا، اور یہ پھر کہے گا: اس کا رب میرے سوا کوئی اور ہے''۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرمادیں گے، اور خبیث (دجّال) اس سے کہے گا: ''بتا، تیرا رب کون ہے؟''۔ وہ کہے گا: ''میرا رب اللہ ہے، اور تُو اللہ کا دشمن ہے، تُو دجّال ہے۔ اللہ کی قسم! (تیرے دجّال ہونے کا) جتنا یقین مجھے آج ہے، اتنا کبھی نہیں تھا''۔
اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ بادلوں کو بارش کا حکم دے گا، تو وہ بارش برسائیں گے، اور زمین کو اُگانے کا حکم دے گا، تو وہ اُگائے گی۔
اُس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ اس کا گزر ایک بستی پر ہوگا۔ بستی کے لوگ اس کی تکذیب کریں گے، تو اُن کے سارے مویشی ہلاک ہوجائیں گے۔
اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک بستی سے گزرے گا، وہ لوگ اس کی تصدیق کریں گے، تو وہ بادلوں کو بارش کا حکم دے گا۔ بادل بارش برسائیں گے، زمین کو اُگانے کا حکم دے گا، تو وہ اُگائے گی، یہاں تک کہ اُسی روز شام کو جب اُن کے مویشی چرنے کے بعد واپس آئیں گے، تو وہ خوب موٹے اور فربہ ہوں گے، اُن کی کوکھیں بھری ہوں گی، اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔
مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ زمین کا کوئی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جو اس کے پاؤں تلے نہ آیا ہو، اور جس پر اس کا ظہور نہ ہوا ہو۔ البتہ جس درّہ (راستہ) سے بھی وہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ آنا چاہے گا، فرشتے ننگی تلواریں لیے اس کے سامنے آجائیں گے، (اور وہ آگے بڑھنے کی جرأت نہ کر سکے گا)۔ چنانچہ وہ کھاری زمین کے کنارے سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ ڈال دے گا۔ اب مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے، جن کے باعث ہر منافق مرد اور عورت مدینہ طیبہ سے نکل کر دجّال سے جاملے گا۔ (ان زلزلوں کے ذریعہ) مدینہ طیبہ گندگی (منافقوں) کو اپنے اندر سے اسی طرح دور

کر دے گا جس طرح لوہار کی دھونکنی (جس سے آگ کو ہوا دی جاتی ہے) لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔ (اسی لیے) اس دن کو ''یومِ نجات'' کہا جائے گا۔

(یہ حالات سُن کر جلیل القدر صحابیہ) حضرت اُمّ شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! عرب اس زمانہ میں کہاں ہوں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عرب اس زمانہ میں تھوڑے ہوں گے۔ ان میں سے اکثر بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام (پیشوا) ایک مردِ صالح ہوگا۔ (ایک دن یہ واقعہ ہوگا کہ) ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھا ہی ہوگا کہ اُن میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام پیچھے ہٹے گا تا کہ نماز پڑھانے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آگے کرے، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: ''آگے بڑھو، اور نماز پڑھاؤ، کیونکہ نماز کی اقامت تمھارے ہی لیے ہوئی ہے''۔ لہٰذا (اس وقت) مسلمانوں کو ان کا امام ہی نماز پڑھائے گا۔

جب امام نماز پڑھا کر فارغ ہوگا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''دروازہ کھولو''۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اس کے پیچھے دجّال ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار (70,000) یہودی ہوں گے، جن میں سے ہر ایک کے پاس زیور سے آراستہ تلوار اور ساج (ایک قیمتی دبیز کپڑے) کا لباس ہوگا۔ جب دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ وہ بھاگ کھڑا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے: ''میری ایک ایسی ضرب تیرے لیے مقدر ہو چکی ہے جس سے تُو نکل نہیں سکتا''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے ''لُدّ'' کے مشرقی دروازے پر جالیں گے، اور قتل کر ڈالیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔ اللہ کی مخلوق میں سے جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپنا چاہے گا، خواہ پتھر ہو، یا درخت، دیوار ہو یا جانور ہو، اللہ تعالیٰ اُسے گویائی عطا فرمادے گا، اور وہ پکارے گی: ''اے مسلمان، بندۂ خدا! یہ یہودی ہے۔ آکر اسے قتل کر ڈال''۔ سوائے ایک غرقد نامی درخت کے، کیونکہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے، وہ نہیں بولے گا۔

اس کی رہنے کی مدت چالیس سال ہوگی۔ سال آدھے سال جیسا ہوگا، سال جیسے مہینہ،

مہینہ جیسے ہفتہ، اس کے آخری ایام ایسے ہوں گے جیسے آگ کا شعلہ۔ تم میں سے ایک شہر کے ایک دروازہ پر ہوگا، ابھی دوسرے دروازہ پر پہنچ نہیں پائے گا کہ شام ہو جائے گی۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ! ہم ان چھوٹے ایام میں نماز کیسے پڑھیں گے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نمازوں کا حساب لگاؤ گے جیسا کہ ان لمبے ایام میں حساب لگاتے ہو، پھر تم نماز پڑھو گے''۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری اُمّت کے ایک فرد ہوں گے، وہ عادل حاکم، منصف امام ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ذبح کر دیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، (سرکاری طور پر) زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں گے، پس نہ بکری کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی، نہ اونٹ کی (کیونکہ سب مالدار ہوں گے، زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہے گا)، بغض وعداوت ختم ہو جائے گی۔ ہر زہریلے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا، یہاں تک کہ چھوٹا بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا، تو سانپ گزند نہ پہنچائے گا، چھوٹی بچی شیر کا منہ اپنے ہاتھ سے کھولے گی، تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا۔ بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جیسے اُن کی حفاظت کرنے والا کتا۔ زمین امن وامان سے بھر جائے گی، جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے، اور کلمہ (سب کا) ایک ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے گی۔ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔ قریش کے لوگ اپنی حکومت کو واپس لے لیں گے۔

زمین چاندی کا دسترخوان ہو جائے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے لے کر اپنے پھلوں کو اُگا دے گی، یہاں تک کہ ایک جماعت انگور کے ایک گچھے کے گرد جمع ہو کر کھانا شروع کرے گی، تو وہ گچھا اُن سب کو سیراب کر دے گا۔ ایک جماعت انار کے گرد جمع ہو کر کھائے گی، تو وہ سب سیراب ہو جائیں گے۔ بیل اتنے اتنے مال کا ہو جائے گا، اور گھوڑا چند دراہم کا ہو جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! گھوڑا اتنا سستا کیوں ہو جائے گا؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی کے لیے اس پر سواری کبھی بھی نہ کی جائے گی''۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: ''بیل اتنا مہنگا کیوں ہو جائے گا؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساری زمین پر کھیتی باڑی کی جائے

گی''۔

دجال کے خروج سے پہلے تین سال بڑے شدید ہوں گے۔ لوگوں کو اس میں بڑا سخت فقر و فاقہ لاحق ہو جائے گا۔ پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ ایک تہائی بارش کو روک دے، اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنی تہائی پیداوار کو روک لے۔ دوسرے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ دو تہائی بارش کو روک لے، اور زمین کو حکم دے گا کہ وہ دو تہائی پیداوار کو روک لے۔ پھر تیسرے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا، کہ وہ مکمل طور پر بارش کو روک لے، تو ایک قطرہ پانی بھی نہیں برسے گا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا کہ وہ مکمل طور پر پیداوار کو روک لے، تو ایک پودا بھی نہیں اُگے گا۔ پس زمین پر ہر قسم کا کھر والا جانور نہیں بچے گا مگر جو اللہ چاہے گا (وہ بچے گا)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ''پھر اس زمانے میں لوگوں کا گزران کیسے ہو گا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھنا ہوگا، یہی پڑھنا اُن کے کھانے کے قائم مقام ہو جائے گا''۔

فائدہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! جس شخصیتِ عظمیٰ کی برکات یہ ہوں، وہ یقیناً کوئی معمولی انسان نہیں ہو سکتا۔ ضرور وہ کوئی اللہ تعالیٰ کا قدوس نبی ہونا چاہیے اور یقیناً وہ کوئی ایسا ہی رسول ہونا چاہیے جس کے سب سے بڑے دشمن یہود ٹھہر چکے ہوں۔ جس کے جھوٹے قتل کے گھمنڈ میں ایک بار وہ ملعون ٹھہر چکے ہوں۔ دوسری بار اسی کے ہاتھ سب موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام سے عداوت اور بغاوت کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ اسی بدخصلت کی بدولت پہلے وہ نبوت سے محروم کر دیئے گئے تھے اور آخر میں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیئے جائیں گے۔ بے شک جو قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رأفت و رحمت والے رسول علیہ السلام کے ساتھ بھی اپنا طریق کار نہ بدلے۔ ان کی وجہ سے دنیا کو پاک کرنے ہی میں انسانیت کی فلاح ہے:

آیت 29:- إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝

(نوح: ۲۷)

ترجمہ: (اے اللہ!) اگر تو نے اِن کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور اِن کی نسل سے

جو بھی پیدا ہوگا، بدکار اور سخت کافر ہی ہوگا۔

شاید موجودہ زمانہ میں اطرافِ عالم سے سمٹ سمٹ کر ان کا ایک جگہ جمع ہونا اسی قومی استیصال کے لیے پیش خیمہ ہو۔ حدیثِ مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا اہم مقصد دجّال کا قتل کرنا ہے۔ چونکہ اس کا مقابلہ براہِ راست انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہے۔ اسی لیے ہر نبی علیہ السلام نے اس کی آمد سے اپنی اُمّت کو ڈرایا ہے۔ اس لیے ضروری ہوا کہ اس کے قتل کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسولوں ہی میں سے کوئی رسول علیہ السلام آئے۔ جو چھوٹے چھوٹے دجّال اس سے قبل بھی ظاہر ہوتے رہے، وہ اسی اُمّت کے ہاتھوں ہلاک ہوتے رہے، لیکن جو دجّال کہ خاتم الدجاجلہ یعنی سب دجالوں کے آخر میں آئے گا اور خدائی افعال کے شعبدہ بازیاں ظاہر کرے گا۔ اس کے قتل کے لیے ایک نبی علیہ السلام ہی کی تشریف آوری ضروری تھی۔ اس صورت میں اس اُمّت کے لیے یہ کتنی بڑی کرامت اور شرافت ہوگی کہ جب اس پر کوئی خارجی حملہ ہو، تو اُن کی ہمدردی کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام پیش قدمی فرمائیں اور وہ بھی بڑی تمناؤں اور بڑے فخر کے ساتھ۔ کیسے تعجب کی بات ہے جس بات میں اس اُمّت کی شرافت تھی، اسی کو برعکس اہانت سمجھا جائے:

آیت 30:۔ وَمَنۡ لَّمۡ يَجۡعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوۡرًا فَمَا لَهٗ مِنۡ نُّوۡرٍ ○ (النور: ۴۰)

ترجمہ جسے اللہ نور نہ بخشے اس کے لیے پھر کوئی نور نہیں۔

6.20:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ کے متبع ہوں گے

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد تمام انتظام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنبھالیں گے۔ آسمانوں سے اترنے کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہی ہوں گے، کیونکہ نبی منصب نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتا، لیکن اس وقت امت محمدیہ کے تابع، مجدد اور عادل حکمران کی حیثیت میں ہوں گے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔

(تَحْذِيْرُ النَّاسِ مِنْ إِنْكَارِ أَثَرِ إِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ص ۴۴۔المؤلف: حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ)۔الناشر: مکتبہ حفیظیہ ،مکی مسجد، گوجرانوالہ، ۱۹۸۷ء)

حدیث 25:۔حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: نَا عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ الْأَرُزِّيُّ، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَهْبَطَ اللهُ إِلَى الْأَرْضِ مُنْذُ خَلَقَ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةً أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَقَدْ قُلْتُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ قَبْلُ: إِنَّهُ آدَمُ، جَعْدٌ، مَمْسُوحُ عَيْنِ الْيَسَارِ، عَلَى عَيْنِهِ ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، وَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيَقُولُ: "أَنَا رَبُّكُمْ". فَمَنْ قَالَ: "رَبِّيَ اللهُ"، فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَ: "أَنْتَ رَبِّي"، فَقَدِ افْتُتِنَ، يَلْبَثُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى مِلَّتِهِ مَاتَ، إِمَامًا مَهْدِيًّا، وَحَكَمًا عَدْلًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ".

لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، تَفَرَّدَ بِهِ: عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ.

(المعجم الأوسط، ج۵ ص۲۷، ۲۸ رقم 4580؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَفِي بَعْضِهِمْ ضَعْفٌ لَا يَضُرُّ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۷ ص۳۳۵،۳۳۶ رقم 12501)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آفرینش آدم سے لے کر قیامت تک اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی فتنہ نازل نہیں کیا (اور نہ کرے گا) جو دجّال کے فتنہ سے زیادہ عظیم ہو۔ میں نے اس کے بارے میں ایسی باتیں (علامات) بتادی ہیں کہ مجھ سے پہلے ایسی کسی نے نہیں بتائیں۔

اس کا رنگ گندمی ہوگا، بال پیچ دار ہوں گے، بائیں آنکھ ممسوح (بے نور) ہوگی، اس

کی (دائیں) آنکھ پر موٹی پھلی ہو گی۔ مادرزاد اندھے اور ابرص کو تندرست کر دے گا اور کہے گا: ''میں تمھارا رب ہوں''۔ پس جو شخص کہے گا: ''میرا رب اللہ ہے''، اس پر کوئی فتنہ (عذاب) نہ ہو گا، اور جو شخص کہے گا: ''تو میرا رب ہے''، وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائے گا (یعنی کافر ہونے کے باعث)۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، وہ تمھارے اندر رہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی شریعت پر (کاربند) ہوں گے۔ وہ ایک ہدایت یافتہ امام اور عادل حاکم ہوں گے، اور دجّال کو قتل کریں گے''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلِلطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغفل ينزل عِيسَى بن مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ عَلَى مِلَّتِهِ۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج۶ ص۴۹۱)

ترجمہ طبرانی کی حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مُغفل رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت کے مصدق ہو کر نازل ہوں گے''۔

حدیث 26: ۔حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "إِنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ وَهُوَ أَعْوَرُ، عَيْنِ الشِّمَالِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، وَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيُحْيِي الْمَوْتَى وَيَقُولُ لِلنَّاسِ: "أَنَا رَبُّكُمْ"، فَمَنْ قَالَ: "أَنْتَ رَبِّي" فَقَدْ فُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: "رَبِّيَ اللهُ حَتَّى يَمُوتَ، فَقَدْ عُصِمَ مِنْ فِتْنَتِهِ، وَلَا فِتْنَةَ بَعْدَهُ عَلَيْهِ، وَلَا عَذَابَ، فَيَلْبَثُ فِي الْأَرْضِ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَجِيءُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ، وَعَلَى مِلَّتِهِ، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، ثُمَّ إِنَّمَا هُوَ قِيَامُ السَّاعَةِ"۔

(صحیح: مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۳ ص۳۲۶ رقم 20151؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 7082،6919،6918)

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دجّال ضرور آئے گا۔وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔اس کی (دائیں) آنکھ پر موٹی پھلّی ہوگی۔مادرزاد اندھے اور ابرص کو تندرست کردے گا۔وہ مُردوں کو زندہ کرے گا۔وہ لوگوں سے کہے گا:''میں تمھارا رب ہوں''۔جو شخص کہے گا:''تُو میرا رب ہے''،وہ فتنہ میں مبتلا ہوجائے گا(یعنی کافر ہونے کے باعث)۔اور جو شخص یہ کہے گا: ''میرا رب اللہ ہے''،اور اسی حالت میں اسے موت آگئی،اس نے اپنے آپ کو فتنے سے بچالیا۔اس کے بعد اس پر کوئی فتنہ اور عذاب نہ ہوگا۔جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،وہ تمھارے اندر رہے گا۔پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے نازل ہو کر) مغرب کی طرف سے آئیں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی شریعت پر (کاربند) ہوں گے۔پھر حضرت عیسیٰ دجال کو قتل کریں گے۔پھر اس کے بعد قیامت قائم ہوگی''۔

حدیث 27:۔وَبِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّم قَالَ: إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ يَلْبَثُ فِي الْأَرْضِ إِذَا خَرَجَ مَا شَاءَ اللهُ. ثُمَّ يَجِيءُ عيسى بن مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّم مِنَ الْمَشْرِقِ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّم وَعَلَى مِلَّتِهِ. ثُمَّ يَقْتُلُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ. ثُمَّ إِنَّمَا هُوَ بَعْدَ قِيَامِ السَّاعَةِ وَسَوْفَ تَرَوْنَ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ أَشْيَاءَ عِظَامًا تَقُولُونَ هَلْ كُنَّا حَدَّثنا بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ وَاعْلَمُوا أَنَّهَا أَوَائِلُ السَّاعَةِ.(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار،ج۱۰ص۴۵۸،رقم 4635)

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجّال جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،وہ زمین میں رہے گا۔پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے نازل ہوکر) مشرق کی طرف سے آئیں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی شریعت پر (کاربند) ہوں گے۔پھر حضرت عیسیٰ دجّال کو قتل کریں گے۔پھر اس کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ضرور بہت بڑے بڑے واقعات دیکھو گے،تم کہو گے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ہم سے بیان کیا تھا۔پھر جب تم ایسے واقعات دیکھو،تو

پھر اللہ کو خوب اہتمام سے یاد کرو۔ یہ بات جان لو، کہ یہ قیامت کے ابتدائی شروعات ہیں"۔

6.21:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کا مقام

حدیث28:۔حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوُصَابِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ"۔

(حسن:مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۷ ص۳۸۱ رقم22396؛سنن نسائی، ج٦ ص ٢٤٢رقم3175؛الجهاد لابن أبي عاصم، ج٢ص ٦٦٥رقم288؛السنن الكبرى، ج٤ ص ٣٠٢رقم4369؛السنن الكبرى ج٩ص ٢٩٧، ٢٩٨رقم18600؛ المعجم الأوسط، ج۷ ص ٢٣، ٢٤ رقم6741؛مسند الشاميين،ج٣ ص٨٩رقم1851؛ البخاری فی "التاريخ الكبير" 72/6؛ابن عدی فی "الكامل" 583/2، وابن عساكر 197/15؛وهذا إسناد قوی، فصح الحديث والحمد لله:سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج٤ ص ٥٧٠رقم 1934)

ترجمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمّت کے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے نجات دے دی ہے: ایک وہ گروہ ہند میں جہاد کرے گا۔ دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مل کر جہاد کرے گا"۔

حدیث29:۔حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "وَعَدَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ، فَإِنِ اسْتُشْهِدْتُ كُنْتُ مِنْ خَيْرِ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ رَجَعْتُ، فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ"۔

(مسند أحمد رقم 7128، 8823؛ الفتن لنعيم بن حماد ج ۱ ص ۴۰۹ رقم 1237؛ سنن سعيد بن منصور رقم 2374؛ ابن أبي عاصم فى "الجهاد" رقم 291؛ مسند البزار رقم 8819؛ السنن الكبرى نسائی رقم 4367، 4368؛ سنن نسائی رقم 3173، 3174؛ مستدرک حاکم رقم 6177؛ أبو نعيم فى "الحلية" 8/316-317؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 18599؛ الدلائل 6/336؛ البخاري فى "تاريخه" 2/243)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ہندوستان کے خلاف جہاد کا وعدہ کیا ہے۔ (اگر میں نے وہ موقع پایا، تو میں اپنی جان و مال اس میں خرچ کروں گا۔) پھر اگر میں شہید ہو گیا تو (میں اس وقت کے) افضل شہداء میں سے ہوں گا۔ اور اگر میں فاتح ہو کر لوٹا، تو میں دوزخ کے عذاب سے رہا کیا ہوا (حضرت) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) ہوں گا"۔

حدیث 30: ۔حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ بَعْضِ الْمَشْيَخَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْهِنْدَ، فَقَالَ: "لَيَغْزُوَنَّ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّلِينَ بِالسَّلَاسِلِ، يَغْفِرُ اللهُ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ حِينَ يَنْصَرِفُونَ فَيَجِدُونَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ"۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "إِنْ أَنَا أَدْرَكْتُ تِلْكَ الْغَزْوَةَ بِعْتُ كُلَّ طَارِفٍ لِي وَتَالِدٍ وَغَزَوْتُهَا، فَإِذَا فَتَحَ اللهُ عَلَيْنَا وَانْصَرَفْنَا فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ، يَقْدَمُ الشَّامَ فَيَجِدُ فِيهَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَلَأَحْرِصَنَّ أَنْ أَدْنُوَ مِنْهُ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي قَدْ صَحِبْتُكَ يَا رَسُولَ اللهِ" قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: "هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ"۔

(الفتن لنعيم بن حماد ج ۱ ص ۴۰۹ رقم 1236؛ مسند إسحاق بن راهويه ج ۱ ص ۴۶۲ رقم 537)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "تمہارا (یعنی مسلمانوں کا) ایک لشکر ہندوستان سے جہاد

کرے گا، جس کو اللہ تعالیٰ اُن پر فتح نصیب فرمائے گا، یہاں تک کہ یہ لشکر اہل ہند (سندھ) کے بادشاہوں کو طوق وسلاسل میں جکڑ لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ پھر جب یہ لوگ واپس لوٹیں گے، تو شام میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائیں گے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اگر میں نے اس غزوہ کا زمانہ پایا، تو اپنی ملکیت کی ہر چیز کو فروخت کردوں گا، اور اس غزوے میں شرکت کروں گا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جنگ میں فتح سے ہمکنار کیا، اور ہم واپس لوٹے، تو میں دوزخ کے عذاب سے رہا کیا ہوا (حضرت) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) ہوں گا۔ وہ لشکر ملکِ شام کو واپس لوٹے گا، پھر وہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے ملاقات کرے گا۔ اس وقت میں اس بات کی خواہش اور تمنا کروں گا کہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بہت زیادہ قریب ہو جاؤں، تو میں اُن کو بتاؤں گا کہ میں نے، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے ہوئے خوب ہنسے اور ارشاد فرمایا: "دوسری جنت پہلی جنت کی طرح نہیں ہے، اس کے اوپر ہیبت ڈال دی جاتی ہے، جیسے موت کی ہیبت اور دہشت۔ لوگوں کے چہروں کو صاف کرتی ہے اور ان کو جنّت کے درجات کے حصول کی بشارت دی جاتی ہے"۔

تنبیہ ہندوستان پر سب سے پہلا جہاد تو پہلی صدی ہجری (۹۳ھ) میں حضرت محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا، جس میں بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکثر حضرات تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کی شرکت نقل کی جاتی ہے۔ اس کے بعد سے آج تک مختلف زمانوں میں ہندوستان کے کفّار کے خلاف جہاد ہوتے رہے ہیں۔ لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث میں ہندوستان پر جس جہاد کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے، اس سے مراد صرف پہلا جہاد ہے، یا جتنے جہاد ہو چکے ہیں، یا آئندہ ہوں گے، وہ سب اس میں شامل ہیں؟ الفاظ حدیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے الفاظ عام ہیں۔ اس کو کسی خاص جہاد کے ساتھ مخصوص ومقید کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس لیے جتنے جہاد کفّارِ ہندوستان کے خلاف مختلف زمانوں میں ہوتے رہے، یا آئندہ ہوں گے۔ إِنْ شَاءَ

اللہُ وہ سب اس عظیم الشان بشارت میں شامل ہیں۔ وَاللہُ أَعْلَمُ۔

وما ذکر فی حدیث أبی هریرة رضی الله عنه الذی رواه نعیم بن حماد من غزو الهند، فهو لم یقع إلی الآن، وسیقع عند نزول عیسی ابن مریم علیهما الصلاة والسلام إن صح الحدیث بذلك. والله أعلم.

(إتحاف الجماعة بما جاء فی الفتن والملاحم وأشراط الساعة، ج۱ص۳۶۶. المؤلف: حمود بن عبد الله بن حمود بن عبد الرحمن التویجری رحمه الله (المتوفی: ۱۴۱۳ھ). الناشر: دار الصمیعی للنشر والتوزیع، الریاض - المملكة العربیة السعودیة. الطبعة: الثانیة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ جو واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں موجود ہے، وہ ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا ہے۔ وہ (بشرطِ صحتِ حدیث) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے بعد ہی وقوع پذیر ہوگا۔ وَاللہُ أَعْلَمُ۔

6.22:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی برکات

حدیث 31:۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لیوشکَنَّ أَن ینزلَ فِیکُم ابنُ مَرْیَم حکَماً عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ أَحَدٌ حَتّٰی تکون السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خیرا من الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا". ثُمَّ یَقُولُ أَبُو هُرَیْرَةَ: "فاقرؤا إن شئتم: "وإنْ من أهل الكتاب إلاّ لیؤمِنن بِهٖ قبل مَوته" الْآیَة. مُتَّفق عَلَیْهِ. (مشکوۃ رقم 5505؛ مسلم رقم 242-155)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یقیناً قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں (یعنی مسلمانوں میں) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حاکم کی حیثیت سے، پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیروں کو قتل کرائیں گے، اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ مال ودولت کی کثرت وبہتات ہوگی، یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا،

یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہو گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اگر (قرآن مجید سے اس کا ثبوت چاہو، تو) پڑھو:

آیت 31:- وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ (النساء:۱۵۹)

ترجمہ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہی دے گا۔

تشریح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ: فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ أَيْ يُبْطِلُ دِينَ النَّصْرَانِيَّةِ بِأَنْ يَكْسِرَ الصَّلِيبَ حَقِيقَةً وَيُبْطِلُ مَا تَزْعُمُهُ النَّصَارَى مِنْ تَعْظِيمِهٖ وَيُسْتَفَادُ مِنْهُ تَحْرِيمُ اقْتِنَاءِ الْخِنْزِيرِ وَتَحْرِيمُ أَكْلِهٖ وَأَنَّهُ نَجِسٌ لِأَنَّ الشَّيْءَ الْمُنْتَفَعُ بِهٖ لَا يُشْرَعُ إِتْلَافُهُ.

قَوْلُهُ: وَيَضَعُ الْحَرْبَ فِي رِوَايَةِ الْكُشْمِيهَنِيِّ الْجِزْيَةَ وَالْمَعْنٰى: أَنَّ الدِّينَ يَصِيرُ وَاحِدًا فَلَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يُؤَدِّي الْجِزْيَةَ وَقِيلَ مَعْنَاهُ أَنَّ الْمَالَ يَكْثُرُ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مَنْ يُمْكِنُ صَرْفُ مَالِ الْجِزْيَةِ لَهُ فَتُتْرَكُ الْجِزْيَةُ اسْتِغْنَاءً عَنْهَا. وَقَالَ عِيَاضٌ: يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِوَضْعِ الْجِزْيَةِ تَقْرِيرُهَا عَلَى الْكُفَّارِ مِنْ غَيْرِ مُحَابَاةٍ وَيَكُونُ كَثْرَةُ الْمَالِ بِسَبَبِ ذٰلِكَ. وَتعقبه النَّوَوِيُّ وَقَالَ: الصَّوَابُ أَنَّ عِيسٰى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْإِسْلَامَ. قُلْتُ وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ عِنْدَ أَحْمَدَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَكُونُ الدَّعْوٰى وَاحِدَةً.

قَوْلُهُ: وَيَفِيضُ الْمَالُ بِفَتْحِ أَوَّلِهٖ وَكَسْرِ الْفَاءِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَكْثُرُ وَفِي رِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ الْمَذْكُورَةِ وَلَيُدْعَوُنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ وَسَبَبُ كَثْرَتِهٖ نُزُولُ الْبَرَكَاتِ وَتَوَالِي الْخَيْرَاتِ بِسَبَبِ الْعَدْلِ وَعَدَمِ الظُّلْمِ وَحِينَئِذٍ تُخْرِجُ الْأَرْضُ كُنُوزَهَا وَتَقِلُّ الرَّغَبَاتُ فِي اقْتِنَاءِ الْمَالِ لِعِلْمِهِمْ بِقُرْبِ السَّاعَةِ.

قَوْلُهُ: حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: أَيْ إِنَّهُمْ حِينَئِذٍ لَا يَتَقَرَّبُونَ إِلَى اللهِ إِلَّا بِالْعِبَادَةِ لَا بِالتَّصَدُّقِ بِالْمَالِ. وَقِيلَ مَعْنَاهُ: أَنَّ النَّاسَ يَرْغَبُونَ عَنِ الدُّنْيَا حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، ج٦ ص٤٩١، ٤٩٢)

ترجمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر حقیقتاً صلیب کو توڑیں گے اور نصاریٰ پر یہ واضح کر دیں گے کہ تم صلیب کی تعظیم کرتے رہے، اور میں اس کو توڑ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ تعظیم کے قابل نہیں بلکہ نیست و نابود کرنے کے لائق ہے۔ اسی طرح نازل ہونے کے بعد خنزیر کو قتل کر کے عیسائیوں پر یہ ظاہر کریں گے کہ تم اس کو حلال سمجھتے رہے اور اس سے محبت کرتے رہے، اور میں اس کے وجود کو ہی ختم کر رہا ہوں۔ جب کافر ہی نہ رہے تو قتال اور جہاد کس سے کیا جائے گا؟ جب اہل کتاب اور دیگر ذمی کفار ہی نہ رہے تو جزیہ کس سے وصول کیا جائے گا؟ اس لیے اُن کی آمد کے بعد لڑائی اور جزیہ موقوف ہو جائے گا اور ظلم و جور مٹ جائے گا۔ عدل و انصاف کے نفاذ اور زمین کی برکات کی وجہ سے کوئی غریب اور محتاج ہی نہیں آئے گا تا کہ ان کو مال دیا جائے اور وہ مال قبول کرے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بڑی برکت ہوگی۔ اس لیے اس وقت اللہ تعالیٰ کا تقرب سجدے اور عبادات سے ہی ہوگا۔ (ملخصاً)

حدیث 32: ۔حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، وَحَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيُدْعَوُنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، ج١٦ ص٢٥٣ رقم 10404؛ مسلم رقم 243 - 155؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 313؛ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم 105، ابن حبان

رقم 6816؛ الآجری فی "الشریعة" رقم 887؛ ابن مندة فی "الإيمان" رقم 412؛ شرح السنة للبغوی رقم 4276؛ البعث والنشور رقم 199؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم، لأبی نعیم، رقم 392)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم! حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس حالت میں نازل ہوں گے کہ وہ ایک عادل حاکم ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ کو اٹھا دیں گے، اور جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا کہ ان سے سواری اور بار برداری کا کام نہیں لیا جائے گا۔ یقیناً لوگوں کے دلوں سے کینہ، بغض اور حسد جاتا رہے گا۔ یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو مال و دولت سے نوازنے کے لیے بلائیں گے، لیکن کوئی بھی مال و دولت لینے والا نہیں ہوگا''۔

حدیث 33:۔أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْهُجَيْمِيُّ، ثنا جَعْفَرٌ الصَّائِغُ، ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، وَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مِينَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "طُوبَى لِعَيْشٍ بَعْدَ الْمَسِيحِ! يُؤْذَنُ لِلسَّمَاءِ فِي الْقَطْرِ، وَيُؤْذَنُ لِلْأَرْضِ فِي النَّبَاتِ، حَتَّى لَوْ بَذَرْتَ حَبَّكَ عَلَى الصَّفَا لَنَبَتَ، وَحَتَّى يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الْأَسَدِ فَلَا يَضُرُّهُ، وَيَطَأُ عَلَى الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرُّهُ، وَلَا تَشَاحَّ، وَلَا تَحَاسُدَ، وَلَا تَبَاغُضَ".

(فوائد العراقيين للنقاش، ص ۴۴، ۴۵ رقم 28؛ البعث والنشور، بیہقی، رقم 200؛ حديث أبي بكر الأنباری رقم 47؛ المنتقى من مسموعات مرو للضياء المقدسي - مخطوط رقم 779؛ الفتح الكبير فی ضم الزيادة إلى الجامع الصغير للسيوطی، رقم 7526؛ کنز العمال رقم 38844؛ صحيح: السراج المنير فی ترتيب أحاديث صحيح الجامع الصغير للألبانی، رقم 7708؛ صحيح الجامع الصغير وزياداته رقم 3919؛ قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام للألبانی ص ۱۴۷، ۱۴۸؛ الإسناد صحيح: سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ۴ ص ۵۶۰ رقم 1926)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت مسیح (حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام) کے بعد کی زندگی مبارک ہو! حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد کی زندگی مبارک ہو! آسمان کو بارش برسانے کی اجازت دی جائے گی، اور زمین کو سبزہ اُگانے کی۔ اگر تم اپنا دانہ صفا پر بھی ڈالو گے، تو وہاں بھی سبزہ اُگ آئے گا۔ نہ مفاد پرستی ہوگی، نہ حسد اور نہ بغض، یہاں تک کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا، تو اسے نقصان نہیں دے گا۔ اگر سانپ کے اوپر پیر آجائے گا، تو وہ بھی اسے نقصان نہ دے گا۔ نہ مفاد پرستی ہوگی، نہ حسد اور نہ بغض''۔

حدیث 34:۔حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَقِيتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى". قَالَ: فَتَذَاكَرُوا أَمْرَ السَّاعَةِ، فَرَدُّوا أَمْرَهُمْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: "لَا عِلْمَ لِي بِهَا". فَرَدُّوا الْأَمْرَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: "لَا عِلْمَ لِي بِهَا". فَرَدُّوا الْأَمْرَ إِلَى عِيسَى، فَقَالَ: "أَمَّا وَجْبَتُهَا، فَلَا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ إِلَّا اللهُ، ذَلِكَ وَفِيمَا عَهِدَ إِلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ، قَالَ: وَمَعِي قَضِيبَيْنِ، فَإِذَا رَآنِي، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ". قَالَ: فَيُهْلِكُهُ اللهُ، حَتَّى إِنَّ الْحَجَرَ، وَالشَّجَرَ لَيَقُولُ: "يَا مُسْلِمُ! إِنَّ تَحْتِي كَافِرًا، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ". قَالَ: فَيُهْلِكُهُمُ اللهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ وَأَوْطَانِهِمْ. قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَطَئُونَ بِلَادَهُمْ، لَا يَأْتُونَ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَهْلَكُوهُ، وَلَا يَمُرُّونَ عَلَى مَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَيَّ فَيَشْكُونَهُمْ، فَأَدْعُو اللهَ عَلَيْهِمْ، فَيُهْلِكُهُمُ اللهُ وَيُمِيتُهُمْ، حَتَّى تَجْوَى الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِ رِيحِهِمْ، قَالَ: فَيُنْزِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ، فَتَجْرُفُ أَجْسَادَهُمْ حَتَّى يَقْذِفَهُمْ فِي الْبَحْرِ". قَالَ أَبِي: "ذَهَبَ عَلَيَّ هَاهُنَا شَيْءٌ لَمْ أَفْهَمْهُ كَأَدِيمٍ". وَقَالَ يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ: "ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ، وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ". ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ، قَالَ: "فَفِيمَا عَهِدَ إِلَيَّ

رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ، فَإِنَّ السَّاعَةَ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ، الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادَتِهَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا"۔

(مسند أحمد ،ج٦ص١٩، ٢٠ رقم3556؛مصنف ابن ابی شیبہ رقم37525؛ الطبری فی "تفسیره" [الأنبياء:96] مختصراً؛ ابن ماجه رقم4081؛أبو يعلى رقم5294؛الشاشی رقم845، 846، 847، 848 ؛قال البوصيری فی "مصباح الزجاجة" 202/4: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، مؤثر بن عفازة ذكره ابن حبان فی "الثقات". وباقی رجال الإسناد ثقات؛مستدرک حاکم رقم3448، 8502، 8638: وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی :هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. فَأَمَّا مُؤَثِّرٌ فَلَيْسَ بِمَجْهُولٍ. قَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَرَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ. [التعليق - من تلخيص الذهبی] - صحيح: المستدرك على الصحيحين، ج٢ص٤١٦رقم3448)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’شبِ معراج میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، تو ان میں وقتِ قیامت کا تذکرہ ہوا۔ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے قیامت کا کوئی علم نہیں ہے۔ پھر یہی سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ مجھے قیامت کا کوئی علم نہیں ہے۔ پھر یہی سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے وقوع کے وقت کی خبر تو اللہ تعالیٰ کے بغیر اور کسی کو نہیں ہے۔ یہ بات تو اتنی ہی ہے، البتہ جو عہد اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا ہے، اس میں یہ ہے کہ دجّال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی، پس وہ مجھے دیکھتے ہی سیسہ کی طرح پگھلنے لگے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے گا، یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے: ’’اے مردِ مسلم! میرے نیچے ایک کافر (چھپا ہوا) ہے، آ کر اُسے قتل کر دے‘‘۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن سب (کافروں) کو ہلاک کر دے گا۔

پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور وطنوں کو واپس ہو جائیں گے، تو اُس وقت یاجوج ماجوج نکلیں گے جو (کثرت اور تیز رفتاری کے باعث) ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے، وہ شہروں کو روند ڈالیں گے، جس چیز پر اُن کا گزر ہوگا، اُس کا خاتمہ کر دیں گے، جس پانی (نہر، چشمہ، کنویں یا دریا وغیرہ) سے گزریں گے، اُسے پی کر ختم کر دیں گے۔

پھر لوگ میرے پاس آکر اُن کی شکایت کریں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اُن کے بارے میں بددعا کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کو ہلاک کر دے گا اور مار ڈالے گا، یہاں تک کہ زمین اُن کی بدبو سے متعفن ہو جائے گی۔ اب اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا، جو اُن کی لاشیں بہا کر سمندر میں ڈال دے گا۔

(راوی کہتے ہیں کہ) آگے اس حدیث کا کچھ حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ (ایک دوسرے راوی حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پوری بات یہ تھی کہ) پھر پہاڑ دُھن دیئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح پھیلا کر (سیدھی کر) دی جائے گی۔ (پھر اصل راوی کہتے ہیں کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''پس جن امور کا عہد میرے رب نے مجھ سے کیا ہے، اُن میں یہ بھی ہے کہ جب ایسا ہو چکے تو قیامت کا حال پورے دنوں کی اُس حاملہ (اونٹنی) کی طرح ہوگا جس کے مالک نہیں جانتے کہ وہ دن یا رات میں کب اچانک بچہ دے دی گی''۔

6.23: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جسمانی صفات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ ایک ایسے شخص ہوں گے:

1 درمیانے قد کے ہوں گے، یعنی نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ چھوٹے۔

2 ان کے چہرے کا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا۔

3 وہ چوڑے سینے والے ہوں گے۔

4 ان کے بال سیدھے ہوں گے، یعنی گھنگھریالے نہ ہوں گے، گویا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرات گر رہے ہیں، مگر بال گیلے نہیں ہوں گے۔

5 لوگوں میں حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کی شکل ان کے ساتھ سب سے زیادہ ملتی تھی۔

حدیث 35:۔حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ:.....قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ- يَعْنِي الحَمَّامَ "-الحديث (بخاری رقم 3437؛ مسلم رقم 272-168)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔۔۔۔میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''وہ درمیانے قد اور سرخ رنگ کے تھے، گویا کہ وہ حمام سے نکل کر آرہے ہوں''۔

حدیث 36:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ. فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ، جَعْدٌ، عَرِيضُ الصَّدْرِ"۔الحدیث۔ (بخاری رقم 3438)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرخی مائل، گھنگریالے بالوں والے اور چوڑے سینے والے تھے''۔

حدیث 37:۔حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ -يَعْنِي عِيسَى- وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ

الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ".

(صحيح سنن أبي داود، ج٦ ص٧٨ ٣رقم4324؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم2698؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم1608؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم37526؛ إسحاق بن راهويه رقم43، 44؛ أحمد رقم9270، 9632 - 9634؛ الطبری فی "تفسيره" 3/ 291، 6/ 22؛ ابن حبان رقم6814، 6821؛ الآجری فی "الشريعة" رقم888؛ عبد الرزاق رقم20845؛ مسند البزار رقم9574؛ مستدرک حاکم رقم4163؛ قال الحاكم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. ووافقه الذهبی؛ البعث والنشور رقم208: صحح هذا الإسناد الحافظ ابن حجر فی "الفتح" 6/493؛ قال الحافظ ابن كثير فی "النهاية" 1/188: هذا إسناد جيد قوی؛ الصَّحِيحَة: 2182؛ صحيح الجامع الصغير وزياداته رقم5389؛ قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام ص100، 142)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے، اور ان کے ساتھ اپنا خاص تعلق بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ”میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں (ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے)۔ یقیناً وہ (میرے دورِ نبوت میں قیامت سے پہلے) نازل ہونے والے ہیں۔ تم جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ میانہ قد ہوں گے، ان کا رنگ سرخی مائل سفید ہوگا، وہ زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ ایسا محسوس ہوگا کہ ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں ہیں، اگرچہ سر کو تر نہ کیا گیا ہوگا۔ وہ نازل ہونے کے بعد اسلام کے لیے جہاد و قتال کریں گے۔ وہ صلیب کو پاش پاش کر دیں گے اور خنزیروں کو نیست و نابود کرائیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا ساری ملتوں اور مذہبوں کو ختم کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا خاتمہ کر دیں گے، اس کو فنا کر دیں گے۔ پھر وہ اس زمین اور اس دنیا میں چالیس سال رہیں گے۔ پھر یہیں وفات

پائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

حدیث 38:۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ". قَالَ: "فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ، جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: "يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ".

(مسلم رقم 278-172)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حطیم میں تھا اور قریش مجھ سے میرے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے بیت المقدس سے متعلق بعض ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کیا، جن کے متعلق مجھے وثوق سے یاد نہ تھا۔ اس سے مجھے اس قدر کوفت ہوئی جس کی کوئی مثال نہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اس طرح میرے سامنے کر دیا کہ میں اس کی طرف دیکھتا جاتا اور قریش جو کچھ اس کے بارے میں پوچھتے، میں بتاتا جا رہا تھا۔ میں نے (معراج کی شب) خود کو انبیائے کرام علیہم السلام کی ایک جماعت کے درمیان پایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ اچانک ایک شخص میرے سامنے آگیا جو ہلکے گوشت والا، گھٹے ہوئے جسم والا تھا گویا کہ وہ ''شَنُوءَةَ'' قبیلے کا کوئی فرد ہو۔ میں نے جب دیکھا تو وہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام تھے جو حالتِ نماز میں کھڑے رہے تھے۔ ان سے زیادہ مشابہت رکھنے والے حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اچانک میری نگاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پڑی، وہ بھی نماز میں کھڑے تھے۔ اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والا شخص تمھارا یہ ساتھی ہے، یعنی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نماز کا وقت ہوا، تو میں نے ان سب کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا، تو ایک کہنے والے نے کہا: ''اے محمد! یہ جہنم کا داروغہ ہے، اسے سلام کہیے''۔ میں اس کی طرف متوجہ ہوا، تو اس نے مجھے سلام کرنے میں پہل کی''۔

حدیث39:۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قد رجّلها فهي تقطر ماء متكأً عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ: "مَنْ هٰذَا؟". فَقَالُوا: "هٰذَا الْمَسِيح بن مَرْيَمَ". قَالَ: ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ: "مَنْ هٰذَا؟". فَقَالُوا: "هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ رقم5483؛ بخاری رقم3440؛ مسلم رقم273-169)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے آج رات اپنے آپ کو (خواب میں یا کشف کی حالت میں) کعبہ کے پاس دیکھا۔ وہاں مجھ کو ایک ایسا گندم گوں شخص نظر آیا جو کسی ایسے آدمی کی طرح تھا جس کو تم گندمی رنگ کا سب سے بہتر اور خوب صورت دیکھتے ہو۔ اس کے (سر پر) بہت بال تھے جو کندھوں تک لٹکے ہوئے تھے اور بالوں کے اعتبار سے بھی وہ کسی ایسے شخص کے مشابہ تھا جس کو تم اس قسم کے بال رکھنے والوں میں سب سے خوب صورت دیکھتے ہو۔ اس کے بالوں میں کنگھی کی گئی تھی، اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ شخص دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے

پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: ''یہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں''۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اچانک میری نظر سے ایک شخص گزرا، جس کے سر کے بال گھنگریالے اور بہت کھڑے تھے۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانہ، یا بے نور ہے، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے، ان میں سے وہ ابن قطن کے بہت مشابہ تھا۔ وہ شخص بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں بھی پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' تو لوگوں نے جواب دیا: ''یہ مسیح دجال ہے''۔

اشکال حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور دجّال ایک جگہ اکٹھے کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ دجال تو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا، نمک کی طرح پگھل جائے گا؟ پھر دجال کا کعبہ کے نزدیک پایا جانا کس طرح ممکن ہے، جب کہ اس کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا بھی حرام ہے؟

جواب یہ ایک خواب ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ہے۔ امر واقع میں ایسا نہیں ہوا تھا۔

سوال حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب تو وحی ہوتے ہیں؟

جواب حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب اگرچہ وحی ہوتے ہیں، لیکن اُن میں سے بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جو شرمندۂ تعبیر ہو جاتے ہیں اور بعض نہیں۔

فَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ التَّعْبِيرِ أَنَّ بَعْضَ مَرْأَى الْأَنْبِيَاءِ يَقْبَلُ التَّعْبِيرَ۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳ ص ۴۸۳)

بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ ویسے تو دجّال مکہ اور مدینہ میں داخل ہو سکتا ہے، لیکن جب وہ بطورِ دجال اور فتنۂ عظیم کے نکلے گا تو اس وقت وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

6.24:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاندار کارنامے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول اور دجّال کو قتل کرنے کے بعد جب مومنوں کے اُمور و

معاملات کو درست فرمالیں گے، تو مندرجہ ذیل کام سرانجام دیں گے۔

1 اسلامی حکومت کا قیام، لوگوں کو شریعت کے تابع کرنا اور کافروں کا خاتمہ

حدیث40:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"۔ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا"۔ [النساء: 159]۔

(بخاری رقم 3448؛ مسلم رقم 242-155)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یقیناً قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں (یعنی مسلمانوں میں) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حاکم کی حیثیت سے، پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیروں کو قتل کرائیں گے، اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ مال و دولت کی کثرت و بہتات ہوگی، یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اگر (قرآن مجید سے اس کا ثبوت چاہو، تو) پڑھو:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ (النساء:۱۵۹)

ترجمہ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہی دے گا۔

2 اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا، یہود و نصاریٰ کی دعوت کو باطل قرار دینا اور جزیہ کو ختم کرنا۔

3 مسیح دجال کو قتل کرنا

4 لوگوں کے درمیان حکومت کرنا اور عدل وسلامتی کو پھیلانا

حدیث 41: ۔حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَإِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، ثُمَّ تَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(صحیح: مسند أحمد، رقم9270، 9632، 9633، 9634؛ مصنف عبد الرزاق رقم 20845؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم2698؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم1608؛ مسند اسحٰق بن راہویہ رقم43؛ ابن حبان رقم6821؛ البعث والنشور رقم208؛ أبو داود (4324)؛ مستدرک حاکم رقم4163: صححه الحاكم، ووافقه الذهبي؛ صححه الحافظ ابن حجری فی "الفتح" 493/6، وقال الحافظ ابن كثير فی "نهاية البداية" 188/1: هذا إسناد جيد قوی)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمام انبیاء علیہم السلام علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں (شریعتیں) جدا جدا ہیں، ان کا دین ایک ہے۔ میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قریب ہوں۔ (پھر ان کے ساتھ اپنا خاص تعلق بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں (ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے)۔ یقیناً وہ (میرے دورِ نبوت میں قیامت سے پہلے) نازل ہونے والے ہیں۔ تم جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ میانہ قد ہوں گے، ان کا رنگ سرخی مائل سفید ہوگا،

وہ زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ ایسا محسوس ہوگا کہ ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں ہیں، اگرچہ سر کو تر نہ کیا گیا ہوگا۔ وہ صلیب کو پاش پاش کردیں گے اور خنزیروں کو نیست ونابود کرائیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔ ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا ساری ملتوں اور مذہبوں کو ختم کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں) دجال کا خاتمہ کردیں گے، اس کو فنا کردیں گے۔ پھر زمین میں امن وامان کا دور دورہ ہوگا، یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ گھومیں گے (کوئی کسی پر حملہ نہیں کرے گا)، اور چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے (سانپ کسی کو نہیں ڈسے گا)۔ کسی سے کسی کو ایذا نہیں پہنچے گی۔ پھر وہ اس زمین اور اس دنیا میں چالیس سال رہیں گے۔ پھر یہیں وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

حدیث 42:- حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ: دِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُعَطِّلُ الْمِلَلَ، حَتَّى تَهْلِكَ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلُ كُلُّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأُسْدِ جَمِيعًا، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفِنُونَهُ".

(صحیح: مسند أحمد، ج۱۵ ص ۱۵۳، ۱۵۴ رقم 9270؛ مسند ابی داود طیالسی رقم 2698؛ مسند اسحق بن راہویہ رقم 43؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37526؛ سنن ابی داود رقم 4324؛ مسند البزار رقم 9574؛

ابن حبان رقم6814، 6821؛ الشریعہ للآجری رقم888؛ مستدرک حاکم رقم4163؛ البعث والنشور رقم 208؛ الصحیحۃ رقم2182؛ قصة نزول عيسى عليه السلام آخر الزمان، ص 61، 62؛ الطبری فی "تفسیرہ" 6/ 22)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمام انبیاء علیہم السلام علاتی (باپ شریک) بھائی ہیں، والد ایک اور مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سب سے زیادہ نزدیک میں ہوں۔ میرے اور اُن کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ دیکھو! وہ ضرور اتریں گے، اور جب تم اُن کو دیکھو تو فوراً پہچان لینا کیونکہ ان کا قد درمیانہ ہوگا۔ رنگ سرخ وسفید، کنگھی کیے ہوئے سیدھے سیدھے بال، یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے، اگرچہ اُس پر کہیں تَری کا نام ونشان نہ ہوگا۔ دو گیرو کے رنگ کی چادریں اوڑھے ہوں گے۔ وہ نازل ہوکر صلیب توڑ ڈالیں گے، سُور کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، تمام مذاہب ان کے زمانہ میں ختم ہوکر صرف ایک مذہبِ اسلام باقی رہ جائے گا۔ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ جھوٹے مسیح دجّال کو ہلاک کرے گا۔ زمین پر امن وامان کا وہ نقشہ قائم ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے بیلوں کے ساتھ، بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے، چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، اور ایک دوسرے کو ذرا کوئی تکلیف نہ دے گا۔ اسی حالت پر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، وہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی، اور مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے، اور ان کو دفن کر دیں گے''۔

5 خوشحالی اور امن کا عام ہوجانا۔

6 قریش کی حکمرانی کا خاتمہ ہوجانا۔

حدیث43:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا، حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ، وَحَذَّرَنَاهُ... قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ

مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ وَلَا بَعِيرٍ، وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ، وَالتَّبَاغُضُ، وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرَّهُ، وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللهُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ، وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ، وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ"۔ الحديث

(سنن ابن ماجه، ج۵ ص۱۹۷ تا ۲۰۱، رقم 4077؛ أبو داود رقم 4322؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 429؛ الآحاد والمثاني رقم 1249؛ نعيم بن حماد في "الفتن" مقطعًا رقم 1446، 1491، 1516، 1554، 1562، 1572، 1589؛ الروياني في "مسنده" رقم 1239؛ الطبراني في "الكبير" رقم 7644، 7645؛ مسند الشاميين رقم 861)

☐ رواه ابن ماجه وإسناده قوي، واللفظ له، وساق أبو داود سنده -وهو سند صحيح- إلى أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال: "نحوه. وذكر الصلوات مثل معناه". يعني نحو حديث النواس بن سمعان، وصححه ابن خزيمة. ورواه الحاكم في "المستدرك". وقال: صحيح على شرط مسلم، وأقره الذهبي، وأورد الحافظ ابن حجر جملاً منه في "فتح الباري" مستشهداً بها، فهو عنده حديث صحيح أو حسن.

(التصريح بما تواتر في نزول المسيح، ص۱۵۶۔ المؤلف: محمد أنور شاہ بن معظم شاہ الكشميري الهندي رحمه الله (المتوفى: ۱۳۵۳ھ)۔ المحقق: عبد الفتاح أبو غدة۔ الناشر: مكتبة المطبوعات الإسلامية بحلب - ودار القرآن الكريم بيروت۔ الطبعة: الطبعة الثالثة-۱۴۰۱ھ)

ترجمہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، جس کا اکثر حصہ حدیثِ دجال پر مشتمل تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے خبردار

کیا۔اسی سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''
پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری اُمت کے ایک فرد ہوں گے،وہ عادل حاکم،منصف امام ہوں گے،وہ صلیب کو توڑ دیں گے،خنزیر کو ذبح کر دیں گے،جزیہ موقوف کر دیں گے، (سرکاری طور پر) زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں گے،پس نہ بکری کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی، نہ اونٹ کی (کیونکہ سب مالدار ہوں گے، زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہے گا)، بغض وعداوت ختم ہو جائے گی۔ ہر زہریلے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا، یہاں تک کہ چھوٹا بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا،تو سانپ گزند نہ پہنچائے گا،چھوٹی بچی شیر کا منہ اپنے ہاتھ سے کھولے گی، تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا۔ بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جیسے اُن کی حفاظت کرنے والا کتا۔ زمین امن وامان سے بھر جائے گی، جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے، اور کلمہ (سب کا) ایک ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے گی۔ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔ قریش سے حکومت واپس لے لی جائے گی۔

زمین چاندی کا دسترخوان ہو جائے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے لے کر اپنے پھلوں کو اُگا دے گی، یہاں تک کہ ایک جماعت انگور کے ایک گچھے کے گرد جمع ہو کر کھانا شروع کرے گی، تو وہ گچھا اُن سب کو سیراب کر دے گا۔ ایک جماعت انار کے گرد جمع ہو کر کھائے گی، تو وہ سب سیراب ہو جائیں گے۔ بیل اتنے اتنے مال کا ہو جائے گا، اور گھوڑا چند دراہم کا ہو جائے گا۔

7 آپس کے بُغض کو ختم کر دیا جائے گا۔ حسد اور کینہ دلوں سے مٹا دیا جائے گا۔

حدیث 44:۔أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الْهُجَيْمِيُّ، ثنا جَعْفَرٌ الصَّائِغُ، ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، وَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ مِينَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "طُوبَى لِعَيْشٍ بَعْدَ الْمَسِيحِ يُؤْذَنُ لِلسَّمَاءِ فِي الْقَطْرِ، وَيُؤْذَنُ لِلْأَرْضِ فِي النَّبَاتِ، حَتَّى لَوْ بَذَرْتَ حَبَّكَ عَلَى الصَّفَا لَنَبَتَ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْأَسَدِ فَلَا يَضُرَّهُ، وَيَطَأُ عَلَى الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرَّهُ، وَلَا تَشَاحَّ، وَلَا تَحَاسُدَ، وَلَا

تَبَاغُضَ".

(فوائد العراقيين للنقاش، ص ۴۴، ۴۵ رقم 28؛ البعث والنشور بیهقی، رقم 200؛ حدیث أبی بکر الأنباری رقم 47؛ المنتقی من مسموعات مرو للضیاء المقدسی۔ مخطوط رقم 779؛ الفتح الکبیر فی ضم الزیادة إلی الجامع الصغیر للسیوطی، رقم 7526؛ کنز العمال رقم 38844؛ صحیح: السراج المنیر فی ترتیب أحادیث صحیح الجامع الصغیر للألبانی رقم 7708؛ صحیح الجامع الصغیر وزیاداته رقم 3919؛ قصة المسیح الدجال ونزول عیسی علیه الصلاة والسلام للألبانی ص ۱۴۷، ۱۴۸؛ الإسناد صحیح: سلسلة الأحادیث الصحیحة، ج ۴ ص ۵۶۰ رقم 1926)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی آمد کے بعد زندگی گزارنے والوں کو مبارک ہو! آسمان کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اُگانے کی عام اجازت دی جائے گی یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کسی صاف پتھر پر بھی کوئی بیج ڈال دیں گے تو وہ بھی اُگ آئے گا۔ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ کوئی سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ اسے کوئی گزند نہیں پہنچائے گا۔ اس وقت آپس میں دشمنی ہوگی، نہ حسد اور نہ بغض پایا جائے گا''۔

8 لڑائی اور قتل وغارت کارک جانا

حدیث 45:۔حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِلُ ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا عَادِلًا، وَحَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيُرْجِعُ السَّلْمَ، وَيَتَّخِذُ السُّيُوفَ مَنَاجِلَ، وَتَذْهَبُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، وَتُنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا، حَتَّى يَلْعَبَ الصَّبِيُّ بِالثُّعْبَانِ، فَلَا يَضُرُّهُ، وَيُرَاعِي الْغَنَمَ الذِّئْبُ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيُرَاعِي الْأَسَدُ الْبَقَرَ، فَلَا يَضُرُّهَا".

(صحیح: مسند أحمد ج ۱۶ ص ۱۸۱، ۱۸۲ رقم 10261؛ ابن کثیر فی "النهایة" 185/1 و

قال: تفرد به أحمد، وإسناده جيد قوي صالح (قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام، للألباني، ص١٠١)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل امام اور انصاف پرور حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، امن وسلامتی لوٹ آئے گی اور تلواروں کو (گھاس کاٹنے کے لیے) درانتیاں بنا دیا جائے گا۔ ہر زہریلے جانور کا زہر ختم کر دیا جائے گا، آسمان اپنا رزق نازل کرے گا، زمین اپنی برکات نکالے گی یہاں تک کہ بچہ سانپ کے ساتھ کھیلے گا، بھیڑیا بکریاں چرائے گا اور انھیں کوئی نقصان نہیں دے گا، اور شیر گائیں چرائے گا اور انھیں کوئی نقصان نہیں دے گا''۔

6.25:۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو میرا سلام پہنچائیں

حدیث46:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ".

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۸۷ رقم 8635)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائے، وہ ان کو میرا سلام پہنچائے''۔

حدیث47:۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوشِكُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْ يَنْزِلَ حَكَمًا قِسْطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا، فَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَتَكُونَ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً". فَأَقْرِئُوهُ، أَوْ أَقْرِئْهُ

السَّلَامَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُحَدِّثُهُ فَيُصَدِّقُنِي، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: "أَقْرِئُوهُ مِنِّي السَّلَامَ".

(صحیح:مسند أحمد ج۱۵ ص۶۲ رقم 9121؛ مجموع فيه مصنفات أبي جعفر ابن البختري رقم 152؛ قُلْتُ: فِي الصَّحِيحِ بَعْضُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِيهِ كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ، وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم 12568؛)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یقیناً حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام امام، منصف، اور عادل حاکم ہو کر نازل ہوں گے، پھر وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے۔ دین سب کا ایک ہی ہو جائے گا“۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”پس تم ان کو سلام عرض کر دینا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سلام عرض کر دینا۔ میں ان کے سامنے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کروں گا، تو وہ اس کی تصدیق کریں گے“۔ پھر جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا، تو فرمانے لگے: ”میرے طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں سلام عرض کر دینا“۔

حدیث 48:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ".

(صحيح على شرطهما: مسند أحمد ج۱۳ ص۵۰۳ رقم 79708؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ: مَرْفُوعٌ وَهُوَ هٰذَا، وَمَوْقُوفٌ، وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 12569)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ اگر مجھے لمبی عمر ملے تو میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کروں گا۔ لیکن اگر مجھے جلد موت آجائے تو تم میں سے جو بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کرے، وہ انھیں میری طرف سے سلام کہے“۔

حدیث 49:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، قَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَتْ بِي حَيَاةٌ أَنْ أُدْرِكَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ".

(صحيح على شرطهما: مسند أحمد، ج ۱۳ ص ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۸ رقم 7971، 7978)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھے امید ہے کہ اگر مجھے لمبی عمر ملے تو میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کروں۔ لیکن اگر مجھے جلد موت آ جائے تو تم میں سے جو بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات کرے، وہ انھیں میری طرف سے سلام کہے''۔

6.26: ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد زمین پر چالیس سال رہیں گے

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نزول کے بعد زمین میں چالیس (۴۰) سال تک قیام کریں گے۔ ان کے زمانے میں لوگ خوشحالی، سلامتی اور عدل کے ساتھ رہیں گے۔

حدیث 50: ۔حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَإِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، ثُمَّ تَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفّٰى، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(صحیح: مسند أحمد رقم 9270، 9632، 9633، 9634؛ أبو داود رقم 4324؛ ابن حبان رقم 6821؛ عبد الرزاق رقم 20845؛ ابن راهويه رقم 44؛ مستدرک حاکم رقم 4163: صححه. ووافقه الذهبي؛ الطبري في "تفسيره" 291/3؛ صححه الحافظ ابن حجري في "الفتح" 493/6؛ قال الحافظ ابن كثير في "نهاية البداية" 188/1: هذا إسناد جيد قوي؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم 2182)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمام انبیاء علیہم السلام علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں (شریعتیں) جدا جدا ہیں، ان کا دین ایک ہے۔ میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قریب ہوں۔ (پھر ان کے ساتھ اپنا خاص تعلق بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں (ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ہی نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے)۔ یقیناً وہ (میرے دورِ نبوت میں قیامت سے پہلے) نازل ہونے والے ہیں۔ تم جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ میانہ قد ہوں گے، ان کا رنگ سرخی مائل سفید ہوگا، وہ زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ ایسا محسوس ہوگا کہ ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں ہیں، اگرچہ سر کو تر نہ کیا گیا ہوگا۔ وہ صلیب کو پاش پاش کر دیں گے اور خنزیروں کو نیست و نابود کرائیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا ساری ملتوں اور مذہبوں کو ختم کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں) دجال کا خاتمہ کر دیں گے، اس کو فنا کر دیں گے۔ پھر زمین میں امن و امان کا دور دورہ ہوگا، یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ گھومیں گے (کوئی کسی پر حملہ نہیں کرے گا)، اور چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے (سانپ کسی کو نہیں ڈسے گا)۔ کسی سے کسی کو ایذا نہیں پہنچے گی۔ پھر وہ اس زمین اور اس دنیا میں چالیس سال رہیں گے۔ پھر یہیں وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

حدیث 51:۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَضْرَمِيُّ بْنُ لَاحِقٍ، أَنَّ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ لِي: "مَا يُبْكِيكِ؟". قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ يَخْرُجِ الدَّجَّالُ وَأَنَا حَيٌّ كَفَيْتُكُمُوهُ، وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي، فَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا حَتَّى الشَّامِ مَدِينَةٍ بِفِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ". وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً: "حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُدٍّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلَهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَدْلًا، وَحَكَمًا مُقْسِطًا".

(حسن: مسند أحمد، ج ۴۱ ص ۱۵، ۱۶، رقم 24467؛ مصنف ابن أبي شيبة رقم 37474؛ صحيح ابن حبان رقم 6822؛ الإيمان لابن منده رقم 1056؛ السنن الواردة في الفتن وغوائلها لأبي عمرو الداني رقم 687؛ البعث والنشور، بيهقي رقم 207؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد رقم 12512؛ وهذا إسناد صحيح: قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام، ص ٦٠)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت رو رہی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''تجھے کس چیز نے رُلا دیا ہے؟''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! مجھے دجّال یاد آ گیا تھا، تو (اس کے خوف سے) میں رونے لگ پڑی''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر دجّال میری زندگی میں آ گیا، تو میں تم سب کی طرف سے اس کے لیے کافی ہوں گا۔ اور اگر وہ میرے بعد نکلا، (تو یاد رکھنا) تمھارا رب کانا ہرگز نہیں ہے (جب کہ دجال خدائی کا دعویٰ بھی کرے گا، اور وہ کانا بھی ہوگا)۔ دجال اصفہان کے علاقہ یہودیہ سے نکلے گا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ (کے قریب) آجائے گا۔ تو وہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقہ میں پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ منورہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے۔ ہر

دروازے پر دو فرشتے پہرے دار ہوں گے۔ پھر (زلزلوں کی وجہ سے) شریر (منافق) لوگ مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کے پاس آ جائیں گے۔ پھر دجال وہاں سے شام چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ دجال فلسطین کے شہر ''لُدّ'' کے دروازے پر آئے گا۔ اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان سے نازل ہوں گے۔ پھر اسی بابِ لد پر ہی دجال کو قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام عادل اور منصف حاکم بن کر چالیس سال زمین پر حکمرانی کریں گے''۔

6.27:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج اور عمرہ ادا کریں گے

حدیث 52:۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا"۔ (مسلم رقم 216-1252)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ضرور ''فجِ رُوحاء'' کے مقام سے حج یا عمرہ کا احرام باندھیں گے، یا پھر ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کریں گے''۔

تشریح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج کے لیے ''فجِ روحاء'' کے مقام سے تلبیہ پکاریں گے۔ یہ مقام مکہ اور مدینہ کے درمیانی راستے پر واقع ہے۔ ان کا احرام یا تو حج تمتع کا ہوگا، یعنی پہلے عمرہ کر کے احرام کھول دیں گے اور حج کے لیے دوبارہ احرام باندھیں گے، یا پھر حج قِران کریں گے، یعنی ایک ہی احرام سے عمرہ اور حج ادا کریں گے۔

6.28:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر سلام عرض کرنا

حدیث 53:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَأُجِيبَنَّهُ"۔

(صحیح: مسند أبي يعلى، ج۱۱ ص ۴۶۲ رقم 6584؛ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۸ ص۲۱۱ رقم 13813)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یقیناً حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام امام، منصف، اور عادل حاکم ہو کر نازل ہوں گے، پھر وہ صلیب کو یقیناً توڑیں گے اور خنزیر کو بھی قتل کریں گے۔ وہ یقیناً لوگوں کے آپس کے معاملات درست کر دیں گے اور وہ ضرور مال پیش کریں گے، تو کوئی اس کو نہ لے گا۔ پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہو کہیں گے: اے محمد! تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا''۔

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اختصار کے ساتھ صحیح (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ طبع قدیمی کراچی) میں ہے۔ اس کو محدث ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اس کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

حدیث 54:۔ أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ".

يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "أَيْ بَنِي أَخِي! إِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَقُولُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ".

التعليق-من تلخيص الذہبی-صحیح

(المستدرک علی الصحیحین، ج ۲ ص ۶۵۱ رقم 4162)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام منصف حاکم اور امامِ عادل ہو کر یقیناً نازل ہوں گے۔ وہ یقیناً فج (جگہ کا نام ہے) کے راستے پر حج، یا عمرہ، یا ان دونوں کی نیت کرتے ہوئے جائیں گے۔ بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے یہاں تک کہ وہ مجھے سلام کہیں گے۔ میں یقیناً میں اُن کے سلام کا جواب دوں گا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں کو فرمایا: ''اے بھتیجو! اگر تم لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے تو تم عرض کرنا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کو سلام عرض کرتے تھے''۔

حدیث 55:۔ أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ".

يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "أَيْ بَنِي أَخِي! إِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَقُولُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ". هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ".

التعلیق-من تلخیص الذہبی-صحیح

(المستدرک علی الصحیحین، ج ۲ ص ۶۵۱ رقم 4162)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام منصف حاکم اور امامِ عادل ہوکر یقیناً نازل ہوں گے۔ وہ یقیناً فج (جگہ کا نام ہے) کے راستے پر حج، یا عمرہ، یا ان دونوں کی نیت کرتے ہوئے جائیں گے۔ بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے یہاں تک کہ وہ مجھے سلام کہیں گے۔ میں یقیناً میں اُن کے سلام کا جواب دوں گا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں کو فرمایا: ''اے بھتیجو! اگر تم لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے تو تم عرض کرنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کو سلام عرض کرتے تھے''۔

6.29:۔ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے

حدیث56:۔حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ بَعْدَمَا يَنْزِلُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفِنُونَهُ"۔

(صحیح: مسند ابوداود طیالسی رقم2664، 2698؛ مسند احمد رقم9271؛ الشریعۃ للآجری، رقم888، 889؛ مستدرک حاکم رقم4163؛ البعث والنشور رقم208)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد (امام عادل اور منصف حاکم بن کر) چالیس سال زمین پر رہیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں گے، اور مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے''۔

6.30:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صاحبین رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن ہوں گے

حدیث 57:۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ البَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ المَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ". قَالَ: فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ: "وَقَدْ بَقِيَ فِي البَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ".

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. (ترمذی رقم 3617، مسند أحمد، رقم 16408، 23834)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تورات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال بیان کیا گیا ہے۔ (اس میں یہ بھی ہے کہ) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہی) دفن کیے جائیں گے۔

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے راوی حضرت ابو مودود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حجرہ شریفہ (جواب روضۂ مقدسہ ہے) میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

حدیث 58:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ، وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: "يَا مُحَمَّدُ! لَأُجِيبَنَّهُ".

(صحیح: مسند أبي يعلى، ج ۱۱ ص ۴۶۲ رقم 6584؛ قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد، ج ۸ ص ۲۱۱ رقم 13813)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یقیناً حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام امام، منصف، اور عادل حاکم ہوکر نازل ہوں گے، پھر وہ صلیب کو یقیناً توڑیں گے اور خنزیر کو بھی قتل کریں گے۔ وہ یقیناً لوگوں کے آپس کے معاملات درست کردیں گے اور وہ ضرور مال پیش کریں گے، تو کوئی اس کو نہ لے گا۔ پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑے ہوکہیں گے: اے محمد! تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا''۔

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اختصار کے ساتھ صحیح (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ طبع قدیمی کراچی) میں ہے۔ اس کو محدث ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اس کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

حدیث 59:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: "يُدْفَنُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُونُ قَبْرُهُ الرَّابِعُ"۔

(المعجم الكبير. ج ۱۳ ص ۱۵۸، ۱۵۹ رقم 384: المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر. ج ۱۴ ص ۳۳۵ رقم 14967: التاريخ الكبير. ج ۱ ص ۲۶۳ رقم 840: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ. وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَدْ ذَكَرَ الْمِزِّيُّ رَحِمَهُ اللهُ هٰذَا فِي تَرْجَمَتِهِ، وَعَزَاهُ إِلَى التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ: حَسَنٌ. وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الْأَطْرَافِ. وَاللهُ أَعْلَمُ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد. ج ۸ ص ۲۰۶ رقم 13792)

وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: "مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صفة مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بن مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُدْفَنُ مَعَهُ"۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَحَدُ رُوَاتِهِ: "وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ"۔ وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَرَانِيِّ: "يُدْفَنُ عِيسَى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَيَكُونُ قَبْرًا رَابِعًا"۔ (فتح الباري شرح صحيح البخاري. ج ۱۳ ص ۳۰۸)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صاحبین رضی اللہ عنہما کے ساتھ دفن ہوں گے، تو ان کی قبر (حجرۂ مبارکہ میں) چوتھی ہوگی۔

6.31:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد بھی ہوگی

حدیث 60:۔أَنْبَأَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: هِبَةُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرِيرِيُّ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ: مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ الْعِشَارِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ مِيمِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيِّ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَهْدِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ الأَفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجِيلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي، فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بين أبي بكر وعمر".

(المنتظم فی تاریخ الأمم والملوك. لابن الجوزی، ج ۲ ص ۳۹)

أخرجه فی "المشكاة" وعزاه إلى "كتاب الوفاء" لابن الجوزی. وأخرجه الزين المراغی فی "تحقيق النصرة" عن ابن الجوزی فی "المنتظم" كما فی "كنز العمال".

(التصريح بما تواتر فی نزول المسيح. ص ۲۳۹، ۲۴۰ رقم الحديث 58. المؤلف: محمد أنور شاہ بن معظم شاہ الكشميری الهندی (المتوفى: ۱۳۵۳ھ). المحقق: عبد الفتاح أبو غدة. الناشر: مكتبة المطبوعات الإسلامية بحلب - ودار القرآن الكريم بيروت. الطبعة: الطبعة الثالثة ۱۴۰۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔ وہ یہاں آ کر نکاح بھی کریں گے۔ ان کی اولاد بھی ہوگی۔ وہ پینتالیس (۴۵) سال رہیں گے۔ پھر ان کی وفات ہوجائے گی۔ وفات کے بعد ان کو میرے ساتھ (اس جگہ جہاں میں دفن کیا جاؤں گا)

دفن کیا جائے گا۔ پھر قیامت قائم ہوگی۔ تو میں، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان قبر کی اسی جگہ سے اُٹھیں گے''۔

حدیث 61:۔عَنْ عبد اللہ بن عَمْرو قال: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "یَنْزِلُ عِیسَی بن مَرْیَمَ إِلَی الْأَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُولَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِینَ سَنَةً ثُمَّ یَمُوتُ فَیُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فأقوم أَنَا وَعِیسَی بن مَرْیَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ أَبِي بَکْرٍ وَعُمَرَ". رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ۔ (مشکوۃ رقم 5508)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔ وہ یہاں آکر نکاح بھی کریں گے۔ ان کی اولاد بھی ہوگی۔ وہ پینتالیس (۴۵) سال رہیں گے۔ پھر ان کی وفات ہو جائے گی۔ وفات کے بعد ان کو میرے ساتھ (اس جگہ جہاں میں دفن کیا جاؤں گا) دفن کیا جائے گا۔ پھر قیامت قائم ہوگی۔ تو میں، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان قبر کی اسی جگہ سے اُٹھیں گے''۔

باب 7

یاجوج ماجوج کا خروج

7.1:۔ یاجوج ماجوج کون ہیں؟

یاجوج وماجوج بنی آدم کے دو بڑے شریر قبیلے یا قومیں ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔

اولادِ آدم میں سے ہیں اور انسان ہیں۔ یہ لوگ ذوالقرنین کے زمانے میں ایک فسادی قوم کی صورت میں سامنے آئے۔ ان کے پڑوسیوں نے ذوالقرنین سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے اور یاجوج وماجوج کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دیں تاکہ وہ ان کے ضرر اور شر سے محفوظ رہ سکیں، اور وہ لوگ زمین میں فساد نہ کر سکیں، تو ذوالقرنین نے دیوار بنادی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ آخری زمانے میں نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بعد یاجوج وماجوج لوگوں کی طرف نکلیں گے اور زمین میں پھیل جائیں گے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مؤمن ساتھیوں کا جبلِ بیت المقدس میں محاصرہ کر لیں گے، اور مؤمنین کو بہت مشکل صورتِ حال سے دوچار کر دیں گے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا جو ان کی گردنوں کو کھا جائے گا۔ اس کی وجہ سے وہ سب کے سب اکٹھے ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو یاجوج وماجوج کے شر سے بچالے گا۔

حدیث 1:- فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائیں گے: ''میں نے اپنے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن سے لڑائی کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام میرے بندوں کو لے کر کوہِ طور کی طرف چلے جائیں''۔ اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا۔ وہ ہر بلندی سے دوڑتے بھاگتے آئیں گے۔

حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ: بہ ظاہر یہ وہ منگولی قبیلے معلوم ہوتے ہیں، جو پہاڑوں کی دوسری طرف آباد تھے، اور کبھی کبھی موقع پا کر یلغار کرتے ہوئے ترکوں کے درمیان گھس آتے تھے۔

يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ: کا اشتقاق اہل لغت نے مادہ ''أَجّ'' سے کیا ہے، جس کے معنی آگ کے شعلہ مارنے اور پانی کے تموج وتلاطم کے ہیں۔ ان کے یہ نام ان کی شدت شورش کی بنا پر پڑے۔

ويأجوج ومأجوج منه. شبّهوا بالنار المضطرمة والمياه المتموّجة لكثرة اضطرابهم. (راغب ص ۶۴)

بعض نے انھیں اسماء عجمی بھی کہا ہے:

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ اسمان أعجميان بدليل منع الصرف.

(کشاف ج ۲ ص ۷۴۶)

قرآنی اشاروں سے تو بس پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی شورہ پشت وشورش پسند پہاڑی قبیلے تھے۔ اور جو آبادیاں ان کی تاخت کی زد میں تھیں، انھوں نے ذوالقرنین سے عرض کیا کہ ہم ان سے سخت پریشان ہیں، کہیے تو ہم چندہ فراہم کر دیں، اور آپ ہمارے ان کے درمیان ایسی حدِ فاصل قرار دیں جسے توڑ کر یہ حملہ آور نہ ہو سکیں۔

(تفسیر ماجدی ج ۳ ص ۱۵۸۔ المؤلف۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۹۷۷ء)۔ الناشر مجلس نشریات قرآن، کراچی طبع: ۲۰۰۲ء)

7.2:۔قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کا ذکر

آیت 1:۔وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰي قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓي اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۔ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۔ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۔ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۔ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۔ (الکہف: ۸۳تا۹۹)

ترجمہ اور اے نبی ﷺ! یہ لوگ تم سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ان سے کہو:"میں اس کا کچھ حال تم کو سناتا ہوں۔ہم نے اس کو زمین میں اقتدار عطا کر رکھا تھا اور اسے ہر قسم کے اسباب و وسائل بخشے تھے۔اس نے (پہلے مغرب کی طرف ایک مہم کا) سروسامان کیا۔یہاں تک کہ جب وہ غروب آفتاب کی حد تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک کالے پانی میں ڈوبتے دیکھا اور وہاں اسے ایک قوم ملی۔ہم

نے کہا: ''اے ذوالقرنین! تجھے یہ مقدرت بھی حاصل ہے کہ ان کو تکلیف پہنچائے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے''۔ اس نے کہا: ''جو ان میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف پلٹایا جائے گا اور وہ اسے اور زیادہ سخت عذاب دے گا۔ اور جو ان میں سے ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، اس کے لیے اچھی جزا ہے اور ہم اس کو نرم احکام دیں گے''۔ پھر اس نے (ایک دوسری مہم کی) تیاری کی۔ یہاں تک کہ طلوعِ آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جس کے لیے دھوپ سے بچنے کا کوئی سامان ہم نے نہیں کیا ہے۔ یہ حال تھا ان کا، اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا اسے ہم جانتے تھے۔ پھر اس نے (ایک اور مہم کا) سامان کیا۔ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے ان کے پاس ایک قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی۔ ان لوگوں نے کہا: ''اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے ہیں، تو کیا ہم تجھے کوئی ٹیکس (Tax) اس کام کے لیے دیں کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے؟''۔ اس نے کہا: ''جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہے۔ تم بس محنت سے میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو''۔ پھر جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو اس نے پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا: ''اب آگ دہکاؤ''۔ یہاں تک کہ جب (یہ آہنی دیوار) بالکل آگ کی طرح سرخ کر دی تو اس نے کہا: ''لاؤ! اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا''۔ (یہ بند ایسا تھا کہ) یاجوج و ماجوج اس پر چڑھ کر بھی نہ آ سکتے تھے اور اس میں نقب لگانا ان کے لیے اور بھی مشکل تھا۔ ذوالقرنین نے کہا: ''یہ میرے رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو پیوند خاک کر دے گا، اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے''۔ اور اس روز ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ (سمندر کی موجوں کی طرح) ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوں اور صور پھونکا جائے گا اور ہم سب انسانوں کو ایک ساتھ جمع کریں گے۔

آیت 2:۔ حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔

(الانبیاء:۹۶)

ترجمہ یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیے جائیں گے اور ہر بلندی سے وہ نکل پڑیں گے۔

تفسیر تقدیرِ کلام یوں ہے: حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَ سَدُّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

ہلاک شدہ قوموں کا عدمِ رجوع ایک خاص وقت تک کے لیے ممنوع وممتنع ہے۔ البتہ قیامت کے وقت از سرِنو زندہ ہو کر سامنے آئیں گے۔ اور اس وقت موعود کے قرب کی ایک خاص علامت یہ ہوگی کہ یاجوج وماجوج سدّ ذوالقرنین سے رہائی پا جائیں۔ چھوٹ کر نکلیں، اور ہر بلند مقام سے دندناتے ہوئے اُبل پڑیں۔

وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ یَنْسِلُوْنَ: کے مفہوم میں داخل ہے کہ وہ بھیڑیوں کی طرح جھپٹے ہوئے آئیں گے۔

و یختص وضعاً بالذئب (روح)

گویا اردو میں یوں کہا جائے گا: ''وہ ہر بلندی سے ٹوٹ پڑیں گے''۔

یاجوج وماجوج واقعۃً کون لوگ ہیں؟ اور کب اُن کا خروج ہوگا؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ باقی آج جو قومیں مجازی وصفاتی اعتبار سے اُن کے رنگ میں ہیں، اُن کا دنیا کے ہر بلند مقام پر حاوی ومسلّط ہونا اور باقی قوموں پر شکاری درندوں کی طرح جھپٹتے رہنا تو مشاہد ہے۔

(تفسیر ماجدی ج ۳ ص ۳۳۳، ۳۳۴۔ المؤلف: مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۹۷۷ء) الناشر: مجلسِ نشریاتِ قرآن، کراچی طبع: ۲۰۰۲ء)

7.3:۔ ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ کون تھے

اہل علم کے راجح قول کے مطابق وہ ایک نیک مؤمن بادشاہ تھا، نبی نہیں تھا۔ اسے ذوالقرنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ مشرق ومغرب کا سفر کرکے ایسی جگہوں پر پہنچا، جہاں سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ ذوالقرنین ''سکندر مقدونی'' نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور شخصیت ہے کیونکہ سکندر کافر تھا اور اس کا زمانہ ذوالقرنین سے دو ہزار سے زیادہ کچھ برس بعد کا ہے۔ واللہ اعلم!

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَأَمَّا الْأَوَّلُ الْمَذْكُورُ فِي الْقُرْآنِ فَكَانَ فِي زَمَنِ الْخَلِيلِ، كَمَا ذَكَرَهُ الْأَزْرَقِيُّ وَغَيْرُهُ، وَأَنَّهُ طَافَ مَعَ الْخَلِيلِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ لَمَّا بَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقَرَّبَ إِلَى اللهِ قُرْبَانًا، وَقَدْ ذَكَرْنَا طَرَفًا مِنْ أَخْبَارِهِ فِي كِتَابِ "الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ" بِمَا فِيهِ كِفَايَةٌ وَلِلهِ الْحَمْدُ.

(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر ج۵ ص۱۸۹)

7.4:۔ یاجوج ماجوج کی تعداد

حدیث 2:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ: وَقَدْ تَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ السَّيْرُ رَفَعَ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ صَوْتَهُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ، يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ" [الحج: 2] حَتَّى بَلَغَ آخِرَ الْآيَتَيْنِ قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ أَصْحَابُهُ بِذَلِكَ حَثُّوا الْمَطِيَّ، وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ، فَلَمَّا تَأَشَّبُوا حَوْلَهُ قَالَ: "أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذَاكَ؟". قَالَ: "ذَاكَ يَوْمُ يُنَادَى آدَمُ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ: "يَا آدَمُ! ابْعَثْ بَعْثًا إِلَى النَّارِ". فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟". قَالَ: "مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ". قَالَ: فَأَبْلَسَ

أَصْحَابُهُ حَتَّى مَا أَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ: "اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَمَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ". قَالَ: فَأُسْرِيَ عَنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: "اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ، أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ".

(صحیح: مسند أحمد ج ۳۳ ص ۱۳۴، ۱۳۵ رقم 19901؛ الترمذی رقم 3169؛ النسائی فی "الكبرى" رقم 11277؛ مسند الرویانی رقم 69؛ الطبری فی "التفسیر" 111/17؛ الطبرانی فی "الكبیر" 18/ رقم (298)، (306)، (307)، (308)؛ الخطابی فی "غریب الحدیث" 465/1؛ الطیالسی رقم 835؛ الطبرانی فی "مسند الشامیین" رقم 2636؛ مستدرک حاکم رقم 78، 2917، 3450، 8695)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار سفر میں تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کچھ فاصلہ پیدا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو آیات کی بلند آواز میں تلاوت فرمائی:

آیت 3:۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝

(الحج: ۱، ۲)

ترجمہ: لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو، حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو اپنی سواریوں کو حرکت دی اور سمجھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ہیں، جہاں سے یہ آواز آ رہی ہے۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ دن کیسا ہو

گا؟ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو آواز دی جائے گی اور اُن کا رب اُن سے فرمائے گا: ''اے آدم! ایک گروہ کو آگ کی طرف روانہ کرو''۔ وہ سوال کریں گے: ''اے میرے رب! جہنم رسید ہونے والا گروہ کتنا ہے؟''۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (999) لوگ جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا''۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مارے خوف اور حیرت کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور ان کی ہنسی غائب ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انھیں اس پریشانی میں دیکھا تو فرمایا: ''عمل کرتے رہو اور خوش ہو جاؤ۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! تم لوگ دو ایسی مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ وہ جب بھی کسی چیز کے مقابلے میں ہوتی ہیں تو کثرت میں اس پر غالب آجاتی ہیں: ایک تو یاجوج و ماجوج اور دوسرے بنو آدم اور بنو ابلیس میں ہلاک ہونے والے''۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خوف پریشانی جاتی رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمل کرو اور خوش ہو جاؤ۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! تم لوگوں کے درمیان اس طرح ہو، جس طرح اونٹ کے پہلو میں سیاہ نشان، یا کسی جانور کے بازو میں ایک چھوٹا سا دائرہ ہوتا ہے''۔

حدیث 3:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: "يَا آدَمُ! قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ". فَيَقُولُ: "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟". قَالَ: "مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ". قَالَ: فَحِينَئِذٍ يَشِيبُ الْمَوْلُودُ، "وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ". [الحج: 2]. قَالَ: فَيَقُولُونَ: "فَأَيُّنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟". قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ". قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: "اللهُ أَكْبَرُ". فَقَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ". قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ-أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ-".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 11284؛ مسلم رقم 379 - 222، 380 - 222؛ مستخرج ابي عوانه رقم 253؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم لأبي نعيم رقم 533؛ السنن الواردة في الفتن لأبي عمرو الداني رقم 725؛ الإيمان لابن منده رقم 988، 989، 990، 991؛ الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد للبيهقي ص 213؛ البعث والنشور رقم 333؛ البيهقي في "الشعب" رقم 361؛ "الأسماء والصفات" ص 219؛ عبد بن حميد في "المنتخب" رقم 917؛ البخاري في "صحيحه" رقم 3348، 4741، 6530، 7483؛ "خلق أفعال العباد" ص 92؛ النسائي في "الكبرى" رقم 11276؛ حديث السراج رقم 2667، 2668؛ الطبري في "تفسيره" 112/17)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: ''اے آدم! اٹھو، جہنم کے گروہ کو جہنم میں بھیج دو''۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: ''اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیری اطاعت پر قائم ہوں اور ساری بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے! اے رب! جہنمیوں کا گروہ کتنا ہے؟''۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''ہر ہزار (۱۰۰۰) میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹)''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ وقت ہوگا کہ (خوف وغم کی وجہ سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش ہیں، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے''۔

آیت 4:- يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ ۝ (الحج: ۲)

ترجمہ جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! وہ ہم میں سے ایک کون ہوگا؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نوسو ننانوے (۹۹۹) لوگ یاجوج وماجوج میں سے ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا''۔ یہ سن کر لوگوں نے بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا ''اللّٰهُ أَكْبَرُ''۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے ایک چوتھائی (1/4) ہو گے۔ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے ایک تہائی (1/3) ہو گے۔ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے نصف (1/2) ہو گے''۔ یہ سن کر لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے ایک سیاہ بیل کے بدن میں سفید بال ہوتا ہے، یا ایک سفید بیل کے جسم میں سیاہ بال ہوتا ہے''۔

7.5:۔ یاجوج ماجوج کی جسمانی کیفیت

حدیث 4:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ خَالَتِهِ قَالَتْ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ إِصْبَعَهُ مِنْ لَدْغَةِ عَقْرَبٍ فَقَالَ: "إِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَا عَدُوَّ وَإِنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تُقَاتِلُونَ عَدُوًّا حَتَّى يَأْتِيَ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ عِرَاضُ الْوُجُوهِ، صِغَارُ الْعُيُونِ، صُهْبُ الشِّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۷ ص۱۹، رقم 22331؛ الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم 3419؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 12570؛ إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة، لابن حجر العسقلاني،

رقم 23728)

ترجمہ حضرت خالد بن عبد اللہ بن حرملہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی خالہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس حال میں خطبہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے کے سبب اپنی انگشت مبارک کو کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم کہتے ہو کہ کوئی دشمن نہیں، حالانکہ تم ہمیشہ لڑائی کرتے رہو گے یہاں تک کہ یاجوج وماجوج آجائیں: چوڑے چہروں والے، چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے اور سرخی مائل سیاہ بالوں والے۔ وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے چہرے گویا منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں''۔

7.6:۔ یاجوج ماجوج دیوار میں سوراخ کیسے کریں گے؟

حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا"، وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ.

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 8501، 10853؛ بخاری رقم 3347، 7136؛ مسلم رقم 3 - 2881؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 37270؛ مسند اسحٰق بن راہویہ رقم 531؛ مسند البزار رقم 9340؛ معجم الاوسط طبرانی رقم 8462؛ البعث والنشور رقم 220)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج وماجوج کی دیوار میں اتنا سا سوراخ ہو گیا ہے''۔ حضرت وہیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے نوے (90) کی گرہ بنا کر دکھائی۔

حدیث 6:۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ لَيَحْفِرُونَ السَّدَّ كُلَّ يَوْمٍ، حَتّٰى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ كَأَشَدِّ مَا كَانَ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ، وَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ،

حَفَرُوا، حَتّٰى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: "ارْجِعُوا، فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ". وَيَسْتَثْنِي، فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ، فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، فَيُنَشِّفُونَ الْمِيَاهَ، وَيَتَحَصَّنَ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ، فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ، فَيَقُولُونَ: "قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ". فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ وَدِمَائِهِمْ".

(صحیح علی شرط الشیخین:مسند أحمد ،ج۱۶ص۳۶۹رقم10632؛ ابن ماجه رقم 4080؛الطبری فی "تفسیرہ" 21/16؛ ترمذی رقم3153؛الحاکم 488/4؛ابن حبان رقم6829؛السنن الواردۃ فی الفتن، لأبی عمرو الدانی رقم666؛مستدرک حاکم رقم8501: صححه الحاکم علی شرط الشیخین، ووافقه الذهبی؛)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج وماجوج ہر روز دیوار کو کھرچتے ہیں، جس میں وہ محبوس ہیں۔ جب اس میں سوراخ کرنے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ تو ان کا سردار کہتا ہے: ''لوٹ چلو! تم کل اسے توڑنے میں کامیاب ہو جاؤ گے''۔ جب وہ لوٹ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے۔ مگر جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ انھیں لوگوں کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمالے گا۔ تو اس روز اُن کا سردار کہے گا: ''لوٹ چلو! إِنْ شَاءَ اللهُ تم کل اس میں سوراخ کر لو گے''۔ اُن کا سردار یہ کہتے ہوئے إِنْ شَاءَ اللهُ کے الفاظ بھی کہے گا۔ وہ اس دن بھی لوٹ جائیں گے۔ اگلے دن جب آئیں گے تو دیوار کو گزشتہ حالت پر ہی پائیں گے۔ تو وہ دیوار کو توڑ کر نکلیں گے اور لوگوں پر چڑھ دوڑیں گے۔ وہ لوگوں کا سارا پانی پی جائیں گے۔ لوگ انھیں دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے تو ان کے تیر خون سے رنگین ہو کر واپس آئیں گے۔ تو وہ کہیں گے: ''ہم زمین والوں پر غالب آ گئے

تھے، اور اب ہم نے آسمان والوں پر بھی غلبہ پا لیا ہے"۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں کے پچھلے حصے میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا، جس کی وجہ سے وہ سب مر جائیں گے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! جانور اُن کے گوشت اور خون کھا کھا کر بہت موٹے اور اور اُن کے تھن دودھ سے لبریز ہوں گے"۔

7.7:۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یاجوج ماجوج کے فتنہ سے آگاہ کرنا

حدیث 7:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ سُفْيَانُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ - قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ. فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ" وَحَلَّقَ. قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟". قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، رقم27413، 27414، 27416؛ جامع معمر بن راشد رقم20749؛ مسند حمیدی رقم 310؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم1644؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم37214؛ مسند اسحق بن راہویہ رقم 2081؛ مسلم رقم1 - 2880، 2 - 2880؛ بخاری رقم3346، 3598، 7059، 7135؛ ابن ماجہ رقم3953؛ ترمذی رقم2187؛ النسائی فی "الکبری" رقم11249، 11270؛ یعقوب بن سفیان فی "المعرفة والتاریخ" 722/2، وابن أبی عاصم فی "الآحاد والمثانی" رقم3092؛ أبو یعلی رقم7155، 7159؛ الطبرانی فی "الکبیر" 24/ رقم(135)، 24/ رقم (137)، (138)، (142)؛ معجم ابن الأعرابی رقم54؛ أبو عمرو الدانی فی "الفتن وغوائلها" رقم51، 52؛ ابنُ عبد البر 306/24-307؛ البیهقی فی "دلائل النبوة" 406/6؛ شعب الإیمان رقم7598؛ ابن عبد البر فی "التمهید" 304/24-305؛ ابن حبان رقم 327، 6831؛ الطبرانی فی

"مسند الشامیین" رقم3115؛البغوی فی "تفسیرہ" الآیۃ 16 من سورۃ الإسراء؛
"شرح السنۃ" رقم4201؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم20197؛؛الصحیحۃ: رقم987)

ترجمہ اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نیند سے بیدار ہوئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ عرب اس شر سے ہلاک ہو گئے جو قریب آپہنچا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی کے ساتھ حلقہ بنائے ہوئے فرمایا: ''آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اس حلقے کے برابر سوراخ ہوگیا ہے''۔ یہ سن کر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ''کیا ہم تباہ ہوجائیں گے جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہیں؟''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! جب خباثت زیادہ ہوجائے گی''۔

7.8:۔ یاجوج ماجوج کی ہلاکت

حدیث8:۔حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الظَّفَرِيُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ يَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. (الأنبياء: 96)، فَيَغْشَوْنَ الْأَرْضَ، وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ عَنْهُمْ إِلَى مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُونَ مِيَاهَ الْأَرْضِ، حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهِ، حَتَّى يَتْرُكُوهُ يَبَسًا، حَتَّى إِنَّ مَنْ بَعْدَهُمْ لَيَمُرُّ بِذَلِكَ النَّهْرِ فَيَقُولُ: قَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَحَدٌ فِي حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ قَالَ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ، بَقِيَ أَهْلُ السَّمَاءِ". قَالَ: "ثُمَّ يَهُزُّ أَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ ثُمَّ يَرْمِي بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ إِلَيْهِ مُخْتَضِبَةً دَمًا، لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ، بَعَثَ اللهُ دُودًا فِي أَعْنَاقِهِمْ، كَنَغَفِ الْجَرَادِ الَّذِي يَخْرُجُ فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ مَوْتَى لَا يُسْمَعُ لَهُمْ حِسًّا، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: "أَلَا رَجُلٌ يَشْرِي لَنَا نَفْسَهُ فَيَنْظُرَ مَا فَعَلَ هَذَا الْعَدُوُّ". قَالَ: "فَيَتَجَرَّدُ

رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ مُحْتَسِبًا لِنَفْسِهِ قَدْ أَظَنَّهَا عَلَى أَنَّهُ مَقْتُولٌ. فَيَنْزِلُ، فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. فَيُنَادِي: "يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! أَلَا أَبْشِرُوا! فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ". فَيَخْرُجُونَ مِنْ مَدَائِنِهِمْ، وَحُصُونِهِمْ. وَيُسَرِّحُونَ مَوَاشِيَهُمْ. فَمَا يَكُونُ لَهَا رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ. فَتَشْكَرُ عَنْهُ كَأَحْسَنِ مَا تَشْكَرُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ النَّبَاتِ أَصَابَتْهُ قَطُّ".

(حسن: مسند أحمد ج۱۸ ص۲۵۶، ۲۵۷ رقم 11731؛ ابن ماجه رقم 4079؛ أبو يعلى رقم 1351، 1144؛ الطبری فی "تفسیرہ" 90/17، 21/16؛ ابن حبان رقم 6830؛ مستدرک حاکم رقم 2966، 8504: قال الحاکم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج وماجوج کو کھول دیا جائے گا۔ وہ لوگوں پر چڑھ دوڑیں گے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

آیت 5:۔ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۔

(الانبیاء:۹۶)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں گے اور ہر بلندی سے وہ نکل پڑیں گے۔

زمین میں خوب غارت گری کریں گے۔ مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں میں پناہ گزین ہو جائیں گے اور اپنے مویشی بھی ساتھ رکھیں گے۔ یاجوج وماجوج زمین کا سب پانی پی جائیں گے، یہاں تک کہ اُن کا ایک لشکر ایک دریا کے پاس سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا یہاں تک کہ وہ خشک ہو جائے گا۔ جب ان کا ایک دوسرا گروہ وہاں پہنچے گا تو کہے گا: ''اس جگہ کبھی پانی ہوتا تھا''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زمین کے سب لوگ شہروں یا پناہ گاہوں میں محصور ہو جائیں گے تو یاجوج وماجوج میں سے ایک شخص کہے گا: ''زمین والوں سے تو ہم فارغ ہو گئے ہیں، اب آسمان والے رہ گئے ہیں''۔ پھر ان کا ایک شخص اپنا نیزہ لہرائے گا اور اسے آسمان کی طرف اچھال دے گا اور وہ خون سے آلودہ ہو کر واپس آئے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ان کے لیے آزمائش اور فتنہ ہوگا۔ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر اپنا ایک کیڑا بھیج دے گا جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا۔ اس کے اثر سے یہ سب مر جائیں گے اور ان کی آہٹ تک سنائی نہ دے گی۔ مسلمان کہیں گے: ''ہے کوئی ایسا شخص جو ہماری خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال کر معلوم کرے کہ ہمارے اس دشمن کا انجام کیا ہوا؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اہل اسلام میں سے ایک شخص مرنے کی تیاری کر کے اُٹھے گا۔ وہ اپنے قلعے سے نیچے اتر کر دیکھے گا، تو ان سب کو اوپر تلے گرے ہوئے مردہ پائے گا۔ وہ خوشی سے پکار اُٹھے گا: ''اے مسلمانو! مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے دشمن کا صفایا کر دیا ہے''۔ مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں سے نکل آئیں گے۔ ان کے مال مویشی آزادی سے چریں گے۔ ان کے جانوروں کے لیے اس وقت یاجوج وماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا، اسے کھا کر وہ اس قدر موٹے ہو جائیں گے، جتنا کوئی جانور کسی اچھے سبزے اور چارے کو کھا کر موٹا ہوتا ہے''۔

حدیث 9:۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ لَيَحْفِرُونَ السَّدَّ كُلَّ يَوْمٍ، حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: "ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا". فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ كَأَشَدِّ مَا كَانَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ، وَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، حَفَرُوا، حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: "ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ"، وَيَسْتَثْنِي، فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ، فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، فَيُنَشِّفُونَ الْمِيَاهَ، وَيَتَحَصَّنَ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ، فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ، فَيَقُولُونَ: "قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ". فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ!

إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ وَدِمَائِهِمْ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، ج١٦ص٣٦٩، ٣٧٠رقم 10632؛ ابن ماجه رقم 4080؛ الطبری فی "تفسیره" 21/16؛ الترمذی رقم 3153؛ ابن حبان رقم 6829؛ مستدرک حاکم رقم 8501: وصححه الحاکم علی شرط الشیخین، ووافقه الذهبی؛ السنن الواردة فی الفتن وغوائلها لأبی عمرو الدانی رقم 666؛ البعث والنشور رقم 221؛ صحیح الجامع: 2276؛ الصحیحة: 1735)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج ماجوج ہر دن دیوار کھرچتے ہیں۔ جب اتنا سارا ہوجاتا ہے کہ اسے کھرچ کر سورج کی شعاع دیکھ سکیں، تو ان کا نگران کہتا ہے: ''واپس چلو، باقی کل کھرچیں گے''۔ اللہ تعالیٰ اس دیوار کو اس سے زیادہ موٹا کر دیتا ہے، یہاں تک کہ جب ان کے نکلنے کا وقت آجائے گا، اور اللہ تعالیٰ انھیں لوگوں میں بھیجنا چاہے گا، تو دیوار کھرچیں گے یہاں تک کہ سورج کی کرن دیکھنے کے قریب پہنچ جائیں گے، تو ان کا نگران کہے گا: ''واپس چلو، باقی کل کھرچیں گے، إِنْ شَاءَ اللهُ''۔ جب وہ اس طرح کہیں گے، اور دوسرے دن واپس آئیں گے، تو دیوار اسی طرح ہوگی جس طرح چھوڑ کر گئے ہوں گے۔ وہ اسے کھرچ کر لوگوں میں آجائیں گے۔ پانی ختم کر دیں گے اور لوگ قلعوں (گھروں) میں بند ہوجائیں گے۔ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ جب تیر واپس آئیں گے تو ان پر خون لگا ہوا ہوگا۔ وہ کہیں گے: ''ہم زمین اور آسمان والوں پر غالب ہوگئے۔ تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا، جس کی وجہ سے وہ مر جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے کیڑے مکوڑے ان کا گوشت کھا کر موٹے ہوجائیں گے اور خوب شکر ادا کریں گے''۔

حدیث 10: ۔حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيُّ، ثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ

حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، نَهْرَانِ: أَحَدُهُمَا نَارٌ تَأَجَّجُ فِي عَيْنِ مَنْ رَآهُ، وَالْآخَرُ مَاءٌ أَبْيَضُ فَإِنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَلْيُغْمِضْ، وَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِيَّاكُمْ وَالْآخَرَ فَإِنَّهُ الْفِتْنَةُ، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ مَنْ يَكْتُبُ وَمَنْ لَا يَكْتُبُ، وَأَنَّ إِحْدَىٰ عَيْنَيْهِ مَمْسُوحَةٌ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ، أَنَّهُ يَطْلُعُ مِنْ آخِرِ أَمْرِهِ عَلَى بَطْنِ الْأُرْدُنِّ، عَلَى بَيْتِهِ أَفِيقَ، وَكُلُّ وَاحِدٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ بِبَطْنِ الْأُرْدُنِّ، وَأَنَّهُ يَقْتُلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُلُثًا، وَيَهْزِمُ ثُلُثًا، وَيُبْقِي ثُلُثًا، وَيَجِنُّ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ، فَيَقُولُ بَعْضُ الْمُؤْمِنِينَ لِبَعْضٍ: "مَا تَنْتَظِرُونَ أَنْ تَلْحَقُوا بِإِخْوَانِكُمْ فِي مَرْضَاةِ رَبِّكُمْ، مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ طَعَامٍ فَلْيَغْدُ بِهِ عَلَى أَخِيهِ، وَصَلُّوا حِينَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ، وَعَجِّلُوا الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَقْبِلُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ. فَلَمَّا قَامُوا يُصَلُّونَ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ إِمَامُهُمْ، فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "هٰكَذَا افْرِجُوا بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوِّ اللهِ". قَالَ أَبُو حَازِمٍ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "فَيَذُوبُ كَمَا تَذُوبُ الْإِهَالَةُ فِي الشَّمْسِ". وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: "كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ"، وَسَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُونَهُمْ حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ لَيُنَادِي: "يَا عَبْدَ اللهِ! يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ، فَاقْتُلْهُ". فَيُفْنِيهِمُ اللهُ وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ، فَيَكْسِرُونَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُونَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُونَ الْجِزْيَةَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، أَخْرَجَ اللهُ أَهْلَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ فَيَشْرَبُ أَوَّلُهُمُ الْبُحَيْرَةَ، وَيَجِيءُ آخِرُهُمْ وَقَدِ اسْتَقَوْهُ، فَمَا يَدَعُونَ فِيهِ قَطْرَةً، فَيَقُولُونَ: "ظَهَرْنَا عَلَى أَعْدَائِنَا قَدْ كَانَ هَاهُنَا أَثَرُ مَاءٍ". فَيَجِيءُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَاءَهُ، حَتَّى يَدْخُلُوا مَدِينَةً مِنْ مَدَائِنِ فِلَسْطِينَ، يُقَالُ لَهَا: "لُدٌّ"، فَيَقُولُونَ: ظَهَرْنَا عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ، فَتَعَالَوْا نُقَاتِلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيَدْعُو اللهَ نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ،

فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ قُرْحَةً فِي حُلُوقِهِمْ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ بَشَرٌ، فَتُؤْذِيَ رِيحُهُمُ الْمُسْلِمِينَ، فَيَدْعُو عِيسَى صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِمْ، فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا فَتَقْذِفُهُمْ فِي الْبَحْرِ أَجْمَعِينَ"۔

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - سكت عنه الذهبي في التلخيص

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۳۶ رقم 8507)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو چیزیں دجّال کے ساتھ ہوں گی، میں انھیں دجّال سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، جن میں سے ایک تو دیکھنے والوں کو بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہو گی، اور دوسری سفید پانی۔ پھر اگر تم میں سے کوئی ان کو پائے تو اسے چاہیے کہ (اپنی) آنکھیں بند کر لے، اور پانی اس نہر سے پیے، جو دیکھنے میں آگ نظر آتی ہو، کیونکہ (حقیقت میں) وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، اور دوسری نہر سے بچنا، کیونکہ وہی عذاب ہے۔

اور جان لو! اس کی (پیشانی پر) دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، جسے وہ شخص بھی پڑھ لے گا جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو، اور وہ بھی جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ بے شک دجّال کی بائیں آنکھ ممسوح (مٹی ہوئی) ہوگی۔ اس کی (دائیں) آنکھ پر ایک پھلی ہوگی۔

وہ آخری بار اُردن کے علاقہ میں ''افیق'' نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا۔ اس وقت جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا، اردن کے علاقہ میں موجود ہوگا۔ (مسلمانوں اور دجّال کے لشکر کے درمیان جنگ ہوگی جس میں) وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کر دے گا، ایک تہائی کو شکست دے (کر بھگا دے) گا۔ ایک تہائی کو باقی چھوڑ دے گا۔ رات ہو جائے گی، تو بعض مؤمنین بعض سے کہیں گے: ''تمھیں اپنے رب کی خوشنودی کے لیے اپنے (شہید) بھائیوں سے جا ملنے (شہید ہو جانے) میں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز زائد ہو، وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو دے دے۔ تم فجر ہوتے ہی (عام معمول کی بہ نسبت) جلدی نماز

پڑھ لینا، پھر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جانا"۔
پس جب یہ لوگ نماز کے لیے اُٹھیں گے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے نازل ہو جائیں گے، اور نماز اُن کے ساتھ پڑھیں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ (ہاتھ سے) اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے: "میرے اور دشمنِ خدا (دجّال) کے درمیان سے ہٹ جاؤ (تاکہ وہ مجھے دیکھ لے)۔
حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "دجّال (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی) ایسا پگھلے گا جیسے دھوپ میں چکنائی پگھلتی ہے"۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "(ایسا گھلے گا) جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے"۔
اللہ تعالیٰ دجّال اور اُس کے لشکر پر مسلمانوں کو مسلّط کر دے گا۔ چنانچہ وہ ان سب کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ شجر و حجر بھی پکاریں گے: "اے اللہ کے بندے! اے رحمٰن کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی ہے، اسے قتل کر دے"۔ غرض اللہ تعالیٰ ان سب کو فنا کر دے گا، اور مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ پس مسلمان صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ بند کر دیں گے۔
مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو باہر نکال دے گا، اُن کی پہلی جماعت بحیرہ (طبریہ کا پانی) پی لے گی، اور اُن کی آخری جماعت جب وہاں پر پہنچے گی تو پہلی جماعت اس کا سارا پانی پی چکی ہو گی، اور اس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا ہو گا۔ چنانچہ بعد میں آنے والی جماعت (بحیرۂ طبریہ کو دیکھ کر) کہے گی: "یہاں کسی زمانہ میں پانی کا اثر تھا"۔
پس اللہ کے رسول (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور اُن کے ساتھی آ کر فلسطین کے ایک شہر میں داخل ہو جائیں گے جسے "لُدّ" کہا جاتا ہو گا۔
یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اہلِ زمین پر تو ہم غلبہ پا چکے، آؤ! اب ہم آسمان والوں سے جنگ کریں۔ اس وقت اللہ کے رسول (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے حلق میں ایک قسم کا پھوڑا (یا زخم) پیدا کر

دے گا، جس کے باعث ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے گا۔ اب اُن (کی لاشوں) کا تعفن مسلمانوں کو پریشان کرے گا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج (کی لاشوں) پر ایک ہوا بھیجے گا جو ان کو سمندر میں ڈال دے گی''۔

حدیث 11:۔قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: إِنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الدَّجَّالِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:........ ثُمَّ يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ فَيَهْلِكُونَ مَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ تَعَلَّقَ بِحِصْنٍ، فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالُوا: "إِنَّمَا بَقِيَ مَنْ فِي الْحُصُونِ وَمَنْ فِي السَّمَاءِ"۔ فيمرون بسهامهم، فخرت عليه متغيرة دَمًا، فَقَالُوا: "قَدِ اسْتَرَحْتُمْ مِمَّنْ فِي السَّمَاءِ، وَبَقِيَ مَنْ فِي الْحُصُونِ"۔ فَحَاصَرُوهُمْ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِمُ الْحَصْرُ وَالْبَلَاءُ، فبينما هم كَذَلِكَ إِذْ أرسل الله تعالى عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَقَصَمَتْ أَعْنَاقَهُمْ، فَمَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَوْتَى. فَقَالَ رَجُلٌ: "قَتَلَهُمْ رَبُّ الْكَعْبَةِ"۔ قَالَ: إنما يفعلون ذلك مُخَادَعَةً، فَنَخْرُجُ إِلَيْهِمْ فَيُهْلِكُونَا كَمَا أَهْلَكُوا إِخْوَانَنَا، فَقَالَ: "افْتَحُوا لِيَ الْبَابَ"۔ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: "لَا نَفْتَحُ"۔ فَقَالَ: "دَلُّونِي بِحَبْلٍ"۔ فَلَمَّا نَزَلَ وَجَدَهُمْ مَوْتَى، فَخَرَجَ النَّاسُ مِنْ حُصُونِهِمْ. الحديث (المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لإبن حجر العسقلاني، ج ۱۸ ص ۵۲۵ رقم 4523)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج وماجوج زمین میں موجود ہر شخص کو ہلاک کر ڈالیں گے، صرف وہی بچے گا جو کسی قلعہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ جب یاجوج و ماجوج زمین والوں کی ہلاکت سے فارغ ہو جائیں گے، تو آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: ''ان میں صرف وہی لوگ بچے ہیں جو قلعوں میں ہیں یا آسمان والے رہ گئے ہیں''۔ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے، تو وہ خون سے آلودہ ہو کر واپس آئیں گے۔ وہ کہیں گے: ''تم نے آسمان والوں سے راحت حاصل کر لی ہے۔ اب صرف وہی رہ گئے ہیں جو قلعوں میں چھپے ہوئے ہیں''۔ یہ اُن کا محاصرہ کر لیں گے یہاں تک کہ اُن کے لیے محاصرے کی

مشکلات بہت بڑھ جائیں گی۔ ابھی وہ اسی سوچ بچار میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر ایک کیڑا مسلط کر دے گا جو اُن کی گردنوں میں پیدا ہوگا اور وہ اُن کی گردنوں کو توڑ ڈالے گا۔ وہ ایک دوسرے پر گریں گے اور مر جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ایک کہے گا: ''کعبہ کے رب نے انھیں قتل کر دیا ہے''۔ بعض دوسرے کہیں گے: ''نہیں، نہیں۔ یہ ہمارے ساتھ دھوکا کر رہے ہیں تا کہ ہم ان کی طرف نکلیں اور یہ ہمیں بھی اسی طرح ہلاک کر دیں جس طرح انھوں نے ہمارے بھائیوں کو ہلاک کر دیا''۔ وہ کہے گا: ''تم مجھے قلعے کا دروازہ کھول دو، میں باہر جا کر اُن کی خبر لاتا ہوں''۔ وہ کہیں گے: ''ہم نہیں کھولیں گے''۔ وہ کہے گا: ''مجھے کوئی رسی دے دو''۔ وہ رسی کے ذریعے نیچے اُترے گا، تو ان سب کو مردہ پائے گا۔ پھر لوگ قلعوں سے باہر آ جائیں گے''۔

حدیث 12: ـحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الدِّمَشْقِيُّ، بِمَكَّةَ إِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ، قَاضِي حِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ، قَالَ:.....

قَالَ: "فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ: "إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا مِنْ عِبَادِي، لَا يَدَانِ لَكَ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، فَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللهُ: مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ۔ [الأنبياء: 96] ، فَيَرْغَبُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ، فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ بَيْتًا إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ، فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ".

قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ السَّكْسَكِيُّ، عَنْ كَعْبٍ، أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: "فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ". قَالَ ابْنُ جَابِرٍ، فَقُلْتُ: "يَا أَبَا يَزِيدَ! وَأَيْنَ

الْمَهْبِلُ؟". قَالَ:" مَطْلَعُ الشَّمْسِ". قَالَ:"وَيُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ، مَدَرٍ، وَلَا وَبَرٍ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ، وَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: "أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ". قَالَ: "فَيَوْمَئِذٍ يَأْكُلُ النَّفَرُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّى أَنَّ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْفَخِذَ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ، تَكْفِي أَهْلَ الْبَيْتِ". قَالَ: "فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ، -أَوْ قَالَ: كُلِّ مُؤْمِنٍ - وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ تَهَارُجَ الْحَمِيرِ، وَعَلَيْهِمْ، -أَوْ قَالَ: وَعَلَيْهِ- تَقُومُ السَّاعَةُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، ج۲۹ ص ۱۷۲ تا ۱۷۵ رقم 17629)

ترجمہ حضرت نَوَّاسِ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔۔۔۔۔ ''پھر اسی دوران میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے: ''اب میں اپنے بندوں میں سے ایسی مخلوق کو نکالوں گا جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں۔ لہٰذا میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لے جا کر جمع کردو''۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیج دیں گے، وہ ایسے ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

آیت 7:۔ حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ○

(الانبیاء:۹۶)

ترجمہ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں گے اور ہر بلندی سے وہ نکل پڑیں گے۔

اس تنگی کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی جماعت مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگی۔ ان کی دعا سے ان کی گردنوں میں پھوڑے نکل آئیں گے، وہ سب کے سب ایک دم میں اس طرح پھول پھٹ کر مرجائیں گے جیسا ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھی کوہِ طور سے اتر کر آئیں گے تو زمین پر کوئی

گھر ایسا نہ پائیں گے جہاں اُن کے سڑے ہوئے گوشت کی بدبو اور چربی کا اثر نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی جماعت پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرے گی۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ ایک قسم کا پرندہ بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح لمبی لمبی ہوں گی، وہ اس کو اٹھا اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، ڈال دیں گے۔

دوسری روایت میں ہے کہ وہ ان کو مقام مُہبل میں پھینک دیں گے۔ یہ جگہ سورج کے طلوع ہونے کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آسمان سے اس زور کی بارش برسائیں گے کہ کسی بستی میں مٹی سے بنا گھر نہ رہے گا اور جنگل میں کوئی خیمہ نہ بچے گا جس میں بارش نہ ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر صاف وشفاف کر دیں گے۔ پھر زمین کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اپنے پھل اور اپنی سب برکت ظاہر کر دے۔ تو وہ برکت ظاہر ہوگی۔ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا، اور اس کا چھلکا ان کے سایہ کے لیے کافی ہوگا۔ اونٹنی کے ایک مرتبہ کے دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک دودھ والی اونٹنی کئی کئی جماعتوں کے لیے کافی ہو گی۔ ایک دودھ کی گائے ایک قبیلہ کو اور ایک دودھ کی بکری ایک چھوٹے خاندان کو کافی ہوگی۔

مخلوقِ خدا اسی فراغت وعیش کی حالت میں ہوگی کہ ایک اچھی ہوا چلے گی اور اس سے مسلمانوں کی بغلوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور ان سب کو موت آجائے گی۔ صرف بدترین قسم کے کافر بچ رہیں گے جو گدھوں کی طرح منظر عام پر زنا کرتے پھریں گے۔ ان ہی پر قیامت قائم ہوگی"۔

حدیث 13: ۔فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى: "إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ". وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ،

فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ، فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَ يَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ". (مسلم رقم 110-2937)

ترجمہ حضرت نَوَّاسِ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۔۔۔۔ "وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائیں گے: "میں نے اپنے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن سے لڑائی کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام میرے بندوں کو لے کر کوہِ طور کی طرف چلے جائیں"۔ اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا۔ وہ ہر بلندی سے دوڑتے بھاگتے آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ جب "جھیل طبریہ" (Sea of Galilee) سے گزرے گا، تو اس کا سارا پانی پی جائے گا۔ جب ان کا آخری گروہ وہاں پہنچے گا تو وہ کہیں گے: "کبھی اس جگہ پانی ہوا کرتا تھا"۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کا محاصرہ کرلیا جائے گا یہاں تک کہ بیل کا سر اُن کے لیے اس سے بھی قیمتی ہو جائے گا، جیسے آج تم میں سے کسی کو سو (۱۰۰) دینار مل جائے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردنوں پر ایک کیڑا بھیج دے گا، جس سے وہ سب کے سب آنِ واحد میں (یکلخت) مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے

ساتھی (پہاڑ سے) زمین کی طرف اتریں گے، تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ بھی ایسی نہ ہوگی جو ان کی چربی اور بدبُو سے متعفن نہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جو دو کوہانوں والے بڑے اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان کی لاشوں کو اُٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی، وہاں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی بارش برسائے گا جس سے مٹی، گارے، اُون اور بالوں کے بنے تمام گھر تباہ ہو جائیں گے۔ وہ بارش ساری زمین کو دھو کر چکنی اور سپاٹ بنا دے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنا پھل اُگاؤ اور اپنی برکت لوٹاؤ۔ اس وقت ایسی برکت ہوگی کہ ایک انار پوری جماعت کے لیے کافی ہو جائے گا۔ انار کا خول اتنا بڑا ہوگا کہ وہ جماعت اس کے سایہ میں بیٹھ سکے گی۔ دودھ میں اس قدر برکت ڈالی جائے گی کہ دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہو جائے گی۔ دودھ دینے والی گائے ایک پورے قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔ دودھ دینے والی بکری ایک پورے گھرانے کو کافی ہوگی۔ اسی حال میں اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ وہ انھیں بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مؤمن اور مسلم کی رُوح قبض کر لے گی۔ زمین پر اس وقت صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح علانیہ طور پر لوگوں کی موجودگی میں مباشرت کریں گے۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی''۔

1 ''جھیل طبریہ'' (Sea of Galilee)

''جھیل طبریہ'' (Sea of Galilee) کو ''بحیرۂ جلیل'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مقبوضہ فلسطین کے شمال میں واقع ہے۔ اس میں دریائے اردن آ کر گرتا ہے جو اپنے بہاؤ کو جاری رکھتے ہوئے اس میں سے اردن کے زیریں علاقے کے درمیان میں جا کر نکلتا ہے۔ اس کا حجم کچھ اس طرح سے ہے: ''بحیرۂ طبریہ'' کا طول 23 کلومیٹر ہے اور سب سے زیادہ چوڑائی 13 کلومیٹر ہے۔ اس کی گہرائی کہیں بھی 44 میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ سطحِ سمندر سے 210 میٹر نیچے واقع ہے۔

حدیث 14:۔حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَقِيتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى". قَالَ: فَتَذَاكَرُوا أَمْرَ السَّاعَةِ، فَرَدُّوا أَمْرَهُمْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: "لَا عِلْمَ لِي بِهَا". فَرَدُّوا الْأَمْرَ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: "لَا عِلْمَ لِي بِهَا". فَرَدُّوا الْأَمْرَ إِلَى عِيسَى، فَقَالَ: "أَمَّا وَجْبَتُهَا، فَلَا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ إِلَّا اللهُ، ذَلِكَ وَفِيمَا عَهِدَ إِلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ، قَالَ: وَمَعِي قَضِيبَيْنِ، فَإِذَا رَآنِي، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ". قَالَ: فَيُهْلِكُهُ اللهُ، حَتَّى إِنَّ الْحَجَرَ، وَالشَّجَرَ لَيَقُولُ: "يَا مُسْلِمُ! إِنَّ تَحْتِي كَافِرًا، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ". قَالَ: فَيُهْلِكُهُمُ اللهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ وَأَوْطَانِهِمْ، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَطَئُونَ بِلَادَهُمْ، لَا يَأْتُونَ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَهْلَكُوهُ، وَلَا يَمُرُّونَ عَلَى مَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَيَّ فَيَشْكُونَهُمْ، فَأَدْعُو اللهَ عَلَيْهِمْ، فَيُهْلِكُهُمُ اللهُ وَيُمِيتُهُمْ، حَتَّى تَجْوَى الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِ رِيحِهِمْ، قَالَ: فَيُنْزِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ، فَتَجْرُفُ أَجْسَادَهُمْ حَتَّى يَقْذِفَهُمْ فِي الْبَحْرِ". قَالَ أَبِي: "ذَهَبَ عَلَيَّ هَاهُنَا شَيْءٌ لَمْ أَفْهَمْهُ، كَأَدِيمٍ". وَقَالَ يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ: "ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ، وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ". ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ، قَالَ: "فَفِيمَا عَهِدَ إِلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: أَنَّ ذَلِكَ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ، فَإِنَّ السَّاعَةَ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ، الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادِهَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا".

(مسند أحمد ج٦ ص١٩، ٢٠ رقم3556؛ الطبری فی "تفسیرہ" [الأنبیاء: 96] مختصراً؛ مصنف ابن أبی شیبة 37525.303؛ ابن ماجه رقم 4081؛ أبو یعلی رقم 5294؛ الشاشی رقم 845، 848.847.846؛ الحاکم 4/488-489، و545-546؛ قال البوصیری فی "مصباح الزجاجة" 202/4: هذا إسناد صحیح رجاله ثقات، مؤثر بن عفازة ذکره ابن حبان فی "الثقات"، وباقی رجال الإسناد ثقات؛ البعث والنشور رقم 227؛؛؛ مستدرک

حاکم رقم37525، 8502، 8638: قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. فَأَمَّا مُؤْثِرٌ فَلَيْسَ بِمَجْهُولٍ. قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَرَوَىٰ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ. ووافقه الذهبی. (المستدرك علی الصحیحین، ج ۴ ص ۵۴۵ رقم 3448)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شب معراج میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، تو ان میں وقتِ قیامت کا تذکرہ ہوا۔ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے قیامت کا کوئی علم نہیں ہے۔ پھر یہی سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ مجھے قیامت کا کوئی علم نہیں ہے۔ پھر یہی سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے وقوع کے وقت کی خبر تو اللہ تعالیٰ کے بغیر اور کسی کو نہیں ہے۔ یہ بات تو اتنی ہی ہے، البتہ جو عہد اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا ہے، اس میں یہ ہے کہ دجّال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی، پس وہ مجھے دیکھتے ہی سیسہ کی طرح پگھلنے لگے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے گا، یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے: ''اے مردِ مسلم! میرے نیچے ایک کافر (چھپا ہوا) ہے، آ کر اُسے قتل کر دے''۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن سب (کافروں) کو ہلاک کر دے گا۔

پھر لوگ اپنے شہروں اور وطنوں کو واپس ہو جائیں گے، تو اُس وقت یاجوج ماجوج نکلیں گے جو (کثرت اور تیز رفتاری کے باعث) ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے، وہ شہروں کو روند ڈالیں گے، جس چیز پر اُن کا گزر ہو گا، اُس کا خاتمہ کر دیں گے، جس پانی (نہر، چشمہ، کنویں یا دریا وغیرہ) سے گزریں گے، اُسے پی کر ختم کر دیں گے۔

پھر لوگ میرے پاس آ کر اُن کی شکایت کریں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اُن کے بارے میں بددعا کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کو ہلاک کر دے گا اور مار ڈالے گا، یہاں

تک کہ زمین اُن کی بدبُو سے متعفن ہو جائے گی۔ اب اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا، جو اُن کی لاشیں بہا کر سمندر میں ڈال دے گا۔

(راوی کہتے ہیں کہ) آگے اس حدیث کا کچھ حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ (ایک دوسرے راوی حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پوری بات یہ تھی کہ) پھر پہاڑ دُھن دیئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح پھیلا کر (سیدھی کر) دی جائے گی۔ (پھر اصل راوی کہتے ہیں کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''پس جن امور کا عہد میرے رب نے مجھ سے کیا ہے، اُن میں یہ بھی ہے کہ جب ایسا ہو چکے تو قیامت کا حال پورے دنوں کی اُس حاملہ (اونٹنی) کی طرح ہوگا جس کے مالک نہیں جانتے کہ وہ دن یا رات میں کب اچانک بچہ دے دی گی''۔

حدیث 15:۔ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَ نُشَّابِهِمْ، وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ".

(صحیح:سنن ابن ماجه رقم4076؛ ترمذی رقم2390؛ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، رقم 1495؛الفردوس بمأثور الخطاب للديلمي، رقم 3463؛صحيح الجامع الصغير رقم3673؛الصحيحة:رقم1940)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ یاجوج ماجوج کی کمانیں، ان کے تیر، اوران کی ڈھالیں ستر (70) سال تک جلائیں گے''۔

7.9:۔ یاجوج ماجوج کے بعد کوئی لڑائی نہیں

حدیث 16:۔أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ الْخَيْلَ قَدْ سُيِّبَتْ وَوُضِعَ السِّلَاحُ، وَزَعَمَ أَقْوَامٌ أَنْ لَا قِتَالَ، وَأَنْ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا"۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَذَبُوا، الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، وَإِنَّهُ لَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، يَزِيغُ اللهُ قُلُوبَ قَوْمٍ يَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ يُقَاتِلُونَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَا تَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا حَتَّى يَخْرُجَ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ"۔ (السنن الکبری النسائی، رقم 8659)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! گھوڑوں کو چھوڑ دیا گیا ہے، ہتھیار رکھ دیئے گئے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اب کوئی لڑائی نہیں ہوگی اور جنگیں اختتام پذیر ہوگئی ہیں"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انھوں نے غلط کہا۔ لڑائی تو اب آئی ہے۔ میری اُمت میں ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہے گی جو اللہ کے راستے میں لڑتی رہے گی۔ ان کے مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں کو جنھیں اللہ رزق دے رہا ہوگا، ٹیڑھا کردے گا۔ وہ جماعت قیامِ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتی رہے گی۔ لڑائی یاجوج وماجوج کے نکلنے تک موقوف نہ ہوگی"۔

حدیث 17:۔حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ نُفَيْلٍ، أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَسْمَتُ الْخَيْلَ، وَأَلْقَيْتُ السِّلَاحَ، وَوَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا،

قُلْتُ: لَا قِتَالَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، يَزِيغُ اللهُ قُلُوبَ أَقْوَامٍ، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، وَيَرْزُقُهُمُ اللهُ مِنْهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ، أَلَا إِنَّ عُقْرَ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ، وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ".

(صحیح: مسند احمد رقم 16965؛ سنن النسائی رقم 3561؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 4386؛ الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم 2460، 2625؛ صحیح ابن حبان رقم 7307؛ البخاری فی "التاریخ" 4/70-71؛ تخریج الأحادیث المرفوعة المسندة فی کتاب التاریخ الکبیر للبخاری رقم 612؛ یعقوب بن سفیان فی "المعرفة والتاریخ" 1/336-337، 2/298؛ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" رقم 5352؛ شرح مشکل الآثار رقم 228؛ ابن سعد 7/427-428؛ أبو عوانة رقم 7280؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 6357، 6358، 6359، 6360؛ مسند الشامیین رقم 57، 1419، 2524؛ ابن قانع فی "معجم الصحابة" 2/277؛ مسند بزار رقم 3702؛ الأسماء والصفات للبیہقی رقم 968؛ الصحیحة: 1935)

ترجمہ حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں (ایک بار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: ''میں نے گھوڑوں کو چھوڑ دیا ہے، ہتھیار رکھ دیئے ہیں۔ اور جنگیں اختتام پذیر ہو گئی ہیں''۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: ''اب کوئی لڑائی نہیں ہوگی''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لڑائی تو اب آئی ہے۔ میری اُمت میں ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہے گی جو اللہ کے راستے میں لڑتی رہے گی۔ (ان کے مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے)۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں کو جنھیں اللہ رزق دے رہا ہوگا، ٹیڑھا کر دے گا۔ وہ جماعت قیامِ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتی رہے گی۔ آگاہ ہو جاؤ! مؤمنین کے گھروں کا اصل اور جائے پناہ شام ہوگا۔ (گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اشارہ کیا کہ شام کا ملک ان فتنوں کے زمانے میں امن کی جگہ ہوگا، اور اہل اسلام کو وہاں سلامتی ملے گی)۔ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی میں خیر و بھلائی ہے''۔

ترجمہ حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! گھوڑوں کو چھوڑ دیا گیا ہے، ہتھیار رکھ دیئے گئے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اب کوئی لڑائی نہیں ہوگی اور جنگیں اختتام پذیر ہوگئی ہیں''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انھوں نے غلط کہا۔ لڑائی تو اب آئی ہے۔ میری اُمت میں ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہے گی جو اللہ کے راستے میں لڑتی رہے گی۔ ان کے مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں کو جنھیں اللہ رزق دے رہا ہوگا، ٹیڑھا کردے گا۔ وہ جماعت قیامِ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتی رہے گی۔ لڑائی یاجوج وماجوج کے نکلنے تک موقوف نہ ہوگی''۔

7.10:۔ یاجوج ماجوج کے بعد حج باقی رہے گا

حدیث 18:۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ، وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 11217، 11219، 11455، 11617؛ ابن خزیمۃ رقم 2507؛ أبو نعیم فی "الحلیۃ" 16/9؛ مستدرک حاکم رقم 8399؛ وصححه الحاکم، ووافقه الذهبی؛ البخاری رقم 1593؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم 941)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خروجِ یاجوج وماجوج کے بعد بھی بیت اللہ شریف کا حج اور عمرہ ادا کیا جائے گا''۔

باب 8

قیامت کی بقیہ علاماتِ کبریٰ

علاماتِ قیامت مختلف نوعیت کی ہیں۔ بعض زمین سے تعلق رکھتی ہیں، جیسے خسف، خشک سالی وغیرہ۔ بعض ایسی ہیں جن کا تعلق لوگوں سے ہے، جیسے: عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت۔ بعض کا تعلق انسانی اخلاق سے ہے، جیسے: زنا کا پھیلنا۔ بعض وہ ہیں جن کا تعلق آسمان سے ہے، انہی میں سے دھوئیں کا اُٹھنا بھی ہے۔

8.1:۔ دھوئیں کا ظاہر ہونا

قیامت کی بڑی علامات میں سے ایک علامت دھوئیں کا نکلنا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی حکمرانوں تک نیکی غالب رہے گی، پھر آہستہ آہستہ شر غالب ہونا شروع ہوجائے گا، تو ان دنوں آسمان سے ایک بہت بڑا دھواں ظاہر ہوگا، جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے، جب یہ دھواں نکلے گا تو ہر جگہ چھا جائے گا، جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بیہوشی ہو جائے گی۔ چالیس دن تک مسلسل یہ دھواں چھایا رہے گا۔ چالیس دنوں کے بعد آسمان صاف ہوجائے گا۔

آیت 1:۔ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَّغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيمٌ ○ (الدخان:۱۰،۱۱)

ترجمہ اچھا انتظار کرو اُس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے ہوئے آئے گا۔ اور وہ لوگوں پر چھاجائے گا، یہ ہے دردناک سزا۔

حدیث 1:۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: "مَا تَذَاكَرُونَ؟". قَالُوا: "نَذْكُرُ السَّاعَةَ". قَالَ: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ - فَذَكَرَ -: الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ". (مسلم رقم 39-2901)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر بالا خانہ سے جھانکا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم دس نشانیاں دیکھو گے: دھواں، دجّال کا خروج، دابۃ الارض کا خروج: زمین سے جانور کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، یاجوج ماجوج کا خروج، تین خسوف کا واقع ہونا: مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنسے گی، اور یمن کی سر زمین سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر محشر کی زمین (شام) کی طرف لے جائے گی۔

حدیث 2:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ، أَوِ الدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ". (مسلم رقم 128-2947)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چھ چیزوں

کے واقع ہونے سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا دھوئیں کا ظاہر ہونا، یا دجّال کا ظاہر ہونا، یا خروجِ دابہ، یا تم میں کسی کا خاص وقت (موت) آجانا، یا سب کے لیے واقع ہونے والا (قیامت کا) قائم ہوجانا"۔

حدیث 3: - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: غَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: "مَا نِمْتُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ". قُلْتُ: "لِمَ؟". قَالَ: "قَالُوا: طَلَعَ الْكَوْكَبُ ذُو الذَّنَبِ، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ الدُّخَانُ قَدْ طَرَقَ، فَمَا نِمْتُ حَتَّى أَصْبَحْتُ".

(تفسیر الطبری ج۲۱ ص۱۸، ۲۹- طبع دار ھجر)

وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَبْرِ الْأُمَّةِ وَتُرْجُمَانِ الْقُرْآنِ.

(تفسیر القرآن العظیم، لابن کثیر، ج۷ ص۲۴۹- الناشر: دار طیبة)

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں صبح کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "گزشتہ رات میں پوری رات نہیں سوسکا"۔ میں نے عرض کیا: "کیوں؟"۔ انھوں نے فرمایا: "دم دار ستارہ (comet) طلوع ہوا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں دھواں نہ آپہنچا ہو۔ اسی خیال سے میں پوری رات نہ سوسکا"۔

اس اثر میں محلِ شاہد یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ دخان سے اس لیے خوف زدہ ہوئے کہ یہ علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ: آيَةُ الدُّخَانِ ثَابِتَةٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. أَمَّا الْكِتَابُ فَقَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: "فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ". (الدخان: ۱۰)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، وَالْحَسَنُ، وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى: هُوَ دُخَانٌ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ يَدْخُلُ فِي أَسْمَاعِ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ وَيَعْتَرِي الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ وَتَكُونُ الْأَرْضُ كُلُّهَا كَبَيْتٍ أُوقِدَ فِيهِ وَلَمْ يَأْتِ بَعْدُ وَهُوَ آتٍ.

وَأَمَّا السُّنَّةُ فَأَخْرَجَ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ. فَقَالَ: "مَا تَذَاكَرُونَ؟". قَالُوا: "السَّاعَةَ يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ". فَذَكَرَ مِنْهَا: "الدُّخَانَ".

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ: "وَأَنَّهُ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا".

وَفِي حَدِيثِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "أَنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ دُخَانًا يَمْلَأُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُصِيبُهُ مِنْهُ شِبْهُ الزُّكَامِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَكُونُ بِمَنْزِلَةِ السَّكْرَانِ، يَخْرُجُ الدُّخَانُ مِنْ فِيهِ، وَمِنْخَرَيْهِ، وَعَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ، وَدُبُرِهِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرَوَاهُ الْبَغَوِيُّ وَلَفْظُهُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَوَّلُ الْآيَاتِ الدُّخَانُ، وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ أَبْيَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تُقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا". قَالَ حُذَيْفَةُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الدُّخَانُ؟". فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ". (الدخان:١٠). يَمْلَأُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"-الْحَدِيثَ.

وَفِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتَّةً: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ، أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ". وَفِي رِوَايَةٍ: "وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيِّصَةَ أَحَدِكُمْ".

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية في عقد الفرقة المرضية، ج٢ ص١٣٩۔ المؤلف: شمس الدين، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفاريني الحنبلي رحمه الله (المتوفى:١١٨٨ھ)۔ الناشر: مؤسسة الخافقين و مكتبتها-دمشق۔ الطبعة: الثانية ١٤٠٢ھ)

8.2: خسف: زمین میں دھنسنے کے تین واقعات

قیامت سے پہلے اسی زمانہ میں تین جگہ سے زمین دھنس جائیگی، ایک جگہ مشرق میں، ایک جگہ مغرب میں اور ایک جگہ جزیرہ عرب میں۔

خسف کے معنی ہیں: زمین کا پھٹ جانا اور جو کچھ زمین کے اوپر ہو، اس کا زمین کے اندر غائب ہو جانا۔

حدیث 4: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: "مَا تَذَاكَرُونَ؟". قَالُوا: "نَذْكُرُ السَّاعَةَ". قَالَ: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ - فَذَكَرَ -: الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ". (مسلم رقم 39-2901)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر بالا خانہ سے جھانکا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم دس نشانیاں دیکھو گے: دھواں، دجّال کا خروج، دابۃ الارض کا خروج: زمین سے جانور کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، یاجوج ماجوج کا خروج، تین خسوف کا واقع ہونا: مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنسے گی، اور یمن کی سر زمین سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر محشر کی زمین (شام) کی طرف لے جائے گی۔

حدیث5:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ بُقَيْرَةَ امْرَأَةَ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: "إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيبًا فَقَدْ أَظَلَّتِ السَّاعَةُ"۔

(مسند أحمد، ج ۴۵ ص ۹۹ رقم 27129؛ الحميدي رقم 351؛ الطبراني في "الكبير" 24/ (رقم 522)؛ الهيثمي في "المجمع" 9/8 وقال: رواه أحمد والطبراني وفيه ابن إسحاق، وهو مدلس، وبقية رجال أحد إسنادي أحمد رجال الصحيح)

ترجمہ حضرت بقیرہ رضی اللہ عنہا (حضرت قعقاع بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کی بیوی) فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرما رہے تھے: "اے لوگو! جب کسی لشکر کے بارے میں سنو کہ وہ نزدیک ہی زمین میں دھنسا دیا گیا ہے، تو سمجھو: قیامت قریب آ گئی ہے"۔

حدیث6:۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ، وَخَسْفٌ، وَقَذْفٌ"۔

(حسن لغيره: سنن ابن ماجه، ج ۵ ص ۱۸۱ رقم 4059؛ البزار في "مسنده" رقم 1457؛ أبو نعيم في "الحلية" 121/7)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت سے پہلے چہروں کا مسخ ہونا، زمین میں دھنسنا اور پتھروں کی بارش ہوگی"۔

حدیث7:۔حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ....وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ، وَمَسْخٌ، وَقَذْفٌ"۔

(حسن لغيره: مسند أحمد، ج ۱۱ ص ۷۲ تا ۷۴ رقم 6521؛ ابن ماجه رقم 4062؛ الحاكم 445/4: قال الحاكم: إن كان أبو الزبير سمع من عبد الله بن عمرو، فإنه صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي؛ ابن عدي في "الكامل" 2135/6)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت سے پہلے) میری اُمت میں زمین میں دھنسنا، چہروں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش ہوگی''۔

حدیث 8:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ. لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا، وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ- أَوِ الْبُصَيْرَةُ - فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا، أَوْ دَخَلْتَهَا، فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا، وَكِلَاءَهَا، وَسُوقَهَا، وَبَابَ أُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا، فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ"۔

(صحيح:سنن أبي داود ج٦ ص٣٦٤، ٣٦٥ رقم 4307؛أبو يعلى فى "معجم شيوخه" رقم 273؛المخلصيات وأجزاء أخرى لأبي طاهر المخلص رقم 2426؛السنن الواردة فى الفتن لابي عمرو الداني رقم 338؛ المشكوة رقم 5433؛ صحيح الجامع: 7859 ؛الطبراني فى "الأوسط" رقم 6085)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اُن سے فرمایا: ''اے انس! لوگ مختلف شہروں میں رہائش اختیار کریں گے، ان میں سے ایک شہر کا نام ''بصرہ'' یا ''بصیرہ'' ہے۔ اگر تمھارا وہاں گزر ہو، یا اس میں داخل ہونے کا اتفاق ہو، تو اس کی شوریلی زمینوں سے، اس کی زرعی پیداوار سے، اس کے بازاروں سے، اور اس کے امراء کے دروازوں سے بچ کر رہنا۔ تم اس کے نواحی علاقوں تک ہی رہنا، کیونکہ اس شہر والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، ان پر پتھروں کی بارش ہوگی اور وہاں زلزلے آئیں گے۔ کچھ لوگ وہاں رات گزاریں گے مگر صبح ہونے سے پہلے بندر اور خنزیر بن جائیں گے''۔

حدیث 9:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ

عُمَرَ. فَقَالَ: "إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامَ". قَالَ: "إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: "يَكُونُ فِي أُمَّتِي أَوْ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَسْخٌ، وَخَسْفٌ، وَقَذْفٌ". وَذٰلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

(حسن. سنن ابن ماجه، ج۵ ص ۱۸۲ رقم 4061؛ أبو داود رقم 4613؛ ترمذی رقم 2152: وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح غریب؛ مسند احمد رقم 6208؛ مشکوٰۃ رقم 106؛ الصحیحۃ تحت حدیث: 1787)

ترجمہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: "فلاں شخص آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہتا ہے"۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "مجھے پتہ چلا ہے کہ اس نے کوئی بدعت ایجاد کی ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو اُسے میری طرف سے سلام نہ کہنا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "میری اُمت کے قدریہ فرقے کے لوگوں کے ساتھ شکلیں بدلنے، زمین میں دھنسنے اور پتھروں کی بارش جیسے واقعات پیش آئیں گے"۔

حدیث 10: ـ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَىٰ، ثَنَا أَبُو عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "يَبِيتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُونَ قَدْ مُسِخُوا خَنَازِيرَ. وَلَيُخْسَفَنَّ بِقَبَائِلَ فِيهَا وَفِي دُورٍ فِيهَا، حَتّٰى يُصْبِحُوا فَيَقُولُوا خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِي فُلَانٍ خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ بَنِي فُلَانٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ حَصْبَاءُ حِجَارَةٌ كَمَا أُرْسِلَتْ عَلَى قَوْمِ لُوطٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيحُ الْعَقِيمُ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَأَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيرَ، وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ، وَقَطِيعَتِهِمُ الرَّحِمَ". قَالَ: وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَىٰ فَنَسِيتُهَا.

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ لِجَعْفَرٍ. فَأَمَّا فَرْقَدٌ فَإِنَّهُمَا لَمْ يُخْرِجَاهُ.

التعلیق-من تلخیص الذہبی|-صحیح

(المستدرک علی الصحیحین، ج ۴ ص ۵۶۰ رقم 8572)

ترجمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور لہوولعب میں رات گزاریں گے۔ جب صبح ہوگی تو سب کے سب خنزیر بن چکے ہوں گے۔ اس اُمت کے بعض قبائل کو اُن کے گھروں سمیت زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جب صبح ہوگی تو لوگ کہیں گے کہ آج رات بنوفلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ آج رات فلاں قبیلے کے گھروں کو زمین میں دھنسا دیا گیا ہے۔ ان پر پتھر برسائے جائیں گے، جیسا کہ قومِ لوط پر بھیجے گئے تھے، اور ان پر منحوس ہوا بھیجی جائے گی جو انھیں اسی طرح ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گی جس طرح پہلی قوموں کو ان کے شراب پینے، سود کھانے، مردوں کے ریشم پہننے، گانے بجانے والی عورتیں اختیار کرنے اور قطع رحمی کی وجہ سے بیخ و بُن سے اڑا چکی ہے"۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان ہلاک ہونے والوں کی ایک اور خصلت بھی ذکر کی، مگر میں اسے بھول گیا ہوں۔

8.3:۔سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

قیامت کی علامات کبریٰ میں سے ایک بڑی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔

آیت 2:۔هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ۔ (الانعام:۱۵۸)

ترجمہ کیا اب لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے سامنے فرشتے آکھڑے ہوں، یا تمہارا ربّ خود آجائے، یا تمہارے ربّ کی بعض صریح نشانیاں نمودار ہو جائیں؟ جس روز تمہارے ربّ کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہو جائیں گی پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی

بھلائی نہ کمائی ہو، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے کہہ دو کہ اچھا، تم انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

حدیث 11:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا". (مسلم رقم 118-2941)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہوگی، وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض (زمین سے جانور کا نکلنا) کا لوگوں کے لیے نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے فوراً بعد ظاہر ہو جائے گی"۔

حدیث 12:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ: {لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا} [الأنعام: 158] وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ، وَلاَ يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا".

(بخاری رقم 6506 واللفظ لہ: مسلم رقم 140-2954)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ پس جب وہ

طلوع ہو جائے گا اور سارے لوگ اُسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کسی بھی ایسے شخص کا ایمان اُسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہوگا، یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی کا کام نہ کیا ہوگا۔ قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوگا، وہ خرید و فروخت نہ کر سکیں گے اور نہ اس کپڑے کو لپیٹ سکیں گے کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔ ایک شخص اپنے جانور کا دودھ دوہ کر لے جا رہا ہوگا، اور وہ اسے استعمال نہ کر سکے گا کہ قیامت آ جائے گی۔ ایک شخص اپنے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا، وہ اس میں اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک شخص نے لقمہ منہ کی طرف اُٹھایا ہوگا، وہ اسے کھا نہیں سکے گا کہ قیامت رُونما ہو جائے گی"۔

حدیث 13:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ، - سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا: "أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟"۔ قَالُوا: "اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ"۔ قَالَ: "إِنَّ هٰذِهِ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: "ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ"۔ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، وَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: "ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ"۔ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسَ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالُ لَهَا: "ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ"۔ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا"۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَدْرُونَ مَتٰى ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِينَ: "لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا" [الأنعام: 158]۔

(مسلم رقم 250-159)

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: "کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ سورج چلتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے مستقر میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر یہ سجدے میں گر پڑتا ہے اور اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے: "اُٹھو اور جہاں سے تم آئے ہو، وہیں لوٹ جاؤ"۔ وہ لوٹتا ہے اور اپنے معمول کے مطلع سے طلوع ہو جاتا ہے۔ پھر دن بھر چلتے چلتے عرش کے نیچے اپنے مستقر میں جا پہنچتا ہے اور سجدے میں گر پڑتا ہے۔ وہ اسی حال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے: "اُٹھو، اور جہاں سے تم آئے ہو، وہیں لوٹ جاؤ"۔ وہ لوٹتا ہے اور اپنے معمول کے مطلع سے طلوع ہو جاتا ہے۔ ایک روز وہ چلے گا، لوگ اس میں کوئی نئی چیز نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ عرشِ الٰہی کے نیچے اپنے ٹھہرنے کی جگہ پہنچے گا اور اس سے کہا جائے گا: "اُٹھو، اور آج مغرب سے جا کر طلوع ہو جاؤ"۔ چنانچہ وہ صبح کے وقت مغرب سے طلوع ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم جانتے ہو، یہ کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا:

آیت 3: ۔لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا (الانعام: ۱۵۸)

ترجمہ پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔

حدیث 14: ۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح، وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ

الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ". (مسلم رقم249-158)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تین نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی، تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو، یا اپنے ایمان میں کچھ بھلائی کے کام نہ کر چکا ہو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجّال کا ظاہر ہونا اور زمین سے جانور کا نکلنا"۔

حدیث 15:- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم 10419؛ مسلم رقم43-2703)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی، اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں"۔

حدیث 16:- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّاسِبِيُّ، قَالَا: ثنا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ، ثنا فَضَالُ بْنُ جُبَيْرٍ، ثنا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ الْآيَاتِ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا"۔

(صحیح: المعجم الکبیر، ج۸ ص۲۶۳ رقم 8022؛ صحیح: صحیح الجامع الصغیر وزیاداته رقم 2560؛ الحدیث صحیح بشاهده: سلسلة الأحادیث الصحیحة، ج۷ ص۸۹۴، ۸۹۵ رقم 3305)

ترجمہ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کی پہلی بڑی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے"۔

حدیث 17:- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا، فَذَاكَ حِينَ: "لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ

تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ". (الأنعام:١٥٨).

(بخاری رقم 4635، 4636؛ مسلم رقم: 248-157)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ پھر جب لوگ اس کو مغرب سے طلوع ہوتا دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ اس وقت ہوگا:

آیت4:۔لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا (الانعام:١٥٨)

ترجمہ پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔

حدیث18:۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: جَلَسَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ، فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ: أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ، قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّفَرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثُوهُ بِالَّذِي سَمِعُوهُ مِنْ مَرْوَانَ فِي الْآيَاتِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا، قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ ضُحًى، فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا". ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ- وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ -: "وَأَظُنُّ أُولَاهَا خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَذٰلِكَ أَنَّهَا كُلَّمَا غَرَبَتْ أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ، وَاسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ، فَأُذِنَ لَهَا فِي الرُّجُوعِ، حَتَّى إِذَا بَدَا لِلّٰهِ أَنْ تَطْلُعَ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَعَلَتْ كَمَا كَانَتْ تَفْعَلُ: أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ، وَاسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ، فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيْهَا شَيْءٌ، ثُمَّ تَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ، فَلَا يُرَدُّ عَلَيْهَا

شَيْءٌ، ثُمَّ تَسْتَأْذِنُ فَلَا يُرَدُّ عَلَيْهَا شَيْءٌ، حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَذْهَبَ، وَعَرَفَتْ أَنَّهُ إِنْ أُذِنَ لَهَا فِي الرُّجُوعِ لَمْ تُدْرِكِ الْمَشْرِقَ، قَالَتْ: رَبِّ، مَا أَبْعَدَ الْمَشْرِقَ، مَنْ لِي بِالنَّاسِ؟ حَتَّى إِذَا صَارَ الْأُفُقُ كَأَنَّهُ طَوْقٌ، اسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ، فَيُقَالُ لَهَا: مِنْ مَكَانِكِ فَاطْلُعِي، فَطَلَعَتْ عَلَى النَّاسِ مِنْ مَغْرِبِهَا"۔ ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللهِ هٰذِهِ الْآيَةَ: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا۔ (الأنعام:۱۵۸)۔

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد ج۱۱ ص۴۶۹، ۴۷۰ رقم6881؛ مسلم رقم118۔2941؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم2362؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم37288؛ مسند عبد بن حمید رقم326؛ مستدرک حاکم رقم8645؛ ابن ماجہ رقم4069؛ ابو داود رقم4310؛ حدیث السراج رقم 2687، 2688؛ الْمُعْجَمُ الكَبِير للطبرانی الْمُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم14394؛ السنن الواردة فی الفتن وغوائلها لأبی عمرو الدانی رقم715؛ عبد الرزاق رقم20810؛ الطبری فی "تفسیره" [سورة الأنعام: آية158]؛ الصَّحِيحَة:3305)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت کی پہلی نشانیاں جو ظہور میں آئیں گی، ان میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے، اور چاشت کے وقت زمین سے عجیب الخلقت جانور کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے نکلے گی دوسری اس کے بعد نکل آئے گی''۔ پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جو پہلی کتب پڑھے ہوئے تھے): ''میں خیال کرتا ہوں کہ ان میں سب سے پہلے سورج کا طلوع ہونا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو وہ عرش کے نیچے آتا ہے۔ پھر وہاں سجدہ کرتا ہے، اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ پھر اس کو دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت مل جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوگا کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔ تو سورج اسی طرح کرے گا جس طرح وہ پہلے کرتا تھا: سورج عرش کے نیچے آئے گا، پھر سجدہ کرے گا، اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا،

تو اس کو واپس لوٹنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وہ دوبارہ اجازت طلب کرے گا، مگر اس کو اجازت نہیں ملے گی۔ وہ پھر دوبارہ واپس لوٹنے اور طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا مگر اس کو اجازت نہیں ملے گی۔ یہاں تک رات کا بہت سا حصہ گزر جائے گا، سورج اس بات کو جان لے گا کہ اب اگر اس کو دوبارہ مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت مل بھی جائے، تو وہ مشرق نہیں پہنچ سکے گا۔ وہ عرض کرے گا: ''اے میرے رب! مشرق کتنا دور ہے! لوگوں کی ضروریات کا کیا بنے گا جو میرے طلوع سے وابستہ ہیں؟''۔ یہاں تک کہ افق طوق کی طرح ہو جائے گا۔ (یعنی لوگ حسب عادت افق کی طرف دیکھیں گے تو وہ سورج کو بغیر کسی شعاع کے دیکھتے ہیں جیسے آسمان میں طوق ہوتا ہے)۔ سورج دوبارہ لوٹنے اور مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا۔ تو اس سے کہا جائے گا: ''تو اپنی اسی جگہ سے طلوع ہو جا، جہاں تو اس وقت ہے''۔ تو سورج لوگوں کے سامنے مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت 5:۔ يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا (الانعام:۱۵۸)

ترجمہ جس روز تمہارے ربّ کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہو جائیں گی پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو، یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا آيَةُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا؟"۔ فَقَالَ: "طُولُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ حَتّٰى تَكُونَ قَدْرَ لَيْلَتَيْنِ"۔ وَهُوَ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: "قَدْرَ ثَلَاثِ لَيَالٍ"۔ وَعِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا: "قَدْرَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ فَيَسْتَيْقِظُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ فَيُصَلُّونَ وَيَعْمَلُونَ كَمَا كَانُوا وَلَا يَرَوْنَ إِلَّا قَدْ قَامَتِ النُّجُومُ مَكَانَهَا ثُمَّ يَرْقُدُونَ ثُمَّ

يَقُومُونَ ثُمَّ يَقْضُونَ صَلَاتَهُمْ وَاللَّيْلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ فَيَضْطَجِعُونَ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْقَظُوا وَاللَّيْلُ مَكَانَهُ حَتّٰى يَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ فَإِذَا رَأَوْا ذٰلِكَ خَافُوا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ عَظِيمٍ فَيَفْزَعُ النَّاسُ وَهَاجَ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَقَالُوا: "مَا هٰذَا؟". فَيَفْزَعُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَإِذَا أَصْبَحُوا طَالَ عَلَيْهِمْ طُلُوعُ الشَّمْسِ فَبَيْنَمَا هُمْ يَنْظُرُونَ طُلُوعَهَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِذْ هِيَ طَالِعَةٌ عَلَيْهِمْ مِنْ مَغْرِبِهَا فَيَضِجُّ النَّاسُ ضَجَّةً وَاحِدَةً حَتّٰى إِذَا صَارَتْ فِي وَسَطِ السَّمَاءِ رَجَعَتْ وَطَلَعَتْ مِنْ مَطْلَعِهَا".

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ، وَغَيْرُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: "صَبِيحَةَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا يَصِيرُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ قِرَدَةٌ وَخَنَازِيرُ تُطْوَى الدَّوَاوِينُ وَتَجِفُّ الْأَقْلَامُ لَا يُزَادُ فِي حَسَنَةٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ سَيِّئَةٍ وَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا".

وَعِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ: "فَيَذْهَبُ النَّاسُ فَيَتَصَدَّقُونَ بِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ وَيُقَالُ لَوْ كَانَ بِالْأَمْسِ".

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا: "لَا تَزَالُ الشَّمْسُ تَجْرِي مِنْ مَشْرِقِهَا إِلَى مَغْرِبِهَا حَتّٰى يَأْتِيَ الْوَقْتُ الَّذِي جَعَلَ اللهُ لِتَوْبَةِ عِبَادِهِ فَتَسْتَأْذِنُ الشَّمْسُ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ وَيَسْتَأْذِنُ الْقَمَرُ مِنْ أَيْنَ يَطْلُعُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُمَا فَيُحْبَسَانِ مِقْدَارَ ثَلَاثِ لَيَالٍ لِلشَّمْسِ وَلَيْلَتَيْنِ لِلْقَمَرِ فَلَا يَعْرِفُ مِقْدَارَ حَبْسِهِمَا إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَحَمَلَةُ الْقُرْآنِ، يَقْرَأُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وِرْدَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُ نَظَرَ فَإِذَا لَيْلَتُهُ عَلٰى حَالِهَا فَيَعُودُ وَيَقْرَأُ وِرْدَهُ فَإِذَا فَرَغَ نَظَرَ فَإِذَا لَيْلَتُهُ عَلٰى حَالِهَا فَلَا يَعْرِفُ ذٰلِكَ إِلَّا حَمَلَةُ الْقُرْآنِ فَيُنَادِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَجْتَمِعُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ بِالتَّضَرُّعِ وَالْبُكَاءِ وَالصُّرَاخِ بَقِيَّةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَمِقْدَارُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثُ لَيَالٍ ثُمَّ يُرْسِلُ

اللهُ جِبْرِيلَ إِلَى الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ فَيَقُولُ: "إِنِ الرَّبَّ تَعَالَى يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَرْجِعَا إِلَى مَغْرِبِكُمَا فَتَطْلُعَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَا ضَوْءَ لَكُمَا عِنْدَنَا وَلَا نُورَ. فَتَبْكِي الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ خَوْفَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَخَوْفَ الْمَوْتِ فَتَرْجِعُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَيَطْلُعَانِ مِنْ مَغْرِبِهِمَا فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذٰلِكَ يَتَضَرَّعُونَ إِلَى اللهِ وَالْغَافِلُونَ فِي غَفَلَاتِهِمْ إِذْ نَادَى مُنَادٍ أَلَا إِنَّ بَابَ التَّوْبَةِ قَدْ أُغْلِقَ، وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ طَلَعَا مِنْ مَغَارِبِهِمَا فَنَظَرَ النَّاسُ فَإِذَا بِهِمَا أَسْوَدَانِ كَالْعِكْمَيْنِ لَا ضَوْءَ لَهُمَا وَلَا نُورَ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: "وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ". (القيامة:٩). قَوْلُهُ كَالْعِكْمَيْنِ تَثْنِيَةُ عِكْمٍ بِالْكَسْرِ وَهُوَ الْغِرَارَةُ أَيْ كَالْغِرَارَتَيْنِ الْعَظِيمَتَيْنِ وَمِنْهُ يُقَالُ لِمَنْ شَدَّ الْغَرَائِرَ عَلَى الْجَمَلِ: الْعِكَامُ.

قَدْ وَرَدَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: "يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ".

وَرَوَى عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْهُ: "يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ".

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية، ج٢ ص١٣٧، ١٣٨، ١٣٩، ١٤٠۔ المؤلف: شمس الدين، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفاريني الحنبلي رحمه الله (المتوفى: ١١٨٨ھ)۔ الناشر: مؤسسة الخافقين ومكتبتها-دمشق۔ الطبعة: الثانية ١٤٠٢ھ)

8.4:۔خروجِ دابۃ الارض: عجیب الخلقت جانور کا نکلنا

قیامت کی بڑی علامتوں سے ایک بڑی علامت دَآبَّةُ الْأَرْضِ کا زمین سے نکلنا ہے اس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

آیت 6:۔وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ۔ (النمل:٨٢)

ترجمہ اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت اُن پر آ پہنچے گا تو ہم اُن کے لیے ایک جانور زمین سے نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہمارے آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔

تفسیر حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۷۷ء) فرماتے ہیں:

قربِ قیامت کی علامتیں بہت سی حدیثِ صحیح میں وارد ہوئی ہیں۔ بہت سی عجیب وغریب چیزوں کا اس وقت ظہور ہوگا۔ عجیب چیزوں کا یہ خاصہ ہے کہ اپنے ظہور سے قبل پوری طرح سمجھ میں نہیں آتیں۔ ریل، تار، ریڈیو، وائرلیس وغیرہ تمام مادی ایجادیں ایسی ہیں، جو پہلے سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جب ظہور میں آئیں، جب ہی سمجھ میں آئیں۔

جس قسم کے جانور کا یہاں ذکر ہے، روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ظہور بالکل آخر میں ہوگا، اور خود الفاظِ قرآنی بھی یہی معنی چاہ رہے ہیں۔ یہ آخر ترین علامت اگر عجیب ترین بھی ہو، تو اس میں عجب کیا ہے؟ حدیث میں اس عجیب ترین حیوان کا نام جساسہ آیا ہے۔

کافر اس وقت بالاضطرار اس خارقِ عظیم کی تصدیق کریں گے، لیکن اضطراری تصدیق ظاہر ہے کہ مقبول نہ ہوگی۔

اَلْقَوْلُ: اَلْقَوْلُ کی تفسیر یہاں عذاب وقیامتِ موعود سے آئی ہے۔

مِنَ الْاَرْضِ: آیت میں ''مِنَ الْاَرْضِ'' کا لفظ بہت قابلِ غور ہے۔ اس سے ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ اس حیوان کی پیدائش عام حیوانات کی طرح بطریق توالد وتناسل نہ ہوگی، بلکہ یہ از خود پیدا ہوجائے گا۔

وفی تقیید إخراجها بقوله سبحانه: مِنَ الْأَرْضِ نوع إشارة على ما قيل: إلى أن خلقها ليس بطريق التوالد بل هو بطريق التولد.

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ج۱۰ ص ۲۳۴)

دَآبَّةً: یہ قول بھی نقل ہوا ہے کہ ''دَآبَّةً'' یہاں بطور اسمِ جنس کے آیا ہے۔ گویا یہ ایک جانور نہ ہوگا، بلکہ ایسے بہت سے جانور ہوں گے۔ ہر ہر شہر سے ایک ایک جانور۔

وقد اختلفت الروايات فيها اختلافا كثيرا، فحكى أبو حيان فى البحر والدميرى فى حياة الحيوان رواية أنه يخرج فى كل بلد دابة مما هو مبثوث نوعها فى الأرض فليست دابة واحدة وعليه يراد بدابة الجنس الصادق بالمتعدد، وأكثر الروايات أنها دابة واحدة وهو الصحيح۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ج۱۰ ص۲۳۲)

ترجمہ دَآبَّۃ: کے بارے میں روایتیں نقل بہت سی ہوئی ہیں، لیکن بقول امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کتابِ الٰہی اس بات میں ہر صراحت سے خاموش ہے۔ اب اگر کوئی بات قولِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جائے، وہ تو خیر مان لی جائے گی، باقی اور کوئی شے قابلِ التفات نہیں۔

وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا دَلَالَةَ فِي الْكِتَابِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْأُمُورِ، فَإِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فِيهِ عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِلَ وَإِلَّا لَمْ يُلْتَفَتْ إِلَيْهِ.

(مفاتيح الغيب = التفسير الكبير، ج ۲۴ ص ۵۷۲)

(تفسیر ماجدی ج ۵ ص ۱۱۴، ۱۱۵۔ المؤلف: مولانا عبد الماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۷۷ء)۔ الناشر: مجلس نشریاتِ قرآن، کراچی طبع: ۲۰۱۰ء)

حدیث 19: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: "مَا تَذَاكَرُونَ؟" قَالُوا: "نَذْكُرُ السَّاعَةَ". قَالَ: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ - فَذَكَرَ - الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأَجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ

النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ". (مسلم رقم39-2901)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن اَسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر بالا خانہ سے جھانکا، ہم قیامت کا تذکرہ کررہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم دس نشانیاں دیکھو گے: دھواں، دجّال کا خروج، دابۃ الارض کا خروج: زمین سے جانور کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا، یاجوج ماجوج کا خروج، تین خسوف کا واقع ہونا: مشرق میں زمین دھنسے گی، مغرب میں دھنسے گی، اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنسے گی، اور یمن کی سر زمین سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر محشر کی زمین (شام) کی طرف لے جائے گی۔

حدیث20:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَتَخْرُجُ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، فَأَيُّهُمَا خَرَجَ قَبْلَ صَاحِبِهِ، فَالْأُخْرَى مِنْهَا قَرِيبٌ، وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا يَقُولُ: هِيَ الَّتِي أَوَّلًا".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، ج۱۱ ص۸۶ رقم6531؛ مسلم رقم118-2941؛ ابن ماجه رقم4069؛ أبو داود رقم4310؛ الطیالسی رقم2248)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہوگی، وہ) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض (زمین سے عجیب الخلقت جانور کا نکلنا) کا لوگوں کے لیے نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے فوراً بعد ظاہر ہو جائے گی"۔ میں خیال کرتا ہوں کہ سوج کا مغرب سے طلوع ہونا ہی پہلی نشانی ہوگی۔

حدیث21:۔حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ بْنِ دِلَافٍ الْمُزَنِيِّ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلٰى خَرَاطِيمِهِمْ، ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتّٰى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ فَيَقُولُ: "مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهُ؟". فَيَقُولُ: "اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِينَ". وقَالَ يُونُسُ، يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ، وَلَمْ يَشُكَّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ.

(صحیح: مسند أحمد ج ٣٦ ص ٦٣٦، ٦٣٧ رقم 22308؛ البخاری فی "التاریخ الکبیر" 172/6؛ أبو نعیم فی "أخبار أصبهان" 124/2؛ البغوی فی "الجعدیات" رقم 3027)

ترجمہ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دآبۃ الارض (زمین سے عجیب الخلقت نکلنے والا جانور) نکلے گا، اور لوگوں کی ناک پر نشان لگادے گا، پھر وہ لوگ تم میں شامل ہو جائیں گے۔ جب کوئی شخص اُونٹ خریدے گا، تو دوسرا آدمی پوچھے گا: تم نے یہ اونٹ کس سے خریدا؟ وہ کہے گا: ناک پر نشان والے آدمی سے''۔

حدیث 22:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَعَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَتَخْطِمُ الْكَافِرَ - قَالَ عَفَّانُ: أَنْفَ الْكَافِرِ - بِالْخَاتَمِ، وَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا، حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ عَلٰى خِوَانِهِمْ، فَيَقُولُ هٰذَا: يَا مُؤْمِنُ، وَيَقُولُ هٰذَا: يَا كَافِرُ".

(مسند أحمد، رقم 7937، 10361؛ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ: ترمذی رقم 3187؛ ابن ماجہ رقم 4066؛ مسند البزار رقم 9582؛ الطیالسی (2564)، وإسحاق بن راھویہ (511)؛ الطبری فی "تفسیرہ" 15/20؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1861؛ أخبار مکۃ فی قدیم الدھر و حدیثہ رقم 2357؛ مستدرک حاتم رقم 8494؛ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ رقم 1108)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دآبۃ الارض (زمین سے عجیب الخلقت نکلنے والا جانور) نکلے گا، اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، تو وہ کافروں کی ناک پر انگوٹھی

سے نشان لگادے گا، اور عصا سے مؤمنوں کے چہروں کو روشن کردے گا۔ یہاں تک کہ لوگ جب دستر خوان پر کھانے کے لیے بیٹھیں گے، تو وہ کہے گا: اے مؤمن! اور یہ کہے گا: اے کافر!“۔

حدیث 23:۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَالدَّابَّةَ، وَخَاصَّةَ أَحَدِكُمْ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ"۔

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم 8446؛ مسلم رقم 128 - 2947؛ الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" رقم 965؛ ابن منده فی الإيمان" رقم 1009، 1010، 1011؛ أبو يعلى رقم 6516؛ البغوی رقم 4249)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”چھ چیزوں کے واقع ہونے سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا دھوئیں کا ظاہر ہونا، یا دجّال کا ظاہر ہونا، یا خروج دابہ، یا تم میں کسی کا خاص وقت (موت) آجانا، یا سب کے لیے واقع ہونے والا (قیامت کا) قائم ہوجانا“۔

8.5:۔ ٹھنڈی ہوا کا چلنا اور تمام مسلمانوں کا وفات پاجانا

جانور والے واقعہ کے کچھ روز بعد جنوب کی طرف سے ایک ٹھنڈی اور نہایت فرحت بخش ہوا چلے گی جس سے تمام مسلمانوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا، جس سے وہ سب مرجائیں گے، حتی کہ اگر کوئی مسلمان کسی غار میں چھپا ہوا ہوگا اس کو بھی یہ ہوا پہنچے گی، اور وہ وہیں مرجائے گا، اب روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں ہوگا، سب کافر ہوں گے اور شرار الناس یعنی بُرے لوگ رہ جائیں گے۔

حدیث 24:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ

اللهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ - قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ، وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ". (مسلم رقم 185-117)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی، جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، اس کی رُوح قبض کر لے گی''۔

حدیث 25:- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَجِيءُ رِيحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، تُقْبَضُ فِيهَا أَرْوَاحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ".

(صحيح لغيره: مسند أحمد ج ۲۴ ص ۲۰۵ رقم 15463؛ عبد الرزاق في "المصنف" رقم 20802؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 691؛ الفتن لنعيم بن حماد رقم 1672؛ مستدرک حاکم رقم 8405؛ شرح السنۃ بغوی رقم 4287؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم 1780؛ صحيح الجامع الصغير وزياداته رقم 2918)

ترجمہ حضرت عَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ مخزومی رضی اللہ عنہ (المتوفی ۱۵ھ) فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت سے پہلے ایک ہوا آئے گی، جو ہر مؤمن کی رُوح قبض کر لے گی''۔

حدیث 26:- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: "مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟". تَقُولُ: "إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا". فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا - لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، يُحَرَّقُ الْبَيْتُ، وَيَكُونُ وَيَكُونُ". ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ - لَا أَدْرِي: أَرْبَعِينَ

يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّى تَقْبِضَهُ". قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ، قَالَ: فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ - أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ - نُعْمَانُ الشَّاكُّ - فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ، وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ، قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ. قَالَ: فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ".

(مسلم رقم 116-2940)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دجال میری اُمت میں ظاہر ہوگا اور چالیس کی مدت پوری کرے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ چالیس دن ہوں گے، چالیس ماہ ہوں گے، یا چالیس برس ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، اُن کی شکل وشباہت حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ پھر لوگ سات برس اس طرح گزاریں گے کہ کہیں بھی دو شخصوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان یا بھلائی موجود ہوگی۔ اگر کوئی کسی پہاڑ کی کھوہ میں بھی داخل ہو جائے گا، تو یہ ہوا وہاں بھی اس کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد زمین پر صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کی شرانگیزی میں پرندوں کی سی تیزی ہوگی۔ انھیں نہ نیکی کا پتہ ہوگا، نہ برائی کا۔ ان کے پاس شیطان انسانی شکل میں آئے گا اور کہے گا: ''کیا تم میری بات نہیں مانو گے؟''۔ وہ کہیں گے: ''تم کیا کہتے ہو؟''۔ شیطان انھیں بتوں کی پوجا کی دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات مان لیں گے۔ ان کے پاس رزق کی خُوب فراوانی ہوگی۔ زندگی خوب مزے سے گزر رہی ہوگی کہ اچانک صُور پھونک دیا جائے گا۔ جسے بھی یہ آواز پہنچے گی، وہ گردن ایک جانب جھکا کر آواز سننے کی کوشش کرے گا، تو دوسری طرف کو اوپر اُٹھالے گا۔ سب سے پہلے یہ آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر جائے گا، اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے''۔

حدیث 27:۔حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى". فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ: هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ. (التوبة:٣٣). أَنَّ ذَٰلِكَ تَامًّا قَالَ: "إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ". (مسلم رقم 52-2907)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''شب و روز کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک لات و عزیٰ کی پوجا

شروع نہ کی جانے لگے گی۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

آیت 7: ۔هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ (الصف:۹)

ترجمہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُسے پورے کے پورے دِین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

تو میرا خیال تھا کہ بت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''درحقیقت ایسا ہی ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ ہر وہ شخص مرجائے گا جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا، اور صرف وہی شخص باقی بچے گا جس میں کوئی نیکی نہیں ہوگا۔ پس تمام لوگ اپنے اباء واجداد کے دین یعنی کفر وشرک کی طرف لوٹ جائیں گے''۔

حدیث 28: ۔حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الخَلَصَةِ". وَذُو الخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الجَاهِلِيَّةِ.

(بخاری رقم 7116؛ مسلم رقم 51-2906)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلۂ دوس کی خواتین کی سُرینیں ''ذوالخلصہ'' کے اردگرد حرکت نہ کرنے لگیں''۔

ذُو الخَلَصَةِ: ایک بت کا نام ہے، جس کی پوجا قبیلۂ دوس کے لوگ دورِ جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ ان خواتین کی سرینیں ''ذُو الخَلَصَةِ'' بت کے گرد طواف کرنے کے باعث متحرک نظر آئیں گی، یعنی اس قبیلے کے لوگ اسلام سے مرتد ہو کر بتوں کی پوجا اور ان کی تعظیم کی طرف لوٹ جائیں گے۔

8.6:۔ حبشیوں کی حکومت اور بیت اللہ کا شہید ہو جانا

جب سارے مسلمان مر جائیں گے اور روئے زمین پر صرف کافرہ جائیں گے، اس وقت ساری دنیا میں حبشیوں کا غلبہ ہو جائے گا، اور انہی کی حکومت ہوگی، قرآن کریم دلوں اور کاغذوں سے اٹھالیا جائیگا، حج بند ہو جائے گا، دلوں سے خوف خدا اور شرم وحیا بالکل اٹھ جائے گی، لوگ برسرِعام بے حیائی کریں گے۔ بیت اللہ شریف کو شہید کر دیا جائے گا، حبشہ کا رہنے والا چھوٹی پنڈلیوں والا ایک شخص بیت اللہ شریف کو گرائے گا۔

حدیث29:۔(خ م د حم): وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم: ("اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ، فَإِنَّهُ لَا") (ابوداود: 4309)(يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ إِلَّا) (ابوداود: 4309)(ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ) (بخاری 1514؛ مسلم 2909)(كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ) (بخاری)(1518) (أُصَيْلِعَ أُفَيْدِعَ) (احمد 7053) وفي رواية: (أَسْوَدَ أَفْحَجَ) (بخاری)(1518)(يُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا، وَيَضْرِبُ عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمِعْوَلِهِ) (احمد 7053) (فَيَنْقُضُهَا حَجَرًا حَجَرًا) (بخاری 1518؛ احمد 2010)(وَيَسْلُبُهَا حِلْيَتَهَا) (احمد) 7053 (وَيَسْتَخْرِجُ كَنْزَهَا") (ابوداود: 4309؛ احمد رقم 23155)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم حبشی لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو، تاوقتیکہ وہ تم سے کچھ نہ کہیں، اور تم سے تعرض نہ کریں، تم بھی انھیں مت چھیڑو، خانہ کعبہ کو نقصان پہنچانے والا حبشیوں میں سے وہ شخص ہو گا جس کی پنڈلیاں چھوٹی اور پتلی ہوں گی۔ گویا میں خانہ کعبہ کی تخریب کرنے والے شخص کو دیکھ رہا ہوں، وہ گنجا، ٹیڑھے

پاؤں والا، سیاہ رنگ اور بھدّا شخص ہوگا۔ وہ کعبہ سے اس کے غلاف کو ہٹائے گا، وہ کعبہ کے اوپر کلہاڑوں اور پھاوڑوں کے وار کرے گا، وہ خانہ کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ ڈالے گا۔ اور اُس کے (خزانے میں سے) زیورات کو لوٹ لے گا، اور اس کے خزانہ کو نکال لے گا‘‘۔

حدیث 30:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ الْحَرَّانِيُّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ، وَيَسْلُبُهَا حِلْيَتَهَا، وَيُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا، وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أُصَيْلِعَ أُفَيْدِعَ يَضْرِبُ عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمِعْوَلِهِ".

(مسند أحمد رقم 7053؛ عبد الرزاق رقم 9179، 9180؛ الفتن لنعيم بن حماد رقم ج ۲ ص ۶۶۸؛ الْمُعْجَمُ الْكَبِير للطبراني الْمُجَلَّدَان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم 14313؛ ابوداؤد رقم 4309؛ مستدرک حاکم رقم 8396؛ صححه الحاكم. ووافقه الذهبي؛ الفاكهي في "أخبار مكة" رقم 743، 744؛ الهيثمي في "المجمع" 298/3، وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير"، وفيه ابنُ إسحاق، وهو ثقة، لكنه مدلس ؛؛)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’خانہ کعبہ کو نقصان پہنچانے والا حبشیوں میں سے وہ شخص ہوگا جس کی پنڈلیاں چھوٹی اور پتلی ہوں گی۔ وہ اُس کے (خزانے میں سے) زیورات کو لوٹ لے گا، وہ کعبہ سے اس کے غلاف کو ہٹائے گا، گویا میں خانہ کعبہ کی تخریب کرنے والے شخص کو دیکھ رہا ہوں، وہ گنجا، ٹیڑھے پاؤں والا ہوگا۔ وہ کعبہ کے اوپر کلہاڑوں اور پھاوڑوں کے وار کرے گا‘‘۔

حدیث 31:۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۵۰۰ رقم 8396)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حبشی لوگ جب تک ہم سے کنارہ کش رہیں، تم بھی انھیں مت چھیڑو، کیوں کہ کعبہ کا خزانہ حبشیوں میں سے ہی کوئی چھوٹی پنڈلیوں والا (بدبخت) ہی نکالے گا''۔

حدیث 32:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ". (مسلم رقم ۲۹۰۹: ۵۷؛ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، مشکوۃ رقم 2721)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خانہ کعبہ کو نقصان پہنچانے والا حبشیوں میں سے وہ شخص ہوگا جس کی پنڈلیاں چھوٹی اور پتلی ہوں گی''۔

8.7:۔ آگ کا لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانکنا

قیامت کی علامت کبریٰ میں سے آخری علامت آگ کا نکلنا ہے، قیامت کا صور پھونکے جانے سے پہلے زمین پر بت پرستی کفر پھیل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے شام میں جمع ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے۔ شام میں حالات اچھے ہوں گے، لوگ وہاں کا رخ کریں گے، پھر یمن سے ایک آگ نکلے گی، جو لوگوں کو ارض

محشر یعنی شام کی طرف ہانکے گی، جب سب لوگ ملک شام میں پہنچ جائیں گے، تو یہ آگ غائب ہوجائے گی۔ اس کے بعد عیش وآرام کا زمانہ آئے گا، لوگ مزے سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے، کچھ عرصہ اسی حالت میں گزرے گا کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی۔

حدیث 33:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟". قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ". وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي ذَرٍّ. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ. (ترمذی رقم 2217)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب حضر موت (حضر موت کے سمندر کی جانب) سے قیامت سے پہلے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے کیا حکم ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شام چلے جانا''۔

حدیث 34:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، ...فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّهَا سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، يَنْحَازُ النَّاسُ إِلَى مُهَاجَرِ إِبْرَاهِيمَ، لَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ إِلَّا شِرَارُ أَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ أَرَضُوهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا، وَتَأْكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ".

(مسند أحمد رقم 6871، 6952؛ ابوداؤد رقم 2482؛ جامع معمر بن راشد رقم 20790؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 2407؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1308، 1765، 1767؛ معجم اوسط طبرانی رقم 6791؛ مسند الشامیین رقم 2761؛ مستدرک حاکم رقم 8497؛ حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء ج ٦ ص ٥٣، ٦٦؛ الاسماء والصفات رقم 970؛ شرح السنۃ بغوی رقم 4008؛ الصَّحِيحَة: 3203؛ صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 3091؛ (سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ٧ ص ٦١١ رقم 3203)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی۔ اہل زمین کے بہترین لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت کی طرف آئیں گے، اور زمین پو بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ اُن کی زمین انھیں اُگل دے گی۔ اللہ کی ذات انھیں پراگندہ سمجھے گی، اور آگ انھیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کردے گی۔ وہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے، وہ آگ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔ جو شخص بھی ان سے پیچھے رہ جائے گا، آگ اس کو کھا جائے گی‘‘۔

1 آگ لوگوں کو کیسے اکٹھا کرے گی؟

حدیث 35: ۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ، رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ، حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا". (مسلم رقم 59-2861)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’لوگوں کو

میدانِ حشر میں تین طریقوں سے لایا جائے گا۔ کچھ رغبت اور خوف سے آئیں گے۔ کچھ ایک اونٹ پر دو دو، تین تین، چار چار یا دس دس افراد ہوں گے۔ باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی۔ جہاں وہ قیلولہ کریں گے، آگ بھی اُن کے ساتھ ٹھہرا کرے گی، اور جہاں وہ رات گزاریں گے، آگ بھی وہاں رات گزارے گی۔ جہاں وہ صبح کریں گے، آگ بھی وہاں صبح کرے گی، اور جہاں شام کریں گے، آگ بھی وہاں شام کرے گی''۔

فائدہ مطلب یہ ہے کہ اس آگ کا مقصد لوگوں کو جلانا نہیں ہوگا، بلکہ انھیں محض شام میں واقع ارضِ محشر کی طرف چلانا ہوگا۔ جب لوگ تھک جائیں گے اور قیلولہ یا نیند کے لیے رکیں گے، اس وقت آگ بھی رک جائے گی، لیکن جب قیلولہ سے بیدار ہوں گے، تو آگ بھی انھیں لے کر چل پڑے گی یہاں تک کہ انھیں شام میں پہنچا دے گی۔

حدیث 36:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، قَالَ: قَامَ أَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ: "يَا بَنِي غِفَارٍ! قُولُوا: وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ حَدَّثَنِي: "أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَفْوَاجٍ: فَوْجٌ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ، وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ، وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمْ إِلَى النَّارِ"۔ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: "هَذَانِ قَدْ عَرَفْنَاهُمَا، فَمَا بَالُ الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ؟"۔ قَالَ: "يُلْقِي اللهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتَّى لَا يَبْقَى ظَهْرٌ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ الْمُعْجِبَةُ، فَيُعْطِيهَا بِالشَّارِفِ ذَاتِ الْقَتَبِ، فَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا"

(صحیح: مسند أحمد ج ۵ ص ۳۶۰، ۳۶۱ رقم 21456؛ البزار فی "مسنده" رقم 3891؛ النسائی رقم 2086؛ الطبرانی فی "الصغیر" رقم 1084؛ أبو نعیم فی "تاریخ أصبهان" 312/2؛ مستدرک حاکم رقم 3389، 8685؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34396؛ سنن الکبریٰ نسائی رقم 2224)

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگ روزِ قیامت تین گروہوں کی شکل میں اُٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ تو پُر اُمید، کپڑے پہنے ہوئے سواریوں پر سوار ہوگا۔ دوسرا گروہ ایسا ہوگا جو کبھی چلے گا، کبھی دوڑے گا، اور تیسرا گروہ ایسا ہوگا جسے فرشتے ان کے چہروں کے بل گھسیٹ کر لائیں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: "ان دو گروہوں کو تو ہم نے معلوم کر لیا مگر یہ کون ہوں گے جو کبھی چلیں گے اور کبھی دوڑیں گے؟"۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سواریوں پر ایسی آفت بھیجے گا کہ کوئی سواری باقی نہیں بچے گی، یہاں تک کہ ایک شخص جس کا ایک خوش نما باغ ہوگا، اسے ایک چھوٹے کجاوے والی عمر رسیدہ کمزور اونٹنی دی جائے گی، مگر وہ اس پر سوار نہ ہو سکے گا"۔

8.8:۔ صُور پھونکا جانا اور قیامت کا قائم ہونا

1 ان تمام علامات کے واقع ہو جانے کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی۔

حدیث 37:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:.... "وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا"۔ (بخاری رقم 7121)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوں گے کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی، دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، اس کو سمیٹ نہ سکیں گے اور نہ ہی خرید و فروخت کر سکیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر جائے گا اور اسے پی نہیں

سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی ، ایک شخص اپنے پانی والے حوض کی مرمت کر رہا ہوگا اور اس سے پانی پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، ایک شخص نے نوالہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اسے منہ میں ڈال نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی''۔

2 قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے سے برپا ہوگی جس کی آواز پہلے ہلکی اور پھر اس قدر ہیبت ناک ہوگی کہ اس سے سب جاندار مرجائیں گے، زمین وآسمان پھٹ جائیں گے، ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی، چالیس سال بعد دوبارہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس سے سب زندہ ہوکر میدان محشر میں جمع ہونا شروع ہوجائیں گے۔

آیت 8:- وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۔ (الزمر:٦٨)

ترجمہ اور اُس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مرکر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

آیت 9:- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔ (الحج:١،٢)

ترجمہ لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو، حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہوجائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر

آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔

آیت 10:۔ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ. خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ.

(المعارج: ۴۳، ۴۴)

ترجمہ: جب یہ اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑے جا رہے ہوں گے جیسے اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں، ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

حدیث 38:۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ". قَالُوا: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". قَالُوا: "أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". قَالُوا: "أَرْبَعُونَ سَنَةً؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". "ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ". قَالَ: "وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(مسلم رقم 141-2955)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی''۔ لوگوں نے کہا: ''اے ابوہریرہ! کیا چالیس دن کی مدت ہوگی؟''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں: ''میں نے نہیں جانتا''۔ لوگوں نے پھر پوچھا: ''کیا چالیس ماہ کی مدت ہوگی؟''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں: ''میں نے نہیں جانتا''۔ لوگوں نے پھر پوچھا: ''کیا چالیس سال کی مدت ہوگی؟''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے نہیں جانتا''۔

(اتنی مدت گزر جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اس طرح (زمین سے) اُگ پڑیں گے جس طرح سبزی اُگتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''انسان کے جسم میں ایک ہڈی کے علاوہ باقی سارا جسم ختم ہو جاتا ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا کیے جائیں گے''۔

حدیث 39: ۔حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا الصُّورُ؟"۔ قَالَ: "قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ"۔ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

(صحیح: ترمذی رقم 2430؛ الزھد والرقائق لابن المبارك رقم 1599؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1779؛ مسند احمد رقم 6507، 6805؛ سنن دارمی رقم 2840؛ ابوداؤد رقم 4742؛ مسند بزار رقم 2481؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 11250، 11317، 11392؛ شرح مشکل الآثار رقم 5349؛ ابن حبان رقم 7312؛ المُعْجَمُ الكَبِير للطبرانی المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم 14510، 14511؛ مستدرک حاکم رقم 3631، 3870، 8680؛ السنن الوادة فی الفتن للدانی رقم 716؛ شعب الایمان رقم 344؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2184؛ الصَّحِيحَة: 1080؛ صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 3568؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ۳ ص ۶۸، ۶۹، رقم 1080)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''صور کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صور ایک سینگ ہے، جس میں پھونکا جاتا ہے''۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

وأسأل الله العلي العظيم رب العرش الكريم أن يتقبل هذا الجهد قبولاً حسنًا، وأن يبارك فيه، وأن يجعله من أعمالي الصالحة التي أتقرب بها إليه، وأن لا يحرمني ولا إخواني الذين أعانوني على إكماله من الأجر والمثوبة ورفقة النبيين والصديقين والشهداء و الصالحين.

وأختم هذا الكتاب بقول الله تعالى:

"رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ" (الحشر:١٠).

سبحانك اللّٰهم ربنا وبحمدك أشهد ألا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك. وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور اسے ذریعۂ نجات اُخروی بنائے۔ آمین ثم آمین!

اعجاز احمد اشرفی

بدھ۔ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۲۰۱۸ء

نظر ثانی جمعہ، 6 شوال المکرم 1441ھ/29 مئی 2020ء

حضرت ابن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۱۶ھ) کی عقیدہ کے بارے میں نظم

1	تَمَسَّكْ بِحَبْلِ اللهِ وَاتَّبِعِ الْهُدَىٰ		وَلَا تَكُ بِدْعِيًّا لَعَلَّكَ تُفْلِحُ	

ترجمہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، ہدایت کی پیروی کرو، بدعتی نہ بنو۔ یقیناً تو کامیاب ہوجائے گا۔

2	وَدِنْ بِكِتَابِ اللهِ وَالسُّنَنِ الَّتِي		أَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ تَنْجُو وَتَرْبَحُ	

ترجمہ دین میں کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر، تو نجات اور فلاح حاصل کرلے گا۔

3	وَقُلْ غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَلَامُ مَلِيكِنَا		بِذَٰلِكَ دَانَ الْأَتْقِيَاءُ وَأَفْصَحُوا	

ترجمہ تو کہہ دے: اللہ کا کلام (قرآن مجید) مخلوق نہیں ہے (بلکہ یہ اللہ کی صفت ہے)۔ یہی قول اہل علم اور متقین کا ہے۔ اسی کو انھوں نے بیان کیا ہے۔

4	وَلا تَكُ فِي الْقُرْآنِ بِالْوَقْفِ قَائِلًا		كَمَا قَالَ أَتْبَاعٌ لِجَهْمٍ وَأَسْجَحُوا	

ترجمہ تم قران کو (مخلوق نہ کہو اور) نہ اس کے بارے میں توقف کرنے والے بن جاؤ (یعنی یہ نہ کہو: ہم مخلوق بھی نہیں کہتے، اور نہ غیر مخلوق کہتے ہیں)، جیسا کہ اس بارے میں جہم بن صفوان کی پیروی میں لوگوں نے نرمی کرتے ہوئے کہی ہے۔

5	وَلَا تَقُلِ الْقُرْآنُ خَلْقٌ قَرَأْتُهُ		فَإِنَّ كَلَامَ اللهِ بِاللَّفْظِ يُوضَحُ	

ترجمہ یہ بھی نہ کہہ کہ جس قرآن کو میں پڑھتا ہوں، وہ مخلوق ہے۔ اس لیے کہ قرآن تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کا بیان الفاظ سے ہے۔

أهل السنة يقولون: "الصوت صوت القارئ والكلام كلام الباري".

6	وَقُلْ يَتَجَلَّى اللهُ لِلْخَلْقِ جَهْرَةً		كَمَا الْبَدْرُ لَا يَخْفَى وَرَبُّكَ أَوْضَحُ	

ترجمہ تم یہ بھی کہہ دو: ''(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ مخلوق (مؤمنین) کو ایسا واضح اور سامنے دیدار کرائیں گے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کا واضح دیدار ہوتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اس سے بھی زیادہ واضح اور نمایاں ہوگا۔

7	وَلَيْسَ بِمَوْلُودٍ وَلَيْسَ بِوَالِدٍ	وَلَيْسَ لَهُ شِبْهٌ تَعَالَى الْمُسَبَّحُ

ترجمہ نہ اللہ کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ (نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کسی کا بیٹا)، کائنات کی کوئی چیز اُس کے مشابہ نہیں۔ اللہ کی ذات بہت بلند ہے، وہ ہر عیب اور نقص سے منزہ اور پاک ہے۔

8	وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ هٰذَا وَعِنْدَنَا	بِمِصْدَاقِ مَا قُلْنَا حَدِيثٌ مُصَرِّحُ

ترجمہ رؤیتِ باری تعالیٰ کا انکار جہم بن صفوان نے کیا ہے حالانکہ ہمارے رؤیتِ باری کے قول کے بارے میں صریح حدیث وارد ہے۔

9	رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَقَالِ مُحَمَّدٍ	فَقُلْ مِثْلَ مَا قَدْ قَالَ فِي ذَاكَ تَنْجَحُ

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے رؤیتِ باری کی حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔ پس تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق اپنا عقیدہ بیان کر۔ تو فوز و فلاح حاصل کرلے گا۔

10	وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ أَيْضًا يَمِينَهُ	وَكِلْتَا يَدَيْهِ بِالْفَوَاضِلِ تَنْفَحُ

ترجمہ جہمی نے رؤیتِ باری تعالیٰ کی طرح صفتِ یمین کا بھی انکار کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ یمین ہی ہیں (وہ ناقص نہیں ہیں) وہ فضیلت والے ہی ہیں۔

11	وَقُلْ يَنْزِلُ الْجَبَّارُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ	بِلَا كَيْفَ جَلَّ الْوَاحِدُ الْمُتَمَدِّحُ

ترجمہ تم یہ بھی کہو: ''اللہ تعالیٰ ہر رات (سحری کے وقت) بلا کیف (کسی قسم کی کیفیت کے بیان کے بغیر) نزول فرماتے ہیں۔ وہ بہت بلند، یکتا اور تمام صفات کمال کی ممدوح ہے۔

12	إِلَى طَبَقِ الدُّنْيَا يَمُنُّ بِفَضْلِهِ	فَتُفْرَجُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُفْتَحُ

ترجمہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر اپنی شان کے لائق نزول فرماتے ہیں تا کہ اپنے بندوں کو اپنے فضل

ورحمت سے نوازے، ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

13	يَقُولُ أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَلْقَ غَافِرًا		وَمُسْتَمْنِحٌ خَيْرًا وَرِزْقًا فَيُمْنَحُ

ترجمہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرما کر ارشاد فرماتے ہیں: ''ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی بھلائی اور رزق کا طالب کہ اس کو عطا کیا جائے؟''۔

14	رَوَىٰ ذَاكَ قَوْمٌ لَا يُرَدُّ حَدِيثُهُمْ		أَلَا خَابَ قَوْمٌ كَذَّبُوهُمْ وَقُبِّحُوا

ترجمہ نزولِ باری کی حدیث کو ایک بہت بڑی جماعت (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ، تبع تابعین رحمہم اللہ اور ائمہ حدیث رحمہم اللہ) نے روایت کیا ہے۔ ان کی احادیث کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ تباہ و برباد ہو جائے وہ قوم جس نے ان کی تکذیب و تشنیع کی۔

15	وَقُلْ: إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ		وَزِيرَاهُ قِدْمًا ثُمَّ عُثْمَانُ الْأَرْجَحُ

ترجمہ تم یہ بھی کہو: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل و اعلیٰ ان کے دونوں وزیر، ایمان لانے میں سبقت کرنے والے، (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) ہیں۔ پھر ان کے بعد راجح قول کے مطابق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

16	وَرَابِعُهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَهُمْ		عَلِيٌّ حَلِيفُ الْخَيْرِ بِالْخَيْرِ مُنْجِحُ

ترجمہ ان کے بعد چوتھے نمبر پر (نبیوں کے بعد) سب انسانوں سے افضل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو خیر و فلاح کے حلیف اور کامیاب و کامران ہیں۔

17	وَإِنَّهُمْ لَلرَّهْطُ لَا رَيْبَ فِيهِمُ		عَلَىٰ نُجُبِ الْفِرْدَوْسِ بِالنُّورِ تَسْرَحُ

ترجمہ یہ چاروں اس جماعت کے افراد ہیں، جو اپنے نورِ (ایمان) سے جنت الفردوس کی نعمتوں کو حاصل کرنے والے ہیں۔

18	سَعِيدٌ وَسَعْدٌ وَابْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةٌ		وَعَامِرُ فِهْرٍ وَالزُّبَيْرُ الْمُمَدَّحُ

ترجمہ (چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد) حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ،

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ سب کے سب لائق مدح وستائش ہیں۔

19	وَقُلْ خَيْرَ قَوْلٍ فِي الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ		ولا تَكُ طَعَّانًا تَعِيبُ وَتَجْرَحُ

ترجمہ تم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں خیر وبھلائی کے کلمات ہی کہو، تم ان کے بارے میں طعنہ زنی، عیب جوئی اور جرح کے الفاظ زبان پر کبھی بھی مت لانا۔

20	فَقَدْ نَطَقَ الْوَحْيُ الْمبِينُ بِفَضْلِهِمْ		وَفِي الْفَتْحِ آيٌ لِلصَّحَابَةِ تَمْدَحُ

ترجمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے بارے میں وحی مبین (قرآن وحدیث) صاف اور واضح زبان میں نازل ہوئی ہے، خصوصا سورت فتح میں کئی آیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح میں نازل ہوئی ہیں۔ (الفتح:۵، ۱۸، ۲۹)

21	وَبِالْقَدَرِ الْمقْدُورِ أَيْقِنْ فَإِنَّهُ		دِعَامَةُ عَقْدِ الدِّينِ، وَالدِّينُ أَفْيَحُ

ترجمہ اور تقدیر پر بھی ایمان لے آ، کیونکہ یہ بھی دین کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ دین میں کشادگی ہی کشادگی ہے۔

والإيمان بالقدر: هو الإيمان بعلم الله تعالى وبتقديره للأمور قبل حدوثها وبأفعال الله تعالى وإرادته ومشيئته وخلقه وإيجاده.

22	ولا تُنْكِرَنْ جَهْلًا نَكِيرًا وَمُنْكَرًا		ولا الحوْضَ وَالْمِيزَانَ إِنَّكَ تُنْصَحُ

ترجمہ جہالت کی وجہ سے (قبر میں دونوں فرشتوں) منکر اور نکیر، حوضِ کوثر اور میزان کا انکار نہ کرنا۔ تمہیں اس کی نصیحت کی جاتی ہے۔

23	وقُلْ: يُخْرِجُ اللهُ الْعَظِيمُ بِفَضْلِهِ		مِنَ النَّارِ أَجْسَادًا مِنَ الفَحْمِ تُطْرَحُ

ترجمہ تم یہ بھی کہو: اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جہنم میں سے کوئلے کی طرح جلے ہوئے گنہگار مؤمنین کے اجسام کو نکالیں گے۔

24	عَلَى النَّهْرِ فِي الفِرْدَوْسِ تَحْيَا بِمَائِهِ		كَحِبِّ حَمِيلِ السَّيْلِ إِذْ جَاءَ يَطْفَحُ

ترجمہ پھر ان اجسام کو جنت الفردوس سے نکلی ہوئی نہر کے پانی میں ڈالیں گے، تو وہ ایسے پرورش

پائیں گے جیسے سیلاب کے پانی سے لائی ہوئی مٹی میں کھیتی پرورش پاتی ہے۔

25	وإنَّ رَسُولَ الله للخَلْقِ شَافِعٌ		وقُلْ فِی عَذابِ القَبْرِ حَقٌّ مُوَضَّحُ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن مخلوق کی شفاعت فرمائیں گے۔تم یہ بھی کہو: ''عذاب قبر حق ہے''، جس کی وضاحت (قرآن وحدیث میں) کی گئی ہے۔

26	ولا تُکْفِرَنْ أَھلَ الصَّلاۃِ وإنْ عَصَوْا		فَکُلُّھُمْ یَعْصِی وذُو العَرْشِ یَصْفَحُ

ترجمہ مسلمانوں میں سے کسی بھی تکفیر نہ کرنا چاہے وہ کتنے ہی گنہگار کیوں نہ ہو۔اس لیے کہ سب ہی گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور اللہ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، معاف کرنے والا ہے۔

27	ولَا تَعْتَقِدْ رَأْیَ الخَوَارِجِ إنَّہُ		مَقَالٌ لِمَنْ یَھْوَاہُ یُرْدِی ویَفْضَحُ

ترجمہ خوارج کی رائے والا عقیدہ کبھی نہ اختیار کرنا، اس لیے کہ وہ ایسی بات ہے جو خواہشِ نفس سے کہی ہوئی ہے، وہ رسوا کردینے والی بات ہے۔

28	ولا تَكُ مُرْجِیًّا لَعُوبًا بِدِینِہٖ		أَلَا إنَّمَا المُرْجِیُّ بِالدِّینِ یَمْزَحُ

ترجمہ مرجی کبھی نہ بننا جو اپنے دین کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔آگاہ ہوجاؤ! مُرجی دین کے ساتھ مزاح کرتے ہیں۔

29	وَقُلْ: إنَّمَا الإیمَانُ: قَوْلٌ وَنِیَّۃٌ		وَفِعْلٌ عَلَی قَوْلِ النَّبِیِّ مُصَرَّحُ

ترجمہ یہ بھی کہو: ایمان: قول، نیت اور عمل کا نام ہے، جس کی وضاحت رسول اللہ ﷺ کے قول میں موجود ہے۔

30	وَیَنْقُصُ طَوْرًا بِالمَعَاصِی وتَارَۃً		بِطَاعَتِہٖ یَنْمِی وَفِی الوَزْنِ یَرْجَحُ

ترجمہ ایمان معاصی سے کمزور ہوجاتا ہے، اور اطاعت سے زیادہ ہوتا ہے۔وزنِ اعمال میں بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔

31	وَدَعْ عَنْكَ آرَاءَ الرِّجَالِ وَقَوْلَھُمْ		فَقَوْلُ رَسُولِ الله أَزْکَی وَأَشْرَحُ

ترجمہ اس بارے میں لوگوں کی آراء اور ان کے اقوال کو چھوڑ دے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہی سب سے زیادہ پاکیزہ اور صاف ہے۔

فَتَطْعَنَ فِي أَهْلِ الْحَدِيثِ وَتَقْدَحُ		وَلَا تَكُ مِنْ قَوْمٍ تَلَهَّوْا بِدِينِهِمْ	32

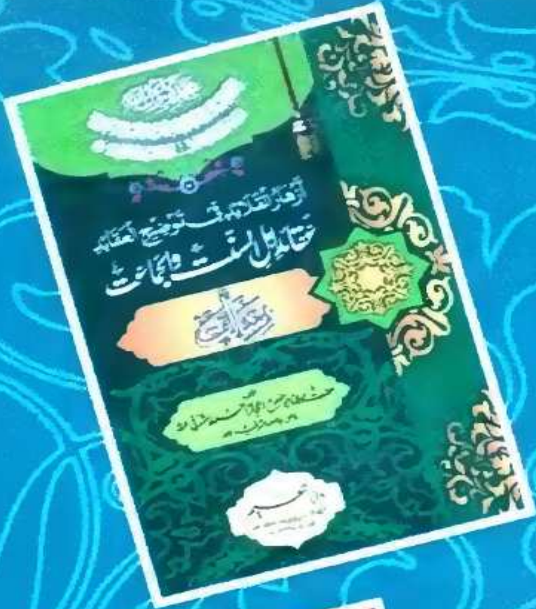
ترجمہ اس قوم میں سے نہ ہو جانا جنھوں نے اپنے دین کو ہنسی اور کھیل بنالیا ہے کہ تم محدثین (اہل السنت والجماعت) پر طعن و تشنیع کرنے لگو۔

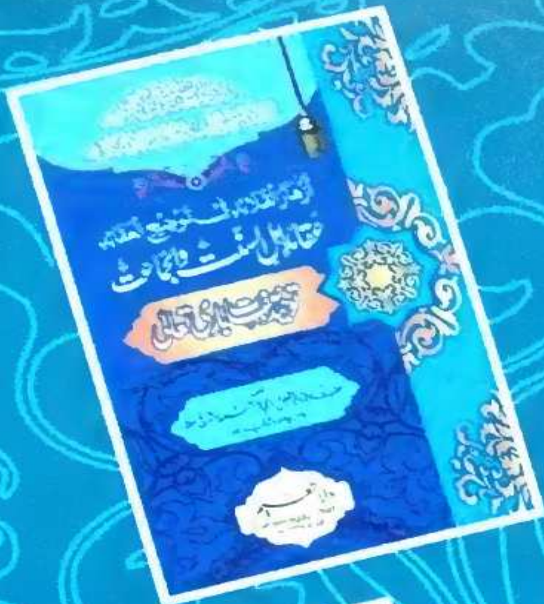
فَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ تَبِيتُ وَتُصْبِحُ		إِذَا مَا اعْتَقَدْتَ الدَّهْرَ يَا صَاحِ هٰذِهِ	33

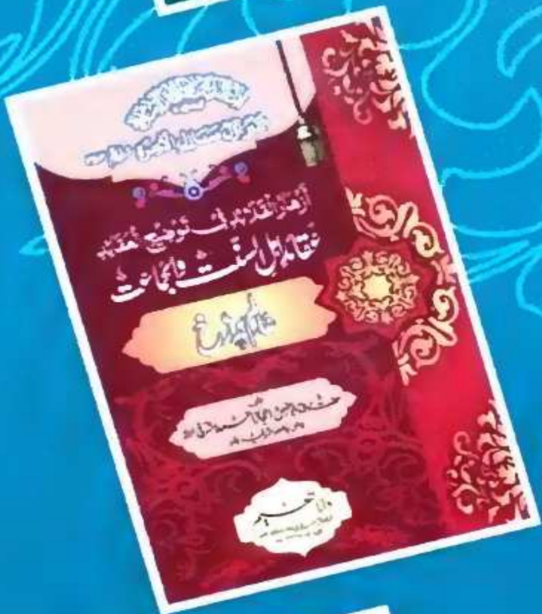
ترجمہ جب تم عمر بھر اس عقیدہ کو قائم رکھو گے، تو تم صبح و شام خیر و بھلائی پر رہو گے۔

(نثر الورود شرح حائية ابن أبي داود، ص۹، ۱۰۔ المؤلف: د. عبد الرحمن بن عبد العزيز العقل. الناشر: مركز النخب العلمية. الطبعة: الرابعة، 1439ھ-2018م)

تمت بالخیر

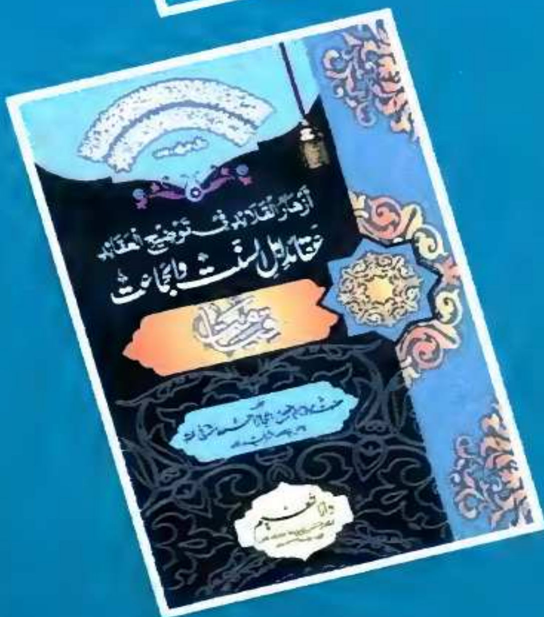












دار النعیم
DARULNAEEM
PUBLISHER & PRINTER OF
AUTHENTIC ISLAMIC LITERATURE.
Cell: 0301-4441805